مقیاس الوہابیہ
المقیاس پبلشرز

(مقیاس مناظرہ حصہ دوم)

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (انعام ع ۱۵)

مِقْيَاسُ الْوَهَّابِيَّةِ

فِی

اِثْبَاتِ التَّوْحِيْدِ وَالرِّسَالَةِ

مناظرہ واہگرہ و ماناٹبہ

مرتبہ

ابو عبد الوہاب محمد عمر دار المقیاس اچھرہ لاہور

اڈیشن دوسرا سنہ 1983

ناشر

المقیاس پبلشرز

4۔ دربار مارکیٹ لاہور

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؁

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؁

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ءَ اللّٰہُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ ،

اما بعد غیر مقلدین وہابیوں کی بطالت دینی جب کھولتی ہے تو بیچارے کہیں غیر معروف علاقے
میں چیلنج مناظرہ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ موضع ماشبہ ۲۷/۱۱ ضلع لائل پور میں ایسا ہوا جب
فقیر (محمد عمر اچھروی) وہاں پہنچا تو غیر مقلدین کا کوئی سرغنہ مولوی تو نہ تھا البتہ مولوی احمد دین
صاحب گکھڑوی اور ساتھ ایک گاؤں سے کر وہاں ڈیرہ ڈالے ہوئے تھے جو دیہاتی مسلمانوں کو
ورغلا رہے تھے۔ فقیر نے بہتیرا للکارا لیکن کوئی غیر مقلد وہابی مناظرے کے لئے نہ تیار ہوا
اور شائیں بائیں کر کے وقت ٹال دیا لیکن فقیر نے وہاں ہی غیر مقلدین وہابیوں کے خوب بخیے
ادھیڑے۔ عام مسلمان وہابی مذہب سے بہت متنفر ہوئے اور وہابیوں کو جرأت نہ ہوئی کہ
کوئی پیش کردہ وہابی حوالوں کا انکار کرتا کیونکہ وہابیوں کی اصل کتابوں سے با حوالہ بیان کیا گیا تھا
ان بیچاروں کی کیا جرأت تھی چند دنوں بعد مشہور کر دیا کہ وہابی جیت گئے اور محمد عمر شکست
کھا گیا فقیر نے خاموشی اختیار کی کہ پہلے حقیقی مناظرہ چھپ چکا ہے۔ سابقہ روایات سے
عوام خود اندازہ لگا لیں گے اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔ لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۔

بعد ازاں غیر مقلدین وہابیوں کو پھر مذہبی خارش شروع ہوئی تو ۱۶/ب ۴ کو موضع مانگہ ضلع
شیخوپورہ میں یہی واقعہ رونما ہوا غیر حاضرہ کے مخلص احباب فقیر محمد عمر کو لے گئے اور انہوں نے
وہاں پہلے ہی مقرر کیا ہوا تھا کہ (۱) غیر مقلدین وہابیوں کا مذہب سچا ہے یا جھوٹا (۲) نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں یا نہیں۔

غیر مقلدین وہابیوں کا سرغنہ حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی مع کئی وہابی علماء کے
پہنچے تو مناظرہ کفریات غیر مقلدین وہابی مذہب پر دو گھنٹے ہوا اور جو کچھ حافظ عبدالقادر
صاحب کے ساتھ گزری وہ تو خداوند کریم کو علم ہے یا علاقے کے مسلمانوں کو معلوم ہو چکا
ہے لیکن فقیر نے وہابی مذہب کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا کہ سب دنیا سے ذلیل تر مذہب
اگر ہے تو صرف غیر مقلدین وہابیوں کا ہے۔ اسلام اور خداوند کریم کا دشمن نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا دشمن پاکیزگی سے نفرت کرنے والا اور نجاست کو پسند کرنے
والا یہ مذہب ہے دوسرے دو گھنٹوں میں فقیر نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و
ناظر ہونے کو قرآن و احادیث صحیحہ کے ۲۷ دلائل سے ثابت کر دیا اور مناظرہ بامن ختم
ہوا اور غیر مقلدین وہابیوں کی شکست کا منظر قابل دید تھا حافظ عبدالقادر صاحب اور
ان کے رفقا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ کے عین مصداق تھے غیر مقلدین
منتظمین نے عبدالقادر صاحب اور ان کے رفقا کے پلوں میں پکے ہوئے چاول ڈال دیئے اور
پیدل چلتے ہوئے اپنے مذہب کی بطالت سے نالاں ہو کر واپس لوٹے واپسی پر اپنے
وہابیوں کے رسالے میں شائع کرا دیا کہ مولوی محمد عمر اچھروی کو واہگہ میں شکست فاش
ہوئی۔ پنجابی مثال مشہور ہے "گونگے دیاں سینتاں گونگے دی ماں جاندی اے" فقیر کو
فوراً معلوم ہو گیا کہ موضع واہگہ میں تو وہابیوں نے اپنے کفریات خوب دل کھول کر پیش نہیں
کر سکے اور مغلوب ہوئے اب یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے مذہبی کفریات تحریراً بھی منظر عام پر
آنے چاہئیں تاکہ جنہوں نے مناظرہ میں نہیں سنے وہ اب ان کو تحریراً پڑھ لیں چنانچہ فقیر
نے وہابیوں کے وہ حوالہ جو وہاں مناظرہ میں حافظ عبدالقادر صاحب کے روبرو پیش کیے
تھے اور حافظ صاحب نے سر جھکا کر انہیں تسلیم کیا اور جواب نہ دے سکے اب ان سے

[...] اعتقادات وہابیہ بطور نمونہ بالترتیب پیش کرتا ہوں اور فقیر کا دعویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص
[...] ذیل دلائل سے غلط یا جعلی ثابت کر دے تو فی حوالہ

یک صد روپیہ نقد انعام دیا جاوے گا

صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

○

اعلان

خدا نخواستہ اگر یہ مذکورہ ذیل حوالہ جات جھوٹے تھے یا ہیں تو اب بھی
غیر مقلدین تحریری جواب بالترتیب شائع کرا دیں تاکہ حق و باطل کا فیصلہ
ان کی تحریر سے ہی ہو جائے۔

ابو عبدالوہاب محمد عمر اچھروی۔ لاہور

○

غیر مقلدین وہابی فرقے کا مختصر نقشہ قرآن کریم میں

فرمانِ خداوندی ۱

اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شئی کو محیط ہے'

النساء : وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ۝ اور اللہ تعالیٰ ہر شئی کو محیط ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شئی کو محیط ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ ۱

(۱) اللہ تعالیٰ نے عرش پر قرار پکڑا ہے۔

(۲) جب وہ کرسی پر بیٹھتا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔

ایک وہابی کہتا ہے خدا عرش پر بیٹھا ہے دوسرا کہتا ہے کرسی پر بیٹھا ہے کرسی چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی۔ اور بوجھ مکانات کا ہوتا ہے واجب بالذات بوجھ سے مبرا ہے خالق لامکان کو ساری مخلوق کرنا شرک ہے۔ تم وہابی کہتے ہو اللہ تعالیٰ صرف عرش یا کرسی کو محیط ہے ذات خداوندی اور کرسی پیمائش میں برابر برابر ہیں فرمان خداوندی وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا کا وہابی منکر ثابت ہوا ایک کھری بات سنا دوں یار ہم نے گیارھویں یا بارھویں مخلوق کے لئے مقرر کی تو تم بدعتی کہتے ہو لیکن تم نے تو خالق کا مکان ساری مقرر کر دیا تم کافر نہ ہوئے؟ یہ ہے وہابیوں کی توحید کا نمونہ ۱۔ اب ۲ عرض کرتا ہوں۔

فرمان خداوندی ۲

(کہ ذکر اللہ زیادہ کرنا فرض ہے)

۲۔ جمعہ ۲۸ : وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور تم تمام تب نجات پاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب مسلمان ذکر اللہ زیادہ سے زیادہ کرو گے تو تمہاری نجات ہے

وہابی عقیدہ ۲

باآواز بلند عورتوں کا اللہ اللہ کرنا بدعت ہے یہ وہابیوں کا کفر ۲ ہے۔

معلوم ہوا کہ وہابی عورتیں ذکر سے محروم اور منکرہ ہیں۔

قرآنی فیصلہ (۲)

الاحزاب ۲۲ :- وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتِ

اللہ تعالیٰ کو بہت ذکر کرنے والے مرد اور بہت ذکر کرنے والی عورتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہیں۔

آیت مذکورہ سے ایماندار مرد اور عورتوں کا عمل اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ وہ بھی بہت ذکر کرنے والے اور عورتیں بہت ذکر کرنے والی اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ واضح ہے کہ بلند آواز سے ذکر اللہ جہر یا آہستہ دونوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہیں لہٰذا ایماندار مرد اور عورتیں آہستہ یا زور سے ذکر کرنے والے اچھا کی صورت میں رب کریم کو پسند ہیں۔

اب تم نے اپنی وہابیہ عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے بہت ذکر کرنے سے بند کر دیا معلوم ہوا کہ وہابیہ عورتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومنات میں شامل نہیں اور مذکورہ عقیدہ سے وہابی اور وہابیات منکر قرآن حکیم ثابت ہوئے اچھی اور پاکیزہ حالت میں ذکر کرنے والوں کو بدعتی کہا اور عین پلیدی کی صورت میں ذکر اللہ کا حکم جاری کر دیا یہ ہے وہابیوں کی توحید'

فرمانِ خداوندی (۳)

اللہ تعالےٰ اپنے مومنین بندوں کو پاک و ستھرا رہنے کا ارشاد فرماتا ہے

المدثر ۱۔ یَاأَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ اے چادر اوڑھنے والے قیام فرمایئے پھر اپنے رب سے ڈریئے اور بڑائی بیان فرمایئے اور اپنے کپڑے پاک رکھیئے اور نجاست کو ترک کیجئے۔ اللہ تعالےٰ نے اِس آیۂ کریمہ میں نمازی کے لئے نجاست سے پرہیز کرنے پلیدی سے بچنے کا حکم جاری فرمایا لیکن فرقۂ وہابیہ اِس حکم خداوندی کا منکر ہے۔

وہابی عقیدہ (۳)

وہابی پیشاب اور جماع کے وقت ذکر کرنے کو گناہ نہیں سمجھتا۔ اور ہر منی کو پاک سمجھتا ہے وہابی مساجد کپڑے بدن برتن پلید ہیں۔ تفصیل آگے دیکھئے۔

جس کا بدن پاک صاف تمام پاک ہو خوشبو لگی ہو تو وہابی اس کو پلید سمجھتا ہے لیکن اگر کوئی غلطی کرتا ہو یا پیشاب، عورت سے جماع کرتا ہو تو ذکر اللہ کو گناہ نہیں سمجھتا یہ ہے وہابی توحید کا نمونہ ۳

وہابی مذہب نے مذہب اسلام کو بدنام کر دیا ہے۔ اسلام میں پاکیزگی ہے اور اسلام میں ہی خداوند کریم کی عبادت میں کامیابی ہے لیکن وہابی نے عبادت میں پاکیزگی کو ایسا بدنام کر دیا ہے کہ وہابی فرقے کے مسائل سن کر غیر مسلم اسلام سے متنفر ہو رہے ہیں لیکن جب اسلام کی اکثریت وہابیوں کے اس عقیدے کو گستاخی سمجھتے ہیں تو وہابیت کا انجام ہے اور جو فرقہ اللہ تعالےٰ خالق کا گستاخ ہے وہ مخلوق سے نبیوں اور ولیوں کی قدر کیا کرے گا اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس عقیدے اور فعل سے محفوظ رکھے۔

پورہ وہابیہ

آمنـــــــــا

ظاہری و باطنی نجاست کو ترک کر کے پاک و ستھرے بن جاؤ اور ذکر اللہ کو پاک حالت میں اپنا وطیرہ بناؤ چونکہ تم خداوندی ذکر اور باری تعالیٰ کی توہین کرتے ہو اسی لئے رب العزۃ تمہیں قریب نہیں ہونے دیتا اور ذکر خداوندی سے محروم رکھتا ہے اور دعا کے ہاتھ پھیلانے نہیں دیتا۔

فرمانِ خداوندی ۴

النجم ۲۷/۶۲ ۔ فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ۔ اللہ تعالےٰ کو سجدہ کرو اور عبادت کرو۔

وہابی عقیدہ ۴

وہابی مذہب میں قبر کو سجدہ کرنے سے نماز ہو جاتی ہے لہٰذا وہابی مذہب مشرک ثابت ہوا۔

"وہابی" ہمارے کسی وہابی سے ثابت کرو کہ آج تک کسی نے قبر کو سجدہ کیا ہو یہ بہتان ہے جھوٹ ہے "محمد عمر" فقیر ابھی ثبوت پیش کر دیتا ہے گھبراتے کیوں ہو مشتے از خروارے چند مقامات میں قبروں کو سجدہ کرتے دکھا سکتا ہوں۔

(۱) گجرات میں وہابیوں نے قبریں برابر کر کے اوپر مسجد بنائی بتایئے قبروں کو سجدہ ہوا

(۲) موضع حافظ والا تحصیل شجاع آباد میں قبرستان کے اندر وہابیوں کی مسجد ہے قبروں کو مسمار کر کے اوپر مسجد بنائی گئی ہے۔

(۳) کراچی میں ایسے ہی وہابیوں نے قبرستان کو مسمار کر کے اوپر مسجد بنائی اور سجدہ کرتے ہیں۔

(۴) گوجرانوالہ میں بھی وہابیوں نے قبروں کے اوپر مسجد تعمیر کی ہے اور نمازیں پڑھتے ہیں یہ تو مشتے از خروارے عرض کر رہا ہوں۔

اس کا اصل حوالہ جس میں تحریر موجود ہے کہ قبر کو سجدہ کرے تو نماز جائز ہے مفصل آگے ثابت کروں گا۔

فرمانِ خداوندی ۵

(از روئے قرآن مجید وہابی یہودیوں کی جماعت میں شامل ہیں)

النساء ۴۶: مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

بعض یہودیوں سے ایسے بھی ہیں جو کلمات خداوندی کو بدل لیتے ہیں۔

وہابی کفر ۵

تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآنی تحریف کی جو وحی الٰہی کو بدلنا یہودیوں کا شیوہ تھا یہودیوں کی طرح تمہارے اکابرین نے بھی جن کو تم اپنا بزرگ مانتے ہو قرآن کریم کے معانی بدلے۔ لہٰذا تم وہابی از روئے قرآن کریم یہودی ثابت ہوئے۔

یہ ہے وہابیوں کا کفر ۵ تفصیل عنقریب سناتا ہوں۔

فرمانِ خداوندی ۶

(اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق شہداء انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ زندہ ہیں)

آل عمران ۱۶۹: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اور ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے رستے میں قتل کئے گئے ہیں۔ بالکل مردہ خیال نہ کرو۔

بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کی طرف سے وہ رزق دیئے جاتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے جو اپنے فضل سے دیا ہے وہ خوش ہیں اور جو ان کے پیچھے ہیں ان سے ملے نہیں ان سے بشارت طلب کرتے ہیں کہ ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ مغموم ہوں گے۔

وہابی عقیدہ ۶

تم وہابی کہتے ہو کہ انبیاء و اولیاء اللہ مردہ ہیں۔ ان کے جسم سے روح علیحدہ ہو گیا ان کو قبر میں رکھ دیا مردہ نہیں تو اور کیا ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے کہ شہداء کے مردہ ہونے کا خیال بھی نہ کرو گو وہ قتل ہو چکے ہیں لیکن ان میں زندوں کی صفات موجود ہیں ہمارا قرآن حکیم پر ایمان رکھنے والوں کا یقین ہے کہ شہداء زندہ ہیں لیکن وہابی مذہب شہداء کو مردہ سمجھتا ہے اب تم فیصلہ کرو کہ وہابی مذہب قرآن پر ایمان رکھتا ہے یا منکر؟ مومن ہے یا کافر یہ فیصلہ تم پر ہے۔

فرمانِ خداوندی ۷

(ذلیل شیٔ کو پاؤں کے نیچے رکھا جاتا ہے)

حم السجدہ ۲۹/۲۴: وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝

(اور قیامت کے دن) کفار کہیں گے اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں سے جس نے ہمیں گمراہ کیا ہے ہمارے سامنے کر ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے رکھیں تاکہ وہ ذلیلوں سے ہو جائیں اس آیہ کریمہ سے چار مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) پاؤں تلے اس کو رکھا جاتا ہے جو گمراہ کرے تو معاذ اللہ وہابیوں کے عقیدہ سے یہ لازم ہوا کہ وہابیوں کو قرآن مجید نے گمراہ کیا ہے حالانکہ رب العزت کا دعویٰ ہے کہ قرآن کریم

ظلمت سے نور کی طرف لاتا ہے گمراہی سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے لیکن وہابی کا دعویٰ ہے
کہ قرآن وہابی فرقے کو گمراہ کرتا ہے اب تم سوچ کر تم کون ہو؟

(۲) کسی کو ذلیل کرنا مقصود ہو تو قدموں کے نیچے رکھا جاتا ہے معلوم ہوا کہ وہابی قرآن مجید کلام
خداوندی کا ازلی ابدی نور کو ذلیل سمجھتا ہے اسی لئے قرآن کریم کو قدموں کے نیچے پسند کرتا ہے
اور کہتا ہے کہ ظاہرہ ادب کوئی شے نہیں اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(۳) قیامت کے دن کفار اپنے گمراہ کنندگان پیشواؤں کو قدموں کے نیچے رکھنے کی التجا کریں گے لیکن
وہابی کلام خداوندی کو دنیا میں ہی اس کو پاؤں کے نیچے رکھتا ہے کیونکہ اس کو یقین ہے کہ
میدان حشر میں تو کوئی نہیں رکھنے دے گا۔ خدائی قرآن سے ہم دنیا میں ہی بدلہ لے لیں
اسی لئے وہابی قرآن مجید نوری کتاب کو نیچے چٹائی پر رکھتا ہے پاؤں چارپائی پر ہوں
قرآن کریم نیچے پڑا ہو تو عار نہیں سمجھتا کیونکہ قرآن وہابی مذہب میں معاذ اللہ ذلیل ہے جو وہابی
کو منافق اور کافر ثابت کر کے جہنم کا ایندھن بناتا ہے۔

وہابی کا کفر ۷

اسی لئے وہابی قرآن کریم کے مجموعہ کا گستاخ ہے۔ قرآن کریم کی طرف پاؤں کرنا اور
پاؤں رکھنا پیٹھ پیچھے رکھنا جائز سمجھتا ہے۔ کفار کا بھی یہی شیوہ ہے اور مومن مسلمان قرآن کریم
کا احترام کرتا ہے اب تم سمجھو کہ تم کون ہو!

یہ ہے فرقہ وہابیہ کا ساتواں کفر جو قرآن کریم کا ایسا گستاخ ہے کہ ایسی گستاخی ہندو،
سکھ اور عیسائی بھی نہیں کر سکتے۔

فرمانِ خداوندی ۸

قبلے کی طرف منہ کرنا حکم خداوندی ہے،

البقرہ ۲/۱۸: "فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بیت اللہ
کی طرف منہ کرو۔

وہابی عقیدہ ۸

قبلے کی طرف پاؤں کرنے کی شرعاً کوئی ممانعت نہیں

جس طرف اللہ تعالیٰ فرماتے منہ کرو وہابی پاؤں کرتا ہے لہٰذا از روئے قرآن کریم
وہابی منکر قرآن مجید ثابت ہوا وہابی نے قرآن کریم کو بھی پاؤں سے ٹھکرایا پھر بیت اللہ کو بھی
پاؤں سے ٹھکراتا ہے۔ اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں یہ ارشاد فرمایا کہ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور
بعض لوگوں سے وہ بھی ہیں جو زبانی اقرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں
حالانکہ وہ بے ایمان ہیں جیسا کہ فرقہ وہابیہ ذات خداوندی کو عرش یا کرسی پر مقیم اور بیٹھا ہوا تسلیم
کر کے مکذب وحدہٗ لاشریک ہیں۔ پیشاب اور پاخانہ کے وقت ذکر کر کے توہین خداوندی کا
اظہار کرتے ہیں منی کو پاک سمجھتے ہیں اور پاک وصاف ذکر کرنے والوں کو بدعتی کہتے ہیں یہودیوں
کی اتباع میں قرآن کریم کا صرف فرقہ ہے قرآن کریم کو پاؤں میں رکھ کر گستاخی میں ہندوؤں اور
عیسائیوں سے بھی سبقت لے گئے ہیں بیت اللہ کی طرف بجائے منہ کرنے کے پاؤں کرنے
کو جائز سمجھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کر کے مدینہ طیبہ جانا شرک
سمجھتے ہیں یہ ہے فرقہ وہابیہ کی تردید کا مختصر نمونہ اس گستاخ فرقے کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے اپنے
رحمت سے محروم رکھتا ہے اور دوستی کا تعلق رب العزت نے فرقہ وہابیہ سے منقطع کر رکھا ہے فرمانِ
خداوندی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یعنی
اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کی حالت نہ بدلیں تو فرقہ

وہابیہ کبھی جب تک اپنے ان غلیظ عقائد سے تائب نہ ہوں درجہ ولایت خداوندی سے محروم ہی رہیں گے اور پھر طرہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرما دیا کہ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اس فرقہ وہابیہ نے باوجود مکذب و منکر قرات خداوندی کے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے بورڈ توحید کا لگا رکھا ہے کہ ہم توحید خداوندی کا عقیدہ سب مسلمانوں سے بہترین رکھتے ہیں ان کی توحید کا نمونہ دیکھ لیے ہو۔

یہ تو ہے وہابی مذہب جو خداوند کریم کا منکر و مکذب ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ وَمِنْ عَقَائِدِهِمُ الْبَاطِلَةِ فَافْهَمُوْا وَلَا تَزِلُّوْا۔ یہ تو ہے وہابیوں کے موحد کہلانے کا غلط سائن بورڈ اب اس فرقہ کے اہلحدیث کہلانے کا فریب ظاہر کرتا ہوں۔

فرمان خداوندی ۹

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا ایمان دار پر فرض ہے
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں اے ایمان والو تم بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اس آیۃ کریمہ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ ایمانداروں کو خطاب کر کے فرمایا کہ اے ایمان والو تم بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر میرے فرضی حکم سے صلوٰۃ بھی پڑھو اور سلام بھی ہر مومن پر ہر وقت زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا بحکم خداوندی فرض ثابت ہوا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر مومن کو ایک خاص وظیفہ ارشاد فرمایا پھر قرآن مجید میں رب العزت نے فرمایا۔

محمد رسول اللہ کے وظیفے کا یہ ایک قرآنی جملہ ہے جو شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ظاہر شدہ ہے۔ قرآن مجید کی آیت کریمہ کا وظیفہ ہر مومن کر سکتا ہے۔ اور جو شخص رسالت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائل نہ ہو وہ منکر و مکذب قرآن کریم ہے اور ایسے شخص کا توحیدی اقرار کرنا بھی مردود ہے جیسا کہ ابلیس تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جتنا بھی وظیفہ کیا جائے اتنا ہی ایمان مضبوط ہو گا اور ترقی ہوگی جس کی تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی اور جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وظیفہ کو منع کرے وہ عند اللہ اسلام سے خارج ہے لہٰذا فرقہ وہابیہ اسلام سے خارج ثابت ہوا کیونکہ

وہابی کفر ۹

وہابی فرقہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا وظیفہ شرعی نہیں لہٰذا منع ہے۔

فرمان خداوندی ۱۰

اللہ تعالیٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف قرآن کریم میں فرمائی،
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یہ تمام رسل ہیں بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے تمام انبیاء علیہم السلام کی فضیلت کا ذکر خیر فرمایا تا کہ مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے صاحب فضیلت ہیں ہر عیب کمزوری سے اللہ تعالیٰ نے مبرا پیدا فرمایا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی عیب جوئی کرنے والا مکذب قرآن ہے۔

بنی اسرائیل ۱۵/۱: اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

وہابیہ کبھی جب تک اپنے ان غلیظ عقائد سے تائب نہ ہوں درجہ ولایت خداوندی سے محروم ہی رہینگے اور پھر طرہ یہ ہے جو اللہ تعالٰے نے ظاہر فرمادیا کہ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اے فرقہ وہابیہ باوجود مکذب و منکر فرمانات خداوندی کے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے بورڈ توحید کا لگا رکھا ہے کہ ہم توحید خداوندی کا عقیدہ سب مسلمانوں سے بہترین رکھتے ہیں ان کی توحید کا نمونہ دیکھ رہے ہو۔

یہ تو ہے وہابی مذہب جو خداوند کریم کا منکر و مکذب ہے ۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ وَمِنْ عَقَائِدِهِمُ الْبَاطِلَةِ فَاِنَّهُمْ وَلَاتَزِلْ ، یہ تو ہے وہابیوں کے موحد کہلانے کا غلط سائن بورڈ اب اس فرقہ کے اہلحدیث کہلانے کا فریب ظاہر کرتا ہوں۔

فرمانِ خداوندی ۹

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا ایماندار پر فرض ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ بے شک اللہ تعالٰے اور اس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں اے ایمان والو تم بھی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھو اللہ تعالٰے جل شانہٗ نے اس آیۃ کریمہ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰے اور اس کے فرشتے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں ۔ ایمانداروں کو خطاب کرکے فرمایا کہ اے ایمان والو تم بھی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر میرے فرضی حکم سے صلوٰۃ بھی پڑھو اور سلام بھی ہر مومن پر ہر وقت زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا بحکم خداوندی فرض ثابت ہوتا یہ بھی اللہ تعالٰے کی طرف سے ہر مومن کو ایک خاص وظیفہ ارشاد فرمایا پھر قرآن مجید میں رب العزت نے فرمایا۔

محمد رسول اللہ کے وظیفے کا یہ ایک قرآنی جملہ ہے جو شان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازل ہوا ہے۔ قرآن مجید کی آیت کریمہ کا وظیفہ ہر مومن کرسکتا ہے ۔ اور جو شخص رسالت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا قائل نہ ہو وہ منکر و مکذب قرآن کریم ہے اور ایسے شخص کا توحیدی اقرار کرنا بھی مردود ہے جیسا کہ ابلیس کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جتنا بھی وظیفہ کیا جائے اتنا ہی ایمان مضبوط ہوگا اور ترقی ہوگی جس کی تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی اور جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وظیفہ کو منع کرے وہ عند اللہ اسلام سے خارج ہے لہٰذا فرقہ وہابیہ اسلام سے خارج ثابت ہوا کیونکہ

وہابی کفر ۹

وہابی فرقہ میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا وظیفہ شرعی نہیں لہٰذا منع ہے۔

فرمانِ خداوندی نمبر ۱۰

اللہ تعالٰے نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف قرآن کریم میں فرمائی ،

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یہ تمام رسل ہیں بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے تمام انبیاء علیہم السلام کی فضیلت کا ذکر خیر فرمایا تاکہ مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اللہ تعالٰے کی طرف سے صاحب فضیلت ہیں ہر عیب سے دور ہیں اللہ تعالٰے نے مبرا پیدا فرمایا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی عیب جوئی کرنے والا مکذب قرآن ہے۔

بنی اسرائیل ۱۵/۱۰ :۔ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالٰے کا بہت بڑا فضل ہے۔

متکبرانہ ہیبت کذائیہ میں اکڑ کر کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ وہابی کے دل پر بھی کفر کی مہر ثبت فرما دیتا ہے مجیئے۔

وہابی متکبر کے دل پر خدائی مہر

۵۔ المؤمن ۳۵: كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (اسی طرح یعنی جیسا کہ اس کا ظاہر متکبر ہے۔)

اللہ تعالےٰ ہر جبر کرنے والے متکبر کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے۔

قرآنی آیات سے ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ عملاً قولاً عقیدۃً متکبر ہے اللہ تعالےٰ "قرآن کریم" مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت مخالف ہے۔ اب مسلمانو تم سوچو کہ یہ فرقہ اسلامی کیا ہے؟

اسی لئے وہابی مذہب میں کوئی ولی اللہ نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے۔

کیونکہ وہابیوں کے دلوں پر رب العزۃ نے مُہر لگا دی ہے دل روشن ہو سکتے ہی نہیں۔

اب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فرقے کے متعلق کیا فتویٰ دیا ہے یہ آپ کے علم غیب کی بھی دلیل ہے کہ اپنے پیدا ہونے والے ایسے فرقے کا اعلان اپنی زبانی فرما دیا تاکہ میری اُمت کے سادے مسلمان اس فرقہ میں ظاہریت دیکھ کر شمولیت سے گمراہ نہ ہو جائیں رب العزت نے وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ سے شیطانی اقتداء سے منع فرمایا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہابیوں کی شکلیں اور اعمال سے متنبہ کر کے اپنی اُمت کو فرقہ وہابیہ نجدیہ کی اقتداء سے منع فرما دیا

فرمان خداوندی ۱۳

نبی اللہ کو کسی قسم کی تکلیف دینے والا اللہ تعالےٰ کے نزدیک لعنتی ہے

الاحزاب ۵۷: اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

جو لوگ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان پر اللہ تعالےٰ کی لعنت اور ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

وہابی عقیدہ (۱۳)

وہابی مذہب میں بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب ہے۔

جس کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ریاض الجنۃ فرمایا وہابی مذہب بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب سمجھتا ہے۔ دوسری بات بیت اللہ جس کو ابرہہ نے اینٹیں لگائیں لیکن مقام کی عزۃ رب العزت کے نزدیک مکین کی وجہ سے ویسے ہی موجود ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام یا ابراہیم علیہ السلام کے وقت تھی ایسے ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گنبد خضرا میں مکین ہیں تو مکین کی وجہ سے بزبان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ریاض الجنۃ ہے اور جو ریاض الجنۃ کے مکان کو گرانا واجب سمجھتا ہے وہ ناری ہے دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے ابرہہ کا بھائی ہے۔ اب اس عقیدہ سے فیصلہ کر لو کہ تم کون ہو؟ چنانچہ تم نے گنبد خضرا کو شہید کر دیا یہ کام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی ہندو یا سکھ اور عیسائی نے نہیں کیا وہ عیسائیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکھاڑنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے اور تم نے اسلامی لبادے سے فائدہ اٹھا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو شیں پہنچائی قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ یہود و نصاریٰ کے تو صرف مونہوں سے بغض ظاہر ہوتا تھا لیکن تمہاری تقریر و تحریر اور عملوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عناد عیاں ہے جو تمہاری جماعت کو اسلام سے بعد المشرق والمغرب ثابت کر رہا ہے۔

(۲) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے کا منکر قرآن کریم کا منکر ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے دعوت قرآنی و دعوت رسولی کو یکساں رکھا ہے تو منکر قرآن ہے کافر ہے منکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

وہابیوں کا کفر ۱۱

وہابی مذہب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نیت کر کے سفر کرنے سے منع کرتا ہے۔

فرمانِ خداوندی ۱۲

اللہ تعالےٰ کو اپنے بندے کی عاجزی پسند ہے

۱۔ النحل ۱۴/۲۳ ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ بے شک اللہ تعالےٰ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں بناتا۔

وہابی عمل (۱۲)

(۲) لقمان ۲۱/۲ ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

وہابی نماز میں اکڑ کر سینہ تان کر پاؤں چوڑے کر کے کھڑا ہوتا ہے جو عبادۃ کے سراسر خلاف ہے۔ عبادۃ کے معنی غایۃ تذلل یعنی نہایۃ عاجزی ہے لیکن وہابی کی ہیئۃ کذائیہ عبادۃ کے خلاف ہے لہٰذا وہابی کی عبادۃ حقیقۃً عبادت ہی نہیں۔ ابلیس آسمانوں سے ملعون ہو کر اکڑتا تو اسی شکل میں تو یہ ہیئۃ کذائیہ ابلیسی ہے عبادۃ خداوندی نہیں۔

۳۔ البقرہ ۲/۲۳۸ ؛ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ اللہ تعالےٰ کے حضور میں فرمانبردار عاجز ہو کر کھڑے ہوا کرو وہابیو اب تم اس آیۃ کے آئینے میں اپنی نماز کی ہیئۃ کذائیہ

ملاحظہ فرماؤ کہ صحیح ہے یا غلط اور فیصلہ کرو کہ ہماری جماعت قرآن کی حامل ہے یا خلاف چونکہ وہابی دربار خداوندی میں بھی اپنے آپ کو متکبر ثابت کرتا ہے اسی لئے بیچارہ بھکاری بن کر ہاتھ پھیلا کر دربار خداوندی میں دعا مانگنے سے بھی محروم ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے کہ خداوند کریم سے بعد از نماز ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز نہیں ــــ صاف نہیں کہتا کہ میرا عمل عبادۃ چونکہ عبادۃ خداوندی کے منافی ہے اس لئے میں حضور خداوندی میں مانگنے سے نادم ہوں کس منہ سے ہاتھ پھیلاؤں کیونکہ ہاتھ پھیلانا اکڑنے کے متضاد ہے۔

ان مذکورہ آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ فرقہ وہابیہ خداوند کریم کا دشمن قرآن کریم کا دشمن ملائکہ کا منکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن باوجود اتنے عنادوں کے اپنے آپ کو موحد اہلحدیث "محمدی یا وہابی کہلاتے تو یہ محض بناوٹ ہے۔ وہابی مذہب اسلام سے خارج ہے کیونکہ خداوند کریم کا بھی دشمن ہے دربار خداوندی میں اکڑ کر کھڑا ہوتا ہے۔ قرآن کریم کا بھی گستاخ ہے۔ پاؤں کے نیچے رکھتا ہے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے کو یقیناً شرک کہتا ہے۔ مسلمانو اب تم سوچو کہ یہ فرقہ کس سے متعلق ہے۔

فرمانِ خداوندی

۴۔ الروم ۲۱/۲۶ ؛ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ہر شئی مخلوق، اللہ تعالےٰ کے لئے فرمانبردار ہیں عاجز ہیں۔ لیکن وہابی متکبر ہیں۔ دربار خداوندی میں فرمانبردار ہو کر نہیں کھڑا ہوتا اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ کہ شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا کیونکہ وہ تمہارا اعلانیہ دشمن ہے وہابی جب شیطانی اطاعت کرتے ہوئے

اس آیۃ کریمہ میں اللہ جل شانہٗ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصی فضیلت کا ذکر خیر فرمایا اور ثابت کیا کہ سب مخلوق سے جو شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور کسی کا نہیں۔

شان مصطفےٰ بیان کرنے کا حکم خداوندی

۳۰ :- وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم اپنے رب کی عطا کردہ نعمت کو بیان فرمائیے۔

اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے جو جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر انعامات فرمائے ہیں ان کو بیان کرنا "سنانا" اور ایمان رکھنا یہ حکم خداوندی پر عمل کرنا ہے حرام اور منع کا فتویٰ دینے والا مکذب و منکر قرآن ہے یہ فرقہ شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرنے یا سننے سے خفیہ "حسد و کینہ میں جلتا ہے باقی رہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اشعار کی صورت میں تو یہ بھی سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اور سلف صالحین ہے جس کی تفصیل آگے انشاء اللہ آئے گی۔

اور اشعار کی بھی دو قسمیں ہیں ایک شرعی جیسا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے بندوں کی تعریف اور احکامات خداوندی کی تعریف کرنا مقصود ہو تو بزبان الٰہی اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً" کہ اچھے شعروں میں بھی حکمت ہے فائدہ ہے ثواب ہے حکم خداوندی پر عمل کرنا ہے۔ جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پڑھتے رہے ہیں۔

دوسری قسم لغویات "عشق بازی" مبالغہ آمیز" حکومت پرستی" دولت پرستی" زر پرستی" اور سیاست پرستی میں اشعار لکھنے تو یہ شرعاً حرام ہیں جس کے متعلق رب العزۃ نے فرمایا ہے اَلشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ایسے شعراء کی اتباع از روئے قرآن کریم حرام ہے

فرقہ وہابیہ کا یہ عقیدہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے اشعار پڑھنے منع ہیں صراحۃً حکم قرآنی کے خلاف ہے۔

وہابی کفر (۱۰)

کی دسویں دلیل یہ ہے کہ وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار پڑھنا منع اور حرام ہے تو وہابیوں کے اس عقیدے سے ثابت ہوا کہ وہابی اپنے مولویوں اور وہابی مذہب کی تعریف کے اشعار فخریہ رسالوں کتابوں اور جلسوں میں پڑھتے ہیں اور ان کو عین اسلام سمجھتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار کو حرام سمجھتے ہیں تو ثابت ہوا کہ وہابی مذہب میں شان رسالت بیان کرنا (معاذ اللہ) لغویات میں داخل ہے جس سے وہابی مذہب بھی باطل ثابت ہوا اور ان کے اکابرین کی تعریف کے اشعار ثواب۔

فرمان خداوندی ۱۱

(اللہ تعالیٰ اپنے مومنین بندوں کو قرآن کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دیتا ہے)

النساء ع۹ : وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ؕ اور جب ان کو کہا جاتا ہے آؤ قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ منافقین کو دیکھیں گے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بالکل منہ پھیر لیتے ہیں۔

(۱) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس کو قرآن کریم کی دعوت دی جائے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جائے جو شخص اعراض کرے وہ عند اللہ منافق ہے مومن نہیں۔

مذکورہ بالا عقائد وہابیہ کی بنا پر اللہ تعالےٰ نے ان کا پول قرآن کریم میں بیان فرمادیا ہے

فرمان خداوندی ۱۴

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر صرف اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والا منافق ہے

البقرہ : وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔

اور بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو کہتا ہے ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان لائے اور قیامت کے دن کے ساتھ حالانکہ وہ بے ایمان ہیں اللہ تعالےٰ کو دھوکا دیتے ہیں اور ایمانداروں کو بھی اور وہ کسی کو دھوکہ نہیں دے سکتے سوائے اپنے نفسوں کے اور وہ نادان ہیں ۔

یہ وہابیوں کا نقشہ قرآن مجید میں رب العزت نے درج فرما دیا ہے اور فرمایا کہ بعض لوگوں سے ایسے بھی ہیں ۔ جو اپنی زبانی اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان ہے ۔ ایسے بعض لوگوں پر اللہ تعالےٰ نے فتویٰ دیا کہ ایسے لوگ بے ایمان ہیں یہ ان کا اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن پہ ایمان کا اقرار کرنا ۔ ایمانداروں کو محض دھوکہ دینا ہے اور جو ایمانداروں کو دھوکہ دیتا ہے وہ در اصل اللہ تعالےٰ کو دھوکہ ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ کو دنیا کی کوئی طاقت دھوکہ نہیں دے سکتی لیکن رب العزت نے ایمانداروں کو دھوکہ دینے والوں پہ ایسا بڑا جرم عائد کیا ہے کہ یہ ایسا بڑا جرم ہے جو اللہ تعالےٰ کو دھوکا دے رہا ہے کیونکہ ایمانداروں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی معیت ہے اور ان لوگوں کا دھوکہ دینا نہ خداوند کریم کو اور نہ ہی ایمانداروں کو کارگر ہو سکتا ہے بلکہ ان کے دھوکے کا وبال ان

کی جانوں پر ہی پڑ رہا ہے ۔ کیوں بھئی ایمان والو! اس فرمان خداوندی کو ذرا ملاحظہ فرماؤ کہ یہ وہابیوں کا نقشہ صحیح ہے یا غلط بفرمان خداوندی وہابی خداوند کا بھی زبانی اقرار کرتا ہے لیکن صحیح توحید پہ ایمان نہیں رکھتا رب العزۃ کو علم ہے کہ وہابی خدا کو عرش پہ متوی سمجھتا ہے جو اس کی ذات کے منافی ہے اور قیامت کا بھی زبانی اقرار کرتا ہے لیکن قیامت کا ڈر نہیں رکھتا باوجود ان دونوں اقراروں کے پھر اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک نے بے ایمان ہونے کا فتویٰ کیوں صادر فرمایا اور وہ یہی سبب ہے کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو پہلے غلام رسول ہے وہ غلام اللہ بن سکتا ہے ورنہ نہیں دوسری وجہ فرمان خداوندی ہے ۔ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ تو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے دگنا ثواب دے گا ۔ اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہ ایمان نہیں رکھتا براہ راست بغیر رسالت توحید کا اقرار کرتا ہے گو قیامت کے دن پر بھی ایمان رکھے نہ اس کا ایمان خدا پر ہے نہ قیامت پہ وہ بے ایمان ہے ۔ یہ ہے قرآنی نقشہ لے ایمان والو یہ نقشہ قرآنی تم خود منطبق کر لو کہ کس کے مطابق ہے ۔

وہابی " مولوی صاحب تم بھی تو خدا اور قیامت پہ ایمان رکھتے ہو اگر ہم پہ یہ آیت صادق آتی ہے تو تم پر بھی صادق آئی ہم پہ فتویٰ خداوندی بے ایمانی کا ثبت ہوتا ہے تو تم پر بھی صادق آیا مَا هُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا ۔

محمد عمر " ہم پہ یہ تمہارا فتویٰ عائد نہیں ہوتا کیونکہ ہم سنی وحدہٗ لاشریک کو بواسطہ رسالت تسلیم کرتے ہیں جس میں کفر یا شرک کا شائبہ ہی نہیں ہو سکتا اور تم وسیلے کے قائل ہی نہیں ہماری شہادت خداوندی موجود ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو

ہونا وغیرہ صفات وہابیہ سے متحقق ہیں (ج) زبان سے اہلحدیث کہلاتے ہیں اور عقیدہ بالکل حدیث والے کے خلاف ہے اب تم سوچ کر یہ آیۃ کریمہ تمہارا نقشہ ہے یا نہیں ؟

فرمانِ خداوندی (۱۸)

(خداوندکریم کی طرف سے وہابیوں کو رحمت خداوندی سے محرومی)

منافقون ۲۸/۱ : سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○

ان کے نزدیک یعنی منافقین کے نزدیک ان کے لیے آپ کا بخشش مانگنا یا نہ مانگنا یکساں ہے۔ لہٰذا ان کو اللہ تعالےٰ ہرگز نہیں بخشے گا بے شک اللہ تعالےٰ بدکار قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

سابقہ مذکورہ آیت کریمہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان وہابیوں کے متعلق رب العزت سے سفارش کرکے بخشوانے کا ذکر فرمایا کہ یہ لوگ منافق ہیں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے زبانی آپ کا اسم پاک اہل حدیث کہلاکر چندہ جمع کرنے کے لئے ناجائز استعمال کرتے ہیں حقیقۃً یہ آپ کے وسیلے کے منکرین ہیں یہ میوہ رنگت میں پکا ہے اندر سے گندہ ہے استعمال کے قابل نہیں یعنی آپ کی اُمت میں شامل نہیں اب اس آیۃ کریمہ میں فرمایا چونکہ اس فرقے کے عقیدے میں آپ کا بخشش مانگنا نہ مانگنا یکساں ہے یہ وہابیہ کہتے ہیں کہ نبی نہ کچھ سنوار سکتا ہے نہ بگاڑ سکتا ہے اس لئے ان کے اس عقیدے کی بنا پر اللہ تعالےٰ اس فرقے کو ہرگز نہیں بخشے گا کیونکہ یہ بدکار فرقہ ہے خداوندکریم کے نزدیک بھی مشرک اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات کے بھی منکرین ہیں یہ بخشش کے قابل ہی نہیں بتاؤ وہابیو ؟ تمہیں تو اللہ تعالےٰ نے تمہارے اس عقیدے کی بنا پر اپنی بخشش سے بھی جواب دے دیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی

سفارش سے تم نے انکار کر دیا اور رب العزۃ نے تمہیں تمہارے اس عقیدے کی وجہ سے اپنی بخشش سے بھی محروم کر دیا تو تمہارا فرقہ محض سیاسی ہی رہا دین خداوندی سے تمہیں اللہ تعالےٰ نے خارج کر دیا خداوندکریم کے رحمۃ للعالمین شفیع رحیم کو تم نے نہ قبول کیا رب العالمین نے تمہیں اپنی بخشش سے لاوارث کر دیا مسلمانو! اگر تم اس فرقے میں شامل ہو گئے تو ان کی اقتدا میں اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سے محروم ہو جاؤ گے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن۔

منافق اور کافر چونکہ رب العزت اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی دشمن ہے اور دلی دشمنی رکھتا ہے انسانوں کو عبادۃ خداوندی سے بدعت کہہ کر روکتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے اور دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے منع کرتا ہے انہوں نے شریعت اپنے گھر کی بنا رکھی ہے لہٰذا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبعین کو ان سے جہاد کا حکم جاری فرمایا۔

التحریم ۲۸/۲ : يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

اے ہر وقت خبر رکھنے والے کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت برا مقام ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے زبانی قربانی دینی ہر طرح کا جہاد فرض ہے۔

انصاف (۱)

وہابیو! اب تم خود فیصلہ کرلو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بفرمان خداوندی اگر تمہارا یہی عقیدہ ہے تو تم خداوندکریم کے نزدیک منافقین میں شامل ہو اور رحمت خداوندی سے محروم ہو ہمارا اہل سنت وجماعت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے مصطفےٰ صلی اللہ

نماز کو پورا کرکے بعد میں ذکر کرنا وہابیوں کی طرح وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا پر عمل نہ کرنا۔

قرآنی آیت (۱۶)

النساء ۹ : وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ○

ان منافقوں کو کہا جاتا ہے آجاؤ قرآنی فیصلے کی طرف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ پھیرتے ہیں حق منہ پھیرنے کا۔ بتاؤ وہابیو اللہ تعالے نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دیتا ہے کہ تَعَالَوْا آؤ تم کہتے ہو کہ نہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نیت کرکے جانا شرک ہے کیا یہ تمہاری اطاعت ہے یا تکذیب کہدو وہابیو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کرکے جانا قرآن پر عمل کرنا ہے میں تسلیم کرلوں گا کہ واقعی تمہاری جماعت منکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں جیسا کہ ہم تحریرًا وتقریرًا اقرار کرتے ہیں ایسے ہی تم تحریرًا وتقریرًا انکار کرتے ہو۔

"عبدالقادر" فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ

"محمد عمر" کون اقرار کرے یہ ہے تمہارا نفاق جو مسلمانوں کو دھوکہ دے کر کہتے ہو کہ ہم اہلحدیث ہیں اور عقیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا ہے فقیر آگے چل کر اس کی وضاحت کریگا۔

فرمانِ خداوندی ۱۷

خداوند کریم کے نزدیک وہابی فرقہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا منکر ہے،

المنٰفقون ۲۸ : وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا

رُءُوْسَهُمْ وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ○

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم آجاؤ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف تمہارے لئے معافی مانگ دیں گے تو وہ اپنے سروں کو پھیرتے ہیں اور آپ ان کو ملاحظہ فرمائیں گے کہ وہ متکبرانہ صورت میں پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں رب العزت نے منافقین کے دو عیب اسلام کے خلاف بیان فرمائے

(۱) کہ جب ایماندار ان کو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ تمہارے گناہوں کی بخشش اللہ تعالے سے کرا دیں گے تو منافقین تکبرانہ امور میں سر ہلا کر منہ پھیر دیتے ہیں کہ نہیں جی نبی کچھ نہیں کرسکتا یعنی نبی اللہ کے وسیلے سے بخشش خداوندی کے منکرین ہیں۔

(۲) قِیْلَ سے مومنین مراد لے اور لَهُمْ سے منافقین کو ایمانداروں کی جماعت سے خارج کردیا

(۳) یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ سے ثابت کردیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایماندار گنہگاروں کی سفارش کرکے اللہ تعالے سے معافی دلا سکتے ہیں اور گنہگار امت کے واسطے دربار خداوندی میں بخشش کا وسیلہ ہیں اور یہ عقیدہ ایمانداروں کا صحیح ہے جس کا یہ عقیدہ نہیں وہ ایمان سے خالی ہے۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے منکرین کو رسالت کے معاند ثابت کردیا۔

(۵) منافقین کی ہیئۃ کذائیہ تکبرانہ ثابت کردی۔

وہابی عقیدہ (۱۷)

غیر مقلدین وہابی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے اور شفاعت کے بھی منکرین ہیں۔

(ب) ہیئۃ کذائیہ بھی متکبرانہ ہے۔ جیسا کہ نماز میں پاؤں چوڑے کرکے سینے تان کر کھڑا

غلام رسول ہے وہ غلام اللہ ہے جو غلام رسول نہیں وہ غلام اللہ نہیں وحدہ لاشریک کو عرش کا محتاج ماننا اور کرسی کے مساوی ماننا یعنی غیر محدود کو محدود کہنا یہ کفر نہیں تو اور کیا ہے اور ہم وحدہٗ لاشریک کو ہر مخلوق سے غیر محتاج یقین رکھتے ہیں۔

"وہابی" ہم اہلحدیث بھی تو رسول اللہ کے قائل ہیں اگر اہلحدیث منکر رسول ہیں تو دنیا میں کوئی حنفی کا مطیع ہو ہی نہیں سکتا۔

اب اس آیۃ کریمہ کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

محمد عمرؒ سبحان اللہ تمہارے وہابیوں کی منافقت فقیر خداوندکریم کی کلام سے بیان کرتا ہے۔

فرمانِ خداوندی ۱۵

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذکراللہ میں کمی کرنے والا منافق ہے

النساء ۱۴۲: اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ سَبِیْلًا ۝

بے شک منافقین اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں اور وہ ان کو بدلہ دینے والا ہے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سست ہو کر لوگوں کے دکھانے کے لئے اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر تھوڑا مذبذب ہیں اس کے درمیان نہ وہ اسلام کی طرف ہیں نہ کفر کی طرف جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیتا ہے اس کو کوئی رستہ نہیں ملتا۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے منافقین کی چھ علامتیں بیان فرمائی ہیں۔

(۱) نماز پڑھتے ہیں لیکن سستی سے۔

(۲) اللہ کے ذکر سے چراتے ہیں معمولی سا کرتے ہیں۔

(۳) اسلام اور کفر کے بین بین ہیں کفر سے بھی گریز نہیں کرتے اور اسلام میں بھی پوری طرح داخل نہیں ہوتے۔

(۴) ایسے لوگ گمراہ ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو صراطِ مستقیم دکھاتا ہی نہیں۔

(۵) ایسے لوگوں کا نماز پڑھنا محض دکھلاوے کے لئے ہے کہ لوگ ہم سے بدظن نہ ہو جائیں۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں دکھاوے کا عمل صالح خداوند کریم کے نزدیک مقبول نہیں ہے بلکہ مردود ہے۔

(۶) ان کا نماز پڑھنا ان کے ذہن میں خداوندکریم کو دھوکہ دینا ہے۔ ان کو نماز کا ثواب نہ ہوگا بلکہ جو دھوکے کی نماز پڑھتے ہیں اس دھوکے کا انہیں عذاب دیا جائے گا۔

خداوندکریم کا یہ فرمان بالکل واضح ہے کہ ان لوگوں کا نماز پڑھنا عبادۃ کے شوق سے نہیں بلکہ دکھاوے کے لئے ہے اور یہ دھوکہ ہے کیونکہ اگر عبادۃ خداوندی کی غرض ہو تو سنتیں نوافل اور ذکر اللہ پر بھی مصر ہیں بلکہ بجائے اصرار کے بدعت کہتے ہیں تو یہ صاف واضح ہو گیا کہ ان کی نماز محض چند رکعات ادا کرنا یہ محض دکھاوا ہے عبادۃ نہیں اسی لئے یہ عاجز ہو کر فرمانبرداری سے نہیں کھڑے ہوتے بلکہ اکڑ کر کھڑے ہوتے ہیں عبادۃ کے معنی تو نہایت عاجزی کے ہیں اس لئے وہابیوں کی عبادۃ عبادۃ ہی نہیں کیونکہ عبادۃ کا مفہوم ہی غلط ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ سے ان کی نماز کی حقیقت واضح فرما دی کہ وہابیوں کی نماز محض دھوکہ ہے مسلمانو! بچ جاؤ اور نماز بھی پوری پڑھو اور فرمایا فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ اور جب نماز پوری بمع سنن و نوافل کے ادا کر لو تو فرمایا فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ

علیہ وسلم کو ہمارے گناہوں کے سفارشی اور ہم گنہگاروں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس عقیدے کے مخالف کو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس انکار کی وجہ سے عذاب الٰہی سے کوئی اور چھڑا نہیں سکتا وہابیو! اگر نجات چاہتے ہو تو اب بھی اپنے عقیدے سے توبہ کرلو۔ تمہارے مُلّاں دربار خداوندی میں تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے دربار خداوندی میں سفارش مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی چلے گی اور چل سکتی ہے۔

وہابی عقیدہ ۱۸

وہابی مذہب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ سنوار اور نہ بگاڑ سکتے ہیں۔

یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اُمت کو نہ فائدہ دے سکتے ہیں انکار کرنے سے نہ بگاڑ سکتے ہیں۔ تفصیل آگے مذکور ہے۔ اور مذکورہ آیت ۱۸ میں رب العزت نے یہ عقیدہ کفار ومنافقین کا فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ فرقہ بھی خداوند کریم کے نزدیک انہیں میں شامل ہوا۔

فرمانِ خداوندی ۱۹

النور ۴۷: وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ○

وہ زبانی اقرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں پھر ان سے ایک فرقہ اعراض کرتا ہے یہ لوگ ایمان دار نہیں ہیں۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے یہ بھی منافقین کا خاص عیب بیان فرمایا کہ منافقین ایسے بے ایمان ہیں اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا ایمان کا اظہار کرنا یہ زبانی ہے دل سے نہیں عقیدت مندی سے نہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

زبانی آگے ثابت ہوگا۔

جب عمل اطاعت کا موقعہ آتا ہے تو بہانے سے منہ پھیر جاتے ہیں جیسا کہ تم وہابی روضہ اطہر پر جانے کو شرک کہتے ہو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے کو ہی شرک سمجھتے ہو نام لینا تمہیں گوارا نہیں صلوٰۃ وسلام سے چڑتے ہو آپ کے ذکر خیر سے چھپتے ہو اور بدعت سمجھتے ہو اسی نے رب العزۃ نے تمہارے اٰمنا باللہ سے زبانی توحیدی اقرار کرنے اور بالرَّسُولِ وَ اَطَعْنَا سے اہلحدیث اور محمدی کہلانے کا دعویٰ کرنا غلط ثابت کردیا اور ان کی حقیقت واضح فرمادی کہ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ یہ زبانی اقرار کر کے پھر اللہ تعالےٰ کے بھی منکرین ہیں اور کئی ان سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے منہ پھیرتے ہیں بلکہ جانے والے کو مشرک کہتے ہیں ان میں ایمان کہاں فرمایا وَمَا اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ یہ مومنین ہی نہیں۔ ایسے لوگوں پر جو زبانی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا دعویٰ کریں، ور عقائد و اعمال میں سخت بغض رکھیں اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے وَمَا اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ سے ان کے بے ایمان ہونے کا فتویٰ صادر فرما دیا تاکہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین ایسے لوگوں سے تعلق منقطع کرکے اور ان کے دھوکے میں نہ پھنسیں۔

اللہ تعالےٰ نے وہابیوں کا نقشہ اس آیۂ مذکورہ میں ایسا تیار فرما دیا کہ اس آیۂ خداوندی کو سامنے رکھ کر مسلمان متبع سنت فرقہ وہابیہ کے دھوکے میں کبھی آ نہیں سکتا۔ کیونکہ ان کے ظاہر و باطن کی حقیقت رب العزۃ نے صاف کردی اب بھی اگر کوئی مسلمان وہابی فرقے میں جا پھنسے تو اس کی حماقت ہے۔

نوٹ: اور اب میں تم پر ڈالتا ہوں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقین اور غیر مقلدین وہابیوں میں کیا فرق ہے ان میں کونسا نفاق تم سے زیادہ تھا نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی اقتدا میں نمازیں پڑھنے والے "روزہ دار" "حاجی" زبانی اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمہ گو اور فرمانبرداری کے مدعی لیکن دل سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پکے مبغض اب تم سوچو قرآنی آئینے میں ان منافقین اور غیر مقلدین وہابیہ میں کونسا ما بہ الامتیاز فرق ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافقین بھی پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر زبانی ایمان لاکر بعد میں اعتراض کرتے اسی لئے تو ان کے حق میں اللہ تعالےٰ نے یہی آیۃ کریمہ نازل فرمائی ایسے ہی اس آیت کریمہ کا حکم قیامت تک ایسے لوگوں پر جاری رہیگا۔ جو فرقہ بھی ان کے قدم بقدم اتباع کرے اب فیصلہ تم پہ ہے۔

وہابیوں کا عقیدہ ۱۹

وہابی فرقہ اہل حدیث کا نام کہلا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت مخالفت کرتے ہیں بلکہ بجائے مطیع ہونے کے اپنے برابر سمجھتے ہیں۔ غیر مقلدین وہابی بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرکے اہلحدیث کہلاتے ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانے کو شرک بھی کہتے ہیں بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا اپنا ایمان سمجھتے ہیں تو فرقہ وہابیہ ان منافقین سے مخالفت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور نفاق میں ان سے متجاوز کر گئے اسی نفاق کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ان کو وَمَا أُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْن فرمایا کہ یہ لوگ بے ایمان ہیں جن کا یہ رویہ ہے میں تو کہتا ہوں کہ فرقہ وہابیہ کے لئے تو اس سے زیادہ فتویٰ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا قرن شیطان کا وہ عین بجا ہے کیونکہ یہ لوگ تو کفار مکہ سے بھی متجاوز کر گئے ہیں۔ کفار مکہ نے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مکان سے نکال دیا لیکن بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ گرایا اور نہ ہی گرانے کا کسی کو حکم دیا لیکن یہ فرقہ وہابیہ ایسا ظالم فرقہ ہے کہ انہوں نے دربار رسالت مآب

صلے اللہ علیہ وسلم کو شہید کیا اور پھر فتوے دیتے ہیں کہ اب بھی اگر ہماری ہمت ہو تو ہم مکان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانے سے گریز نہ کریں بلکہ گرانا واجب سمجھتے ہیں۔ خداوند کریم مسلمان کو اس فرقہ سے نجات دلائے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے موحد کہلانے کا پول آمَنَّا بِاللّٰہِ سے کھول دیا اور بالرسول سے ان کے اہلحدیث کہلانے کے پول کو واضح فرما دیا۔ وَاَطَعْنَا سے ان کے داڑھی رکھ کر حدیث پر عمل کرنے کا بخیہ ادھیڑ دیا اور وَمَا اُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْن کا فتویٰ لگا کر اس فرقہ وہابیہ کو مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ کر دیا تاکہ مسلمان امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ظاہری، باطنی اعمال وعقائد سے خبردار رہیں اور دھوکہ نہ کھائیں۔

فقیر اب اس آیۃ کریمہ کی تفصیل عرض کرتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں تو رب العزۃ نے وہابیوں کا پورا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں فرما دیا کہ اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی۔ تمہاری نمازیں ان کی نمازوں کے مقابلے میں کچھ نہ ہوں گی ان کے روزوں کے مقابلے میں تمہارے روزے کچھ نہ ہوں گے لیکن حنجرے سے نیچے ایمان کی رتی بھی نہ ہوگی ایسے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ان کا نقشہ تیار کر دیا۔

۱۔ غیر مقلدوں کا زبانی اقرار کرنا کہ ہم موحد ہیں اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں اس کا پورا فوٹو تیار کر دیا کہ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ لیکن ان کے اس اقرار کا کوئی اعتبار نہ کیا اور فتویٰ جڑ دیا کہ وَمَا اُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ یہ لوگ بے ایمان ہیں کیونکہ زبانی توحید کا اقرار ہے لیکن ذکر اللہ سے خود بھی گریز کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی منع کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کو عرش وکرسی کا مکین مانتے ہیں حالانکہ اللہ تعالےٰ وحدہٗ ہے اور کسی چیز کا محتاج نہیں کیونکہ قدیم ہے باقی سب حوادثات ہیں اور حادث کا محتاج

حادث ہوتا ہے اسی لئے فرمایا کہ یہ توحید کے معاملے میں بے ایمان ہیں پھر غیر مقلدین وہابیوں کا دعویٰ کہ ہم موحد ہیں محض جھوٹ اور بناوٹ ہے۔

۲- ہم اہلحدیث ہیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں محمدی ہیں اللہ تعالےٰ نے اس فرقے کا بھی جواب دیا وَمَا أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ کہ یہ محمدی اور اہلحدیث کے ڈھنڈورا پیٹنے والے بے ایمان ہیں یہ مدعی ہیں اٰمنا بالرسول کے اور اللہ تعالےٰ ان کے بے ایمان ہونے کا فیصلہ فرما رہا ہے کیونکہ

(ا) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے نفرت ہے۔

(ب) یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذاتی دشمن و قاتل ہیں۔

(ج) مکان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب سمجھتے ہیں جو مسلمانوں کا ریاض الجنۃ ہے

(د) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نیت کرکے سفر کرنے کو شرک سمجھتے ہیں اس سے زیادہ بغض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کیا ہو سکتا ہے۔

(ر) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہادی نہیں مانتے۔

(س) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بکتے ہیں کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو فائدہ نہیں دے سکتے۔

اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک ان کے ان عقائد کی بنا پر ان کے زبانی محمدی اور اہلحدیث کہلانے کے دعویٰ کو بطلان کے گڑھے میں ڈالتے ہوئے وَمَا أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ کا فتویٰ لگا دیا کہ ان کا زبانی دعویٰ اٰمنا بالرسول جھوٹ ہے وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ خدا گواہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

سب جھوٹ ہے یہ بے ایمان ہیں کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کو ذاتی

منافق عقیدۃً مذہباً عناد ہے یہ لوگ مومن نہیں ان کے زبانی اہلحدیث یا محمدی کہلانے میں دھوکہ کھا جاتا۔

۳- پھر انہوں نے اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اظہار کیا اور کہتے ہیں وَاَطَعْنَا ہمارا فرقہ وہابیہ ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہے دیکھو داڑھی سنت کے مطابق صرف ہمارے فرقے کی ہے۔ مونچھیں منڈی ہوئیں نمازوں اور روزوں کے ہم پابند ہیں اطاعت میں بھی ہم سب امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پابند ہیں اللہ وحدہٗ لاشریک نے ان کے اس دعویٰ کو بھی رد کر دیا اور اپنا فتویٰ جڑ دیا کہ وَمَا أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ کہ یہ لوگ بے ایمان ہیں اگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک اللہ تعالےٰ کے احکامات اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قبول ہوتی تو اللہ تعالےٰ ان کو وَمَا أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ کا فتویٰ کیوں لگاتا۔

۴- پھر اللہ تعالےٰ نے آگے اپنے ایک حکم ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سے ان کے ایمان باللہ و ایمان بر رسول اللہ و اطاعت کے ٹھکرانے کا سبب بیان فرما دیا کہ یہ لوگ خداوند تعالےٰ پر ایمان کا دعویٰ کر کے اس کو معاذ اللہ حادث اور زمینوں آسمانوں سے غائب مانتے ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا دعویٰ کر کے روگردانی کا فتویٰ دیتے ہیں ان کے دربار عالیہ کو شہید کر کے ان کو تکلیف دیتے ہیں ان کا حلیہ بنا کر مسلمانوں کو اسلام کے صحیح راستے سے گمراہ کرتے ہیں۔ اس لئے یہ وَمَا أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ کے مستحق ہیں یہ لوگ ایمان سے خالی ہیں۔

واہ واہ واہ یہ ہے میرے خالق کائنات کا فیصلہ وہابیوں کے حق میں۔

فرمانِ خداوندی نمبر ۲۰

اَلْخَبِيثٰتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثٰتِ خبیث چیزیں یا خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مردوں کے لئے خبیث چیزیں ہی ہوتی ہیں۔

وہابی کی خوراک نمبر ۲۰

کتے بلے خنزیر کا عرق پانی اور گدھے گھوڑے اور بچھو کے گوشت کہ خبیث خوراک۔ صرف وہابیوں کے لئے خداوند کریم نے پسند کر کے دی اس میں صرف وہابیوں کی کیا خصوصیت تھی ہندو یا سکھوں اور بھنگیوں کو اللہ تعالیٰ نے خوراک عطا فرمایا تو یہ تمہاری مرغوبہ اور خبیثہ خوراک تمہارے کسی خاص جرم کا نتیجہ ہے اور وہ یہی ہو سکتا ہے کہ تم خداوند کریم کے بھی دشمن بغیر حدود کو حدود مقرر کرتے ہو اس قرآن پاک کو تم نے بڑی بے دردی سے بدلنے کی کوشش کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سخت عناد و بغض رکھتے ہو حتیٰ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کو بھی شرک سمجھتے ہو پاک مقامات سے تمہارا پرہیز ہے تو پاک خوراک حلوے اور کھیر پلاؤ اور حلال پاک گوشت وہ خدا تمہیں کھانا نصیب نہیں فرماتا۔

خدائی فیصلہ

اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبٰتِ پاک چیزیں پاک بندوں کے لئے اور پاک بندے پاک چیزوں کے لئے ہی ہیں ہم مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے صدقے غوث پاک رضی اور اولیاء اللہ کی غلامی کے صدقے حلوے کھیر زردہ اور بکرے مرغ اور بٹیر کا گوشت بھنا ہوا طیبات اس خداوند پاک نے ہماری قسمت میں بنا دیا ہے ہمیں طیبین دیکھا تو ہمیں یہ طیبات عطا فرما دیں اور یہی خوراک طیبہ رسول کی دی جیسا

کہ ارشاد خداوندی ہے۔

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۝

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اعمال صالحہ طیبہ خوراک سے منتج ہوتے ہیں اور جو لوگ خوراک طیبہ سے متنفر ہوتے ہیں اور خوراک خبیثہ کو پسند فرماتے ہیں وہ عبادۃ خداوندی سے محروم رہتے ہیں۔

وہابی نفاق کا سوال اور اس کا جواب

"وہابی" مولوی صاحب یہ تمہارا دھوکہ دینا ہے کہ جو آیتیں منافقین کے حق میں تھیں وہ ہم پر چسپاں کر دیں۔

"محمد عمر" وہابیو تم بھی یار بڑے سادے ہو اپنے مولویوں کے چکمے میں آجاتے ہو پہلے سوچو کہ جو آیتیں ایمانداروں کی صفات بیان کرتی ہوئی نازل ہوئیں کیا وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک ہی محدود ہیں ؟ یا ان صفات سے اور بعد میں بھی کوئی ایماندار کہلا سکتا ہے۔ ایسے ہی جو آیتیں کفار عرب کے حق میں نازل ہوئیں کیا وہ صرف انہی تک محدود تھیں ؟ یا بعد میں بھی ان کا حکم جاری ہے اگر کوئی شخص ان کے اعمال و عقائد کو اپنائے تو عند اللہ وہ بھی کافر ہے گو زمانہ بعد کا ہی ہو اصول تفسیر ہے کہ شان نزول آیت کا خاص ہوتا ہے لیکن حکم عام ہوتا ہے ایسے ہی جو آیتیں ایمانداروں کے حق میں نازل ہوئیں جن لوگوں میں ایمانداروں کی صفات و عقائد موجود ہوں وہی ایماندار ہیں اور ایماندار کہلانے کے حقدار ہیں دوسرے نہیں ایسے ہی جو لوگ کفار عرب کی صفات سے متصف ہیں جو قرآن کریم میں رب العزۃ نے فرمائی ہیں وہ یقیناً [illegible]

کے

کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے ایسے ہی جو آیتیں منافقین عرب کے حق میں نازل ہوئیں جو صفات وعقائد رب العزت نے اُن منافقین کے قرآن کریم میں بیان فرمائے اگر وہی صفات وعقائد قیامت تک جس فرد یا فرقے یا جماعت میں موجود ہوں وہی از روئے قرآن کریم منافق ہے کیونکہ قرآن کریم عالمین کا قانون ہے جس پر قرآن کریم کا قانون لاگو ہوگا وہی اس کے ماتحت ہوگا زمانے کا اعتبار نہیں اب وہابیو تم سوچو اور دل سے فیصلہ کرو کہ قانون خداوندی ان منافقین کے عقائد اور صفات اور تمہارے عقائد یکساں ہیں تو تم بھی پکے ٹھوس منافق ہو ورنہ نہیں اور جس شخص یا فرقے میں منافقین کے عقائد وصفات موجود ہوں تو جو ان کے منافق ہونے میں شک کرے وہ بھی از روئے قرآن منافق ہے گو دعویٰ ایمانی کیوں نہ ہو۔ تمہارے فرقہ وہابیہ میں بھی آیات قرآنیہ نے جو منافقین کے عقائد اور صفات بیان فرمائی ہیں وہ من وعن موجود ہیں۔ بے شک سوچ لو لہٰذا تم وہابی بھی از روئے قرآن کریم پکے منافق ہو تمہارے نفاق میں شک کرے وہ بھی از روئے قرآن مجید منافق ہوگا۔

فرمانِ خداوندی ۲۱

دعا مانگنے کا خداوندی حکم اور دعا سے منع کرنے والا عند اللہ جہنمی ہے)

مومن ۲۴ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَمَن يَسْتَكْبِرُ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ۔

اور تمہارے پروردگار نے اعلان فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو اور جو شخص میرے دربار میں دعا کرنے سے تکبر میں رہتا ہے وہ ذلیل ہو کر جلدی جہنم میں داخل ہوں گے۔

۱۔ اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے بندے کو دعا مانگنے کی دعوت دی ہے۔

۲۔ اور جو شخص رب العزۃ سے دعا مانگنے کو روکے یا رُکے تو وہ عند اللہ متکبر ہے اور جہنم کی تیاری ہے اب تم وہابی نماز کے بعد دعا مانگنے سے منع کرتے ہو اور بدعت کہتے ہو تم سوچو کہ اس آیۃ کریمہ کی رو سے تم جہنمی ثابت ہوئے یا نہ؟ جو خود بھی اللہ تعالےٰ سے دعا نہیں مانگتے اور مسلمانوں کو بھی منع کرتے ہو خداوند کریم تمہیں ہدایت دے۔

وہابی کا عقیدہ ۲۱

وہابی نماز کے بعد خداوند کریم سے دعا مانگنے کو بدعت کہتا ہے لہٰذا عند اللہ جہنم کی تیاری ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب ہماری نظر گزری ہم نے تو ایک حدیث نہیں دیکھی جس میں یہ لکھا ہو کہ نبی علیہ السلام نے فریضہ نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی ہو یا حکم دیا ہو۔

"محمد عمر" وہابی صاحب یا تم تو صرف نام کے اہلحدیث ہو نام رکھا لیا حدیث کی ضرورت نہیں۔ حدیث دریافت کرنی ہو تو اہل سنت وجماعت سے دریافت کرو جن کے پاس ہر قول و فعل کی آیت وحدیث موجود ہے تم نے سوال کیا ہے۔ مفصلاً ضرورت ہو تو فقیر کی کتاب مقیاس صلوٰۃ ملاحظہ فرمائیں لیکن اب فقیر مختصراً عرض کرتا ہے۔

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی ۳۸ } حدثنی احمد بن الحسن بن ادیبویہ ثنا ابو یعقوب اسحق بن خالد بن یزید البالسی ثنا عبد العزیز بن عبد الرحمن القرشی عن خصیف عن انس بن مالکؓ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَبْسُطُ كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِلٰهِيْ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَاِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

علیہم السلام اَسْاَلُکَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ فَاِنِّیْ مُضْطَرٌّ وَتَعْصِمَنِیْ فِیْ دِیْنِیْ فَاِنِّیْ مُبْتَلًی وَتَنَالَنِیْ بِرَحْمَتِکَ فَاِنِّیْ مُذْنِبٌ وَتَنْفِیْ عَنِّی الْفَقْرَ فَاِنِّیْ مُتَمَسْکِنٌ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا یَرُدَّ یَدَیْہِ خَائِبَیْنِ ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے اپنے دونوں ہاتھ ہر نماز کے بعد پھیلائے ہوں مگر اللہ تعالٰے پر حق ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ نہ لوٹائے پھر کہے اے میرے معبود ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام کے معبود اور جبرئیل میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود میں تم سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما میں بے قرار ہوں میں کمزور ہوں تو میرے دین کی حفاظت فرما میں گنہگار ہوں تو مجھے اپنی رحمت میں لے لے میں مسکین ہوں تو مجھے فقر سے بچالے۔

کافر دعا سے محروم رہتا ہے

المومن ۲۴ ع ۴ وَمَا دُعَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۵

اور کافروں کی دعا ضائع جاتی ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کوئی کافر دعا کرتا ہے تو رب العزۃ اس کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔ آج تک تمہارے وہابیوں سے کوئی ایسا ہوا یا ہے یا ہوگا؟ جو دربار یا خانوادی میں دعا کرے اور رب کریم قبول فرمائے یہ ہے تمہاری کفر کی واضح دلیل اگر تم مومن ہوتے تو تمہارے لئے رب العزۃ کا فرمان ہے۔ وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ایمانداروں کی دعا اللہ تعالٰے قبول فرماتا ہے اور دعا مانگنے والوں کو اپنے فضل سے انعام بھی دیتا ہے اور تم وہابیوں کو تو اللہ تعالٰے نے اپنے دربار میں دعا مانگنے سے بھی محروم رکھا ہے۔

وہابی ایٹم بم وہابی قلعے پر ۲۲

کتاب التوحید والسنة فی رد اہل الالحاد والبدعة
مصنف قاضی عبدالاحد وہابی خانپوری ۲۶۲/۲۶۳

پس اس زمانہ کے جھوٹے اہلحدیث مقلدین مخالفین سلف صالحین جو حقیقۃً ماجاءبہ الرسول سے جاہل ہیں وہ اس صفت میں وارث اور خلیفہ ہوئے ہیں۔ شیعہ و روافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانہ میں باب اور دہلیز کفر و نفاق کی تھے اور مدخل ملاحدہ و زنادقہ کا تھے اسلام کی طرف اسی طرح یہ جاہل مدعی اہلحدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہ مثل اہل تشیع کے دیکھو ملاحدہ نیچریہ جو کفار اور منافقین ہیں اور وہ بھی انہیں کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہوئے اور انہی کو گمراہ کرکے ان سے اپنا حصہ مفروض کامل اور وافی مثل شیطان کے لے لیا پھر ملاحدہ مرزائیہ قادیانیہ نکلے تو انہوں نے بھی انہیں کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہونا اختیار کیا اور جماعات کثیرہ کو ان میں سے مرتد اور منافق بنا دیا اور جب ملاحدہ زنادقہ چکڑالویہ نکلے تو وہ بھی انہی کے دہلیز اور دروازہ سے داخل ہوئے اور ایک خلق کو ان سے مرتد بنایا اور اب جب یہ مولوی ثناء اللہ خاتم الملحدین نکلا تو وہ بھی انہی جہال اہلحدیث کے باب اور دہلیز سے کیا جو کچھ کیا۔

کیوں بھئی اب بتاؤ یہ تو تمہارے بڑے موجودہ مروجہ اہلحدیث مذہب کا سرغنہ عالم ہے جس کا فیصلہ تحریری موجود ہے۔

غیر مقلدین وہابی فرقہ نگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں

وہابی فیصلہ اور سنیئے (۲۴)

کتاب التوحید والسنۃ فی رد اہل الالحاد والبدعۃ
مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری وہابی ۲۴۳

ان بدعتی جہال کاذب اہلحدیثوں میں ایک فرقہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے مثل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جس کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر اور بد اعتقادی الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلاوے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذرہ چیں بجبیں بھی نہیں ہوتے اگر علماء اور فقہاء اہل سنت ہزار دفعہ ان کو متنبہ کریں ہرگز نہیں سنتے سبحان اللہ ما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ اور سراں کا یہ ہے کہ وہ مذہب و عقائد اہل سنت والجماعت سے نکل کر اتباع سلف سے منحرف، اور متکبر ہو گئے ہیں فافہم و تدبر۔

"محمد عمر" یہ دونوں فیصلے فقیر نے وہابیوں کے سرغنہ مولوی عبدالاحد صاحب خانپوری کی زبانی بیان کئے ہیں جس نے وہابی فرقے کی اصلیت واضح کر دی ہے اب تو تمہارے مذہب کے کذب و بطالت کی حقیقت تمہیں خود ہی تسلیم کر لینی چاہیئے جیسا کہ لنگڑا خود اقرار کرے میں لنگڑا ہوں یا کانا کہے کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں کانا ہوں یا گھر والے کہہ دیں کہ ہمارا لڑکا اندھا ہے تو دوسروں کے اندھا کہنے سے اندھے کو عار نہیں سمجھنی چاہیئے جب تمہارے جیسے وہابی نے اپنے مذہب کی بطالت کا اقرار کر لیا تو تمہیں اب بجائے ہٹ پا ہونے کے تائب ہونا چاہیئے اور بطالت چھوڑ دینی چاہیئے۔ اور اکابرین اسلام کے عقیدے کے موافق اپنا عقیدہ بنا لینا چاہیئے۔

وہابی خطرہ ۲۴

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۔ ۱

۲۷۔ بخاری شریف ۲/۷۵۶ } حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراھیم بن حارث التیمی عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی سعید ن الخدری انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یخرج فیکم قوم تحقرون صلوٰتکم مع صلوٰتھم و صیامکم مع صیامھم عملکم مع عملھم و یقرؤن القراٰن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ینظر فی النصل فلا یریٰ شیئا و ینظر فی القدح فلا یریٰ شیئا و ینظر فی الریش فلا یریٰ شیئا و یتماریٰ فی الفوق ۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے ۔

بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ تم میں ایک قوم نکلے گی جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں تم اپنے روزے حقیر سمجھو گے ان کے اعمال کے سامنے تم اپنے اعمال معمولی سمجھو گے اور قرآن پڑھیں گے مگر حلق کے نیچے قرآن کا اثر ان کو نہ ہو گا دین سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے تیر کے سر کو دیکھا جائے تو شکار کا نشان تک نہ ہو گا تیر کا زخم دیکھا جائے گا تو کوئی نشان نہ ملے گا زخم کا داغ بھی نہ ہو گا ۔ دین کے اوپر اوپر سے ہی گزر جائیگا ۔

۱۔ بخاری شریف کی حدیث صحیح میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہابیوں کی نماز روزہ دیگر اعمال شرعیہ کا نقشہ کھینچ کر خصوصاً ان کے قرآن پڑھنے کا وصف کر واضح فرما دیا ۔ اب بزبان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانو تم خود فیصلہ کر لو کہ وہابیوں کے نماز روزے ہم سے زیادہ ہیں قرآن کے حافظ ہیں لیکن بزبان مصطفوی حلق سے نیچے ایمان کی رتی نہیں ۔

۲۔ وہابیوں کے اسلامی تعلقات کو واضح کر دیا کہ اسلام میں ایسے لوگوں کا کوئی دخل نہ ہو گا ۔

وہابی خطرہ ۲۵

فرقہ وہابیہ کی علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۔ ۲

۲۸۔ بخاری شریف ۱/۴۷۱ } حدثنا محمد بن عرعرۃ ثنا شعبۃ عن الحکم عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نصرت بالصبا و اھلکت عاد بالدبور قال ابن کثیر عن سفیان عن ابیہ عن ابن ابی نعم عن ابی سعید بعث علیٌّ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذھیبۃ فقسمھا بین اربعۃ الاقرع بن الحارث الحنظلی ثم المجاشعی و عیینۃ بن بدر الفزاری و زید الطائی ثم احد بنی نبھان و علقمۃ بن علاثۃ العامری ثم احد بنی کلاب فغضبت قریش والانصار فقالوا یعطی صنادید اھل نجد و یدعنا قال

إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ
كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ فَقَالَ اتَّقِ اللهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللهَ إِذَا عَصَيْتُ
أَيَأْمَنُنِي اللهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ
أَحْسِبُهُ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا أَوْ فِي عَقِبِ
هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ
الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُوْنَ
أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کچھ سونا بھیجا آپ نے ان کو چاروں جماعتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اقرع[۱] بن حارث اور عیینہ[۲] بن بدر اور زید طائی[۳] علقمہ[۴] بن علاثہ تو قریش اور انصار ناراض ہوئے کہ حضور آپ نے نجدیوں کے مہتمّوں کو خیرات تقسیم فرما دی ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نجدیوں کے اکابرین کو تالیف قلوب کے لئے دیا ہے تو آپ کے سامنے ایک آدمی گہری آنکھوں والا بلند بھوؤں والا اونچے ماتھے والا بھاری داڑھی والا منڈے ہوئے سر والا آیا کہا کہ اللہ سے ڈر یا محمد (دراصل وہ نجدی تھا تالیف قلوب کہنے سے جل گیا) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں نافرمان ہوں تو خداوند کریم کا فرمانبردار کون ہوگا اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک نے مجھے تمام زمین والوں کے لئے امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین نہیں تسلیم کرتے خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کو قتل کرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اس کو قتل کرنے سے روک دیا جب وہ چلا گیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نسل سے یا فرمایا اس کے بعد میں ایسی قوم ہوگی جو قرآن مجید پڑھیں گے اور ان کے جبڑوں کے نیچے نہ اترے گا دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسا کہ تیر کمان سے مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان کو پاؤں تو جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قوم عاد کا صفایا کیا میں ان کو ضرور قتل کر دوں۔

اہلحدیث بننے کے دعویدارو! فقیر نے تمہارے روبرو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیش کر دی ہے۔ اب تمہاری جماعت کا انصاف دیکھتا ہوں کہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی فرمودہ علامات کی پہچان کر کے کون ان جیسے والوں سے اجتناب کرتا ہے اور کون تعلق رکھتا ہے کیونکہ

فیصلہ خداوندی ہے

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى۔ اے ایمان والو جب تم بات کرو تو انصاف کی کرو۔

گو اپنے قریبی ہی کیوں نہ ہو۔ اگر تم بھی سچے اہلحدیث ہو تو اس مذکورہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ علامات کو پہچانو پھر صحیح فیصلہ خود کر لو۔

(۱) نجدیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تالیف قلوب کے لئے سونا عطا فرمایا لیکن پھر بھی وہ نہ سدھرے۔ وہ صحیح مسلمان کیسے کہلانے کا حقدار ہیں۔

(۲) جو آدمی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر معترض ہو کر آٹھا جس کی آنکھیں گہری ہوئیں اونچی پیشانی اونچی داڑھی بھاری سر منڈا ہوا تھا اس شکل کی بھی پہچان کرو اور مخالفت

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر اعتراض کرنے والوں کو بھی مدنظر رکھو۔

وہابی خطرہ ۲۶

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۳

بخاری شریف ۲/۱۱۰۵ } حدثنا قبیصة قال حدثنا سفین عن ابیه عن ابی نعم او ابی نعیم شك قبیصه عن ابی سعید قَالَ بُعِثَ

اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةٍ ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف تھوڑے سے سونے کے ٹکڑے بھیجے گئے آپ نے ان کو چار قبائلوں میں تقسیم فرما دیا۔

وہابی خطرہ ۲۷

علامات فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۴

بخاری شریف ۲/۷۵۶، نسائی شریف ۲/۱۶۳ } حدثنا محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان قال حدثنا الاعمش عن خیثمه عن سوید بن غفلة قَالَ عَلِیٌّ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ يَاْتِیْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ سوید بن غفلة فرماتے ہیں۔

کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ آخیر زمانے میں ایک قوم آئے گی۔ لمبے لمبے دانتوں والے بے وقوف "حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کریں گے دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان حنجروں سے نیچے نہ ہوگا تو جہاں تم ان کو قتل کرو ان کے قتل کرنے کا اتنا ثواب ہے جتنا کہ کسی نے قیامت تک کے کفار کو قتل کر دیا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے واضح ہوا کہ منافقوں کی ایک قوم اخیر زمانے میں ظاہر ہوگی جس کی علامات حسب ذیل ہوں گی۔

(۱) لمبے دانتوں والے

(۲) عقل سے کوتاہ ہوں گے۔

(۳) وہ فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلائیں گے۔

(۴) اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

(۵) منافقین ہوں گے زبانی اسلام کے مدعی ہوں گے۔ دل میں اسلام کی بو بھی نہ ہوگی۔

(۶) ان کی سزا صرف قتل ہی ہوگی۔

وہابی خطرہ ۲۸

علامات فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۵

بخاری شریف ۲/۱۰۲۴ } حدثنا عمر بن حفص بن غیاث قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا خیثمة قال حدثنا سوید بن

غفلة قال علیؓ اذا حدثتکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حدیثاً فواللہ لان اخر من السماء احب الی ان اکذب علیہ
واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعة وانی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی آخر
الزمان حداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول
البریة لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما
یمرق السہم من الرمیة فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان
فی قتلہم اجرا لمن قتلہم یوم القیامة۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جب میں تم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو خدا کی قسم مجھ پر اگر آسمان بھی گر پڑے تو میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان کبھی نہیں گھڑوں گا اور جب میں بات کروں تو میرے اور تمہارے درمیان رہے کیونکہ جنگ محض دھوکہ ہے میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی لمبے لمبے دانتوں والے عقلوں سے کوتاہ ہر بات میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھیں گے ان کا ایمان محض زبانی ہوگا ہنجرے سے نیچے نہ اتریگا دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے جہاں تم ان کو دیکھو تو قتل کر ڈالو اس لئے کہ ان کے قتل کا اتنا ثواب ہے جیسا کہ کسی نے قیامت تک کفر کو قتل کر دیا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ منافقین کی ایک جماعت کا

اظہار اخیر زمانے میں یعنی قرب قیامت یقینی ہو گا ان کی علامتیں بھی ہمارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دیں یہ آپ کے علم غیب کی بھاری دلیل ہے اسی لئے فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا منکر ہے کہ آپ نے ہماری علامتیں اپنی امت کو پہلے ہی بیان فرما دیں ابھی ہم پیدا بھی نہیں ہوئے اور ہمارا پول قبل از وقت نکال دیا جب کوئی مسلمان ہماری طرف نگاہ اٹھاتا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ علامات سے ہمیں فوراً پہچان لیتا ہے کہ یہ وہی ہیں۔

وہابیت یزیدیت خارجیت

"وہابی" مولوی صاحب بعض محدثین کی رائے ہے کہ یہ حدیثیں خارجیوں کے حق میں آپ نے فرمائی ہیں اور تم نے ہمارے اوپر چسپاں کر دیں کتنا ظلم ہے۔ کیا تم محدثین سے زیادہ سمجھدار ہو؟

"محمد عمر" وہابی صاحب تم تو بڑے غیر مقلدیت کے مدعی ہو پھر محدثین کی تقلید بھی کر لیتے ہو یا یہ کہو کہ ہمارا دعویٰ غیر مقلدیت جھوٹا ہے دوسرا جواب

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص کسی فرقے کا نام نہیں لیا علامات فرما دیں تا کہ جن میں یہ علامات موجود ہوں وہی ان احادیث صحیحہ کا مصداق ہے۔

تیسرا جواب اگر بقول تمہارے خارجی مراد ہیں تو خارجی کے علامات تم منطبق کرو وہ بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین ہیں تو یہ کاری ضرب بھی تم پر ہی پڑی کیونکہ تمہارا فرقہ وہابیہ امام حسین علیہ السلام اور ان کی پارٹی اہلبیت علیہم السلام کو معاذ اللہ ناحق سمجھتے ہیں اور یزید کو حق پر یعنی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت علیہم السلام اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم کرتے نے باطل قرار دیا اور یزید کو حق پر لکھ دیا تو یہی عقیدہ خارجی ہے یا تمہیں تو
خارجی ہو۔ جو لکڑی کا کام کرے گا وہ بڑھئی ہے جو تعمیر کا کام کرے وہ معمار لوہے کا
کام کرنے والا لوہار یہودی عقیدہ رکھنے والا یہودی عیسائی عقیدہ رکھنے والا عیسائی اور
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عقیدت مند مسلمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اہلبیت
کے دشمن پر عقیدہ رکھنے والا خارجی جیسا کہ تم اب تمہارا عقیدہ عرض کرتا ہوں۔
وہابی خطرہ ۳۰

موجودہ فرقہ اہل حدیث وہابیوں کا امیر یزید تھا

چنانچہ محمد دین بٹ جو اپنے آپ کو ابو یزید لکھنا فخر سمجھتا ہے وہ اس امر کی دلیل ہے کہ
یزید تو صرف حضرت حسین اور آپ کے تمام اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہی دشمن تھا اور
محمد دین بٹ اس منزل میں یزید کا بھی باپ ہے۔ یعنی تمام خاندان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی دشمنی میں یزید سے سبقت لے گیا ہے۔
سوال: مولوی صاحب یزید امیر المومنین کیسے ثابت ہے؟
"محمد عمر" فقیر خود نہیں کہتا بلکہ خود وہابیوں نے اپنی کتاب رشید ابن رشید کے سر ورق پر
لکھا ہے "امیر المومنین سیدنا یزید رضی اللہ عنہ" اور اندرونی ورق پر ابو یزید صاحب
رقمطراز ہیں۔

"صلے اللہ امیر المومنین (یزید)، واحسن الجزاء"

(وہابیوں کے نزدیک یزید قاتل حسینؓ جنتی تھا)

رشید ابن رشید ۱۴۶:۔ امیر المومنین سیدنا مجاہد اور یزید انشا جنتی ہیں۔
"محمد عمر" وہابیوں کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ جس مقام میں یزید کو رہائش ملے گی۔
ہمارا ڈیرہ بھی وہیں ہوگا۔ فرمان خداوندی ملاحظہ ہو کہ یزید کا مقام خداوند کریم کے نزدیک
کیا ہے؟

(قرآنی فیصلہ)

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا ۝
جس شخص نے عمداً ایماندار کو قتل کیا اس کا بدلہ جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا۔
مسلمانو! قرآن سے ثابت ہے کہ یزید بن معویہ نے حضرت حسین علیہ السلام پر فوج کشی کر کے
شہید کرایا لیکن وہابی فرقہ یزید کو اپنا امیر سمجھتا ہے۔ جس قوم کا امیر یزید ہو بھلا اس امت کا
کیا حال ہوگا تو وہابی فرقہ قیامت کے دن یزیدی پارٹی سے اٹھایا جائے گا۔ اب تم سمجھ
کر کہ وہابی کون ہیں؟

وہابیوں کے نزدیک اسلام میں پہلا تفرقہ امام حسینؓ نے ڈالا

رشید ابن رشید ۱۹۰: "جماعت المسلمین میں تفرقہ کا پہلا بیج (امام حسینؓ نے بویا)"

وہابیوں کے نزدیک حضرت حسینؓ کا مقصد اسلامی نہ تھا

رشید ابن رشید ۱۹۲: "سیدنا حسینؓ کا مقصد صرف حصول خلافت تھا"
مسلمانو! اب ان مذکورہ عبارات وہابیہ سے تم خود فیصلہ کر لو کہ جو شخص یا فرقہ حضرت
حسین علیہ السلام جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سید شباب اہل جنت فرمایا ہے اس کو
لالچ باز اور صرف دنیا دار ہونے کا مقصد سمجھے تو وہ پکا یقینی خارجی ہے یا نہیں؟ غیر مقلد

وہابی فرقہ تو امت محمدیہ میں خداوند کریم اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے یقینی دشمن ہیں۔

"وہابی" کیا یہ کتاب رشید ابن رشید ہمارے اہل حدیث کی ہے۔

"محمد عمر" جی ہاں یقیناً ابویزید اہلحدیث ہے اس کے علاوہ کتاب ہذا رشید ابن رشید کے آخر میں اکثرین اکابرین غیر مقلدین وہابیہ کی تقریظات اور دستخط ثبت ہیں لہٰذا یہ کتاب فرقہ وہابیہ اور دیابنہ کی مسلم کتاب ہے اور دیابنہ کے بھی اس پر دستخط موجود ہیں یہ دونوں فرقوں کی مسلم کتاب ہے اہل حدیثوں کے صدر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالیہ کی تقریظ اس کتاب کے صفحہ ۲۶۱ پر موجود ہے۔

وہابی خطرہ ۳۱

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دشمن غیر مقلدین وہابی نجدی فرقہ ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجدیوں سے مسلمانوں کو خطرے کا الارم دیا"

البداية والنهاية ۴/۷۲ } حدثنی ابی اسحق بن یسار عن المغیرة بن عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام وعبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرهما مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا قَدِمَ اَبُوْ بَرَاءٍ عامر بن مالكٌ بن جعفر ملاعب الاسنة عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِالْمَدِيْنَةِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الاسلام وَدَعَاهُ اِلَيْهِ فَلَمْ يُسْلِمْ وَلَمْ يُبْعِدْ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ بَعَثْتَ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِكَ اِلٰى اَهْلِ نَجْدٍ فَدَعَوْهُمْ اِلٰى اَمْرِكَ رَجَوْتُ اَنْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَقَالَ صلى الله عَلَيْهِ وسلم اِنِّیْ اَخْشٰى

عَلَيْهِمْ اَهْلَ نَجْدٍ فَقَالَ اَبُوْ بَرَاءٍ اَنَا لَهُمْ جَارٌ الخ عامر بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ طیبہ آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر اسلام پیش کیا اور اپنی طرف دعوت دی اس نے اسلام قبول نہ کیا اور نہ ہی نفرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر آپ اپنے اصحاب سے چند آدمی نجدیوں کی طرف بھیجدیں وہ اسلام کی دعوت دیں مجھے امید ہے کہ وہ قبول کریں گے تو آپ نے فرمایا صحابہ کے متعلق مجھے نجدیوں سے خطرہ ہے عامر بن مالک نے کہا کہ میں ضامن ہوں اخیر حوالہ تک آگے مذکور ہے۔

(۱) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مذکورہ فرمان سے ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہابی نجدی غیر مقلد کو ذاتی عناد ہے اور اتباع کا دعویٰ اور اہلحدیث نام رکھنا صرف مسلمان کو اپنی مخالفت کے جال میں پھنسانا مقصود ہے۔

وہابی خطرہ ۳۲

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نجدی اسلام میں خطرناک ہے

بخاری شریف ۲/۵۸۶
قسطلانی ۶/۳۱۴
ابن هشام ۳/۱۸۴
ابن سعد ۳/۹۳ } قَالَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ بَعَثْتَ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِكَ اِلٰى اَهْلِ نَجْدٍ فَدَعَوْتَهُمْ اِلٰى اَمْرِكَ رَجَوْتُ اَنْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنِّیْ اَخْشٰى اَهْلَ نَجْدٍ عَلَيْهِمْ۔
عامر بن مالک نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ یا محمد اگر آپ اپنے چند اصحاب نجد کی طرف بھیجیں اور آپ کے حکم کی دعوت دیں مجھے امید ہے کہ وہ آپ کے حکم کو قبول کریں گے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحابہ کے متعلق مجھے نجدیوں

سے خطرہ ہے۔

(۱) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم غیب تھا کہ وقوعہ کے پہلے ہی فرما دیا کہ مجھے نجدیوں سے خطرہ ہے۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کر دیا کہ نجدیوں سے مسلمانوں کو دھوکہ ثابت ہوگا۔

(۳) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ نجدی میرے اصحاب کا دشمن ہے۔

نوٹ: وہابیہ نجدیہ! نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی جب آپ کی امت کو یقین ہوگیا کہ نجدی اصحاب کے دشمن ہیں آج تم اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوستی کا دم بھرو تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی تو تم پر اعتماد نہیں کر سکتا خالص ازامت کوئی اعتبار کرے تو مضائقہ نہیں۔

(۴) جو فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن ہے وہ خیر القرون کا دشمن ہے جو ان کا دشمن وہ بزبان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام امت اسلامیہ کا دشمن ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار و یا اھل الایمان۔

(۵) جس قوم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دھوکہ کرنے کو اپنا فرض سمجھا وہ اہلحدیث یا موحد ہونے کا جھانسا دیں تو مسلمان کیسے اعتبار کر سکتا ہے۔

لھذا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہابیوں نجدیوں سے ہر طرح ہر وقت بچنا اسلامی فرض ہے۔

وہابی خطرہ ۳۲

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نجدیوں کا دھوکہ دہی سے اصحابہ کو شہید کرانا

الطبقات الکبریٰ ابن سعد ۲/۱ — وقدم عامر بن مالک بن جعفر ابو براء ملاعب الاسنة الکلابی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھدی لہ فلم یقبل منہ وعرض علیہ الاسلام فلم یسلم ولم یبعد وقال لو بعثت معی نفرا من اصحابک الی قومی لرجوت ان یجیبوا دعوتک و یتبعوا امرک فقال انی اخاف علیھم اھل نجد فقال انا لھم جار ان یعرض لھم احد فبعث معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعین رجلا من الانصار شببۃ یسمون القراء وامر علیھم المنذر بن عمرو الساعدی فلما نزلوا ببئر معونۃ .... فلقیھم القوم فاحاطوا بھم فکاثروھم فتقاتلوا فقتل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

عامر بن مالک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا نذرانہ پیش کیا آپ نے قبول نہ فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے اسلام پیش فرمایا اس نے نہ قبول کیا اور نہ ہی برا کہا اور کہا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اگر آپ میرے ساتھ اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اپنے اصحاب پر نجدیوں سے مجھے خطرہ ہے۔ تو عامر بن مالک نے کہا
میں ذمہ دار ہوں اگر ان پر کسی نے زیادتی کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ان کے ساتھ ستر آدمی جوان انصار سے بھیج دیے جن کو قُرّاءٌ کہا جاتا تھا ا
منذر بن عمرو ان پر امیر مقرر کر دیا جب وہ اصحاب قراء بیر معونہ پہنچے تو ایک
قوم کی اکثریت نے ان پر گھیرا ڈال کر جنگ کیا اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
جو قرا تھے سب کو شہید کر دیا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص صوفی اصحاب جن کو اصحاب صُفّہ کے
سے پکارا جاتا تھا نجدیوں نے ان سب کو دھوکے سے لے جا کر شہید کر دیا یا کیا
تو ثابت ہوا کہ یہ فرقہ نجدیہ صوفیوں کے پکے اپنے دشمن ہیں اب ان کا دعویٰ کہ
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ماننے والے ہیں محض مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے

وہابی خطرہ ۳۴

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ؂

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ فرقہ کے حلیے فرمادیے

کنز العمال ۶/۴۴ { يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ
لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ
مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ
فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ عِنْدَ اللهِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ (حم ت ہ عن ابن مسعود)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی بڑے بڑے دانتوں
والے "عقل سے کوتاہ" زبانوں سے قرآن پڑھیں گے۔ حلق سے نیچے نہ
اترے گا اہلحدیث کہلائینگے دین سے نکلے ہوں گے جیسا کہ تیر شکار سے پار
نکل جاتا ہے تو جو شخص ان سے ملے چاہیئے کہ وہ ان کو قتل کرے یقیناً ان
کے قتل کرنے میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک اجر عظیم ہے جو بھی ان کو قتل کرے۔
کیوں جی۔ قرآن کریم کے حافظ بننے والے وہابیو! تم مدعی ہو کہ ہم قرآن کے
حافظ ہیں لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پورے حلیے اور تمہارا قرآن کا حافظ
ہونا پڑھنا بھی محض جھوٹ بناوٹ اور کذب پر عمل کیا۔ اب مسلمان اُمت مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم تمہاری صداقت کیسے تسلیم کرلیں۔

وہابی خطرہ ۳۵

غیر مقلدین وہابیوں کی خاص علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ؂

یہ قوم مشرقی قرآن پڑھنے والے "سر منڈے ہوتے"

کنز العمال ۶/۴۴ { يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ
لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا
يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ
إِلَى فُوقِهِ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ (حم خ عن ابی سعد)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ مشرق سے ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے ہنجرے سے نیچے نہ اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر وہ دین میں نہ آسکیں گے حتیٰ کہ تیر واپس نہ آسکے گا ان کی خاص علامت سر منڈا ہو گا۔

وہابی خطرہ ۳۶

علاماتِ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۹

کنز العمال ۶/۳۴ } يَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ اَقْوَامٌ مُحَلَّقَةٌ رُؤُسُهُمْ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ (طب ق عن سهل بن حنيف)

سہل بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف سے قومیں نکلیں گی سر منڈی" زبانوں سے قرآن پڑھیں گے، ہنجرے سے تجاوز نہ کرے گا۔ دین اسلام سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے۔

کیوں نجدی مشرق کے بسنے والے وہابیو اس حدیث میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو تمہاری آبادی کی سمت بھی واضح کر دی

وہابی خطرہ ۳۷

وہابیوں کی علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۰

کنز العمال ۶/۳۴ } مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا يَاْمَنُوْنِيْ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا

قَوْمًا يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ (خ عن ابی سعید)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھے زمین والوں پر امین بنا کر بھیجا ہے۔ اگر میں خداوند کریم کا نافرمان ہوں تو فرمانبردار کون ہوگا یہ منافقین مجھے امین نہیں سمجھتے۔ یقیناً اس آدمی کی نسب سے ایک قوم پیدا ہو گی جو قرآن کے قاری ہوں گے اور ہنجرے کے نیچے ایمان کی رتی نہ ہو گی دین سے نکل جائینگے جیسا کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان کے ساتھ ملاقات کروں تو ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

وہابی خطرہ ۳۸

علاماتِ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۱

کنز العمال ۶/۳۴ } اِنَّ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اُمَّتِيْ قَوْمٌ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيْمَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ (ق د ن عن ابی سعید)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری اُمت سے ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے

مسلمانوں کو قتل کریں گے بت پرستوں کو چھوڑیں گے۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے
جیسا کہ تیر شکار سے اگر مجھے ملیں تو میں ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ آپ نے مذکورہ علامات
والے اخیر زمانے میں پیدا ہونے والے منافقین کے قتل کا حکم اسی لئے دیا کیونکہ وہ لوگ مسلمانوں
کے قتل کا حکم دیں گے بلکہ قتل کریں گے جیسا کہ نجدی نے سنیوں کا قتل عام کیا۔

وہابی خطرہ ۳۹

وہابی علامات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۲

کنز العمال ۶/۲۳۳ } اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ

(حم م ہ عن ابی ذر و رافع بن عمرو الغفاری)

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت سے جن کی خاص پہچان سر منڈے ہوں گے وہ
قرآن مجید پڑھیں گے (لیکن قرآن صرف زبان پر ہی رہیگا) قرآن کا اثر نیچے
نیچے نہ اترے گا۔ دین سے وہ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر دین کی طرف
وہ نہ لوٹ سکیں گے وہ لوگ تمام مخلوق سے زیادہ شرارتی ہوں گے اور وہ فطرۃً
شرارتی ہوں گے۔

(وہابی خطرہ ۴۰)

وہابی علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۳

کنز العمال ۶/۲۴۳ } اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ

(حم م عن ابی ذر)

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت سے جن کا خاص نشان سر منڈا
ہوگا قرآن پڑھیں گے ان کے جبڑوں سے نیچے نہ ہوگا دین سے نکل
جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے وہ خداوند کریم کی تمام مخلوق سے شرارتی ہوں
گے اور فطرۃً شرارتی ہوں گے۔

ان احادیث مذکورہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو چند افراد سے
متنبہ فرمایا کیونکہ اس فرقے کا دعوی اسلامی ہوگا لیکن وہ اسلام سے خارج ہوں گے
جن کی خاص علامات بھی بیان فرما دیں۔

۱۔ اس فرقے کی اکثریت کے سر منڈے ہوں گے۔

۲۔ ان کا اسلامی شغل یہ ہوگا کہ وہ قرآن کریم کے درس و تدریس کا کام زیادہ کریں گے۔

۳۔ ہر وقت ان کا فطری پیشہ مسلمانوں میں شرارتیں کھڑی کرنا ہوگا۔ یعنی اس فرقے کا بچہ
اور بوڑھا جوان شرارتی ہوں گے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے نہیں بیٹھنے

دیں گے اور اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔

وہابی خطرہ ۲۱

علاماتِ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۴

کنز العمال ۶/۳۳ } يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِي قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (ق عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی۔ بڑے بڑے دانتوں والے بے وقوف "حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کریں گے۔ قرآن بھی پڑھیں گے ان کے حلقوں سے قرآن نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر شکار سے جب ان سے تمہاری ملاقات ہو ان کو قتل کر دو اس لئے کہ ان کے قتل کرنے میں خداوند کریم کے نزدیک اتنا ثواب ہے جیسا کہ اس نے قیامت تک کفر کو قتل کیا۔

اس حدیث میں بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی قوم کا ذکر فرمایا جن کا حلیہ اچھی طرح اسلامیہ کو فرما کر خبردار کیا کہ بظاہر وہ اچھے نظر آئیں گے لیکن ان کی سازش سے بچے جانا اور ان کی خاص خاص علامتیں بیان فرمائیں۔

(۱) ان کے لمبے لمبے دانت ہوں گے۔

(۲) عقل سے کورے ہوں گے۔

(۳) بات بات پر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیں گے۔

(۴) قرآن پڑھنے والے حافظ و قاری ہوں گے۔

(۵) دین اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام کو محض ایک سیاسی فائدے کی غرض سے استعمال کریں گے۔

(۶) قرآن کریم کے مخالف ہوں گے اسی لئے وہابی مذہب میں قرآن کریم کا کوئی احترام نہیں چارپائیوں پر رکھ دیتے ہیں قرآن کریم کی طرف پاؤں پسار دیتے ہیں قرآن کریم کے ہر حکم کی تاویل کرتے ہیں۔

(۷) ان کی سزا صرف قتل ہی ہوگی۔

وہابی خطرہ ۲۲

علاماتِ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۵

کنز العمال ۶/۳۳ } يَاْتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ هُمْ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (خ د ن عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ آخر زمانے میں ایک قوم آئے گی۔ لمبے لمبے دانتوں والے "عقل سے بے وقوف ہوں گے" بات کریں گے تو کہیں گے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اسلام سے نکل جائیں گے جیسا تیر شکار سے نکل جاتا ہے ان کا ایمان حنجرے سے اوپر ہی رہیگا نیچے یعنی دل میں ایمان کا نام نہ ہوگا جہاں تم ان کو ملو ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے میں اتنا ثواب ہے جیسا کہ کسی نے قیامت تک کے کفار کو قتل کر دیا۔

وہابی خطرہ ۴۳

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۶

کنز العمال ۶/۳۴ { یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَیْسَ قِرَاءَتُکُمْ اِلٰی قِرَاءَتِہِمْ بِشَیْءٍ وَّلَا صَلٰوتُکُمْ اِلٰی صَلٰوتِہِمْ بِشَیْءٍ وَّلَا صِیَامُکُمْ اِلٰی صِیَامِہِمْ بِشَیْءٍ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّہٗ لَہُمْ وَھُوَ عَلَیْہِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُہُمْ تَرَاقِیَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَوْ یَعْلَمُ الْجَیْشُ الَّذِیْنَ یُصِیْبُوْنَہُمْ مَا قُضِیَ لَہُمْ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہِمْ لَاتَّکَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاٰیَۃُ ذٰلِکَ اَنَّ فِیْہِمْ رَجُلًا لَّہٗ عَضُدٌ لَیْسَ فِیْہِ ذِرَاعٌ عَلٰی رَاْسِ عَضُدِہٖ مِثْلُ حَلَمَۃِ الثَّدْیِ عَلَیْہِ شَعَرَاتٌ بِیْضٌ (م د عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے تمہارا قرآن پڑھنا

ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگا اور نمازی ہوں گے تمہاری نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوں گی اور وہ روزے دار بھی ہوں گے تمہارے روزے ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوں گے قرآن پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ خدا انہی کا ہے اور قرآن انہی پر نازل ہوا ہے ان کی نماز کا اثر حنجرے سے نیچے نہ ہوگا۔ دین اسلام سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے جو اسلامی لشکر ان سے مقابلہ کرے گا۔ اپنے نبی کی زبان پر وہ فیصلہ دیکھیگے عمل سے تم سستی نہ کرنا اس کا نشان خاص یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا بازو تو ہوگا لیکن خشک بے جان اس کے بازو کے سرے پر پستان سرے کی طرح اس پر سفید بال ہوں گے۔

اس حدیث شریف میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر مقلدین وہابیہ کی خاص علامات کا ذکر فرمایا۔

(۱) کہ وہ قرآن مجید کے قاری اور حافظ ایسے ہونگے کہ سب مسلمانوں سے اعلیٰ قرآن پڑھیں گے۔ (واقعی وہابیوں میں حفاظ اور قراء بہت ہیں)

(۲) وہ فرقہ نمازی ہوں گے اور وہ ایسی نمازیں پڑھیں گے لمبی لمبی اور بہترین کہ مسلمانوں کی نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ وقعت نہ رکھتی معلوم ہونگی (یہ بھی وہابیوں کی خاص تصویر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کھینچ دی)

(۳) وہ فرقہ اکثر روزے دار ہوں گے اور خوب روزے رکھیں گے لیکن روزہ ان کو مفید نہ ہوگا۔

(۴) اس فرقے کی ایسی بہترین نمازیں لیکن دل سے کھوٹے نماز کی تاثیر جو رب کریم نے فرمائی

ہے ھُمْ فِیْ صَلٰوتِہِمْ خَاشِعُوْنَ سے قطعاً محروم ہوں گے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ وہابی کی بہترین نماز سے وہابیوں کو فائدہ نہ ہوگا۔

(۵) باوجود اس فرقے (وہابیہ کے) نمازی روزے دار قرآن کے حافظ اور قاری ہونے کے اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام میں داخل ہو کر نکل جائیں گے الحق لیکن اُمت میں شامل نہ ہوں گے بلکہ نبی اللہ کو اپنے جیسا سمجھیں گے۔ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ پیش کیا جائے تو وہ تسلیم نہ کریں گے بلکہ حدیث شریف کو ضعیف کہکر اپنی ہٹ پر قائم رہیں گے یعنی اپنی ہٹ کو حدیث صحیح مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مقدم سمجھیں گے۔

(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور علامت بیان فرمائی کہ اس فرقہ میں ایک آدمی ایسا ہوگا یعنی وہ سب سے خطرناک ہوگا ایک بازو اس کا بے حس خشک ہوگا جس کے سرے پر پستان کے سرے کی طرح ایک سفید بالوں والا دانہ ہوگا۔

وہابی خطرہ ۴۴

دارالندوہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے محاذ کا مقام اور ابلیس نجدی کی شکل میں

تاریخ الکامل لابن اثیر الجزری ۲/۳۸ — فَلَمَّا رَأَتْ قُرَيْشٌ ذَالِكَ حَذِرُوْا خُرُوْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاجْتَمَعُوْا فِیْ دَارِ النَّدْوَةِ وَهِیَ دَارُ قصی بن کلاب وَتَشَاوَرُوْا فِيْهَا فَدَخَلَ

عَلَيْهِمْ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْخٍ وَقَالَ اَنَا مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ الخ :

جب قریش نے یہ ماجرا دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکلنے سے انہوں نے اجتناب کیا پھر دارالندوہ میں انہوں نے اجتماع کیا اور وہ قصی بن کلاب کا گھر تھا اس میں انہوں نے مشورہ کیا تو ان کے ساتھ ابلیس بھی نجدی شیخ کی شکل میں داخل ہو گیا اس نے کہا کہ میں نجد کے رہنے والا ہوں۔

"مختصر" اس مذکورہ حوالہ سے ثابت ہوا کہ ابلیس نے بھی تمام مخلوق سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں نجدی کا روپ دھارا ابلیس نے اس روپ دھارنے سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے جن و انس کو ثابت کر دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت جو نجدی کے ظاہر و باطن میں ہے جن و انس کی تمام اقوام میں اور کسی کو نہیں ہو سکتی۔

او نجدی وہابیو کہدو

آمنا

اور نجدی کی اقتدا اور اس کے عقائد کو ترک کر کے اپنے عقائد اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جیسے بنا لو جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۝ کہ اگر یہ لوگ ایسے ایماندار ہو جائیں جیسا کہ اے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم ہو تو ضرور وہ ہدایت پر ہیں اور اگر وہ تمہارے عقیدے کے مطابق ایمان لانے سے گریز کریں تو وہ اسلام سے دور ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

وہابی خطرہ ۴۵

شیطان نے شیخ نجدی کی شکل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی،

سیرۃ النبی لابن ہشام ۲/۹۳ — تاریخ الطبری ۲/۹۸ — البدایۃ والنہایۃ ۳/۱۷۵

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قَالَ لَمَّا اَجْمَعُوْا لِذَالِكَ وَاتَّعَدُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْ دَارِ النَّدْوَةِ لِيَتَشَاوَرُوْا فِيْهَا فِيْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَدَوْا فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ اتَّعَدُوْا لَهٗ وَكَانَ ذَالِكَ الْيَوْمُ يُسَمّٰى يَوْمُ الزَّحْمَةِ فَاعْتَرَضَهُمْ اِبْلِيْسُ لَعَنَهُ اللّٰهُ فِيْ هَيْئَةِ شَيْخٍ جَلِيْلٍ عَلَيْهِ بَتٌّ لَهٗ فَوَقَفَ عَلٰى بَابِ الدَّارِ فَلَمَّا رَاَوْهُ وَاقِفًا عَلٰى بَابِهَا قَالُوْا مَنِ الشَّيْخُ قَالَ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ نَجْدٍ سَمِعَ بِالَّذِيْ اتَّعَدْتُّمْ لَهٗ فَحَضَرَ مَعَكُمْ يَسْمَعُ مَا تَقُوْلُوْنَ وَعَسٰى اَنْ لَّا يُعْدِمَكُمْ مِّنْهُ رَاْيًا وَّنُصْحًا قَالُوْا اَجَلْ فَادْخُلْ فَدَخَلَ مَعَهُمْ لَعَنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے جب کفار مکہ نے اجتماع کیا اور دار الندوہ میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوئے تاکہ دار الندوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مشورہ کریں صبح صبح ہی تیاری کرکے آئے اور اس دن کو یوم زحمۃ نام رکھا گیا تو ابلیس لعنت اللہ علیہ ایک بھاری چادر اوڑھ کر بڑے بزرگ کی شکل میں آکر دروازے پر کھڑا ہوگیا جب کفار مکہ نے اسے دروازے پر

کھڑا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ بزرگ کون ہے تو ابلیس نے جواب دیا کہ میں نجدی بزرگ ہوں سنا تھا کہ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ تیاری کر رہے ہو تو تمہارے ساتھ حاضری دی ہے تاکہ سنا جائے کہ تم کیا کہتے ہو اور شاید تم سے کوئی رائے یا نصیحت رہ نہ جائے کفار مکہ نے کہا ہاں تشریف لایئے تو ابلیس لعنت اللہ علیہ کفار مکہ کی مجلس میں شامل ہوگیا۔

"معروضہ" (۱) اس مذکورہ واقعہ سے ثابت ہوا کہ وہابیت نجدیت غیر مقلدیت کی بنیاد عناد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے ابلیس نے کفار مکہ کی معیت میں رکھی۔

(۲) اس مذکورہ عبارت سے شیطان کا فنا فی النجدیت کے مرتبے کو حاصل کرنا ثابت ہوا۔

(۳) جب شیطان نے فنا فی النجدیت کے روپ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل اور اسلام کے مٹانے کا مشورہ پیش کیا تو خود بالذات نجدی کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں تو حد ٹوٹ گئی وہابی نجدی کو محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی تعلق میں خیال کرنا محال ہے حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۝

وہابی خطرہ ۴۶

طاقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ابلیس نے بھی اقرار کیا،

سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۴ — تاریخ الطبری ۲/۹۸

فَتَشَاوَرُوْا ثُمَّ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اَحْبِسُوْهُ فِي الْحَدِيْدِ وَاَغْلِقُوْا عَلَيْهِ بَابًا . . . قَالَ الشَّيْخُ النَّجْدِيُّ لَا وَاللّٰهِ مَا هٰذَا لَكُمْ بِرَاْيٍ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَبَسْتُمُوْهُ

كما تحدثون ليخرجن أمره من وراء الباب الذي أغلقتم دونه إلى أصحابه۔ { البداية والنهاية ۳/۱۷۵

تو کفار نے مشورہ کیا پھر ان سے ایک نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کر دو اور تالا لگا دو۔ . . . . . نجدی کے بڈھے نے کہا خدا کی قسم تمہاری یہ رائے درست نہیں خدا کی قسم اگر تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قید کر دیا جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم قید کے اندر سے بھی اس کے اصحاب تک پہنچتا رہے گا۔

"محمد عمر" مسلمانو! تم نے سمجھ لیا ہو گا کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ان کو کتنا شغف ہے اور اتنی مخالفت کے ہوتے ہوئے اب یہ اہلحدیث کہنے کا ڈھنڈورا پیٹیں تو مسلمان ان کا اعتبار کیسے کریں اور طرہ یہ کہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے زبردست دشمن اور اپنے مذہب کی صداقت کا دعویٰ کریں اور یہ صحیح العقیدہ امت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دن رات محبت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں سرشار ہیں ان پر شرک وکفر کا فتویٰ جڑیں تو امت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا فرض ہے ایسے لوگوں کے عقائد باطلہ کا صاف صاف انکار کر دیں کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ جو شخص خاص الشیطان کا انکار کرے اور اللہ تعالٰی کے ساتھ ایمان لائے تو اس نے وہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو تھاما جس کا چھوٹنا محال ہے اور اللہ تعالٰی نے بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔ لہٰذا بایں قانون خداوندی پہلے غیر مقلدین وہابیوں کا انکار کریں اور

کریں پھر اللہ تعالٰے کی توحید کا اقرار کریں تو ایمانداروں کا اقرار توحید اللہ تعالٰے کے نزدیک یقینی ہے ورنہ نہیں۔

اس مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ ابلیس کو بھی طاقت وصداقت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرنا پڑا۔

وہابی خطرہ ۲۴

صفات مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ابلیس نے بھی اقرار کیا"

ثم قال قائل منهم نخرجه من بين أظهرنا فننفيه من بلادنا فإذا أخرج عنا فوالله { سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۴

ما نبالي أين ذهب ولا حيث وقع إذا غاب عنا وفرغنا منه فأصلحنا أمرنا وألفتنا كما كانت { تاریخ الطبری ۲/۹۹

قال الشيخ النجدي لا والله ما هذا لكم برأي ألم تروا حسن حديثه وحلاوة منطقه وغلبته على قلوب الرجال بما يأتي به والله لو فعلتم ذلك ما أمنتم أن يحل على حي من العرب فيغلب عليهم بذلك من قوله وحديثه حتى يتابعوه عليه۔

پھر ان سے ایک نے کہا ہم اس کو اپنے خاندان سے نکال دیں گے اور شہر سے بھی پھر جب ہم سے دور ہو گئے تو خدا کی قسم ہمیں پرواہ نہیں جہاں جائے! جائے جب ہم سے غائب ہو گئے اور ہم اس سے فارغ ہو گئے تو ہم نے اپنا کام سنوار لیا اور اپنے مقصد کو پہنچ گئے تو جو ہو گا سو ہو گا نجدیوں کے بڈھے

(شیطان) نے کہا نہیں! خدا کی قسم یہ تمہاری رائے صحیح نہیں کیا تم نے اس کے بہترین اور میٹھے کلام کو نہیں دیکھا اور لوگوں کے دلوں پر چھا جانے کو نہیں دیکھا جو وہ لاتا ہے خدا کی قسم اگر تم نے یہ کام نکلنے والا کیا تو تمہارے تمام عرب قبائل پر چھا جائے گا اور تم امن میں نہیں رہ سکتے حتیٰ کہ تم تمام اس کے قول اور حدیث سے تابعدار بن جاؤ گے۔ محمد عمر

مسلمانو! مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا (۱) کہ حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن کا ابلیس بھی قائل ہے اور جو حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے وہ اسلام میں ابلیس سے بھی بدتر ہے۔

(۲) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوۃ بیانیہ کے کمال کا ابلیس بھی قائل ہے۔

(۳) مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول بلیغ یعنی مؤثرہ کلام کا ابلیس بھی قائل ہے اور ابلیس کو بھی یہ یقین ہے کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم انسانوں کے دلوں پر قرآن پڑھ کر چھا جاتے ہیں۔

وہابیو! اب تم سوچو کہ ابلیس ملعون ابدی جہنمی صفات مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کر کے گو ایمان نہیں لایا اور تم ایمان کا اقرار کر کے صفات مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صاف صاف انکار کرو بلکہ انکار کو مدلل ثابت کرنے کی کوشش کرو تو بتاؤ کہ تم دھوکہ دینے میں ابلیس سے بھی سبقت لے گئے یا نہ؟

وہابی خطرہ ۴۸۵

کفار مکہ کا کہنا کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے

سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۴ } فقال ابوجهل بن هشام کلا والله ان لی فیه لرأیا

تاریخ الطبری ۲/۹۹ } مَا أَرَاكُمْ وَقَعْتُمْ عَلَيْهِ بَعْدُ، قَالُوا: وَمَا هُوَ يَا أَبَا الْحَكَمِ؟ قَالَ: أَرَى أَنْ نَأْخُذَ مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ شَابًّا فَتًى جَلِيدًا نَسِيبًا وَسِيطًا فِينَا ثُمَّ نُعْطِي كُلَّ فَتًى مِنْهُمْ سَيْفًا صَارِمًا ثُمَّ يَعْمِدُوا إِلَيْهِ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا ضَرْبَةَ رَجُلٍ فَيَقْتُلُوهُ فَنَسْتَرِيحُ مِنْهُ فَإِنَّهُمْ إِذَا فَعَلُوا ذَالِكَ تَفَرَّقَ دَمُهُ فِي الْقَبَائِلِ جَمِيعًا فَلَمْ يَقْدِرْ بَنُو عَبْدِ مَنَافٍ عَلَى حَرْبِ قَوْمِهِمْ جَمِيعًا فَرَضُوا مِنَّا بِالْعَقْلِ فَعَقَلْنَاهُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ الشَّيْخُ النَّجْدِيُّ الْقَوْلُ مَا قَالَ الرَّجُلُ هَذَا الرَّأْيُ لَا رَأْيَ غَيْرُهُ فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ عَلَى ذَالِكَ وَهُمْ مُجْمِعُونَ لَهُ =

ابوجہل نے کہا کہ خدا کی قسم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے متعلق میری ایک رائے ہے جہاں تک تم ابھی نہیں پہنچے سب نے کہا سردار جی ارشاد فرمایئے وہ کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری رائے ہے کہ ہر قبیلے سے ایک ایک جوان "زبردست" خاندانی اور ہم سے بہترین نکلے اور ہر جوان کے ہاتھ میں تیز دھار تلوار تھما دیں پھر وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایک ہی بار کر کے جھپٹ پڑیں تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیں تم اس سے بے غم ہو جاؤ گے اور تمام قبائل میں اس کا خون پھیلایا جائے گا بنو عبد مناف کو تمام قوم سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں بنو عبد مناف صرف فدیہ کو ہی پسند کریں گے ہم تسلیم کر لیں گے نجدیوں کے سردار (شیطان) نے کہا اس آدمی نے جو کہا ہے یہ مشورہ صحیح ہے باقی سب غلط ہیں مشورے

پر میٹنگ برخاست ہو گئی اور وہ سبھی صرف اسی لئے اکٹھے ہوئے تھے۔

وہابی خطرہ ۴۹۔

وہابی خطرے کا اظہار رب العزۃ کی زبانی

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔

اور کفار آپ کے ساتھ جب خفیہ سازش کرتے تھے تاکہ آپ کو بند کردیں یا قتل کردیں یا آپ کو نکال دیں اور وہ خفیہ سازشیں کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ان کے خلاف تیاری کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو خوب بدلہ دے گا۔

وہابی فرقے کی ننگے سر ہونے کی ابتدا

اس مذکور آیتہ کریمہ کا شان نزول عرض کرتا ہوں کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف جب کفار نے اجتماع کیا اور ارادہ قتل کیا تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو کفار کے [illegible] کا ارشاد فرمایا۔

تاریخ الطبری ۲/۱۰۰
سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۵-۹۶

وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخَذَ حَفْنَۃً مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ اَنَا اَقُوْلُ ذٰلِکَ اَنْتَ اَحَدُھُمْ وَاَخَذَ اللّٰہُ عَلٰی اَبْصَارِھِمْ عَنْہُ فَلَا یَرَوْنَہٗ فَجَعَلَ یَنْثُرُ ذٰلِکَ التُّرَابَ عَلٰی

رُءُوْسِھِمْ وَھُوَ یَتْلُوْ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ مِنْ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اِلٰی قَوْلِہٖ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ حَتّٰی فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ فَلَمْ یَبْقَ مِنْھُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَضَعَ عَلٰی رَاْسِہٖ تُرَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی حَیْثُ اَرَادَ اَنْ یَّذْھَبَ فَاَتَاھُمْ اٰتٍ مِّمَّنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَھُمْ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ ھٰھُنَا قَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ خَیَّبَکُمُ اللّٰہُ قَدْ وَاللّٰہِ خَرَجَ عَلَیْکُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا تَرَکَ مِنْکُمْ رَجُلًا اِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلٰی رَاْسِہٖ تُرَابًا وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِہٖ اَفَمَا تَرَوْنَ مَا بِکُمْ قَالَ فَوَضَعَ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ فَاِذَا عَلَیْہِ تُرَابٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے ایک مٹھی مٹی کا لیا پھر فرمایا کہ ہاں میں یہ کہتا ہوں تو ان سے ایک ہے اور اللہ تعالےٰ نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کی آنکھیں اندھی کردیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نظر نہیں آئے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یٰسٓ والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم سے فہم لا یبصرون تک پڑھتے ہوئے ان کے سروں پر مٹی دھوڑ دی جب آپ ان آیتوں سے فارغ ہوئے تو ان سے کسی شخص کا سر مٹی سے خالی نہ تھا پھر جہاں آپ کا ارادہ تھا تشریف لے گئے ایک گزرنے والا آیا جو ان کے علاوہ تھا اس نے کہا یہاں کیا دیکھتے ہو انہوں نے کہا کہ ہم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی

انتظار میں کھڑے ہیں اس نے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ ذلیل کرے خدا کی قسم
محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے آپ نے تو تم سے ایک آدمی نہیں
چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور آپ تشریف لے گئے تم نہیں دیکھتے
تمہارے ساتھ کیا ہوا ہر ایک نے اپنے سر پہ ہاتھ پھیرا تو سروں پر مٹی پڑی ہوئی
تھی ۔

وہابی خطرہ ۵

ننگے سر ہونے کی ابتدا کا دوسرا حوالہ

تاریخ الکامل ۲/۳۹ { وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخَذَ حَفْنَۃً مِّنْ تُرَابٍ فَجَعَلَہٗ عَلٰی رُؤُسِہِمْ
وَھُوَ یَتْلُوْ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ مِنْ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِلٰی
قَوْلِہٖ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ یَرَوْہُ فَاَتَاھُمْ اٰتٍ
فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ قَالُوْا مُحَمَّدًا قَالَ خَیَّبَکُمُ اللّٰہُ خَرَجَ عَلَیْکُمْ
وَلَمْ یَتْرُکْ اَحَدًا مِّنْکُمْ اِلَّا جَعَلَ عَلٰی رَاْسِہِ التُّرَابَ وَانْطَلَقَ
لِحَاجَتِہٖ فَوَضَعُوْا اَیْدِیَھُمْ عَلٰی رُؤُسِہِمْ فَاِذَا التُّرَابُ ؕ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے بے نگلے تو مٹی کی ایک مٹھی تمام کے سر پہ ڈالی تھی
اس وقت آپ پڑھتے رہے یٰسٓ والقرآن الحکیم ۔ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ
تک پھر تشریف لے گئے کفار نے آپ کو دیکھا نہیں ان کے پاس سے ایک راہگیر
گزرا اس نے کہا کیا دیکھتے ہو کفار نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اس نے

کہا تمہیں اللہ ذلیل کرے وہ تو تشریف لے گئے اور تم سے کوئی ایک کو
بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پہ مٹی نہیں ڈالی اور جہاں پہنچنا تھا پہنچ گئے انہوں
نے اپنے سروں پہ ہاتھ پھیرا تو مٹی سروں پہ پڑی ہے ۔
یہ ہیں تین حوالے تاریخ طبری، تاریخ کامل اور سیرۃ ابن ہشام جن سے ثابت ہوا کہ ننگے
سر ہونا یہ دشمنان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پرانی سنت ہے اسی لئے یہ لوگ نماز میں
بھی سر سے ننگے کھڑے ہوتے ہیں ۔

غیر مقلدین وہابی مذہب کی توحید وہابی مذہب کی اصل کتب سے

اور ان کے جوابات قرآن کریم و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

وہابی عقیدہ ۱

وہابی توحید (۱)

وہابی مذہب میں خداوند تعالےٰ (معاذ اللہ) عرش کا محتاج ہے

قصیدہ نونیہ ابن قیم ۲۱ { فَدَعَمْتَ اَنَّ اللّٰہَ فَوْقَ الْعَرْشِ وَالْکُرْسِیِّ حَقًّا کَمَعْہُ الْقُدْسَانِ
اور میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ عرش اور کرسی پہ موجود ہے یقیناً اور دو

قدم اللہ کے کرسی پر رکھے ہیں۔

بتاؤ وہابیو! تمہارے اس عقیدے کے مطابق اللہ غیر منتہی رہا یا تم نے محدود تصور کرلیا۔ آج تک یہ عقیدہ تو کسی غیر مسلم کا بھی نہیں ہے ہر فرقہ رب العزت کو غیر محدود مانتا ہے لیکن تم نے وحدہٗ لاشریک غیر محدود کا مکان مقرر کر کے محدود و حادث کر دیا کیوں جی تمہارے تقرر سے شرک لازم آیا یا نہ؟ تم وہابی تو مخلوق کے لئے تقرر کو بدعت و شرک کہتے ہو تم نے تو یار خداوند کریم کے لئے مکان مقرر کردیا اب تم سوچ کر تم کون ہو؟

(۲) قرآن شریف مترجم وحیدالزمان وہابی
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کے ماتحت لکھتے ہیں۔
جب وہ کرسی پر بیٹھتا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی ہے اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔

(ا) کیوں جی وہابیو! خداوند تعالےٰ کا مکان تم نے محدود تسلیم کرلیا۔
(ب) اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک کا بوجھ تسلیم کیا گیا۔
(ج) حدود اربعہ مقرر کر دیا۔
(د) سمت مقرر کی گئی۔
(ی) عرش کو خداوند کریم کے مساوی تسلیم کر لیا حالانکہ اس کا کوئی مساوی نہیں۔
(س) اللہ تعالےٰ صمد کو محتاج کر دیا گیا۔

یہ چند صفات ممکن کی ہیں اگر یہ صفات ذات خداوندی کے لئے تسلیم کی جائیں تو وہ بھی ممکن ثابت ہوگا قدیم نہ رہیگا۔

(ص) اس آیۃ کریمہ میں تو رب العزۃ نے کرسی کی حد وسعت بیان فرمائی کہ وہ اتنی بڑی ہے کہ آسمانوں اور زمین سے بڑی ہے اس آیۃ سے یہ کیسے تم نے نکال لیا کہ کرسی غیر محدود ہے۔

اس میں تو کرسی کی بڑی یا چھوٹی مقدار ثابت ہوئی۔

(۳) تبویب القرآن ۴ وحیدالزمان
ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار کئے۔

(۴) تبویب القرآن مرتبہ وحیدالزمان وہابی ۲۹
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
پھر تخت پر چڑھا

(۵) تبویب القرآن مرتبہ وحیدالزمان ۴۴
اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى
وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا

(۶) تبویب القرآن ۴۰
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
پھر اپنے تخت پر چڑھا

(۷) تبویب القرآن ۵۰
الفرقان: ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
پھر تخت پر جا بیٹھا۔

کیوں جی وہابیو! یار تم نے خداوند کریم کو انسان بلکہ سب مخلوق کی شکل بنا دیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی مثل کوئی ہے ہی نہیں۔

(۸) فتوی ستاریہ ۲/۸۳
سوال (۲۹۳) زید نے بکر سے سوال کیا کہ اللہ پاک کہاں ہے؟ بکر نے جواب دیا کہ اللہ پاک عرش پر ہے قرآن شریف میں فرمان الٰہی موجود ہے کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى زید نے کہا یہ بات بالکل غلط ہے اللہ میاں تو ہر جگہ موجود ہے اس کا کوئی مکان نہیں اس کی دلیل قرآن میں ہے کہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ الآیۃ بکر نے جواب دیا کہ بھائی یہ معنی آپ نے غلط سمجھا ہے یہ تو

خدا کا علم ہے جو ہر جگہ موجود ہے۔

جواب: (۲۹۳) زید کا قول شل برل اور سراسر غلط و باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ رب العزۃ کا عرش پر مستوی ہونا ثابت ہے۔ آیت قرآنی

أ۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے

ب۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وہ رحمٰن ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اس نے

(۹) فتوی ستاریہ ۲/۸۴ } خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ و جہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا باطل عقیدہ ہے۔

محمد عمر: مذکورہ بالا عقیدہ وہابیہ سے ثابت ہوا کہ وہابیہ خداوند کریم کو حادث مانتے ہیں قدیم نہیں تسلیم کرتے اور جو شخص ذات باری تعالیٰ کو قدیم تسلیم کرے وہ خداوند کریم کا منکر ہے کافر ہے۔

قرآنی فیصلہ

استوٰی بمعنی متوجہ ہونا

مولوی صاحب اگر استوٰی کے معنی قرار پکڑنے کے بناؤ گے تو مشکل بنے گی سنو دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

(۱) البقرۃ ۱/۳ } هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

اور اللہ وہ ذات ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ تمہارے لئے پیدا فرمایا پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے ان کو ساتوں آسمان تیار فرمائے اور وہ ہر شی کو

بڑا جاننے والا ہے۔

(۲) حم السجدۃ ۲۴/۲ } ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف اور وہ دھواں تھا۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ استوٰی بمعنی بموجب ان آیتوں میں استعمال ہوا ہے ایسے ہی الرحمن علی العرش استوٰی میں بھی مستعمل ہے یعنی رحمٰن عرش کی طرف متوجہ ہوا اور یہی معنی ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ کے ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے عرش کی طرف توجہ فرمائی۔

کیا اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ پہلے آسمان پر قرار پکڑا اور پھر عرش پر؟ آسمان پر بھی برابر ہی رہا یا بڑھ گیا؟ تمہارے وحید الزمان صاحب نے تو خداوند کریم کو حادث بنا دیا ہے تمہارے مذہب میں خداوند کریم کرسی پہ بیٹھا ہے اور وہ کرسی خداوند کریم کے بالکل برابر ہے چار انگل بھی بڑی نہیں وہ خداوند کریم جس کا نشان لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ہے تم نے اس کو کرسی کے برابر تسلیم کر لیا تو بے انتہا غیر محدود ذات کو کرسی کے برابر قرار دیا یعنی محدود بنا دیا محدود قدیم نہیں رہ سکتا کیونکہ جس کی ذات محدود ہے اس کا زمان بھی محدود جس کا زمان محدود وہ حادث ثابت ہوا۔ قدیم نہ رہا جو وہابیوں کا ایمان ہے ثبات پروردگار میں تم نے تین تغیرات کا اقرار کیا۔

(قرآنی حکم)

(اللہ تعالیٰ مکان کا محتاج نہیں)	(وہابی عقیدہ)
آل عمران ۹۷/۱ } فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے ذات خداوندی کے کوئی شی برابر نہیں	ذات باری تعالیٰ کو تم نے کرسی کا محتاج بنا دیا۔ خداوند کریم کرسی کے برابر بیٹھا ہے چار انگل

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ اللہ تعالیٰ کے مساوی کوئی شئی ہے ہی نہیں۔

بھی بڑا نہیں اور یہ کفار کا عقیدہ تھا کہ وہ يَعْلُو فَوْقَ فرمان خداوندی ثابت کر رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے برابر "مساوی" اور شامل کائنات میں کوئی شئی نہیں لیکن وہابیوں نے عرش کو مساوی کر دیا۔

مسلمانو اب فیصلہ تم پر ہے چاہے قرآن کریم پر یقین کر کے اللہ تعالیٰ کو لامکان لازماً تسلیم کر لو یا وہابی مذہب کو ہی سچا سمجھو۔ اب اس کو مفصلاً عرض کرتا ہوں فقیر اب تمہارے عقیدے کو قرآنی استدلال سے غلط ثابت کرتا ہے۔

اسلام میں اللہ تعالیٰ عالمین سے کسی کا محتاج نہیں

وہابی عقیدہ :- کہ اللہ تعالیٰ کرسی یا عرش یعنی مخلوقی مکان کا محتاج ہے کا حل قرآن کریم سے

مسلمانوں کے قرآنی دلائل

قرآنی استدلال ۱ (اللہ تعالیٰ عالمین سے کسی کا محتاج نہیں)

۱۔ البقرہ ۳/۳۶ } وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بے پرواہ بڑا بردبار ہے

۲۔ آل عمران ۴/۱ } فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

۳۔ البقرہ ۳/۳۶ } وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ

بڑا بے پرواہ بڑا تعریف کیا گیا ہے۔

۴۔ العنکبوت ۲۰/۱ } اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

۵۔ الانعام ۸/۱۶ } وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا رب رحمت والا بے پرواہ ہے۔

کیوں جی وہابی صاحب رب العزۃ نے ان مذکورہ پانچ آیتوں سے اپنی مخلوق کو یقین دلایا کہ تمہارا اللہ تعالیٰ عالمین سے کسی کا محتاج نہیں بے پرواہ ہے عرش و کرسی بھی عالمین میں شامل ہے لہٰذا عرش و کرسی سے بھی رب العزۃ کی بے پرواہی ثابت ہو گئی اللہ تعالیٰ فرماتے مجھے عالمین سے خواہ عرش ہو یا کرسی کسی کی محتاجی نہیں اور تم کہو کہ عرش پر بیٹھا ہے دوسرا کہے کہ کرسی پر بیٹھا ہے تو اب تمہاری بات تسلیم کریں یا رب العزۃ کی ؟ اور سنیئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۶) محمد ۲۶/۴ } وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۔ اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اور تم محتاج ہو۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ثابت فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں باقی سب مخلوق محتاج ہیں اب فیصلہ تم پر ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتے تم محتاج ہو میں بے پرواہ ہوں اور تم کہو کہ نہیں کیونکہ اگر ہم محتاج ہیں۔ تو تو بھی تو عرش و کرسی کا محتاج ہے اگر محتاج نہ تھا تو اس پر بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی یہ ہے وہابیوں کا کفر ملا جس نے کئی ہزاروں مسلمانوں کو خداوند کریم کا منکر بنا کر دور کر دیا۔

اس وہابی عقیدے کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

ایک وہابی لکھتا ہے کہ خداوند کریم نے عرش پر قرار پکڑا ہے بیٹھا ہے۔

دوسرا وہابی لکھتا ہے کہ خداوند کریم کرسی پر بیٹھا ہے اور کرسی چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی بلکہ برابر ہے اور خداوند کریم کے بوجھ سے کرسی چر چر کرتی ہے۔

بہرصورت خداوند کریم کو صرف عرش پر یا کرسی پر بیٹھا تسلیم کریں اس عقیدے سے چار کفریات لازم آتے ہیں۔

کفر (۱) خداوند کریم جس کی ذات مخلوقات سے کسی شیئ کا محتاج نہیں وہابی نے اس کو کرسی یا ہر مخلوق کا محتاج اور محدود ثابت کیا۔

اور جو مخلوق سے کرسی اور عرش محدود کا محتاج ہے وہ یقیناً زمان کا بھی محتاج ہو گا اور جو مخلوق کا محتاج ہے وہ حادث ہے۔ اور رب قدیم کو حادث تسلیم کرنا کفر ہے تو یہ وہابی کا کفر نمبر ۱ ثابت ہوا۔

(کفر ۲) خداوند کریم کو عرش یا کرسی پر بیٹھا تسلیم کیا عرش یا کرسی کو پیدا کر کے بیٹھا تو یقیناً پہلے کھڑا یا چلتا ہو گا پھر ہی بیٹھا ماننا پڑے گا کہ ایک حالت سے متغیر ہو کر دوسری حالت کی طرف رجوع کیا جو متغیر ہے وہ حادث ہے کیونکہ قدیم متغیر نہیں ہو سکتا۔ خداوند کریم کو عرش یا کرسی پر بیٹھا تسلیم کر کے حادث ثابت کیا تو ایسے شخص نے رب قدیم کو حادث تسلیم کر لیا اور رب قدیم کو حادث تسلیم کرنا کفر ہے تو وہابی کا اس عقیدے سے کفر نمبر ۲ ثابت ہوا۔

(کفر ۳) وہابی نے رب کریم کو کرسی کے برابر لکھا حالانکہ مخلوق سے کسی کو خداوند کریم کے برابر سمجھنا کفر ہے تو یہ وہابی کا کفر نمبر ۳ ہے۔

(نوٹ) اور وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ میں رب کریم کا کرسی پر بیٹھنا ثابت ہی

نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی وہابی قرآن کریم کی ایک آیت ایسی دکھا دے کہ خداوند کریم کرسی پر بیٹھا ہے تو اس کو

مبلغات یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا

اس آیۃ کریمہ سے تو صرف یہ ثابت ہوا کہ کرسی سب آسمانوں سے بھی بڑی ہے یہ تو کرسی کی حد بیان کی گئی نہ کہ کرسی کو غیر محدود کہا گیا تو تمہارا یہ استدلال بھی غلط ثابت ہوا۔

(کفر ۴) پھر تم نے خداوند لاشریک کا بوجھ مقرر کر دیا جو بوجھ سے پاک ہے۔

قرآنی استدلال نمبر ۲

بیٹھنے اُٹھنے کا حل قرآن کریم سے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ

اس ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے ہر وقت ہر زمان ہر مکان بغیر وقت بغیر زمان بغیر مکان قائم ہے اس کو اونگھ اور نیند آ سکتی ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات مع صفات قدیمہ قائم و دائم ہے متغیر ہونے کا کوئی شائبہ بھی نہیں کیونکہ جو متغیر ہے وہ حادث ہے اللہ تعالیٰ قدیم ہے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو حوادث سے متصف کرنا کفر ہے۔

طٰہٰ ۱۶/۱۱ { وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۔ اور کئی مونہہ حی وقیوم کے روبرو جھکے ہوں گے۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزۃ کا ہر وقت حی اور ہر وقت و بلا وقت قائم و دائم ہونا ثابت ہوا۔

آل عمران ۳/۱ { اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝

(ا) اللہ تعالیٰ ایسا معبود ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہر وقت زندہ رہا زندہ ہے زندہ ہی رہیگا۔ ایسا وقت نہ تھا کہ وہ نہ تھا تھا بھی نہ تھا ز اللہ تعالیٰ کی ذات موجود تھی۔

(ب) بالذات قائم کائنات سے کسی کی اس کو ٹیک وا آسرا نہیں محتاج نہیں باقی جو چیز کسی آسرے سے مکان زمان وجہ سے قائم ہے لیکن معبود حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہی بالذات قائم ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ عرش پر مقیم تسلیم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ بھی محدود تسلیم کرنا پڑے گا۔

تو وہابی کے اس عقیدے سے خداوند کریم کا وحدہٗ لاشریک ہونا وہابی مذہب میں غلط ہو گیا کیونکہ مکانیت اور جہت میں دوسروں کے مساوی ٹھہرایا۔ لہٰذا از روئے اسلام وہابی عقیدہ اسلام کے مخالف ثابت ہوا تو وہابی مذہب کا وہاب والا کہلانا یا موحد کہلانا بے اصل گھی کہنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ مذکورہ آیت خداوندی کے رو سے تمہارا عقیدہ خداوند کریم کے قیوم بالذات ہونے کے خلاف ہے۔

قرآنی استدلال (۳)

عرش کو ملائکہ نے اٹھایا ہوا ہے

المومن ۲۴ { اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ○ وہ ملائکہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش معلیٰ کے چوگرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

(۱) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عرش معلیٰ کو ملائکہ نے اٹھایا ہوا ہے اور تسبیح

خداوندی میں مشغول ہیں۔

۲۔ اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عرش معلیٰ کے چوگرد ملائکہ پھرتے ہیں اور خداوند کریم کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے وہابیوں کے دو کفر ثابت ہوگئے

بتاؤ وہابیو؟ بقول تمہارے اگر خداوند کریم عرش یا کرسی پر بیٹھا ہے تو عرش کو بعض مان خداوند ملائکہ نے اٹھا رکھا ہے تو خداوند کریم کا بوجھ مع عرش کے ملائکہ نے اٹھایا ہوا ہے تو تمہارے عقیدے کے موافق خداوند کریم معاذ اللہ اتنا ہلکا ثابت ہوا کہ خداوند کریم کو اور عرش معلیٰ کے فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں تو تمہارا عقیدہ مذکورہ آیت کے رو سے بھی غلط ثابت ہوا دوسرا کفر یہ ثابت ہوا عرش کو فرشتے محیط ہیں تو تمہارے عقیدے کے موافق خداوند کریم کو بھی ملائکہ محیط ہوئے تو یہ تمہارا دوسرا کفر ہے تو اس ایک قانون خداوندی سے تمہارے عقیدے کا دوہرا کفر ثابت ہوا۔

اور جو دو اپنا عقیدہ کفریہ چھوڑ کر مسلمان بن جاؤ اور خداوند کریم کو لامکان تسلیم کر کے عقیدہ صحیح بنا لو!

بولو وہابیو!

آمنا

(عرش پانی پر)

قرآنی استدلال ۴ ہود ۱۲/۱ { وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ اور عرش پانی پر تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ عرش پر تھا یا نہ؟ پانی سے اٹھا کر ساتویں آسمان کے

اوپر سے گیا جب پانی پر تھا تو یہ سمندر کا پانی غیر محدود تھا یا محدود اگر غیر محدود کہو تو
ہے کیونکہ امریکہ کے راکٹ اس کے چوفیرے پھرتے ہیں اگر   کہو پانی محدود پانی محدود
عرش محدود عرش محدود تو اللہ تعالے محدود ثابت ہوا یہ کفر ہے ۔

قرآنی استدلال (۵) ۔

اللہ تعالے ہر شئی کا خالق ہے

(ا) المومن ۲۴/۷ } ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ ۔ یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا پروردگار ہے ہر شئی پیدا
کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں کس طرح تم بہتان گھڑتے ہو۔

(ب) الانعام ۷/۱۳ } ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
فَاعْبُدُوْهُ ۔ یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا پروردگار ہے اس
کے سوا کوئی معبود نہیں ہر شئی کے پیدا کرنے والا ہے تم اسی کی عبادت کرو۔

(ج) الزمر ۲۴/۹ } اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اللہ تعالے ہی ہر شئی کے پیدا کرنے والا ہے

(د) الحشر ۲۸/۳ } هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
وہ اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر عیب سے مبرا ہے۔

ان مذکورہ بالا آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالے ہر شئی کا خالق ہے صرف
ایک اللہ تعالے ہی خالق ہے باقی سب اللہ تعالے کی مخلوق ہیں آسمان، زمین، پہاڑ،
کرسی، سمندر، جن، انسان، انبیاء علیہم السلام، اولیاء اللہ، ملائکہ، ہوا، آگ، جنت دوزخ
اللہ تعالے کی مخلوق ہیں صرف وہی ایک خالق ہے یہ ہمارا مسلمانوں کا ایمان ہے اس
ایک ذرہ ادھر ادھر نہیں ہو سکتے اللہ تعالے کے سوا نہ کوئی کسی شئی کا خالق ہے

ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے ۔ قرآن آیات مذکورہ بالا کی بنا پر جب ثابت ہو گیا کہ ہر
شئی کا خالق اللہ تعالے ہی ہے تو عرش و کرسی کا خالق بھی وہی اللہ ہی ہے اللہ تعالے
وحدہ لاشریک بالذات قیوم ہے عرش و کرسی پر بیٹھنے اور برابر ہونے کا احتمال کرنا بھی اعلیٰ
درجے کا کفر ہے تم وہابیوں نے جو اللہ تعالے کو عرش و کرسی پر بیٹھنا تسلیم کیا ہے یہ ان مذکورہ
آیات کے برعکس ہے یہ قرآنی استدلال پانچواں ہے جس نے تمہارے عقیدے کو غلط ثابت کر
دیا کہ وحدہ لاشریک کا اپنی مخلوق پر قرار پکڑنا محالات سے ہے فافہم

قرآنی استدلال (۶)

(اللہ تعالے ایسی کئی کرسیاں اور کئی عرش پیدا کر سکتا ہے)

فاطر ۲۲/۱ } يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۔
پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر سکتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالے موجودہ عرش جیسے کئی عرش پیدا کر سکتا ہے
اور یہ بھی ثابت ہوا کہ موجودہ عرش کو بڑھا گھٹا بھی سکتا ہے ۔ اور موجودہ کرسی جیسی لاتعداد
کرسیاں تیار کر سکتا ہے ۔ اور یہ دونوں عرش اور کرسی محدود ہیں رب العزۃ غیر محدود ہے ان
دونوں کی مکانیت موجود ہے خداوند کریم مکان کا محتاج نہیں ۔ قرآن کریم سے اور عرض
کر دیتا ہوں۔

قرآنی استدلال (۷)

رعد ۱۳/۲ } وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۔ ہر شئی اللہ تعالے کے
نزدیک اندازے کے ساتھ ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالے نے ہر شئی کو اندازے کے مطابق پیدا فرمایا
جس کا اندازہ مقرر ہے اس کو خداوند کریم کے مساوی سمجھنا کفر ہے کیونکہ وہ غیر محدود ہے۔

بتاؤ وہابیو! اللہ تعالیٰ نے ہر شئی کو اندازے سے پیدا فرمایا تو عرش و کرسی کو بھی اندازے سے پیدا فرمایا تو تمہارے عقیدے کے موافق تو اللہ تعالیٰ نے عرش اور کرسی کو اپنی ذات کے اندازے سے پیدا فرمایا تاکہ بڑی چھوٹی نہ ہو جائے اور مکان مکین کے اندازے سے ہی بنایا جاتا ہے۔ تو ذات خداوندی کے لئے عرش و کرسی کی مکانیت مقرر کرنا اور خداوند ذات باری تعالیٰ کو مکین مقرر کرتا ہے تو تمہارا رب العزۃ کو عرش پر بیٹھا یا قرار پکڑا تسلیم کرنا مکانیت کو تسلیم ہوا۔ خداوند کریم کی مقدار مقرر ہو گئی اور ذات باری تعالیٰ کے لئے تمہارا مکان اور مقدار تسلیم کرنا اور ذات باری تعالیٰ کو مکین تسلیم کرنا کفر ثابت ہوا اب تم سوچو کہ تم وہابی خداوند کریم کی توحید کے قائل ہو اور عرش و کرسی کو خداوند کریم کے مساوی سمجھ کر مشرک ہو؟ یا ہم جو اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک کو غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْن سمجھنے والے ہیں؟

وہابیو مسلمانوں کو مشرک کہنے والو؟ بتاؤ تم اس عقیدے کی بنا پر مشرک ہو یا مسلمان ؟؟ خداوند کریم کے برابر کسی شئی کو نہیں سمجھتا عرش ہو یا کرسی آسمان ہو یا زمین نبی اللہ ہو یا ولی اللہ کوئی اللہ تعالیٰ کا برابر اور شریک نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا نہ ہو سکتا ہے نہ ہی ممکن ہے تو اس قرآنی آیات نے بھی تمہارے عقیدے کو غلط ثابت کر دیا۔

قرآنی استدلال (۸)

(اللہ تعالیٰ تمام عالمین کا پروردگار ہے)

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سب تعریف تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہے۔

۲- المومن ۲۴/۷ } اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ سب تعریف تمام جہانوں کے پروردگار اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

۳- المومن ۲۴/۷ } فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ تمام جہانوں کا پروردگار اللہ تعالیٰ

بابرکت ہے۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے جس میں عرش کرسی زمین آسمان پہاڑ سمندر ہر شئی شامل ہیں۔

تو عالمین کا پروردگار اپنی پروردہ شئی کا محتاج کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے قدیم ہونے کے منافی ہے۔

قرآنی استدلال (۹)

(اللہ تعالیٰ عرش عظیم کا بھی پروردگار خالق ہے)

النمل ۱۹/۲ } اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

الزخرف ۲۵/۷ } سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ آسمانوں اور زمین اور عرش کا پروردگار جو تم تعریف کرتے ہو اس سے پاک ہے۔

کیوں جی وہابیو بتاؤ؟ اب تو قرآنی فیصلہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ عرش عظیم کا خالق اور پروردگار ہے۔

کیا رب العزۃ اپنی مخلوق کے مساوی یا محتاج ہو سکتا ہے؟

یہ تمہارے عقیدے کو غلط ثابت کرنے کا نواں قرآنی استدلال ہے۔

خداوند کریم سے ڈرو اور توحید خداوندی پر اپنا عقیدہ صحیح کر لو اور دشمن قرآن کریم نہ بنو۔ خداوند کریم کو فوق، شرق، غرب، زمینوں آسمانوں میں موجود تسلیم کرو عرش و کرسی پر بیٹھنے کا عقیدہ ترک کر کے صحیح العقیدہ مسلمان بن جاؤ اگر توحید خداوندی پر ہی تمہارا عقیدہ صحیح نہ ہوا تو یاد رکھو تمہاری کوئی نیکی نہ ہو گی۔ بلکہ تمہارے اعمال نامے میں بدی لکھی جائے گی۔

کیونکہ تم وہابیوں نے عرش پر بٹھا کر خداوند کریم کے وحدہٗ لاشریک ہونے کا انکار کر دیا
مرزائیوں نے خداوند کریم کی ختم کی ہوئی نبوۃ پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی اور نبوت مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے نکل گئے تم نے توحید خداوندی پر ڈاکہ ڈال کر اپنے موحد ہونے
کا اعلان کر دیا اور تم وہابی خداوند کریم کی مخلوق سے مردود ہو گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی
سے بھی تجاوز کر گئے ابلیس علیہ اللعنۃ نبی اللہ کے روبرو سر نہ جھکانے سے خداوندی
مردود بن گیا لیکن تم وہابی فرقہ خداوند کریم کو عرش وکرسی کا مکین سمجھ کر وحدانیت خداوندی
کو داغدار بنانے کی کوشش کرتے ہو خداوند کریم کی طرف سے راندہ دربار خداوندی
بن گئے۔ رب العزۃ نے وہابیوں کو اپنے سائلین کی صف سے ہی خارج کر دیا لہٰذا وہابی
خیرات خداوندی سے محروم ہو گیا۔

(قرآنی استدلال ۱۰)

(رب کریم کو عرش وکرسی کے برابر سمجھنا کفر ہے)

اسلام میں اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک کو کوئی شئی محیط نہیں ہو سکتی۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ملائکۃ کو دیکھتے ہیں کہ عرش کے چوفیر کو گھیرے
ہوئے ہیں اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عرش معلیٰ کے چوفیر ملائکۃ رب العزۃ کی تسبیح بیان
کرتے ہیں یعنی عرش معلیٰ کو ملائکہ محیط ہیں اور عرش معلیٰ محاط ہے اور تم نے عرش پر خداوند کریم
کو قرار پکڑا ہوا اور بیٹھا ہوا لکھا ہے خداوند کریم کا تمہارے نزدیک چار انگل کا تفاوت
نہیں ہے تو جو ملائکہ عرش کو محیط ہیں تو وہ رب العزۃ کو بھی محیط ہوں گے کیونکہ رب العزۃ

تمہارے نزدیک عرش پر بیٹھا ہے تو تم نے قدیم بے انتہا رب العزۃ کو محاط بنا دیا اور مخلوق
متناہی کو محیط ثابت کر دیا اور یہ کفر ہے یہ قرآنی استدلال ہے جس نے وہابی عقیدہ
کو باطل بنا دیا۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔
فرمان خداوندی ہر باطل کو مٹا دیتا ہے۔

قرآنی استدلال ۱۱

خداوند کریم ہر شئی کو محیط ہے

حم السجدہ ۲۵/۹ } اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝ خبردار اللہ یقیناً ہر شئی
کو محیط ہے یعنی گھیرنے والا ہے۔

النساء ۵/۱۸ } وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝
اور اللہ تعالےٰ ہر شئی کو محیط ہے۔

ان مذکورہ آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ ہر شئی کو محیط ہے اور اللہ تعالےٰ
کو عرش وکرسی پر قرار پکڑا تسلیم کیا جائے اور برابر تسلیم کیا جائے جو تمہارا وہابیوں کا عقیدہ
ہے۔ ان مذکورہ آیات قرآنیہ کی رو سے اللہ تعالےٰ عرش وکرسی کو محیط ثابت نہیں ہوتا تو
وہابی عقیدہ کو اپنانے سے قرآن کریم کی ان مذکورہ آیات کا انکار لازم آتا ہے لہٰذا از
روئے ان آیات مذکورہ کے قانون سے تمہارے وہابیوں کا عقیدہ جھوٹا ثابت ہوا۔

اب قرآنی فیصلہ عرض کرتا ہوں کہ خداوند کریم صرف عرش پر ہی ہے یا زمین و
آسمانوں میں بھی بالذات موجود ہے۔

قرآنی استدلال ۱۲

خداوندی موجودیت قرآن کریم سے

الحدید ۲۷/۱ } هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وہی اللہ اول ہے وہی
آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کی موجودیت بلاکم وکیف اول و آخر بھی ظاہر
وباطن بھی ہے۔ جو نہ تسلیم کرے وہ منکر قرآن کریم ہے۔

قرآنی استدلال ۱۳

(ب) الانعام ۴/۱ } وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْأَرْضِ اور وہی اللہ تعالیٰ
آسمانوں میں بھی موجود ہے اور زمین میں بھی۔

یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے لیکن ہم اس کی ہیئت کذائیہ نہیں
بتا سکتے۔ اور اس کی موجودیت ضرور ہے لیکن قیام جسمیت کو مستلزم ہے جسمیت مکان کی محتاج
ہے اللہ تعالیٰ کی قدامت میں فرق آئے گا یعنی حادث ثابت ہوگا اور حدوث سے ذات خدا
مبرا ہے۔ جب اللہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ صاف فرما دیا کہ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي
الْأَرْضِ اب اللہ سے مراد ذات الٰہ ہی ہو سکتا ہے جس سے واضح طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ
آسمانوں اور زمین میں ذات الٰہ موجود ہے جس کی وضاحت لوموجود ہے۔

قرآنی استدلال ۱۳

(ج) زخرف ۲۵/۷ } وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ وَهُوَ
الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۔ اور وہی اللہ جو آسمان میں اور زمین میں
بھی موجود ہے اور وہی بڑا دانا اور بہت بڑا علم والا ہے۔

ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ بذاتہٖ آسمانوں اور زمین میں موجود

۔ اللہ تعالیٰ نے تعداد میں بھی شرلیت کا اعلان فرمایا۔

قرآنی استدلال ۱۴

(د) المجادلہ ۲۸/۲ } اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ
اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا
کیا آپ نے یا رسول اللہ دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو شی آسمانوں اور زمین
میں ہے تین آدمیوں کی کوئی ایسی سرگوشی نہیں مگر چوتھا ان کا اللہ ہے اور نہ ہی
کوئی پانچ آدمیوں کی سرگوشی ہے مگر اللہ ان کا چھٹا ہے اور نہ ہی کوئی تھوڑے یا
اس سے زیادہ ہوں مگر وہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں یعنی
فرشتے ہوں یا انسان یا جنات اللہ تعالیٰ ان کے پاس ہی ہوتا ہے۔

باوجودیکہ رب کریم انسان کے پاس موجود ہے لیکن اس نے انسان کے پاس قرار
نہیں پکڑا جیسا ارشاد ہے۔

الزمر ۲۳/۱ } فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۔ ضرور اللہ تعالیٰ تم سے بے پروا
ہے تمہارا محتاج نہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنی علمی طاقت کا اظہار بھی فرمایا کہ میرا علم ہر شی کو محیط ہے۔

خداوند تعالیٰ کا علمی احاطہ

الطلاق ۲۸/۱ } وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۔ بے شک اللہ تعالیٰ
علمی لحاظ سے ہر شی کو محیط ہے۔

اللہ تعالیٰ بمع صفات قدیمہ ہر شی کو محیط ہے۔

قرآنی استدلال ۱۵

مسلمان کا خدا بالذات مسلمان کے پاس ہے

(ا) البقرہ ۲/۲۴ } وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ○ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے یقیناً اللہ تعالےٰ متقین کے پاس ہے۔

(ب) التوبہ ۱۰/۵ } وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ○ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یقیناً اللہ تعالےٰ متقین کے پاس ہے۔

(ج) النحل ۱۴/۱۶ } اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○ بے شک اللہ تعالےٰ متقیوں اور نیکی کرنے والوں کے پاس ہے۔

(د) التوبہ ۱۱/۱۶ } وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ○ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بے شک اللہ تعالےٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

(س) العنکبوت ۲۱/۷ } وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ اور ضرور اللہ تعالےٰ نیکی والوں کے پاس ہے۔

(ش) الانفال ۹/۲ } وَاَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ اور ضرور اللہ تعالےٰ ایمان والوں کے پاس ہے۔

(ص) الانفال ۱۰/۲ } وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ اور تم صبر کرو بے شک اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں کے پاس ہے۔

(ط) المائدۃ ۶/۴ } وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَکُمْ ○ اور اللہ تعالےٰ نے اعلان کیا ہے کہ یقیناً میں تمہارے پاس ہوں۔

(ع) محمد ۲۶/۴ } وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ ○ اور اے مسلمانو! تم

غالب رہو گے کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

(ق) النساء ۵/۱۴ } یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰہِ وَھُوَ مَعَھُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ۔ لوگوں سے وہ چھپاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے چھپا نہیں سکتے کیونکہ وہ ان کے پاس ہے جب وہ رات کو ناپسندیدہ باتیں کرتے ہیں۔

(ک) الحدید ۲۷/۱ } وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ۔ جہاں بھی تم ہو اللہ تعالےٰ تمہارے پاس ہے۔

(ل) یونس ۱۱/۷ } وَمَا تَکُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ شُھُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ ○ اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیک آپ جس حالت میں ہوں اور قرآن کریم سے جو کچھ پڑھیں اور جب کسی کام کو شروع کرتے ہو تم جو بھی اعمال کرتے ہو ہم تم پر موجود ہوتے ہیں۔

(م) اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ جہاں تم منہ پھیرو وہیں اللہ تعالےٰ کی ذات موجود ہے۔

قرآن کریم کی شہادۃ کہ اللہ تعالےٰ بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے

(ن) ق ۲۶/۲ } وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ○ اور ضرور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو اس کے دل میں خیال آتا ہے۔ ہم اس کو جانتے ہیں اور انسان کی گردن کی شہ رگ سے بھی ہم زیادہ قریب ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں لیکن وہابی کہتا ہے کہ عرش یا کرسی پر ہے اب خداوند کریم کو معتبر اور مقدم سمجھیں یا وہابی کو ہمارا سنیوں کا ایمان تو یہی قرآن کریم ہے ہم چھوڑ نہیں سکتے۔

خداوند کریم ہمارے بہت قریب ہے لیکن ہمیں نظر نہیں آتا،

(د) واقعہ ۲۷/۳ } نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ (مرنے والے کے) ہم تم سے زیادہ قریب ہیں۔

اور لیکن تم دیکھ نہیں سکتے۔ کیوں یہی خداوند کے فرمان سے ثابت ہوا کہ جب تم مرنے لگے ہو تو ہم تمہارے بہت قریب ہوتے ہیں تاکہ ملک الموت کی ڈیوٹی ملاحظہ فرمائیں ایسا نہ ہو کہ وہ ایمانداروں سے کہیں بے برتاؤ کرے اور کفار و منافقین کی روح نکالنے میں کہیں نرمی نہ برتے کیونکہ بندہ یہ نہ سمجھے کہ رب العزۃ تمام عمر تو میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب رہا لیکن موت کے وقت چھوڑ گیا تو رب العزۃ نے اس کا حل مذکورہ آیت میں فرمایا کہ موت کے وقت بھی میں تمہارے بہت قریب ہوتا ہوں تم دیکھ نہیں سکتے تو اس آیت کریمہ میں بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی موجودیت زمین پر انسان کے بہت زیادہ قریب ہے۔

(ہ) الانفال ۹/۳ } وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ - اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ ہی کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں نافرمانی کرنے لگتا ہے تو اس کے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور اس کو

ابھارتا ہے کہ میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرنا اور جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف چلنے لگتا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے کہ میں تمہیں نافرمانی سے روکتا ہوں پھر نہ کہنا کہ مجھے کسی نے روکا نہیں اب میں خداوند کریم تیرے دل میں ڈال رہا ہوں کہ میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی تیرے لئے دنیا و عقبیٰ میں مضر ہوگی دیکھنا لیکن اللہ تعالیٰ زبردستی نہیں کرتا تو اس آیۂ کریمہ میں بھی رب العزۃ نے بندے کو اپنے ذاتی قرب کی اطلاع دے دی اب تم وہابی انکار کرو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رب العزۃ تمہارے اور تمہارے دل کے درمیان حائل تو ہوتا ہے لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے تم سے اعراض کرتا ہے۔ تم وہابی چونکہ رب العزۃ کو نہ دیکھ سکتے ہو اور نہ ہی تمہارا ایمان ہے کہ رب العزۃ ہمارے قریب ہے اس لئے تم خسارے میں ہی رہتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت کی طاقت دے۔ تو آیت مذکورہ سے بھی اللہ تعالیٰ کا زمین پر بندے کے قریب ہونا ثابت ہو گیا۔

(نوٹ) ان مذکورہ سولہ آیات قرآنیہ کو پڑھ کر بھی تمہارا ایمان درست نہ ہو تو تمہیں خدا سمجھے اب آگے انشاء اللہ العزیز فقیر خداوند کریم کے زمین پر بھی موجود بالذات ہونے کے اور قرآنی دلائل پیش کرتا ہے۔

قرآنی استدلال ۱۶

حضرت صالح علیہ السلام کا عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ میرے قریب ہے

ہود ۱۲/۶ } إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ بے شک میرا رب قریب ہے اور میری دعا قبول کرنے والا ہے۔

قرآنی استدلال ۱۷۔

قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ موجود ہے

الشعراء ۱۹/۲ } قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ٥

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے عرض کیا اے موسیٰ ہم پکڑے گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں بے شک میرے پاس میرا پروردگار ہے مجھے جلد بچائے گا۔

اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ خداوند کریم بالذات میرے قریب ہے۔

قرآنی استدلال ۱۸

الشعراء ۱۹/۲ } فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ٥

واللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو فرمایا، تم دونوں ہمارے معجزات لے کر جاؤ بے شک ہم تمہارے پاس موجود ہیں سن رہے ہیں۔

اس آیۃ خداوندی سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو بھی یہی حکم دیا کہ میں بالذات ہر وقت تمہارے پاس ہوں تمہاری بات بھی سنوں گا اور تمہاری مرضی بھی کروں گا۔ فرعون مردود کی کوئی کسی قسم کی بات سننے کو تیار نہیں اور نہ ہی میں اس کا ساتھ دوں گا فرمان خداوندی سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مومن کے ہر وقت ساتھ ہوتا ہے اسی کی مرضی پوری کرتا ہے مگر مردود کی نہ مرضی کرتا ہے نہ اس کی دعا سنتا ہے اب تم سوچو کہ تم کس پارٹی میں شامل ہو فرعونی پارٹی میں یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پارٹی میں تم خداوند کریم کو اپنے قریب موجود بالذات بھی نہیں تسلیم کرتے اس لئے تم خداوند کریم سے

دعا بھی نہیں کرتے کیونکہ خداوند کریم تمہاری سنتا ہی نہیں اب بھی وقت ہے توبہ کر لو پھر وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ جو تمہاری یہاں نہیں سنتا آگے قبر و حشر میں تمہاری کیا سنے گا۔

قرآنی استدلال ۱۹

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پاس موجود ہے

لتوبۃ ۱۰/۱ } اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ٥

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے دوست کو فرماتے تھے غمناک نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے پاس موجود ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی صاف واضح ہو گیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ ذات خداوندی ہمارے ساتھ ہے۔ اور رب العزۃ کو بھی یہی عقیدہ پسند ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اس کا رد فرما دیتا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں تو عرش یا کرسی پر بیٹھا ہوا تمہاری وہیں سے امداد کرتا رہوں گا۔ جب رب العزۃ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلام کو پسند فرمایا اور قرآن کریم میں نقل کر دیا تو ہمارا بھی یہی عقیدہ ہونا ضروری ہے ورنہ ہم منکر قرآن ثابت ہوں گے۔

قرآنی استدلال ۲۰

ملائکہ کے پاس بھی ذات خداوندی کی موجودگی

الانفال ۹/۲ } اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کے رب نے فرشتوں کی طرف وحی کی کہ میں تمہارے پاس موجود ہوں تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو۔

اب آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کے پاس بھی موجود ہے خواہ عالم ملکوت

میں ہوں یا عالم دنیا میں۔

قرآنی استدلال ۲۱

سب سے اخیر اللہ تعالے کی موجودگی زمین پر

الرحمٰن ۲۷ { كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

زمین پر جو شئی ہے فنا ہونے والی ہے اور آپ کے رب کی ذات صرف باقی رہ جائے گی۔ جو بزرگی والا عزت والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے بھی واضح ہوا کہ جب زمین پر کوئی شئی باقی نہ رہ جائے گی تو اس وقت زمین پر صرف ذات خداوندی بلا کم وکیف موجود ہوگی۔

کیوں جی وہابیو تمہیں قیامت بھی یاد نہیں جب صرف ذات خداوندی زمین پر موجود ہوگی اور کسی کا نام ونشان نہ ہوگا ایماندار خداوندکریم کی معیت والے آرام میں ہوں گے اور جن کے ساتھ معیت خداوندی نہ ہوگی جن کی نہ دنیا میں سنتا ہے نہ قبر میں تو ان کی حشر کے دن کیسے سنے گا عذاب الٰہی سے ڈرو اور رب العزۃ کو اپنے پاس سمجھو۔

قرآنی استدلال ۲۲

اللہ تعالے کی ملاقات زمین پر اس کا منکر کافر ہے

الکہف ۱۶/۱۲ { قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝

فرمادیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم تمہیں زیادہ خسارے والے

عمل کی خبر نہ دیں جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں ہی ضائع ہوگئی اور ان کا یقین ہو چکا ہے کہ وہ اچھا کام کرتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی آیتوں اور رب کریم کی ملاقات کے منکر ہیں۔ ایسے لوگوں کے تمام اعمال برباد ہوگئے اور قیامت کے دن ان کے لئے تول نہ قائم کیا جاویگا۔

اس آیۃ خداوندی سے ثابت ہوا کہ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں زمین پر خداوندکریم کی ملاقات نہیں ہوسکتی خداوند تعالے کی موجودگی زمین پر نہیں ہے ان کے تمام اعمال اس عقیدہ کی بنا پر ضائع ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ یقین ہے کہ ہم عبادۃ اور اعمال صالح کرتے ہیں لیکن ان کے پتے ہر نیکی سے خالی ہیں کیونکہ خداوندکریم کے متعلق ہی ان کا عقیدہ صحیح نہیں۔

بتاؤ وہابیو ؟ تم کہتے ہو کہ خدا عرش یا کرسی پر بیٹھا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو شخص زمین پر میری ملاقات کو تسلیم نہیں کرتا وہ ایمان سے خالی ہے خداوندکریم کے نزدیک کافر ہے اس کی کوئی نیکی ہی نہیں زمین پر رب العزۃ کی موجودگی تسلیم کی جائے تو ملاقات بھی ممکن ہے جو خداوندکریم کو زمین پر موجود ہی نہیں تسلیم کرتا وہ ملاقات خداوندی تک کیسے پہنچ سکتا ہے جو لقاء اللہ سے محروم ہے وہ تو توحید خداوندی کا منکر ہے۔

اللہ تعالے کی ملاقات عرش وکرسی کے بغیر

قرآنی استدلال ۲۳

الکہف ۱۶/۱۲ { فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝

جو شخص اپنے رب کریم سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو چاہیئے کہ وہ اعمال

صالح کرے اور اپنے رب کریم کی عبادۃ میں کسی کو شریک نہ بنائے وحدۂ
اس ایک اللہ کی ہی عبادۃ کرے۔

اس آیۂ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ جو شخص زمین پر زندگی میں وحدہٗ لاشریک کی ملاقات کا قائل ہے اعمال بھی اسی کے صالح ہیں۔ ورنہ نہیں اور شرک سے بھی وہی بچ سکتا ہے جو رب العزۃ کو یہاں موجود بالذات یقین کرتا ہے ورنہ شرک سے بچ نہیں سکتا۔

اللہ تعالےٰ کی ذاتی موجودیت بلاکیف وکم زمین پر

قرآنی استدلال ۲۴

النمل ۱۹/۱ } اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَھْلِہٖٓ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشِھَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ فَلَمَّا جَآءَھَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَھَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یٰمُوْسٰٓی اِنَّہٗٓ اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو کہا مجھے آگ معلوم ہوئی ہے میں وہاں سے تمہارے لئے کوئی راستہ دریافت کر آؤں گا یا ایک انگارہ ہی لے آؤں گا تاکہ تم سینکو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس آگ کے پاس آئے آواز آئی کہ جو اس روشنی میں آ گیا اور اس کا چوفیرا برکت ہو جائے گا۔ عالمین کا پروردگار اللہ پاک ہے آے موسیٰ میں ہی غالب حکمت والا ہوں اللہ ہوں۔

بتاؤ وہابیو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چمک دیکھی اور اس کو آگ سمجھ کر تشریف لائے تو اس چمک سے آواز آئی کہ اے موسیٰ اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ میں ہی اللہ غالب حکمت والا ہوں اب یہ بتاؤ کہ وہ طور پہاڑ پر چمکیلا نور جس سے اَنَا اللّٰہ کی آواز آئی وہ

خداوندی نور تھا یا نہ؟ اگر نہ تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اللہ تھے اللہ تعالےٰ اس کا رد کرتا کہ اے موسیٰ دھوکے میں نہ آنا یہ میرا جلوہ نہ تھا اگر رب کریم نے رد نہیں فرمایا بلکہ کلیم رب العزت سے گفتگو فرمانے بار بار تشریف لاتے رہے تو اس آیۂ کریمہ سے رب العزت کی موجودگی بالذات زمین پر بلا کم وکیف ثابت ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ کا اعلان سن کر خداوند تعالےٰ کو وہاں موجود بالذات تسلیم کر لیا اللہ تعالےٰ نے اس واقعہ کو قرآن کریم میں لکھوا دیا سب ایماندار اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن تمہیں انکار ہے اس سے ثابت ہوا کہ تم وہابی رب العزت "قرآن کریم" انبیاء علیہم السلام" اولیاء اللہ اور تمام مومنین کے خلاف عقیدہ رکھتے ہو تو تمہارا موحد کہلانا محض دھوکہ ثابت ہوا جس کے متعلق رب العزت نے فرمایا ہے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ۔

قرآنی استدلال ۲۵

القصص ۲۰/۴ } فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَھْلِہٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَھْلِہِ امْکُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَۃٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ فَلَمَّآ اَتٰھَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیِٔ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَۃِ الْمُبٰرَکَۃِ مِنَ الشَّجَرَۃِ اَنْ یّٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔

[illegible]

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] پوری کر لی [illegible] کو لے کر طور کی طرف [illegible] آگ [illegible]

معلوم ہوتی ہے شاید وہاں سے تمہارے لئے کوئی پتہ لاؤں یا آگ کا انگار
تاکہ تم سینکو تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کے پاس تشریف لائے میدان
کے دائیں جانب سے مبارک بقعہ کے ایک درخت سے آواز آئی کہ اے
موسیٰ یقیناً میں ہی اللہ عالمین کا پروردگار ہوں۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب العالمین کی ملاقات زمین کے ایک پہاڑ طور پر ہوئی۔
۲۔ پہاڑ طور کی دائیں جانب خداوندی نور کے تجلی کا ظہور ہوا۔
۳۔ جس مقام پر رب العزۃ سے تعلق لگ جائے اس مقام کو بابرکت اور شریف کہنا جائز کتاب اللہ سے ثابت ہوا۔
۴۔ اسی تجلی سے رب العزۃ نے بالذات آواز دی کہ میں اللہ رب العالمین ہوں۔

کیوں ملاجی تم تو کہتے تھے خدا عرش یا کرسی پر بیٹھا اس وقت عرش معلیٰ سے پہاڑ طور پر اتر آیا تھا تو عرش و کرسی رب العزۃ سے خالی ہو گئی؟
بلکہ ثابت ہوا کہ خداوند کریم لامکان و لازمان ہے لیکن بلا کم و کیف اس کی ذات کی موجودیت ہر مکان و زمان اور بلا مکان و زمان یقینی ہے مذکورہ بالا پچیس[25] قرآنی آیات بفضلہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی موجودگی زمینوں آسمانوں میں ثابت کر دی اب تمہاری خاطر اگر ایمان لانا ہو تو اب احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

ان آیتوں سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ زمین پر آسمانوں میں فوق العرش موجود ہے اور جہاں چاہے اپنی تجلی یا وجود کا ظہور فرما کر ملاقات کر سکتا ہے اور مخلوق زیادہ خداوندی سے مشرف ہو سکتے ہیں اور موحد کہلانے والا اب بتاؤ تمہارا قرآن کریم پر ایمان ہے یا

نہیں؟ اگر قرآن کریم تمہارے مذہب میں سچی کتاب ہے تو قرآن کریم کی پچیس[25] آیتوں سے کس کس کی تاویل کرو گے قرآن کریم خداوندی کلام کو صحیح سمجھو اور قرآن کریم پر یقین رکھتے ہوئے اپنے ایمان بموجب قرآن کریم خداوند تعالیٰ کو زمینوں آسمانوں عرش کرسی تمام کائنات میں بالذات موجود سمجھو جس کی ذات حاملین کے بدلنے سے نہ بدل سکتی ہے نہ اس میں تغیر ہے۔

قرآنی استدلال ۲۶

البروج ۳۰/۲۰ { وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيطٌ" ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کے چوفیرے سے گھیرے ہوئے ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ رب العزۃ کا ہر کافر کو گھیرا ڈالا ہوا ہے۔ جو خداوند کریم کی موجودگی کا منکر ہے۔ چونکہ وہ بھی خداوند کریم کے گھیرے میں ہے کسی دن گرفت میں آنے والا ہے دل کی تسلی کے لئے اس کی موجودگی کا انکار کرتا ہے۔ بالذات اللہ تعالیٰ کی موجودگی زمین پر بھی اسی آیت کریمہ سے ثابت ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ کی بالذات موجودگی زمین پر احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے

رب العزۃ کی ذاتی موجودگی ایماندار کے سامنے احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۔ کنز العمال ۴/۱۰۹ { اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلٰوةِ

(خ حم م د ہ عن ابن عمر) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کوئی ایماندار نماز میں داخل ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کی طرف ہوتا

ہے تو تم سے کوئی ایک قبلہ رخ نماز میں نہ تھوکے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم کی موجودگی زمین پر ہے اور نمازی کے قبلہ رخ بلاکم وکیف اللہ تعالےٰ کی موجودگی ہوتی ہے۔

(۲) کنز العمال ۴/۱۰۶ } اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ وَاِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَلَا یَبْزُقَنَّ اَحَدُکُمْ قِبَلَ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَیْہِ (ق ن عن انس)

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک کوئی تمہارا جب اپنی نماز میں کھڑا ہو تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے اور صحیح بات ہے کہ نمازی اور قبلے کے درمیان رب العزۃ موجود ہے تمہارا کوئی بھی (خواہ بیمار ہو) قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا نمازی کے سامنے ذات خداوندی موجود ہے۔ اور یہ فرمان خداوندی اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کی صحیح ترجمانی ہے۔ اور سنیئے

(۳) کنز العمال ۴/۱۰۶ } اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْہِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْہِہٖ اِذَا صَلّٰی (مالک ق ن عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا کوئی بھی نماز پڑھے تو اپنے منہ کی طرف نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالےٰ بندے کے منہ کی طرف موجود ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھے۔

(۴) کنز العمال ۴/۱۰۶ } اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اَقْبَلَ اللّٰہُ تعالےٰ عَلَیْہِ

بِوَجْہِہٖ فَلَا یَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ قِبْلَتِہٖ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ (حل عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارا کوئی بھی نماز کے لئے کھڑا ہو تو خداوند کریم اس کے چہرے کی طرف سامنے موجود ہوتا ہے تو تمہارا کوئی بھی قبلہ رخ اور دائیں طرف نہ تھوکے۔

(۵) کنز العمال ۴/۱۰۶ } اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوۃِ یُقْبِلُ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِوَجْہِہٖ فَلَا یَبْصُقَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ وَجْہِہٖ وَلَا یَبْصُقَنَّ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَاِنَّ کَاتِبَ الْحَسَنَاتِ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ یَبْصُقُ عَنْ یَّسَارِہٖ — (طط عن حذیفۃ) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی نماز میں کھڑا ہو تو خداوند کریم اس کے روبرو ہوتا ہے تمہارا کوئی بھی (عذر یا بلا عذر سے) اپنے چہرے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے کیونکہ نمازی کے دائیں طرف نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے بائیں طرف تھوکئے۔

(۶) کنز العمال ۴/۱۰۶ } اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ یَسْتَقْبِلُہٗ بِوَجْہِہٖ فَلَا یَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْقِبْلَۃِ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ (عبد الرزاق عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سے کوئی بھی نماز میں کھڑا ہو تو بے شک وہ اپنے رب کریم کو پکارتا ہے اور یقیناً اللہ تعالےٰ بالذات اس کے سامنے موجود ہوتا ہے تو تمہارا کوئی بھی (معذور ہو یا نہ) قبلے کی طرف اور دائیں طرف نہ تھوکئے۔

اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کا ترجمہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی
اللہ تعالےٰ ہر وقت ہر مکان بلاکم وکیف بالذات موجود ہوتا ہے۔

۷۔ کنز العمال ۴/۱۰۶ } اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّبْصُقَ فِيْ وَجْهِهٖ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَاِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلَا فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَاِنْ عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ فَلْيَتْفُلْ هٰكَذَا يَعْنِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ (وعن ابی سعید)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم سے کسی ایک کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اپنے سامنے منہ کی طرف تھوکے جب بندہ قبلہ رخ ہوتا ہے تو اور کوئی بات نہیں اللہ عزوجل بالذات اس کے سامنے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف موجود ہوتے ہیں تو اپنے دائیں اور قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں طرف یا قدموں کے نیچے تھوکے اگر کوئی تکلیف ہو تو کپڑے میں تھوک کر مل لے۔

۸۔ ابن ماجہ ۵۶ } حدثنا محمد بن رمح المصری انبأنا اللیث بن سعد عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال رأی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّيْ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا قَالَ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ اللّٰهُ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلٰوةِ۔

عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نے قبلے کی طرف کھنکار دیکھا اور آپ لوگوں کے آگے نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے کھرچ دیا نماز سے فراغت کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا کوئی بھی نماز میں ہو تو اللہ تعالےٰ اس کے سامنے موجود ہوتا ہے تو کوئی شخص تم سے نماز میں قبلے کی طرف نہ تھوکے۔

۹۔ کنز العمال ۴/۱۰۸ } اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ ابْنَ اٰدَمَ اِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ اِلٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَّكَ مِنِّيْ اَقْبِلْ اِلَيَّ فَاِذَا الْتَفَتَ الثَّانِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا الْتَفَتَ الثَّالِثَةَ صَرَفَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنْهُ (البزار عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے سامنے بالذات موجود ہوتا ہے تو جب متوجہ ہوتا ہے تو بندہ کہتا ہے کس کی طرف توجہ فرمائے گا۔ جو تیرے نزدیک مجھ سے بہتر ہوگا؟
جب اللہ تعالےٰ دوبارہ توجہ فرماتا ہے تو بندہ پھر وہی بات کہتا ہے جب تیسری ا۔ توجہ فرماتا ہے تو بندے سے اعراض فرماتا ہے۔

۱۰۔ کنز العمال ۴/۱۰۷ } اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَتْفُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا ثُمَّ يَطْوِيْ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ (م د حب ک عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے کون شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالے اس سے اعراض کرے بے شک تم سے کوئی شخص جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو اللہ تبارک وتعالے اس کے چہرے کی طرف موجود ہوتا ہے تو کوئی شخص سامنے اور دائیں نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک لے اس طرح پھر بعض کو بعض پر ملے۔

۱۲۔ کنز العمال ۴/۱۰۳ } ایھا الناس ان احدکم اذا قام فی الصلوٰۃ فانہ فی مقام عظیم بین یدی رب عظیم یسألہ امرا عظیما الفوز بالجنۃ والنجاۃ من النار وان احدکم اذا قام فی الصلاۃ فانہ یقوم بین یدی اللہ عزوجل مستقبل ربہ وملکہ عن یمینہ وقرینہ عن یسارہ فلا یتفلن احدکم بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن یسارہ وتحت قدمہ الیسریٰ ثم لیعرک فلیشدد عرکہ فانما یعرک اذنی الشیطان والذی بعثنی بالحق لو انکشفت بینکم وبینہ الحجب او یؤذن فی الکلام لتشکا ما یلقی من ذالک رطب عن ابی امامۃ

ابو امامہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جب تم سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو وہ رب عظیم کے سامنے بہت بڑے مقام میں ہوتا ہے اور اللہ تعالے سے بہت بڑا کام چاہتا ہے جنت میں فوز و دوزخ سے نجات اور یقیناً جب تم سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل کے روبرو کھڑا ہوتا ہے اور نیکی لکھنے والا فرشتہ اس کے دائیں

ہوتا ہے اور ابلیس اس کے بائیں ہوتا ہے تو تم سے کوئی بھی اپنے سامنے اور دائیں نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے پھر رگڑے اور سختی سے رگڑے کیونکہ وہ رگڑنا شیطان کے کانوں کو لگتا ہے قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے مجھے مبعوث فرمایا اگر میں تمہارے اور اس کے درمیان سے پردہ اٹھا دوں تو تم تعجب میں رہ جاؤ یا کلام کی اجازت دی جائے تو وہ اپنے کانوں کی شکایت کرے۔

۱۳۔ ابو داؤد ۱/۶۵ کنز العمال ۴/۱۰۶ } حدثنا یحیٰی بن حبیب بن عربی ثنا خالد یعنی ابن الحارث عن محمد بن عجلان عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب العراجین ولا یزال فی یدہ منہا فدخل المسجد فرای نخامۃ فی قبلۃ المسجد فحکہا ثم اقبل علی الناس مغضبا فقال ایسر احدکم ان یبصق فی وجہہ ان احدکم اذا استقبل القبلۃ فانما یستقبل ربہ عزوجل والملک عن یمینہ فلا یتفل عن یمینہ ولا فی قبلتہ ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فان عجل بہ امر فلیقل ہکذا اووصف لنا ابن عجلان ذالک ان یتفل فی ثوبہ ثم یرد بعضہ علی بعض۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھڑی رکھنے والوں کو پسند فرماتے مسجد میں تشریف لانے کے وقت ہمیشہ آپ کے دست پاک میں چھڑی ہوتی ایک دفعہ آپ مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں قبلہ رخ تھوک دیکھی تو اس کو کھرچ دیا پھر غضب ناک صورت میں مسلمانوں پر

متوجہ ہوئے فرمایا کہ کیا تمہیں پسند ہے کہ تم سے کوئی شخص اپنے سامنے تھوکے بے شک جب تم سے کوئی شخص قبلے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کا رب کریم عزوجل سامنے ہوتا ہے اور فرشتہ دائیں طرف اپنے دائیں طرف یا قبلہ رخ نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو اس طرح تھوکے ابن عجلان نے کپڑے میں تھوک کر بعض کو بعض پر مل کر اسکی ہیئۃ کذائیہ بیان کی۔

۱۴۲۔ **ابوداؤد** ۱/۶۶ } حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی عمرو عن بکر بن سوادۃ الجذامی عن صالح بن خیوان عن ابی سھلۃ السائب بن خلاد قال احمد من اصحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ رَجُلاً اَمَّ قَوْمًا فبصق فِی الْقِبْلَۃِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ فَرَغَ لَا یُصَلِّیْ لَکُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَنْ یُّصَلِّیَ لَھُمْ فَمَنَعُوْہُ وَاَخْبَرُوْہُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّکَ اٰذَیْتَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اصحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت بیان کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرائے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص

کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے متنبہ کر دیا پھر یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی گئی آپ نے فرمایا بہت اچھا ہوا اور میرا یقین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جو شخص قبلے کا گستاخ ہے وہ اللہ تعالےٰ کا گستاخ ہے اور جو اللہ تعالےٰ کا گستاخ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ کی سخت ناراضگی کا ہدف ہے اور اہلحدیث کے مدعیو یہ تمہارا ایمان ہے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن کریم پر؟

او غام کے اہلحدیثو بتاؤ تمہارا ایمان ان چودہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ہے یا نہیں؟ اور تمہارے مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ان احادیث میں فرمایا ہے کہ خداوند کریم نمازی کے سامنے بالذات موجود ہوتا ہے نمازی کو چاہیئے کہ قبلہ رخ نہ تھوکے تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ اگر سچے اہلحدیث ہو تو تمہیں اپنے وہابی مولویوں کی تقلید میں احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس پشت نہ ڈالنا چاہیئے اور یقین کرنا چاہیئے کہ رب العزۃ زمینوں آسمانوں میں موجود بالذات ہے جس کی موجودیت کی ہم ہیئت کذائیہ نہیں بیان کر سکتے اور صرف عرش یا کرسی پر قرار پکڑنے کا عقیدہ شرکیہ سمجھو کیونکہ خداوند کریم نہ مخلوق سے کسی چیز کا محتاج ہے اور نہ ہی محدود ہے۔

ہم سنیوں نے تو بفرمان خداوندی رب العزۃ کو زمینوں آسمانوں عرش و کرسی بلکہ ہر مکان و زمان کی موجودیت خداوندی کو تسلیم کر لیا ہے اور یہ سب کچھ نہ تھا وہ تھا اور کچھ نہ رہیگا وہ ذوالجلال باقی رہیگا۔ اور یہی ہمارا مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وحدہٗ لاشریک بیٹھنے اٹھنے

چلنے پھرنے لیٹنے مکان و زمان سے مبرا ہے کیسے واضح الفاظ میں ہمارے مصطفٰے صلے اللہ علیہ
وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے اب بھی اگر تم نے اپنے عقیدوں کو صحیح نہ کیا تو یاد رکھو قرآنی آیتوں
کے انکار کی پرسش علیحدہ ہوگی اور اس مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے اعراض
کرنے کی خداوندی پکڑ علیحدہ ہوگی کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔

حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والے پر خداوندی فتویٰ

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ } النساء ۵/۹ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم قسم ہے آپ کے رب تعالٰے کی جب تک آپ کو واحد فیصل نہ تسلیم
کریں وہ بے ایمان ہی رہینگے۔

وہابیو! عرصے سے تمہارا عقیدہ باری تعالٰے کے متعلق اچھا نہیں ہے اب بھی وقت
ہے موت سے پہلے ہی اپنا عقیدہ درست کر لو ورنہ اس فرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے
اعراض کرکے دنیا سے بے ایمان ہی جاؤ گے تو کیا فائدہ کیونکہ اصل توحید ہے پھر رسالت
پھر ولایت۔ بفرمان خداوندی توحید میں تم مشرک ثابت ہوئے پھر اسی عقیدے کو درست
کرنے کے لئے تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سمجھایا مذکورہ حدیثیں جو تمہارے سامنے
ہیں تو تم نے ان کا بھی انکار کر دیا تو تمہیں درجہ ولایت کیسے حاصل ہو سکتا ہے سوچو اور اپنے
باطل ملاؤں کی اقتدا میں اپنے ایمانوں کو ضائع نہ کرو ورنہ تمام عمر ٹکریں مار مار کر تم بوڑھے ہو گئے
تمہاری پیشانی پر داغ پڑ گئے بھوکے مر مر کر عمر گزر گئی بیت اللہ کا طواف بھی کرتے ہو تمہارے
ملاں زکوٰۃ و عشر بھی تم سے بٹورتے ہیں لیکن تمہیں کچھ فائدہ نہیں ہوتا خداوند کریم کے ساتھ تمہارا
تعلق لگتا ہی نہیں وجہ یہی ہے کہ شرک تمہارے اندر سے نہیں جاتا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم

کی مخالفت تمہارے دل میں گھر کر چکی ہے جیسا کہ فقیر انشاء اللہ عنقریب عرض کرے گا اور دنیا
اللہ تمہیں دکھائی نہیں دیتے ہدایت کہاں سے حاصل ہو لہٰذا پہلے مسئلہ توحید میں درست ہو گے
تو باقی انشاء اللہ جلد حل ہو جائیں گے۔

کیوں جی وہابیو! اقانیم ثلثۃ کے قائل تو عیسائی تھے کہیں یا یہ مسئلہ کہ عرش کرسی
اور خداوند کریم برابر ہیں۔ عیسائیوں سے تو نہیں لیا؟ تمہارا عقیدہ بھی وہی عیسائیوں والا ہے
فرق صرف اتنا ہے کہ وہ خداوند کریم حضرت عیسٰی علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کو اقانیم ثلثۃ
مانتے ہیں اور تمہارے مذہب میں خداوند کریم عرش معلٰی اور کرسی تینوں برابر برابر ہیں چار انگل
کا بھی فرق نہیں۔ رب العزۃ نے فتشابہت قلوبھم میرے خیال میں تمہارے لئے ہی
نازل فرمائی تم تو بھی موحد ہونے کا دعویٰ کرتے ہو لیکن اقانیم ثلثۃ کو کہاں چھپاؤ گے معلوم
ہوا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کاٹنے کے اور یہ صرف مثال ہی نہیں حقیقت ہے
جو وہابیوں کے عین منطبق ہے۔

بتلایئے جناب ہم نے کبھی انبیاء علیہم السلام کو خداوند کریم کے برابر کہا ہے یا کسی نے لکھا
ہے ہمارے ہاں جس کی برابری مخلوق کے برابر ہے وہ خدا وحدہٗ لاشریک بننے کے قابل
ہی نہیں ممکن ہی نہیں۔

ہمارا خداوند کریم وہ ہے جو ذات و صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے اور جس نے مصطفٰے
صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا تو آپ کو تمام مخلوق میں بے مثال پیدا فرمایا اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ
وسلم کی امت کے اولیاء اللہ تمام امتوں میں بے مثال جن سے کوئی بھی خداوند کریم کے برابر نہیں
ہو سکتے اور نہ ہی ممکن ہے نہ ذات میں نہ ہی صفات میں کیونکہ ذات باری تعالٰے وحدہٗ لاشریک
قدیم ہے کسی کا محتاج نہیں باقی سب مخلوق ہیں جن کو خداوند کریم نے پیدا فرمایا۔

او وہابیو! اس مسئلہ تثلیث سے توبہ کرو ورنہ جیسا کہ عیسائیوں پر رب العزۃ نے فتویٰ صادر فرمایا تم پر بھی وہی عائد ہوتا ہے۔ سنو

تثلیثیوں پر خدائی فتویٰ

المائدہ ۶/۱۰ } لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

وہابی عقیدہ کہ خدا کرسی پر بیٹھا ہے ازروئے قرآن کریم مشرکین کا عقیدہ ہے

قرآن شریف مترجم ترجمہ نواب وحید الزمان } وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کی تشریح لکھتے ہیں۔ "جب وہ کرسی پر بیٹھتا ہے تو چار انگل بھی جگہ نہیں رہتی ہے اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے"

وہابیوں کے بہت بڑے عالم جو ہندوستان میں وہابیت کے بانی ہیں انہوں نے یہ تشریح لکھی ہے کہ خداوند کرسی پر بیٹھتا ہے تو چار انگل بھی جگہ نہیں رہتی اب فیصلہ خداوندی سنیئے۔

قرآنی فیصلہ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو برابر سمجھنے والا آخرۃ کا منکر ہے

الانعام ۱۸/۸ } وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ۔ اور جو لوگ آخرت کے ساتھ ایمان نہیں رکھتے وہ اپنے رب کے ساتھ برابر

بناتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزۃ نے فرمایا کہ جو لوگ کسی چیز کو اپنے رب کے برابر سمجھتے ہیں۔ مثلاً عرش اور بت کرسی وغیرہ کو، وہ آخرت کے منکر ہیں اگر ان کو آخرت یاد ہو تو یہ شرک نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھنے والا خداوند کریم کے نزدیک کافر ہے

الانعام ۱/۴ } ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ۔ پھر جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنے رب کے ساتھ کسی شئی کو برابر بناتے ہیں

بتاؤ وہابیو! اب تو رب العزۃ نے ایسے لوگوں پر فتویٰ کفر جڑ دیا جو رب العزۃ کے اس کی مخلوق سے کسی شئی کو برابر سمجھیں تم نے عرش کو رب العزۃ کے برابر بنا دیا اب بتاؤ فیصلہ الٰہی کے مطابق تم کافر بنے یا نہ اب بھی اس عقیدے سے باز آجاؤ اور توبہ کرو۔

وہابیوں کی مثال یہودیوں کی ہے

الاعراف ۹/۲۰ } وَمِن قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ۔ اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ایک گروہ ایسا تھا کہ حق کی ہدایت دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو برابر بھی بناتے تھے۔

اب بتاؤ وہابیو! یہودیوں میں اور تم میں کیا فرق ہے جو یہودی حق کی ہدایت بھی دیتے تھے اور مخلوق سے کسی کو اللہ کے برابر بھی سمجھتے تھے وہی حال تمہارا ہے تشابہت قلوبہم

کوئی وہابی عرش کی آیات کے سوا قرآن مجید میں کسی دوسرے مقام پر استویٰ امعنی کا صیغہ یا اس باب کا کوئی دوسرا صیغہ دکھائے جس کے معنی قرار پکڑنے کے ہوں دکھائے تو ایسے شخص کو مبلغات یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

ذرا بھی وہابیو! اپنے وہابی مذہب کے تعصب کو علیحدہ کر کے انصاف کی بات کرنا کہ مطابق فرمان خداوندی نابینا بینا کے مساوی نہیں بے علم علم والے کے مساوی نہیں بہرہ سننے والے کے مساوی نہیں فاسق مومن کی برابری نہیں کر سکتا بخیل سخی کا مقابلہ نہیں کر سکتا ظلمت نور کے مساوی نہیں گرمی سایہ کے مساوی نہیں مخلوق خالق کے مساوی ہو سکتی ہے متناہی بے انتہا کے مساوی ہو سکتی ہے اب تمہارا عقیدہ ہے کہ خدا کرسی کے مساوی ہے کیا تمہارا عقیدہ قرآنی ہو سکتا ہے؟ مخلوق کو خالق کے مساوی سمجھنا کفر ہے حادث کو قدیم کے مساوی سمجھنا شرک ہے۔ بہرا دوسروں کو بھی بہرا ہی سمجھتا ہے۔

یہ اور بات ہے کہ تمہارا بھی نابینا والا حساب ہے کہ نابینا ہر ایک کو ہی نابینا تصور کرتا ہے۔

کیا یہ تمہاری توحید ہے یا خزانہ کفر و شرک ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب ایک حدیث عرش کے متعلق بھی ہے۔

"محمد عمر" وہابی صاحب تمہارا مذہب ہی ایسی مصنوعی حدیثوں کی طرف راغب ہے قرآنی آیتوں اور احادیث صحیحہ مرفوعہ کے مقابلے اس مصنوعی حدیث کو اپنا معمول بنانے سے تمہیں تو شرم آتی ہے لیکن کیا کریں تمہارا مذہب تو ایسی حدیثوں سے مرکب ہے یہ میرے اختیار کی بات نہیں ہے سنیئے فقیر اس کا ضعف تمہارے سامنے پیش کرتا ہے۔

امام بیہقی نے اس کا رد لکھا ہے

کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ۲۹۷ } هٰذا حديثٌ يَنفرِدُ به محمد بن اسحٰق بن يسار عن يعقوب بن عتبة وصاحبا الصحيح لم يحتجا به انما استشهد مسلم بن الحجاج بمحمد بن اسحٰق في احاديث معدودة

اظنهن خمسة قد رواهن غيره وذكره البخاري في مغازي اهل ذكر امن غيره رواية وكان مالك بن انس لا يرضاه ويحيى بن سعيد القطان لا يروي عنه ويحيى بن معين يقول ليس هو بحجة واحمد بن حنبل يقول يكتب عنه هٰذه الاحاديث يعني المغازي ونحوها فاذا جاء الحلال والحرام اردنا قوما هكذا يريد اقوى منه فاذا كان لا يحتج به في الحلال والحرام فاولى ان لا يحتج به في صفات الله سبحانه وتعالى۔

یہ حدیث صرف محمد بن اسحٰق سے مروی ہے اس پر بخاری و مسلم نے اعتماد نہیں کیا مسلم بن حجاج نے اس کی صرف چار یا پانچ حدیثیں بیان کی ہیں جن کو اوروں نے بھی بیان کیا ہے۔ بخاری نے بھی اس کا ذکر بغیر روایت کے صرف مغازیات میں بیان کیا ہے مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد بن اسحاق کو پسند نہیں کیا یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ اس کی روایۃ حجۃ نہیں ہے احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کی حدیث مغازیات میں معتبر ہے باقی نہیں جب حلال و حرام میں محمد بن اسحٰق کی روایت کو ہم دوسروں کے مقابلے میں رد کر دیتے ہیں تو امام بیہقی فرماتے ہیں کہ جب حلال و حرام میں محمد بن اسحٰق کی روایت معتبر نہیں تو اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کی حدیث کیسے حجت ہو سکتی ہے لہٰذا محمد بن اسحاق کی یہ روایت غیر معتبر ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ تمہاری پیش کردہ خبر واحد روایات کے مقابلے میں محدثین کے اصول کے مطابق غیر معتبر ہے۔

نجدی وہابیو! اپنے وہابی مذہب کے تعصب کو علیحدہ کرکے انصاف کی بات کرنا مطابق فرمان خداوندی نابینا بینا کے مساوی نہیں بے علم علم والے کے مساوی نہیں بہرا سننے والے کے مساوی نہیں فاسق مومن کی برابری نہیں کرسکتا بخیل سخی کا مقابلہ نہیں کرسکتا ظلمت نور کے مساوی نہیں گرمی سایہ کے مساوی نہیں مخلوق خالق کے مساوی ہوسکتی ہے منتہی بے انتہا کے مساوی ہوسکتی ہے اب تمہارا عقیدہ ہے کہ خدا کرسی کے مساوی ہے کیا تمہارا عقیدہ قرآنی ہوسکتا ہے؟ مخلوق کو خالق کے مساوی سمجھنا کفر ہے حادث کو قدیم کے مساوی سمجھنا شرک ہے۔ بہرا دوسروں کو بھی بہرا ہی سمجھتا ہے۔

یہ اور بات ہے کہ تمہارا بھی نابینا والا حساب ہے کہ نابینا ہر ایک کو ہی نابینا تصور کرتا ہے۔

کیا یہ تمہاری توحید ہے یا خزانہ کفر و شرک ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب ایک حدیث عرش کے متعلق بھی ہے۔

"محمد عمر" وہابی صاحب تمہارا مذہب ہی ایسی مصنوعی حدیثوں کی طرف راغب ہے قرآنی آیتوں اور احادیث صحیحہ مرفوعہ کے مقابلے اس مصنوعی حدیث کو اپنا معمول بنانے سے تمہیں تو شرم آتی ہے لیکن کیا کریں تمہارا مذہب تو ایسی حدیثوں سے مرکب ہے یہ میرے اختیار کی بات نہیں ہے سنیئے فقیر اس کا ضعف تمہارے سامنے پیش کرتا ہے۔

امام بیہقی نے اس کا رد لکھا ہے

کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ۲۹۷ } هٰذَا حَدِيْثٌ يَنْفَرِدُ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اسحٰق بن يسار عن يعقوب بن عتبة وَصَاحِبَا الصَّحِيْحِ لَمْ يحتجا به انما استشهد مسلم بن الحجاج محمد بن اسحٰق فی احادیث معدودة

المتون خمسة فتد روا من غيره وذكره البخاري في سنخه اهل ذكرا من غير رواية وكان مالك بن انس لا يرضاه ويحيى بن سعيد القطان لا يروي عنه ويحيى بن معين يقول ليس هو بحجة واحمد بن حنبل يقول يكتب عنه هذه الاحاديث يعني المغازي ونحوها فاذا جاء الحلال والحرام اردنا قوما هكذا يريد اقوى منه فاذا كان لا يحتج به في الحلال والحرام فاولى ان لا يحتج به في صفات الله سبحانه وتعالى۔

یہ حدیث صرف محمد بن اسحٰق سے مروی ہے اس پر بخاری و مسلم نے اعتماد نہیں کیا مسلم بن حجاج نے اس کی صرف چار یا پانچ حدیثیں بیان کی ہیں جن کو اوروں نے بھی بیان کیا ہے۔ بخاری نے بھی اس کا ذکر بغیر روایت کے صرف مغازیات میں بیان کیا ہے مالک بن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے محمد بن اسحاق کو پسند نہیں کیا یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ اس کی روایۃ حجۃ نہیں ہے احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کی حدیث مغازیات میں معتبر ہے باقی نہیں جب حلال و حرام میں محمد بن اسحٰق کی روایت کو ہم دوسروں کے مقابلے میں رد کر دیتے ہیں تو امام بیہقی فرماتے ہیں کہ جب حلال و حرام میں محمد بن اسحٰق کی روایت معتبر نہیں تو اللہ تعالےٰ کے متعلق اس کی حدیث کیسے حجت ہوسکتی ہے لہٰذا محمد بن اسحاق کی یہ روایت غیر معتبر ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ تمہاری پیش کردہ خبر واحد روایات کے مقابلے میں محدثین کے اصول کے مطابق غیر معتبر ہے۔

محدثین کا عقیدہ

کتاب الاسماء والصفات البیہقی ۲۹۸ } تعالی اللہ ان یکون مشبہا بشیٔ او مکیفا بالصور خلق او محدودا بحد لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع العلیم

اللہ تعالٰے کسی شیٔ کے مشابہ نہیں یا خلق کی طرح کسی مکان پر نہیں یا چھونے سے معلوم نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کی مثل کوئی شیٔ نہیں وہ ہر شیٔ کو جاننے والا ہے اور سننے والا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۰۔

وہابی توحید (۲)

فقہ محمدی کلاں ۱۰۹ } ف یعنی سالم قبروں میں نماز پڑھنا درست نہیں خواہ قبر نمازی کے آگے ہو یا پیچھے یا ان کے درمیان لیکن اگر پڑھے تو درست ہے۔

"محمد عمر" یہ ہے غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ ۲۱ کہ اگر کوئی وہابی قبروں میں نماز پڑھے تو درست ہے۔

چنانچہ اسی فتویٰ کی بنا پر قبروں میں وہابیوں نے مسجدیں بنائیں اور نمازیں پڑھی جا رہی ہیں جیساکہ حافظاں والی تحصیل شجاع آباد شہر گجرات گوجرانوالہ اور کراچی وغیرہم میں قبروں کو مٹا کر ان کے اوپر مسجدیں بنائی گئیں اور اب بھی ان میں نمازیں پڑھی جا رہی ہیں وہاں وہابیوں کا شرک کا فتویٰ نہیں چلتا۔ کیونکہ وہ گھر کی بات ہے۔

کیوں بھئی وہابیو! اگر قبر کو سجدہ حرام ہے اور کرنے والا مشرک ہے تو پہلے ان مذکورہ مساجد کو گرا دو اور قبریں بحال کرو۔ وَاِلَّا فَاَنْتُمْ مُشْرِكُوْنَ حَقًّا۔

اب قرآنی فیصلہ عرض کرتا ہوں۔

قرآنی فیصلہ

(۱) النجم ۲۶/۳ } فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا۔ اللہ تعالٰے کو سجدہ کرو اور عبادت کرو۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ سجدہ عبادت ہے اس لئے اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ سجدہ اللہ تعالٰے کو کرو۔ اور کسی کے لئے سجدہ نہیں اب تم سوچو کہ قبروں کو سجدہ کرنے سے قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے یا نہیں؟

(۲) الدہر ۲۶/۲ } وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ = اور رات کو بھی اللہ تعالٰے کو سجدہ کرو۔

اس آیۂ کریمہ میں بھی اللہ تعالٰے نے ثابت کردیا کہ اے انسان اگر تمہیں غلبہ اندھیرے میں مجھ سے محبت آئے تو اندھیرے میں ہی مجھے ہی سجدہ کرو کیونکہ

خداوندی سجدے کا فائدہ

(۳) العلق ۱۹ } وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سجدہ کر اور قریب ہو۔

اس فرمان خداوندی سے ثابت ہوا کہ سجدہ اللہ تعالٰے کی محبوب ترین عبادت ہے۔ جب مومن اللہ تعالٰے کے قرب کا ارادہ رکھے تو اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ مجھے سجدہ کرے تاکہ تو میرے قریب ہو جائے پہلے رات کو سجدے کا ارشاد فرمایا پھر سجدے سے قریب خداوندی کا حکم فرمایا تاکہ یک جہتی میں بندے کو سجدہ کے ذریعے قریب ہو جائے۔

رب العزت نے ہمیں مخلوق کو سجدہ کرنے سے منع فرما دیا

(۴) حم السجدہ ۲۴/۵ } لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ـ

اے مسلمانو سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو صرف اسی اللہ کو ہی سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالے نے صاف صاف حکم جاری فرمایا کہ اگر تم خالص اللہ تعالے کی ہی عبادت کرتے ہو تو سجدہ بھی اسی کو ہی کرو اور اس کی مخلوق سورج و چاند وغیرہا کو نہ کرو کیونکہ وہ مخلوق ہیں مخلوق کے لیے سجدہ نہیں صرف خالق کے لئے ہی سجدہ ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ سجدہ رب العزۃ کی محبوب ترین عبادت ہے اور عبادۃ صرف اللہ تعالے کے لئے ہی ہے جیسا کہ فرمایا۔

(۵) النساء ۵/۹ } وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا ـ
اللہ تعالے کی عبادت کرو اس کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالے کے سوا کسی کی عبادت کرنا شرک ہے اور سابقہ آیات سے ثابت ہوا کہ سجدہ عبادت ہے تو غیر اللہ کو سجدہ کرنا اس کی عبادت ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالے کے سوا کسی اور کی عبادت کرنے والے کے لئے عقاب الٰہی ہے۔

(۶) المائدہ ۶/۱۰ } اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

بے شک جو شخص اللہ تعالے کے ساتھ شریک بناتا ہے ضرور بالضرور اللہ تعالے نے اس پر جنت حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا

کوئی مددگار نہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ قبر کو سجدہ کرنے والے پر جنت حرام ہے اور قبر کو سجدہ کرنے والا ظالم ہے۔ لہٰذا وہابی مذہب پر جنت حرام ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ قبر پر مساجد بنانا مشرکین کا شیوہ تھا

البدایہ والنہایہ ۱/۱۰۶ بخاری شریف ۱/۱۶۹ } وَقَدْ ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ لَمَّا ذَكَرَتْ عِنْدَهٗ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِیْبَةَ تِلْكَ الْكَنِیْسَةَ الَّتِیْ رَاَتَاهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ یُقَالُ لَهَا مَارِیَةُ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْهَا فَقَالَ وَاُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوْرَةَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ـ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری و مسلم میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہما نے حبشہ کی زمین کے کنیسہ میں جو دیکھا اس کا ذکر کیا اس کو ماریہ کہا جاتا تھا تو اس میں جو تصویریں تھیں ان کی خوبصورتی کا ذکر کیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کی رسم ہے کہ جب ان میں کوئی اچھا آدمی مر جاتا ہے تو اس کی قبر پر وہ مسجد بناتے ہیں پھر اس کی تصویر اس میں بناتے ہیں یہی لوگ اللہ تعالے کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ شرارتی ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

مسلم شریف ۱/۳۱۲ { وحدثنی علی بن حجر السعدی قال نا الولید بن مسلم عن ابن جابر عن بسر بن عبید اللہ عن واثلۃ عن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی قبروں کی طرف نماز پڑھو۔

کیوں بھئی اہلحدیث کہلانے کے مدعیو ایک حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دکھا دو کہ قبر کی طرف نماز پڑھے تو جائز ہے ورنہ توبہ کرو اور اس اپنے مفتی کو مشرک کہو

قبروں کو مساجد بنانا یہود و نصاریٰ کا شیوہ تھا

بخاری شریف ۱/۱۷۷ { عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی مات فیہ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری میں وصال ہوا ہے آپ نے فرمایا ان یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالے نے لعنت کی جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں پر مسجدیں بنائیں۔

بتاؤ وہابیو! قبروں کو سجدہ کرنے کا فتویٰ تم دو اور مشرک بنیں پھر حافظاں والا

فیصل جامع آباد گجرات، گوجرانوالہ، کراچی کی قبروں پر تم نے مسجدیں تعمیر کیں اور نمازیں پڑھتے ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے تم وہابی یہود و نصاریٰ کے مقلدین ثابت ہوئے یا نہ؟

(وہابی عقیدہ ۳)

وہابی توحید ۳

وہابی مذہب میں اللہ تعالے کا ذکر بھی بدعت ہے

فتاویٰ ستاریہ ۱/۴۶ { سوال (۹۷) اکثر عورتیں جمع ہو کر ایک حلقہ بناتی ہیں اور باآواز بلند اللہ اللہ کرتی ہیں یہ جائز ہے یا بدعت ہے؟ (سائل مذکور)

جواب (۹۷) ہیئت مذکورہ کے ساتھ اللہ اللہ کرنا بدعت ہے کیونکہ اس کا ثبوت زمانہ خیر القرون میں مفقود ہے۔

ذکر اللہ کے متعلق قرآنی فیصلہ

(۱) الاحزاب ۲۲/۵ { وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۔ اور اللہ تعالے کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور بہت ذکر کرنے والی عورتوں کے لئے ہم نے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

کیوں بھئی وہابیو! بتاؤ تمہارے اس فتویٰ سے تم مکذب قرآن کریم ثابت ہوئے یا نہ اللہ تعالے فرماتے کہ اللہ تعالے کا بہت ذکر کرنے والی عورتوں کے لئے اجر عظیم تیار کیا ہے اور تم بتاؤ وہابی مذہب مکذب قرآن مجید ثابت ہوا۔

۲- العنکبوت ۴۵/۲۱ { وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

اور اللہ تعالےٰ کا ذکر بہت بڑا ہے اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

۳- وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

اور اللہ کا ذکر زیادہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

ان آیات کریمہ سے اکٹھے ہو کر ذکر کرنے کا حکم الٰہی ثابت ہوا مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر زیادہ کرو اور تمام مل کر کرو۔ اکٹھے مل کر ذکر اللہ کرنا حکم خداوندی ہے اور تم نے ذکر اللہ کو بھی بدعت کر دیا گیا

ذکر اللہ کرنے والی عورتیں خالق حقیقی کو پسند ہیں'

التحریم ۲۸/۱ { مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا

مسلمان عورتیں ایمان والیاں فرمانبردار توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزہ دار عورتیں بیاہیاں اور کنواریاں۔

کیوں جی اللہ تعالےٰ عبادت کرنے والیوں کو پسند کرے اور وہابی مذہب عبادت سے روکے تو مکذب قرآن ثابت ہوا یا نہ؟ تم خود سوچ لو۔

مل کر اکٹھے ذکر اللہ کرنا تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے سنیے"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مل کر ذکر کرنا

۴- کَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا

ہم تم مل کر تیسا ذکر کریں گے بلا شک تو ہمیں دیکھے گا؟

حضرت داؤد علیہ السلام کا مل کر ذکر کرنا

۵- ص ۲۳/۱۲ { وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

ہمارے بندے داؤد علیہ السلام بڑے طاقتور کا ذکر فرمائیے بے شک وہ خداوند کریم کی طرف بڑے رجوع کرنے والے تھے بے شک ہم نے پہاڑوں کو داؤد علیہ السلام کے تابع کر دیا داؤد علیہ السلام کے ساتھ عشاء اور اشراق کے وقت وہ مل کر اللہ تعالےٰ کی تسبیح بیان کرتے اور پرندے بھی اکٹھے ہو کر حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ ذکر کرتے تمام ہی اس کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ مل کر اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ اور ثواب ہے اور جتنا زیادہ کرے تقرب الی اللہ ہے اور ذکر اللہ کو بدعت کہنے والا فرقہ مکذب قرآن کریم ہے دشمن حق تعالےٰ ہے جس کو اللہ تعالےٰ اپنے ذکر سے محروم کرتا ہے ایسی قوم کو قرب خداوندی کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔

ذکر اللہ پر مختصر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کنز العمال ۱/۴۱۱ { اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ . . . ذِكْرُ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

بے شک اللہ کے نزدیک تمام اعمال سے محبوب عمل ہر حالت اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنا۔

مسلمانو سوچو یہ ہے وہابی مذہب جو ذکر اللہ کو بھی بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور

فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں۔

ذکر اللہ سے روکنے والا خداوند کریم کے نزدیک شیطان ہے

المائدہ ۱۲ } إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ

اور کوئی بات نہیں شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے عداوۃ اور بغض ڈال دے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ ذکر اللہ اور نماز سے تمہیں روک دے کیا تم رکنے والے ہو؟۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں صاف فرما دیا کہ شیطان تمہیں شرابی اور جوا باز بنا کر تمہارے اندر عداوۃ اور بغض پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس کا یہ بھی ارادہ ہے کہ تمہیں ذکر اللہ اور نماز سے بھی روکے پھر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو دھمکی دی کہ کیا تم ابلیس کے کہے رک جاؤ گے؟ یعنی بعض مسلمانوں نے شرابی اور جواری بن کر خلاف حکم خداوندی شیطان کی اقتداء میں مسلمانوں میں عداوۃ ڈال دی اور بعض نے ذکر اللہ سے منع کر کے اور بے نماز بنا کر مجالس بند کر کے مسلمانوں میں عداوۃ اور بغض کا بیج بو کر تکفیر و شرک اور بدعت کے فتوے جڑ کر تفرقہ ڈال دیا اور اپنا نام اسلام میں موحد "اہلحدیث" وہابی غیر مقلد اور محمدی کی نئی فرقہ بندی کر کے سیاسی الجماعۃ میں بھی ڈال دیا مسلمانوں کو مشرک کافر اور بدعتی کہہ کر شیطانی مذہب کو رائج کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے خبردار کیا کہ مسلمانوں ہوشیار ہو جاؤ یہ تمہیں ذکر اللہ کو بدعت کہہ کر روکنے والے ہیں یہ شیطانی فرقہ ہے اور ڈرانا کہ هَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ' کیوں مسلمانوں تم ایسے شیطانوں

کے کہے ذکر اللہ سے رک جاؤ گے؟ یاد رکھو مسلمانوں ان کے کہے ذکر اللہ سے نہ رکنا ورنہ شیطانی فرقہ میں شامل ہو جاؤ گے۔

ذکر اللہ کے تارک کو خداوند کریم ترک کر دیتا ہے

الحشر ۲۸/۳ } وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○

اے ایماندارو تم لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے اللہ تعالےٰ کو بھلا دیا اور وہ اپنے نفسوں کو بھی بھلا بیٹھے یہی بدکار لوگ ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے ذکر اللہ کے تارکین کی اس آیۃ کریمہ میں بدکار تحریر فرمایا اب تم فرقہ وہابیہ سوچ لو کس فرقے میں شامل ہو گئے اسی لئے خداوند کریم نے تمہیں ترک کر رکھا ہے کسی وقت تمہاری دعا قبول نہیں بلکہ وہابیوں کو دعا کی توفیق ہی نہیں دیتا۔

القلم ۲۹/۱ } مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ نیکی کو روکنے والا یہ کفار مکہ کے حق میں نازل ہوئی کفار مکہ بھی نیکی سے منع کرتے تھے تم نے بھی انہی کا وطیرہ اختیار کیا ہے اب تم سوچ کر اور ڈھونڈ کے قرآن شریف تم کس فرقے کے مقلد ثابت ہوئے تم نے تو ائمہ اسلام کی تقلید کے بہانے اپنی اسلامی عقائد سے بھی روگردانی کر لی تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہیں عذاب ہوا تم کفار کی تقلید میں جا پھنسے اب بھی وقت ہے اس کفریہ عقیدہ کو ترک کر کے اولیاء اللہ کی اقتداء کر کے ذکر اللہ کے عاملین بن جاؤ۔

قرآنی فیصلہ کہ جو فرقہ ذکر اللہ کا تارک ہو وہ شیطانی فرقہ ہے

المجادلۃ ۲۸/۳ } اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ

أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

ان پر شیطان کا غلبہ ہے شیطان نے ان کو ذکر اللہ چھڑوا دیا ہے یہی ذکر اللہ کو چھوڑنے والا شیطانی فرقہ ہے مسلمانو! خبردار! یقیناً یہ شیطانی فرقہ برباد ہونے والے ہیں۔

"محمد عمر" اس آیت خداوندی کے آئینے میں اپنے عقیدے اور اعمال کو دیکھو کہ فرقہ وہابیہ خداوند کریم کے نزدیک شیطانی فرقہ ہے یا نہیں یہ کلام میرا نہیں اسے وہابی مولویوں کی دلالت کرنے والو تم خود فیصلہ کرو کہ تمہیں شیطانی فرقہ پسند ہے یا اللہ اللہ کرنے والا رحمانی فرقہ؟

اس آیۃ کریمہ سے بھی رب العزۃ نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ مسلمانو جو تمہیں ذکر اللہ سے روکنے والے ہیں ان پر شیطانی غلبہ ہے اور یہی شیطانی فرقہ ذکر اللہ سے روکنے والا فرقہ دنیا، قبر اور حشر میں ذلیل کرے گا۔

کیوں بھی وہابیو جاؤ گے؟ رب العزت نے تو تمہیں ذکر اللہ اور نوافل عبادت خداوندی کو بدعت بنانے کی بنا پر شیطانی فرقہ ثابت کیا ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو تسلی دی کہ اس ذکر اللہ اور نوافل سے منع کرنے والی جماعت شیطانی کو ہمیشہ دنیا عالم برزخ اور آخرت میں ذلیل ہی رکھوں گا گویہ اپنی پارٹی کو خوش کرنے کے لیے غلط تسلیاں دیتے رہیں کہ ہم وہابیوں کو بھی اسلامی غلبہ حاصل ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا پول قرآن کریم میں بیان فرما دیا اور رکھ دیا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ اور ان کو یقین ہے کہ یہ اچھا کام کرتے ہیں حالانکہ یہ شیطانی فرقہ ہے ذکر اللہ اور نوافل عبادت خداوندی سے مسلمانوں کو ہٹانے والا فرقہ ہے وہابیو رب العزۃ نے بھی تمہیں یہ شیطانی فرقے کا خطاب دیا ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم نے بھی اپنی رحمت سے محروم رکھ کر قرن الشیطان کا خطاب چنا ہے اور تمہیں بھی ابلیسی اوقات پسند ہیں مساجد میں بھی تم اپنی ٹانگوں میں شیطان کو جگہ دے کر نماز پڑھنا پسند کرتے ہو اور ابلیس تمہیں نوافل سنن ذکر اللہ اور درود شریف سے محروم رکھتا ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک بھی وہابی منہ سے نہیں نکلنے دیتا نجاست غلیظہ کو استعمال کے لئے اس نے تمہیں خاص بنا دیا ہے۔ حرام خوراک کو تمہارے لئے حلال بنا دیا ہے اور حلال خوراک کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اپنے نطفے کی لڑکی محرم ساس بہو جیسی حرم حور زادیاں کو تمہارے لئے حلال بنا کر اس نے فرقہ وہابیہ کی نسل کشی کر دی ہے ابھی تمہیں ہوش نہیں آئی کہ ابلیس صرف ظاہر صورت کا چکر دے کر تمہیں برباد کر رہا ہے اب بھی ہوش کرو اور اللہ تعالیٰ کی توحید کے صحیح قائل بن جاؤ اور قرآن کریم کے حکم کے مطابق حزب الشیطان کو ترک کر کے حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ اور ذکر اللہ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ سلام پڑھنا نوافل اور صراط الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی اتباع کر اپنا کر دنیا میں اپنی لو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ سے لگا کر اپنا شعار اسلامی بنا لو ان وہابی خبیث ملاؤں کو ترک کرو جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ نے ترک کر دیا ہے۔

ذکر اللہ کو ترک کرنے والا عند اللہ منافق ہے

نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ (التوبہ)

جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو چھوڑ دیا بے شک منافقین بدکار ہیں۔

ذکر اللہ ہر حالت میں سوائے نجاست کے فرض ہے اور ذکر اللہ کا تارک اللہ تعالےٰ کے نزدیک مردود ہے اور ایسے شخص پر اللہ تعالےٰ نے منافق اور بدکار ہونے کا فتویٰ لگایا اب تم سوچو کہ تم وہابی ذکر اللہ کو بدعت کہہ کر کون ثابت ہوئے ؟

وہابیوں کو رب العزۃ سے ایسا عناد ہے اور وہابی مذہب رب قدوس کا ایسا گستاخ ہے کہ پاخانہ کے وقت ذکر اللہ کو جائز سمجھتا ہے اور پاک مقام پاک کپڑے پاک بدن والے کے ذکر کرنے کو بدعت کہتا ہے۔ خداوند کریم ایسے فرقے کو ہدایت دے۔

وہابی اسٹیشن پر ابلیس کی ملاقات

وہابی ابلیس سے لطف اندوز ہو کر خداوند کریم کا شکر گزار ہے

احسن التفاسیر یعنی تفسیر ستاری ۸۳ } پاخانہ میں داخل ہونے وقت بسم اللہ کہنی چاہیئے۔

اس سے ثابت ہوا کہ وہابی مذہب گستاخی میں اتنا ترقی کر گیا ہے کہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال کر خداوند کریم کا بھی گستاخ ہے۔

"مسلمان" مولوی صاحب یہ غیر مقلدین فرقہ وہابیہ پاخانے میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کیوں پڑھتے ہیں۔

"محمد عمر" اصل وجہ یہ ہے کہ ابلیس کو نجدی کی شکل میں متشکل ہونا پسند ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی شیطانی کے سینگ ہونے کی حقیقت بیان فرمائی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ ارشاد فرمایا کہ پاخانے میں داخل ہوتے وقت اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ پڑھا کرو۔

جب انسان پاخانہ میں داخل ہوتا ہے تو ابلیس اس کو چھیڑتا ہے چونکہ یہ فرقہ وہابیہ بھی اسی کی جنس ہے اس لئے اگر یہ بزبان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ انی اعوذ بك من الخبث والخبائث کہہ دے تو ابلیس قریب نہ پھٹکے لیکن یہ فرقہ وہابیہ اس امر کو گوارہ نہیں کر سکتے اس لئے ابلیس کو بجائے دور کرنے کے یہ ابلیس کا استقبال کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھتے ہیں یعنی ابلیس جب چھیڑتا ہے تو یہ اس کے لطف کی خوشی میں بسم اللہ پڑھتے ہیں سبحان اللہ کیا کسی نے سچ کہا ہے کند ہمجنس باہمجنس پرواز

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ

۲۶۔ بخاری شریف ۱/۲۶، ابوداؤد شریف ۱/۲، ترمذی شریف ۱/۳، دارمی شریف ۹۱ } حدثنا آدم قال حدثنا شعبة عن عبد العزیز بن صھیب قَالَ سَمِعۡتُ اَنَسًا يَقُوۡلُ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الۡخَلَاءَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی ٹٹی میں داخل ہوتے فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ۔ یعنی اے اللہ مجھے شیاطین مردوں اور شیطانیات سے بچالے۔

۲۷۔ مشکوۃ شریف ۴۲، ابوداؤد شریف ۱/۳ } عن زید بن ارقم قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ هٰذِهِ الۡحُشُوۡشَ مُحۡتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الۡخَلَاءَ فَلۡيَقُلۡ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ

ابو داؤد وابن ماجہ کے راوی زید بن ارقم رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیاطین حاضر رہتے ہیں جب تم سے کوئی ایک بیت الخلاء جائے
تو کہے کہ اے اللہ مجھے خبیث شیاطین اور شیطانیات سے بچالے۔
یہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ اب مذکورہ بالا وہابی مذہب کو ایک پلے میں
اور پھر دیکھو کہ کونسا سچا ہے۔

وہابی توحید ۴۴

(وہابی عقیدہ ۴۴)

غیر مقلدین وہابیوں کی کلام اللہ کی تحریف کرکے دشمنی کرنا،

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وہابی نے قرآنی تحریف کی اور صراحۃً تغیر
تبدل سے قرآنی عبارات کے خلاف معانی کئے اور مولوی عبداللہ صاحب امرتسری
نے بھی بے لگام قرآنی تحریف کی دل لگا کر سنیئے۔

(۱) السبا ۲۲ } ولقد اٰتینا داؤد منا فضلا یا جبال اوبی معہ والطیر والنا له
الحدید ان اعمل سابغات وقدر فی السرد واعملوا صالحا انی بما تعملون
بصیر ولسلیمٰن الریح غدوها شهر ورواحها شهر واسلنا له عین القطر
ومن الجن من یعمل بین یدیه باذن ربه ومن یزغ منهم عن امرنا
نذقه من عذاب السعیر ۝

اور یقیناً ہم نے داؤد علیہ السلام کو اپنی طرف سے بڑائی دی اے پہاڑو اور پرندو
داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر تم بھی میری بار بار تسبیح بیان کرو اور لوہے کو بھی ہم نے اس

لوہے کو نرم کر دیا یہ کہ آپ زرہیں تیار کریں اور لوہے کی کڑیوں میں اندازہ برابر رکھیں
اور اعمال صالح کریں جو تم اعمال کرتے ہو میں دیکھ رہا ہوں۔

غیر مقلدین وہابیوں کی قرآنی تحریف

مولوی ثناء اللہ وہابی کی تفسیر قرآنی،

(۱) تفسیر ثنائی ۷۸ مولوی ثناء اللہ امرتسری } یا ایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة (آدم) وخلق منها زوجها

"عمل عمری" قرآنی اصول وہابی کی زبانی۔

سوانح عمری مولوی عبدالمجید صاحب ۲۲ } فرقہ ناجیہ اور فرقہ ضالہ میں مابہ الامتیاز یہ امر ہے کہ فرقہ ناجیہ ظاہر نصوص پہ اور اس دلالت اور اشارت پہ کہ فحوائے نص کے حکم میں ہے عمل کرتے ہیں۔

"عمل عمری" اسی قانون کے مطابق اب ظاہری آیت کا ترجمہ پیش کرتا ہوں اللہ تعالے نے فرمایا
اے لوگو تم اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا فرمایا (آدم علیہ السلام)
اور اسی نفس (یعنی پسلی) سے اس کی بیوی کو پیدا فرمایا۔ تحریف ثناء اللہ، اس کے
نفس سے نہیں بلکہ اس کی جنس سے۔

(۲) تفسیر ثنائی ۴۴ } الذین قالوا ان الله عهد الی رسل، الینا وکلنا، الا نؤمن لرسول حتی یاتینا القربان وائے
مسّنا بقربان، تاکله النار (ای تحرقه الصاعقة بالنار

اَلنَّارُ ۔

محمد عمر" ترجمہ۔ آیت خداوندی یہ ہے ۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے، کفار نے کہا بے شک اللہ تعالٰے نے ہمارے ساتھ عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول کو تسلیم نہ کریں حتی کہ ہمارے روبرو قربانی کر کے لائے اس کو آگ کھا جائے۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے کہ کفار نے کہا کہ اللہ تعالٰے کا عہد ہے کہ قربانی کو آگ خود بخود کھا جائے لیکن مولوی ثناء اللہ وہابی صاحب فرماتے ہیں کہ آگ مذکور کے ذریعے کاہن جلائیں ملاں جی کا ذہن کا وسیلہ کہاں سے نکال لیا اللہ تعالٰے فرماتا ہے براہ راست آگ کھائے لیکن وہابی صاحب فرماتے ہیں غلط ہے بواسطہ آگ کاہن جلائیں تو یہ تحریف قرآنی وہابی صاحب کی نرالی ہے ۔

۳۔ تفسیر ثنائی ۲۸۰ { وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ (اَنْ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ الْحَدِيْدِ بِالْاٰلَةِ وَالسَّرْدِ)

محمد عمر" آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالٰے نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کر دیا"

مولوی ثناء اللہ وہابی اس کی تفسیر فرماتے ہیں کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کو لوہے کا پیشہ سکھایا سریے اور کڑیوں کے ساتھ۔

خدائی فیصلہ

سبا ۲۲ { وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۗ يٰجِبَالُ اَوِّبِىْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ : اور یقیناً ہم نے اپنی طرف سے داؤد علیہ السلام کو بڑائی دی اے

پہاڑو داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر اللہ تعالٰے کی تسبیح بیان کرو اور پرندو تم بھی اور داؤد علیہ السلام کے لئے ہم نے لوہا نرم کر دیا۔

کہ اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالٰے نے اپنی طاقت اور حضرت داؤد علیہ السلام کی طاقت کا مظاہرہ فرمایا یعنی خداوند قدیر نے فرمایا کہ میں خالق ایسا کاریگر ہوں کہ میں نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام کے لئے سخت سے سخت دھات لوہے کو نرم کر دیا جو کسی انسان کے لئے نرم نہیں ہو سکتا سخت سے سخت دھات لوہا نرم کرتا ہو تو اس کو تیز گرم دہکتی ہوئی آگ ہی نرم کر سکتی ہے لیکن میں نے اپنے نبی داؤد علیہ اسلام کو یہ قوت بخشی کہ ان کے پاس لوہا خود بخود نرم ہو جاتا تھا کیا یہ قدرت خداوندی نہیں؟ لیکن وہابی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب قرآنی تحریف کر کے فرماتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام لوہار کی طرح آگ اور اوزاروں سے نرم کرتے

مولوی ثناء اللہ صراحۃً قرآنی اور قدرت و منشاء خداوندی کے خلاف اپنی طرف سے بکنے لگے ہیں کہ قدرت خداوندی نے حضرت داؤد علیہ السلام کے اندر یہ طاقت نہ رکھی تھی کہ ان کے پاس سخت سے سخت دھات لوہا نرم ہو جاتا تھا بلکہ ہتھیاروں سے نرم کرتے تھے۔

۴۔ تفسیر ثنائی ۵۲ { كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَاَخَذَ الْغُرْفَةَ، وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا مَّأْكُوْلًا)

محمد عمر" : (ترجمہ آیت خداوندی) اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ جب حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف لاتے تو مریم علیہا السلام کے پاس کھانے کی چیزیں موجود تھیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

حضرت زکریا علیہ السلام مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف نہیں لائے بلکہ پہاڑ میں تشریف لے گئے ۔

برادران! آمین یعنی ہم وہابی مذہب والے مولوی قرآن مجید کے معنی بے ایمانی سے غلط کرتے ہیں۔ یہ ہمارا مذہبی شعار ہے۔ اب فیصلہ تم پر ہے چاہے قرآن پر ایمان لے آؤ چاہے اپنے وہابی مولوی پر۔

(۵) تفسیر ثنائی ۴۴ | فَصُرْهُنَّ وَ اَمِلْهُنَّ اَیْ اِجْعَلْهَا مَائِلَةً اِلَیْكَ بِحَیْثُ اِذَا تَدْعُوْهَا تَمِیْلُ اِلَیْكَ ۔

ارشاد خداوندی

محمل عظمیٰ، واللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام، ان چار جانوروں کو باریک کرکے آپس میں ملا دو پھر چار رلے ہوئے قیمے کے چار حصے کرکے چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دو جب تم ان کو بلاؤ گے تو وہ چاروں قیمے کے حصے میری قدرت سے زندہ ہو کر تیری آواز پر تمہاری طرف دوڑتے ہوئے پہنچ گے تمہیں اطمینان قلبی ہو جائیگا کہ واقعی میرا رب ایسا خالق ہے کہ مردے کو قیمہ کرکے ملا کر بھی علیحدہ علیحدہ قیمہ رکھا جائے تو وہ ان کو زندہ کرسکتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا قدرت خداوندی کا مظاہرہ صحیح ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فرمان کیف تحی الموتی کا جواب شافی ہوا۔

تحریف مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ وہابی فرماتے ہیں کہ یہیں یہ مطلب نہیں بلکہ فَصُرْهُنَّ کا معنی یہ ہیں کہ

اپنی طرف مائل کرے تم سے ان جانوروں کو انس ہو جائے گا تو جب بلاؤ گے بلااکراہ وہ تمہاری طرف خود بخود دوڑتے ہوئے آئیں گے ۔

او وہابیو! اہلحدیث بننے کے دعویدارو! تمہیں اس خاص پہنچنے کی قسم ذرا انصاف سے مولوی ثناء اللہ کی اقتدا میں آمین کہنا کہ آیا منشاء ابراہیمی کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی مولوی ثناء اللہ صاحب کے معنی بموجب پیدا ہوتا ہے یا خلاف اور فَصُرْهُنَّ کے معنی اَمِلْهُنَّ کرکے ابراہیم علیہ السلام کے سوال کا خداوندی جواب شافی وکافی بنتا ہے؟ یا معاذ اللہ خداوند کریم کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ٹالنا ثابت ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اپنے نبی کو ٹال تو سکتا نہیں ٹالنا کمزوری کی علامت ہے اور کام کرکے دکھانا طاقت پر دال ہے اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی اقتدا میں آمین کہیگے تو معاذ اللہ خداوند کریم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ٹالنا ثابت ہوگا کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی کا جواب بنتا ہی نہیں تو خداوند قادر کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے تو بجائے اس کے کہ قرآن پڑھ کر تمہارا ایمان مضبوط ہو تم کفر کو پہنچ گئے تو یہ ہے تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر جس نے تمہیں کفر تک پہنچادیا اور اگر اس آیۃ کریمہ کا صریح ترجمہ کرو جیسا کہ سابقین مفسرین کرتے چلے آتے ہیں کہ اے ابراہیم چار جانور پکڑ کر قیمہ کرکے فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ آپس میں ملا دو تم نے تو سوال کیا ہے کہ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی میں تمہیں اس کے متعلق اپنی ایسی طاقت دکھاتا ہوں کہ چار مردہ جانوروں کا قیمہ کے ساتھ ذرہ بھی ایک جنس کا نہ ہو کوئی ٹکڑا کسی جانور کا ہو کوئی کسی کا تم چاروں مردوں کے اجزا کو مرکب کرکے کوٹ کے اور میں علیحدہ علیحدہ کرکے بغیر کسی وقت صرف ہونے کے چاروں کو زندہ اور تمہارے آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندہ بنا کر دکھا دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے یہ قدرت خداوندی کا تجربہ دیکھ کر اقرار فرمالیا۔

مولوی ثناء اللہ کے مطلب سے

ایک خرابی یہ لازم آئے گی کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوال کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی کے پورا کرنے سے عاجز ہو گیا دوسری خرابی یہ لازم آئی کہ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا فرمان خداوندی کا مطلب ہی صحیح نہیں بنتا جو قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے لہٰذا اس ایک آیت میں دو خرابیاں پیدا کر دیں

لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ پھر اس کی شرح اپنی تصنیف ترک اسلام میں فرما دی۔

نفس حق کے ماتحت لکھا ہے

ترک اسلام مصنفہ مولوی ثناء اللہ ۱۱۵ } پس اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ ان جانوروں کو اپنے ساتھ ہلا لینی خوگیر مانوس کر۔

کہو وہابیو کفتش ستا

۶۔ تفسیر ثنائی ۱۷۲ } جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا (نے اُلٹ دیا سقف بیوتہم علیہم)

محمد عمر:۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیۂ کریمہ میں قوم لوط علیہ السلام کو بواسطہ ملائکہ جو عذاب نازل فرمایا اس کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم نے لوطیوں کے لئے زمین کا تختہ ہی الٹ دیا تو یہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طاقت کا مظاہرہ فرمایا کہ میری یہ زبردست طاقت ہے کہ میں نے لوطیوں کے جرم عظیم کی سزا ان کو ایسے دی کہ ان کے لئے زمین کا تختہ ہی الٹ

دیا اور وہ زیر زمین ہو گئے ان کا نام و نشان ہی مٹا دیا بلکہ اس پلید زمین کو الٹ کر نیچے کر دیا اور نیچے کی تہ زمین کے اوپر کر دی ایسے مجرموں کے لئے میری یہ سزا میری ہی طاقت ہے اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب کی قرآنی تحریف

یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے صرف لوطیوں کے مکانوں کی چھتیں ہی گرا دیں۔

پر او وہابیو کون دھرم ہے ؟

تم تو یار ہندو کی مٹھائی کا لطف اٹھانے والے ہو خدا دھرم سے کہنا کہ تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس مطلب سے عذاب و طاقت خداوندی کا پورا مظاہرہ ہوتا ہے جو کہتے ہیں ان کے مکانوں کی صرف چھتیں ہی گری تھیں ایسے تو کئی لوطی چھتوں کے نیچے سے زندہ بھی نکل آئے ہوں گے جیسا کہ آج کل بھی مشاہدہ ہے کہ کسی مکان کی چھت گرے تو کوئی اس سے زخمی ہو کر زندہ بھی نکل آتا ہے۔ حالانکہ یہ منشاء خداوندی کے صراحۃً خلاف ہے۔

وہابیو! یار یہ تو بتاؤ کہ لوطیوں سے تمہیں کیسی محبت ہے؟ کہ خداوندی عذاب کو ان کے لئے قرآن کے معنی بدل کر ان کے لئے عذاب کو ہلکا ثابت کرتے ہو۔

۷، تفسیر ثنائی ۲۹۴ } وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ (اے اور اس کا مینڈھا الکبش مکان اسماعیل)

فرمانِ خداوندی

محمل عمر: اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ذبح عظیم کا فدیہ دیا تھا"

اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے واضح کر دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کی پوری کوشش فرمائی لیکن ہم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ایک عظیم ذبیحہ فدیہ دے کر اپنے دوست حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچا لیا۔ اس آیۃ مذکورہ کے پہلے ارشاد خداوندی ہے فَلَمَّا اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ماتھے کے بل لٹایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کے لئے گردن جھکائی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ذبح ہونے کے لئے گردن ڈال دی

وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم بس بس قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا تو نے خواب کو سچا کر دیا تو اس عبارت خداوندی سے صاف ثابت ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلا دی تو ارشاد خداوندی پہنچا یا ابراہیم اے ابراہیم رک جاؤ رک جاؤ تمہارا امتحان تھا اس میں تم کامیاب ہو گئے اب میں ان کی جگہ ایک اعلیٰ اور پاک دنبہ دیتا ہوں جس کے متعلق فرمایا وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ہم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ عظیم فدیہ پیش کر دیا کہ اس کو ذبح کرو اور اسماعیل علیہ السلام کو اب چھوڑ دیجئے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآن کریم کا صاف صاف انکار کر دیا اور کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کو لٹایا نہیں اور نہ ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری رکھی بلکہ اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبے کا حکم دے دیا حالانکہ قرآن کریم میں وَ فَدَیْنٰهُ مذکور ہے کہ ہم نے اس کو اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبے کا فدیہ دیا یعنی رب العزۃ نے حضرت ابراہیم

علیہ السلام کو جو آسمانی دنبہ بھیجا اس کا بھی انکار کر دیا تو یہ فَدَیْنٰهُ آیت قرآنی کا صاف انکار ہے۔

آیت وَفَدَیْنٰهُ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا قرآنی تحریف کرنا

ارشاد خداوندی	مولوی ثناء اللہ
(۱) ارشاد خداوندی وَفَدَیْنٰهُ ہم نے ذبح عظیم کا فدیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا جیسا کہ حدیثوں میں ذکر ہے کہ اللہ تعالے نے جنتی دنبہ عطا فرما دیا۔	مولوی ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ (اے آمَنّٰاهُ) یعنی اللہ تعالے نے اپنی طرف سے فدیہ نہیں بھیجا بلکہ صرف ذبیحہ کا حکم دے دیا۔
(۲) ارشاد خداوندی فَلَمَّا اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام چھری چلانے کے لئے جھکے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہونے کے لئے جھکے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ماتھے کے بل لٹایا۔	(ا) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لٹانے کا انکار۔ (ب) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلانے کا انکار۔ (ج) اللہ تعالے کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھری چلانے سے روکنے کا انکار۔

۸۔ تفسیر ثنائی ۱۷۷ } وَشَهِدَ شَاهِدٌ (صَبِیٌّ لِلْحَدِیْثِ) مِّنْ اَهْلِهَا (اے اَظْهَرَ رَاْیَهٗ هٰكَذَا) - اور ایک گھر کے بچے نے شہادت دی (لڑکے نے بات کی، زلیخا کے اہل سے تھی یعنی اپنی رائے کا اظہار کیا)۔

مولوی ثناء اللہ صاحب

"محمل عمر" مولوی ثناء اللہ صاحب نے آیت مذکورہ کی تفسیر بیان فرمائی ہے کہ زلیخا کے خاندان سے ایک لڑکے نے اپنی رائے کا اظہار کیا، مولوی ثناء اللہ کی اس تفسیر سے ثابت ہوا کہ وہ لڑکا بڑا تھا صرف نابالغ تھا اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس تفسیر سے جو اجماع امت نے ترجمہ کیا ہے اس کا رد ہو گیا۔ اور اس میں وہابیوں کی تکذیب قرآنی ثابت ہوئی اور حقیقت یہ ہے کہ بچہ گود میں تھا جو بولا اور اللہ تعالے نے حضرت یوسف علیہ السلام کا معجزہ ظاہر فرمایا کہ ان کی شہادت کے لیے گود کا بچہ بول اٹھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں شہادت دی اور یہ پختہ شہادت تھی جس کو رب العزۃ نے قرآن بیان فرمایا اور اگر یہ ترجمہ کیا جائے کہ رائے کا اظہار کیا تو اس میں تقویت نہیں کیونکہ جو رائے پیش کر سکتا ہے وہ کسی کے سکھانے سے غلط بیانی بھی کر سکتا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تطہیر میں فرق آتا ہے اور گود کے بچے کے شہادۃ دینے میں جھوٹ کا احتمال ہی نہیں ہے تو یہ مولوی ثناء اللہ کی قرآن کریم کے خلاف بناوٹ ہے اور مولوی ثناء اللہ کا حضرت یوسف علیہ السلام کو داغدار بنانا مقصود ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۹۔ تفسیر ثنائی ۲ پ ۳۱ } وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ وَحَمْلُ الثَّمَانِيَةِ كِنَايَةٌ عَنْ عَظَمَةِ كِبْرِيَائِهِ سُبْحَانَهُ، اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رب کے عرش کو قیامت کے دن

اور فرشتے اپنے اوپر اٹھائیں گے۔ ۸ آٹھ ملائکہ کے اٹھانے کا مطلب اللہ سبحانہٗ کی کبریائی کی عظمت مراد ہے،

"محمل عمر" یعنی عرش کو آٹھ فرشتوں کا اٹھانا رب تعالے کا ارشاد ہے جس کے مطلب کی وضاحت کی ضرورت ہی نہیں ایسا نہیں ہے کہ ہر طبقے کا انسان بآسانی سمجھ سکتا ہے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی فرماتے ہیں اس کا یہ مطلب غلط ہے بلکہ اس کا مطلب صرف کبریائی عظمت ہے اور کچھ نہیں اب تو کہدو وہابیو ولا الضالین کیونکہ جو شخص رب العالمین کے صریحی آیت کا منکر ہے وہ گمراہ ہے اور گمراہ کی اقتدا جہنم میں لے جائیگی اب تم سوچو کہ جس مذہب کے مقتداؤں کا یہ حال ہو کہ قرآن مجید کی صریحی آیت کا انکار کیا جاتا ہے۔ اس مذہب پر عمل کرنے سے راستہ جہنم کی طرف لے جائے گا یا جنت کی طرف؟

قرآن نے مولوی ثناء اللہ صاحب کا رد کر دیا۔

ثمانیۃ کی تعداد مولوی ثناء اللہ کے عقیدے کو غلط ثابت کرتی ہے اور اس سے وہابیوں کی تکذیب قرآنی ثابت ہو گئی۔

(۱۰) تفسیر ثنائی ۱۰۸ } مَا فَرَّطْنَا وَتَرَكْنَا ، فِي الْكِتٰبِ وَاِنَّهٗ عِلْمُ الْبَارِيْ ،

"محمل عمر" مولوی ثناء اللہ صاحب اس آیت میں بھی آیت قرآنی کی صریحی تحریف کر رہے ہیں۔

فرمان خداوندی

ہم نے کتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) تحریراً کوئی شیٔ نہیں چھوڑی۔ یعنی ذرہ ذرہ لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْ

اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۔ اور فرمایا ہر چھوٹی اور بڑی چیز لکھی ہوئی
اللہ تعالٰے نے اس آیتِ کریمہ میں لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ثابت کیا اللہ تعالٰے فرماتے
ہیں نے لوحِ محفوظ میں ہر ذرے ذرے کو لکھ رکھا ہے لیکن

مولوی ثناء اللہ کی تفسیر میں

مولوی ثناء اللہ وہابی اس آیت کا مطلب اُلٹ بیان کرتے ہیں کہ ذرہ ذرہ کتاب
لوحِ محفوظ میں اللہ تعالٰے نے نہیں لکھا بلکہ صرف علمِ خداوندی میں ہے۔
کیوں جی وہابیو فرماؤ فرقہ وہابیہ منکر قرآن ہیں یا نہیں ؟ یہ تو صاف صاف آیات
صریحہ ہیں جن کی ہیرا پھیری کی جا رہی ہے۔ پھر بھی تمہارے موحد ہونے میں کوئی فرق لازم
نہیں آتا یہ تمہارے گھر کا مسئلہ ہے جی

۱۱۔ تفسیر ثنائی ۲۱۰ } لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ دائے معلوماتہ ومقدوراتہ (ایضًا)
اللہ تعالٰے کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

فرمان خداوندی

"محل غور" یہ ہے کہ اللہ تعالٰے کے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب

فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اس کو معلوم ہے اور جس پر اس کو قدرت
ہے اس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔

اس آیۂ کریمہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے کلمات کے مطلب خداوندی کو ہی سرے سے
بدل دیا کہ کلمات سے مراد اس کے معلوم مراد لئے حالانکہ یہ صراحۃً قرآن مجید کے کلمات کے خلاف

ہے سیدھی سی بات کیوں تسلیم نہیں کر لیتے کہ اللہ تعالٰے نے جو فرما دیا ہے اس کلمے کے لئے
بدلی نہیں کیا کوئی کلمہ ایسا بھی ہے جو اس کے علم میں نہیں اور جس پر اس کی قدرت نہیں۔
خداوند کریم کا خوف کرو۔ یہ جرأت مولوی ثناء اللہ وہابی کی ہی ہے کہ اللہ تعالٰے فرماتے
لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ اللہ تعالٰے کے کلمات کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا لیکن مولوی ثناء اللہ
صاحب نے کلمات اللہ کو خوب سرے سے بدلا اب مسلمانو تم سوچو کہ کون سچا ہے ؟

۱۲۔ تفسیر ثنائی ۲۵۶ } واذا وقع القول علیھم دائے اذا شارفت الساعۃ
علیھم بظھور علاماتھا اخرجنا لھم) اے واجاء الموعود
(دابۃ من الارض) ایۃ دابۃ ومن ایۃ ارض تخرج
اللہ اعلم (حاشیہ) لیست بدابۃ لھا ذنب ولکن لھا لحیۃ
معانہ یشیر الی انہ رجل ۔

فرمان خداوندی

"محل غور" اللہ تعالٰے نے اس آیۂ کریمہ میں فرمایا کہ جب ان پر عذاب الٰہی کا نزول ہوگا تو
ہم ان کے لئے زمین سے ایک دابۃ نکالیں گے جو قیامت کے نشانات سے ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب

ایسا دابۃ نہیں کہ جس کی دم ہوگی بلکہ داڑھی والا ہوگا جس سے اشارہ اس طرف
ہے کہ وہ آدمی ہوگا یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب نے فرمان خداوندی دابۃ الارض
کو بدل دیا کہ وہ داڑھی والا ہوگا دم دار نہیں۔

نوٹ : میرا خیال ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے داڑھی والا مراد لے کر
وہابی کو دابۃ الارض بنانے کی کوشش کی ہے کہ بقول خداوندی قرب قیامت

وہ بڑی داڑھی والا پیدا ہوگا۔ جو دنیا میں فساد برپا کر دے گا اور داڑھی والوں کی اکثریت اور لمبائی میں بھی فرقہ زیادہ ہے۔ جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب وہابیوں کے آقا نے بیان فرمایا بولو وہابیو

آ ——————— مین

یہ ہے تمہارا مولویوں کا آقا جس نے قرآن کے معانی بدل دیے اپنی مرضی کے معانی بنالئے واقعی اگر یہی مراد تھا تو اللہ تعالٰے نے انسانا ذالحیۃ کیوں نہ فرما دیا۔

۱۳۔ تفسیر ثنائی ۷۶۱ } ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ دبک مائۃ الف الی مالانہایۃ لہ،

فرمانِ خداوندی

"محمد عمر" اللہ تعالٰے نے اس آیۃ کریمہ میں ہزار سال کا اندازہ دنیاوی مقرر فرمایا ہے لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب

نے خداوند کریم کے اس اندازے کا انکار کر کے سو ہزار سال یعنی لاکھ برس ترجمہ کیا ہے بلکہ کان مقدارہ کی حد الی مالانہایۃ لہ سے توڑ دی۔

خداوند تعالٰے کی مقررہ حد کو توڑنے والا منکر قرآن کریم اور پکا وہابی ہے مسلمان سے یہ تحریف قرآنی نہیں ہو سکتی۔ میرے خیال میں تو ایسی تحریف تو آریہ اور عیسائی بھی نہ کر سکے ہوں گے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۴۔ ترک اسلام مصنفہ ثناء اللہ ۱۱۰ } بینیئے! اصل مضمون قرآن شریف میں صرف اتنا ہے کہ

کافروں نے حضرت ابراہیمؑ سے سوال وجواب میں مغلوب ہو کر ایک تجویز نکالی کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے کیونکہ ہمارے معبودوں (بتوں) کو تنگ کرتا ہے اس پر خدا نے فرمایا کہ ہم نے آگ سے کہدیا کہ اے اگنی (آگ)، تو ابراہیمؑ کے حق میں سلامتی والی سرد ہو جائیو۔

"محمد عمر" اس عبارت میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے آگ سلگانے کا ہی سرے سے انکار کر دیا قُلْنَا يَا نَارُ قرآن پاک کے الفاظ ہیں اگر سلگی ہی نہیں تو آگ کا مصداق کیسے بنیگی بلکہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ میں نے لکڑیوں کو کہ دیا کہ تم سلگنا نہیں۔

تیسری خرابی یہ بنتی ہے کہ آگ کو ہی نہ جلنے دینا یہ اتنا کمال نہیں جتنا کمال سلگی ہوئی آگ کے انگارے ہوں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس میں بیٹھے ہوں اور آگ اپنا اثر ٹھنڈا کر دے اور ٹھنڈی ہو جانے کا کمال ہے۔ تو اس کریہ میں بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی واضح ہے اور انکار قدرۃ خداوندی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۵۔ ترک اسلام ۱۱۱/۱۱۲ } قرآن شریف میں بھنی ہوئی مچھلی کا کہیں ذکر نہیں ہاں اس مقام پر یہ سوال ہے کہ مچھلی کے کودنے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس مقام کو کیونکر پہچانا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے بتلا دیا تھا کہ یہ مچھلی دریا میں کود جائے گی وہاں ہی تیرا مطلوب ہوگا اس لئے حضرت موصوف کو بتلایا گیا کہ اس مچھلی کا خیال رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

"محمد عمر" وہابیو تم نے تو یار ہو دشمن قرآن کو تحریف میں پچھاڑ دیا ہے۔

آتِنَا غَدَاءَنَا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان کو فرمایا کہ صبح کا ناشتہ

لاؤ اب مولوی ثناء اللہ اور ان کے فرقہ وہابیہ سے کوئی عقلمند دریافت کرے کہ مولوی صاحب ناشتہ بھنے ہوئے گوشت کا ہوتا ہے یا کچے کا پھر تو کرنے کہا فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ کہ میں مچھلی کو بھول آیا ہوں لڑکی کی زبانی مچھلی کا ثبوت ملا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی مچھلی کا گوشت ثابت ہوا۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب کا انکار کرنا کہ مچھلی کا کہیں ذکر نہیں تو یہ قرآن کریم پر بہتان عظیم ہے اور تحریف قرآنی ہے اب وہابیو تم سوچو کہ کتاب اللہ کا محرف فرقہ کون ہوا اور تم کون ہو۔

۱۶۔ ترک اسلام ۱۱۹ } بیشک حکم ہوا تھا کہ ہر ایک قسم سے دو دو جانور سوار کرے مگر کل دنیا کے نہیں بلکہ جتنے جاندار حضرت نوح کے اردگرد تھے یا یوں کہیے کہ جتنے جاندار ان کو کھیتی باڑی اور دیگر ضروریات زندگی میں کار آمد تھے تاکہ امور معاش نہ رکیں چیونٹیوں اور بھڑوں سے انہیں کیا مطلب۔

فرمانِ خداوندی

محمد عمرؒ: وَقُلْنَا احْمِلْ مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ہم نے نوح علیہ السلام کو کہا کہ تمام اقسام کے ہر جوڑے کو کشتی میں سوار کرو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

نے قرآن کریم کی صاف عبارت کا انکار کرتے ہوئے وہابیت کا ثبوت دیا کہ تمام دنیا کے جانور نہیں بلکہ جتنے جانور حضرت نوح علیہ السلام کے اردگرد تھے یا ضروریات زندگی کے جانور مراد ہو سکتے ہیں کل نہیں تو یہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا صاف صاف انکار

قرآنی ہے اور اپنی مرضی کی تحریف قرآنی ہے۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

۱۷۔ ترک اسلام ۱۲۰ } بچہ کی پیدائش کے متعلق اطباء کی یہ تحقیق ہے کہ ماں کی منی منعقدہ اور باپ کی منی عاقدہ ہے یعنی عورت کی منی مثل آٹے کے سمجھ اور مرد کی مثل پانی کے آٹا پانی سے انعقاد پاتا ہے۔ پس عورت کی منی کو اگر قوۃ عاقدہ مناسب پہنچ جائے تو انعقاد ممکن ہے پھر کیوں ممکن نہیں کہ صدیقہ مریم کے رحم میں کسی خاص اثر سے قوۃ عاقدہ پہنچ کر جب انعقاد ہو گئی ہو اس نظریہ کی توضیح آج کل ہم مشاہدہ سے پاتے ہیں کہ مرغی کے انڈوں کو بغیر مرغی کے بھی اگر مناسب طریق سے اندازہ کے ساتھ سینک پہنچایا جاتا ہے تو بچے پیدا ہو جاتے ہیں مرغی کے سینے کی حاجت ہی نہیں رہتی ٹھیک اسی طرح یا کسی خاص صورت سے صدیقہ مریم کو مرد کی منی سے انعقاد کی حاجت نہ رہی یا صرف اسی کی منی میں دونوں قوتیں ہوں یا اس کے رحم میں کوئی خاص تاثیر ہو جس سے اس کی منی کو انعقاد ہو گیا ہو تو کیا خرابی؟

محمد عمرؒ: اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کر کے اپنے کمال قدرت کا نمونہ پیش کیا کہ لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ دونوں کی منی مل جانے سے ہی انسان پیدا ہو جاتا ہے اگر مرد کی منی غالب ہو تو لڑکا اور اگر عورت کی منی غالب ہو تو عورت یہ بھی قدرت اور اجازت سے نطفتین کے ملنے سے بچی بچہ پیدا ہوتے ہیں میں چاہوں تو نطفتین کو ٹھہرنے دوں یا نہ جو چیز تیار ہوتی ہے۔ اجازت خداوندی سے پیدا ہوتی ہے اگر اس کا ارادہ نہ ہو تو قطرہ ہی ضائع کر دے تو اس

اختیار خداوندی کا ذکر فرماتے ہیں رب العزت اپنے کمال پیدائش کا اظہار فرمایا کر میں اگر چاہوں تو بغیر باپ کے قطرے کے ہی انسان کو پیدا کر دوں تو بجائے اپنے خداوند کریم وحدہٗ لاشریک کے کمال قدرت بیان کرنے کے سائنس کو مقدم سمجھا اب فیصلہ تم پہ ہے کہ او موحد و یہ تمہاری توحید ہے کہ توحید خداوندی کے کمالات کو ثابت کرنے کی بجائے سائنس کو اپنا رہے ہو اگر تمہارا خداوند تعالےٰ سے تعلق خاص ہوتا تو تم سائنس کا رد کرتے اور کمالات خداوندی کو بدلائل ثابت کرتے یہ ہے تمہاری توحید کا نمونہ کہ تم منکر واحدانیت خداوندی ہو اور کمالات خداوندی کے مکذب ہو اس تکذیب قرآنی میں تم آریہ عیسائی جنگلی دھریہ سے بھی سبقت لے گئے ہو۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

۱۸۔ ترک اسلام ۱۳۱ } فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ

جس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان جب روحانیات میں تجسس احوال کے لئے جاتے ہیں تو ستاروں کی تاثیران کو وہاں پہنچنے سے مانع ہوتی ہے نہ یہ کہ ستاروں سے ٹوٹ کر ان سے مارے جاتے ہیں اس کی مثال ایسی سمجھو کہ تیز جلتی آگ کی طرف کوئی شخص زور سے جانا چاہے اور آگ کا سینک اور شعلہ اس کو رسائی سے مانع ہو۔

"محمد عمر" سبحان اللہ وہابیو رب العزۃ نے سچ فرمایا ہے کہ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن کریم کو پاک لوگ چھو سکتے ہیں پلید انسان کتاب خداوندی کو چھو نہیں سکتا اب تم کھیرا "گوہ" "بجو" کھانے والے کتے اور خنزیر وغیرہا کا معرق پانی پینے والے اور نجس پانی مٹی اور پیشاب کا عکس پانی سے وضو اور غسل کرنے والے منی سے لبریز پاک خوراک سے اجتناب کرنے والے

علام قرآن کریم کو کیسے سمجھ سکتے ہو مولوی ثناء اللہ صاحب کا فرمان خداوندی کو جھٹلانا اس آیۃ کی بھی واضح ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ ہم نے ستاروں کو شیاطین کی مار کے لئے مقرر کر دیا ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ نہ یہ کہ ستارے ٹوٹ کر ان سے مارے جاتے ہیں، قرآن کو جھٹلا کر سائنس کو ثابت کرنے کی کوشش کی دکر سائنس کی تائید سے قرآنی صداقت بیان کی تو اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ فرقہ وہابیہ قرآن کریم کا صراحۃً مکذب ہے مکذب قرآن فرقہ موحد کہلائے تو ایسے فرقے کو موحد کہلانے سے شرم کرنی چاہیئے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۹۔ ترک اسلام ۷۷ } ایک جنتی کو متعدد حوریں ملنے کا ثبوت کسی آیت یا حدیث صحیح سے دیں گے تو ہم بھی جواب کے ذمہ دار ہوں گے۔

"محمد عمر" اس آیۃ کریمہ میں مولوی ثناء اللہ نے قرآنی تکذیب کی ہے۔

او وہابیو وَلَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ سے تعدد ازواج اور حورعین سے حوروں کا ثبوت قرآن سے ثابت ہوا اور تم دن رات سے قرآن کریم کو بدل کر آریوں کو خوش کرتے ہو یاد رکھو میدان حشر میں تم آریوں کی جماعت سے ہی اٹھائے جاؤ گے۔ مسلمانوں کی جماعت سے تمہارا حشر نہ ہو گا۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

۲۰۔ ترک اسلام ۹۸ } ہوائی جہازوں نے کیا کیا کام کئے ہیں اور ہوا کے چلتے چلتے

آیۂ خداوندی کی رو سے غیر مقلد وہابی مکذب قرآن ثابت ہوا لیکن مولوی ثناء اللہ
نے پرندوں کو انسان کہہ کر قرآنی تحریف کی۔

۲۲۔ ترک اسلام ۱۰۲ } (اونٹنی) کا پتھر سے نکلنا قرآن میں مذکور نہیں۔

تواتر سے یہ ذکر چلا آرہا ہے جس کو متقدمین و متاخرین نے بیان کیا اور آج تک
کسی نے انکار نہیں کیا سوائے مولوی ثناء اللہ کے دیکھئے۔

البدایۃ والنہایہ ۱/۱۳۳ } فَقَالُوْا لَهٗ اِنْ اَنْتَ اَخْرَجْتَ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ وَاَشَارُوْا اِلٰى صَخْرَةٍ هُنَاكَ نَاقَةً
مِنْ صِفَتِهَا كَيْتَ وَكَيْتَ ایک متعین پتھر سے انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو
کہا کہ ایسی ایسی اونٹنی نکال دو تو اللہ تعالےٰ نے جواب دیا کہ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ
فِتْنَةً لَّهُمْ ، ہم ان کے لئے اونٹنی ان کی آزمائش کے لئے بھیجنے والے ہیں بتلائیے
قرآن کریم کا انکار نہیں تو اور کیا ہے۔

۲۳۔ ترک اسلام ۱۰۳ } قرآن شریف کے معنی تو صاف ہیں کہ جب تک بنی اسرائیل میدان
میں رہے جانوروں کے شکار سے خدا نے ان کی پرورش کی
یہی مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآن کریم کی اصل مراحۃ کا انکار کیا ہے جس کا ذکر
پہلے ہو چکا ہے۔

۲۴۔ ترک اسلام ۱۰۴ } بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے تا نزول قدرت
کے ماتحت مردہ زندہ ہوا گائے کے ذبح سے آپ گھبرائیے
نہیں اس لئے ذبح کرائی تھی کہ بنی اسرائیل اس کی پرستش اور عبادت میں پھنسے ہوئے تھے۔
"محمد عمر"۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مضمون میں بھی اصل واقعہ اور قرآن کریم

ہیں۔ بس یہی ہوائی جہاز تھا جو سلیمان علیہ السلام کے حکم سے چلتا تھا۔
"محمد عمر" ہوائی جہاز مولوی ثناء اللہ کی خود ساختہ تحریف قرآن کریم کے صاف الفاظ
ہیں۔ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ اس آیۂ کریمہ نے مولوی ثناء اللہ
کو مکذب قرآن کریم ثابت کر دیا اللہ تعالےٰ فرماتے ہے کہ ہوا کو ہم نے سلیمان علیہ السلام
کے تابع کر دیا بغیر کسی آلے کے ہوا سلیمان علیہ السلام کے تخت کو اٹھاتی تھی ہوا کا حکم
ہونا اور سلیمان علیہ السلام کے حکم کی تعمیل کرنا اس میں سلیمان علیہ السلام کا شان و کمال
ہے۔ جس کا مکذب مولوی ثناء اللہ وہابی ہے جس نے تحریف قرآنی سے کام لیا ہے
ہوا جہاز کو تابع کر سکتی ہے لیکن ہوائی جہاز ہوا کو تابع نہیں کر سکتا رب العزۃ نے
ہوا کو ہی سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا جس کا وہابی منکر ہے۔

۲۵۔ ترک اسلام ۱۰۱ } پس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ جو لوگ کعبہ کو گرانے کی نیت سے
آئے تھے عربوں کی ایک پھرتیلی اور تیز رو فوج جو گروہ کثیر تھی آ پہنچی جنہوں نے ان
کو گوپیوں کے ذریعے سے پتھر مار کر تباہ کر دیا۔

فیصلہ خداوندی

"محمد عمر" سورہ الم ترکیف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ
طَيْرًا اَبَابِيْلَ اور اللہ تعالےٰ نے اصحاب فیل پر ابابیل پرندے بھیجے (مولوی
ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں)
عربوں کی ایک تیز رو اور پھرتیلی فوج آپہنچی وہابیو! بتاؤ کیا یہ تکذیب قرآنی
نہیں خداوند کریم فرماتے طَيْرًا اَبَابِيْلَ وہابی کہے نہیں عربوں کی پھرتیلی فوج آئی

کی تکذیب کی ہے۔

قرآنی فیصلہ

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ کیوں جی وہابیو بتا
اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ ہوتا تو گائے ذبح کرانے کی رب العزۃ کو کیا ضرورت
تھی مذبوحہ گائے کا گوشت مردے کو مارنے کا کیا مطلب لوگے ؟

اس آیت میں رب العزۃ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طاقت بیان فرمائی اسی لئے
کے ہاتھ سے ذبح کرائی اور اپنی قدرت کو ظاہر کرنا مقصود تھا کہ ہم چاہیں تو مردہ گوشت
کو مردے سے ماریں تو مردہ زندہ ہو جاتا ہے لیکن نبی اللہ کے دست مبارک سے یہ عمل
کرایا تاکہ خداوندی قدرت اور نبی اللہ کی طاقت کا مظاہرہ ہو جس کا مولوی ثناء اللہ
نے انکار کر دیا اور مولوی ثناء اللہ کا مقصود بھی یہی ہے جو اس نے اپنی تحریر سے ظاہر
کر دیا اور گائے بھی ولی اللہ کی تھی فافہم۔

۲۵۔ ترک اسلام ۱۰۶ } سنئے قرآن شریف میں صرف اتنا مضمون ہے کہ سامری نے دل
بہلانے کو ایک تماشا کیا چاندی سونے کا زیور گلا کر ایک بچھڑا
بنایا جو آواز دیتا تھا چنانچہ ارشاد ہے لہ خوار کس طرح سے آواز آتی تھی؟ جیسے
آج کل مصنوعی چڑیوں کو دبانے سے آتی ہے اسی قسم کے سوراخ رکھے تھے جو
ان میں ہوا بھرنے سے آواز آتی تھی۔

"محمد عمر" قرآن پاک میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے طور سے واپسی پر جب سونے چاندی کے بچھڑے سے بچھڑوں والا آواز سنا تو فرمایا
فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ اے سامری تمہارا کیا حال ہے قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ

يَبْصُرُوا بِهِ مجھے نظر آیا جو ان لوگوں کو نظر نہیں آیا دوسرے مقام پر فرمایا فَقَبَضْتُ
قَبْضَةً مِنْ أَثَرِ الرَّسُولِ میں نے رسول کے قدموں کی مٹی ایک مٹھی لی فَنَبَذْتُهَا
اس کو میں نے جمادات کے اس بچھڑے کے منہ میں ڈال دیا تو وہ بچھڑے کی آواز دینے
لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول علیہ السلام کے قدموں کے تلووں کی مٹی کی برکت
تھی جس نے جمادات کے بچھڑے کو بولنے کی طاقت عطا فرمائی مولوی ثناء اللہ وہابی
نے قرآنی انکار کرتے ہوئے رسول علیہ السلام کے قدموں کی مٹی کی برکت
اور اس کے اصل آواز کا انکار کر کے کہہ دیا کہ مصنوعی چڑیا کی طرح دبانے سے بولتا تھا
یہ تکذیب قرآنی ہے۔ اب جس کا دل چاہے مولوی ثناء اللہ کی اقتدا کر کے قرآن کا انکار
کرے اور چاہے قرآن کریم کا اقرار کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ کو منکر قرآن کہہ کر نبی اللہ
کے قدموں کی مٹی کے اثر پر ایمان لائے کہ واقعی بفرمان خداوندی نبی اللہ کے قدموں کی
مٹی کی ایسی برکت ہو سکتی ہے۔

۲۶۔ ترک اسلام ۱۰۸ } اس آیت میں حضرت ابراہیم کے ایک خواب کا قصہ مذکور ہے۔
کہ انہوں نے خواب میں بیٹے کو ذبح کرتے دیکھ کر اس کام پر آمادگی
ظاہر کی تو خدا نے ان کو اس کام سے روک دیا اور فرمایا قربانی کرنی ہو تو ذبیحہ کرو۔

"محمد عمر" مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی نے اس عبارت میں مسلمانوں کو دھوکہ دینے
کے لئے قرآن کریم کی صراحۃ تکذیب کی ہے۔

خدائی فیصلہ

الصّٰفّٰت ۲۳ } فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام جھک گئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کو پہلو کے بل لٹایا ذبح کرنے کے لئے، ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آواز دی کہ اے ابراہیم تیرا خواب سچا ہو گیا بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالٰے نے اس آیت مذکورہ میں ثابت کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے جھکے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہونے کے لئے جھک گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے پہلو کے بل لٹایا تو اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ میں نے آواز دی کہ اے ابراہیم تیرا خواب سچا ہو گیا تو اسماعیل کو چھوڑ دے یہ ہے قرآن کتاب اللہ فرمان خداوندی

مولوی ثناء اللہ وہابی کی تحریف قرآنی

لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹے کو ذبح کرنے کا خواب دیکھ کر صرف آمادگی ظاہر کی تو خدا نے اس کو روک دیا تو مولوی ثناء اللہ کا قرآن کریم سے صاف انکار ظاہر ہے اللہ تعالٰے فرماتے ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو زمین پہ لٹا دیا لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کہتے ہیں نہیں صرف آمادگی ظاہر کی تو مولوی ثناء اللہ وہابی کا قرآنی انکار ہے تو مولوی ثناء اللہ وہابی نے قرآن تحریف کر کے قرآن کریم کا انکار کیا ہے تو مثال مشہور ہے دگرو جھاندے ٹپنے چیلے جان شریف ثابت ہوا کہ وہابی فرقہ قرآن کا منکر و منحرف ہے۔

وہابی مذہب کا ملائکۃ اور قرآن سے انحراف

۲۶۔ فتوی ثنائیہ $\frac{1}{216}$ } س، ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے یا دو آدمی یا دو بادشاہ زیادہ صحیح قول کونسا ہے،

ج: میری تحقیق یہ ہے کہ آدمی تھے تفسیر فتح البیان کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲ محرم ۳۹ھ

فرمان خداوندی

اس آیۃ کریمہ میں وحدہٗ لاشریک نے قرآن کریم میں مَلَکَیْنِ کا لفظ ارشاد فرمایا کہ ہاروت اور ماروت دو فرشتے تھے۔ ملک کی تثنیہ ہے جس کے معنی قرآن کریم میں فرشتے کے ہیں۔ رب کریم نے ہاروت اور ماروت دونوں کو فرشتے فرمایا اور وہابی الاپتا ہے کہ فرشتے نہیں بلکہ آدمی تھے اب فیصلہ تم پہ ہے۔

وہابی مذہب

"میری تحقیق یہ ہے کہ آدمی تھے"

مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کی اس تحریر سے دو مطلب ثابت ہوئے۔

(۱) وہابی مذہب خدا کے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کے فرشتے ہونے کے منکرین ہیں۔

(۲) وہابی اس مسئلہ میں مکذب قرآن مجید ہے۔

وہابیوں کی قرآنی تحریف کے چند نمونے فقیر نے تمہارے سامنے پیش کئے ہیں۔ ایسی تحریف میرے خیال میں کسی آریہ اور عیسائی نے بھی نہیں کی جو وہابی نے کرکے دکھادی اب تم فیصلہ کرلو وہابی یہودیوں کی ہم مثل ہے یا اسلامی حمایت میں یہ فرقہ کام کرتا ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کی تحریف قرآنی پر وہابی داد

الاعتصام ۳۰ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ

مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء

علوم دین کے گلزار تھے ثناء اللہ
ادب کے قلزم زخار تھے ثناء اللہ
انہوں نے سنت و توحید کو فروغ دیا
وطن کے ذہن ضیاء بار تھے ثناء اللہ
کوئی بھی مذہبی نکتہ کب ان سے پنہاں تھا
مثال دیدۂ بیدار تھے ثناء اللہ

یہ چند اشعار وہابیوں نے ان کے مرنے کے بعد ان کی تعریف میں پڑھے جن سے وہابی مذہب میں ان کی مقبولیت کا علم عوام مسلمانوں کو ہو گیا ہے اور وہابی مذہب کی توحید کا بھی علم ہو گیا کہ غیر مقلدین وہابیوں کو خداوند کریم اور قرآن کریم سے کتنی محبت ہے اور کیسا عمل ہے اور قرآن کریم کو کیسا جانتے ہیں صحیح یا غلط اقرار یا انکار اور اپنے وہابی اکابرین کا علم حکم قرآنی سے کم سمجھتے ہیں یا زیادہ قرآن کریم کو مقدم سمجھتے ہیں یا اپنے ملاؤں کو؟

قرآنی فیصلہ

کتاب اللہ کو بدلنا یہودیوں کی سنت ہے

(۱) المائدہ ٦/٣ } فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ۔

یہودیوں کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا کیونکہ وہ خداوندی آیتوں کو اپنے مقام سے بدلتے تھے اور جو ان کو نصیحت دی گئی اس سے کچھ انہوں نے بھلا دیا۔

اس آیۂ کریمہ خداوندی سے ثابت ہوا کہ یہودیوں نے خداوندی وعدے پر صحیح ایمان لانے کی عہد شکنی کی اور جو ان کو نصیحت دی جاتی تھی ان سے بعض کو وہ چھوڑ دیتے اور آیت خداوندی کو بدل کر بیان کرتے بعینہٖ یہی فرقہ وہابیہ کا وطیرہ ہے جیسا کہ مولوی ثناء اللہ وہابی کی تحریف شدہ چند عبارات قرآنیہ تمہارے سامنے پیش کی گئیں اور مولوی ثناء اللہ کوئی معمولی وہابی نہیں ہے بلکہ وہابی مذہب کا سرغنہ ہے جنہوں نے قرآنی آیات کی تحریف کی ہے۔

(۲) النساء ٥/٢ } مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ
بعض یہود کلمات اللہ کو بدل دیتے تھے۔

(۳) المائدہ ٦/٦ } وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ

اور بعض یہودیوں سے جھوٹ کے سننے والے ہیں اور دوسری قوم کو سننے والے ہیں'

دوسری قسم کی باتیں جو آپ کے پاس نہیں آتے اور آپ کی باتوں کو اُلٹ پلٹ بیان کر دیتے ہیں۔

ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُلٹ پلٹ کرنا یہود کا شیوہ تھا اب تم بھی قرآن پاک اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُلٹ پلٹ بیان کرتے ہو اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

مولوی عبد القادر روپڑی نے عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ کے معنی کدھر کے مناظرہ میں تبدیل کئے جس کو انجمن کے صدر مدرس شاہد ہیں انہوں نے میدان مناظرہ میں کہدیا کہ حافظ عبد القادر صاحب نے قرآن کریم کے معنی تبدیل کئے ہیں۔

خداوند کریم کے نزدیک کلام اللہ کو بدلنا کفار کا شیوہ ہے

۴۔ الفتح ۲۶/۲ } يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ ۔ کفار کا ارادہ ہے کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔

کیوں بھئی وہابیو اب تم ہی فیصلہ کرو کہ رب کریم فرماتے ہے کہ کفار کلام اللہ کے بدلنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن بدل نہیں سکتے کیونکہ فرمان الٰہی ہے۔ نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور اس کے نگہبان بھی ہم ہی ہیں لہٰذا کفار کو جرأت نہ پڑی کہ وہ قرآن کریم کو بدلیں کوشش ضرور کی مگر تم وہابیہ نے بھی اپنی پوری طاقت سے بدلنے کی کوشش کی اب تم سوچو تم کون ہو مولوی ثناء اللہ کی تحریر لکھی گئی اس کا تو شروع ہو گیا۔ مولوی ثناء اللہ کا رد کر کے اپنے وعدے کو میرا رب کریم پورا کر رہا ہے۔ مسلمانو کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ وہابی

(وہ تاب ہو جائیں گے ہرگز نہیں یہ لوگ اپنے مولویوں کے جال میں پھنس چکے ہیں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

(۵) البقرہ ۱/۹ } اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔

کیا پھر تم طمع کرتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے نزدیک ایمان دار بن جائیں گے حالانکہ ان سے ایک فرقہ اللہ تعالےٰ کے کلام کو سنتے تھے پھر سمجھنے کے بعد اس کو بدل دیتے تھے اور وہ اپنے تبدیل کرنے کو جانتے تھے دکہ ہم کلام اللہ کو تبدیل کر رہے ہیں

کیوں بھئی مسلمانو یہ فرقہ وہابیہ اور یہودیوں میں بموجب اس آیت کریمہ کے کچھ فرق ہے؟ یہودیوں نے جس بے دردی سے کتاب اللہ کو بدلا اسی بے دردی سے وہابیوں نے قرآن کریم بدلنے کی کوشش کی اور کر رہے ہیں اب فیصلہ تم پہ ہے کہ یہ فرقہ کس زمرے میں داخل ہے۔

(وہابی عقیدہ ۵)

وہابی توحید ۵

وہابی فرقہ قرآن مجید کا بے ادب ہے

فتوی ستاریہ ۱/۵ } سوال (۴۲) قرآن مجید اور کتب احادیث کا ادب شرع محمدی نے سو دے عمل کے کہاں تک بتایا ہے اور فی زمانہ جو قرآن

شریف وکتب حدیث کا ادب کیا جاتا ہے مثلاً پشت ان کی جانب نہیں کی جاتی اور ان
سے اوپر نہیں بیٹھا جاتا یہ کہاں تک صحیح وقابل عمل ہے ؟

جواب (۴) قرآن مجید وکتب حدیث کا سب سے مقدم اور بڑھ کر ادب یہی ہے کہ
جو کچھ ان میں اوامر ونواہی ہیں ان کی تعمیل کی جائے اور ان کو بسر وچشم بلاچون و
چرا کے قبول وتسلیم کر لیا جائے اور سب سے بڑی اور معضرتر بے ادبی یہی
ہے کہ ان کے احکام کی قبولیت میں کسی غیر شئی کو خارج سمجھا جائے وہ ادب کہ جو
مطلوب من اللہ اور دو گروہ ثقلین یعنی انس اور جن جس کے منجانب اللہ مکلف
ہیں وہ تو یہی ہے رہا ظاہری ادب سو یہ تکلیف مالا یطاق بدلیل لَا یُکَلِّفُ
اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (الآیۃ) ہے جو شخص کرے بہت اچھا نور علی
نور ورنہ کوئی مواخذہ نہیں ہاں جو شخص بنظر حقارت ظاہری ادب نہ بجالائے تو
بیشک وہ سخت مجرم اور عذاب الیم کا مستوجب ومستحق ہے ۔

(نوٹ) مسلمانوں غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدوں میں جا کر دیکھو چٹائیوں پر قرآن
کریم رکھے ہیں ۔

اور مذکورہ بالا وہابیوں کے تحریر سے بھی ثابت ہو گیا کہ جو شخص قرآن شریف کی طرف
پشت کر کے بیٹھا ہو تو یقین کرو کہ گستاخ وہابی ہے اللہ تعالے فرماتے ہے وَاَنْزَلْنَا
اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ہم نے تمہاری طرف ظاہرہ نور بھیجا ہے بیان کرنے والا
وہابی صاحب روشنی کی رو برو منہ کے سامنے ضرورت ہے یا پیٹھ کی طرف اسی لئے
تم گمراہی سے نہیں نکل سکتے کیونکہ تم نور اللہ کو بجائے سامنے رکھنے کے پس پشت رکھتے
ہو اور اوپر بیٹھتے ہو تو اللہ تعالے تمہیں صراط مستقیم سے محروم کرتا ہے آنکھیں رب العزت نے

پیچھے کی طرف رکھی ہیں اور تمہارے پچھلی طرف وہ عضو لگا دیا جس کی آنکھیں نہیں گندگی
نکلنے کا مرکز ہے تم نور اللہ کو بجائے آنکھوں کے سامنے رکھنے کے گندگی نکلنے کے
رو برو رکھتے ہو ۔ یہ ہے وہابی مذہب جو کتاب اللہ نور اللہ قرآن مجید کا بھی گستاخ ہے ۔
اور وہابیہ نے اس امر کی اجازت بھی دے دی کہ قرآن کریم کے اوپر بیٹھا جائے
یا پاؤں رکھے جائز ہے لیکن اس کے احکامات پر عمل کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں
اللہ تعالے جس کا ایمان چھین لیتا ہے ۔ اس کا عقل بھی مفقود ہو جاتا ہے وہ کسی حکم
الہی کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے ۔ دوسرا جواب

وہابیو ! سنو مظروف قابل احترام اور ذی شان ہو تو ظرف کا احترام بالتبع فرض
ہوتا ہے جیسا کہ مسجد معبود نہیں ہے لیکن معبود کی عبادۃ کا ظرف ضرور ہے ۔ تو اس کا
احترام بھی ذکر اللہ کی وجہ سے فرض ہے مسجد میں جنبی حائضہ عورت " نجس آدمی مع جوتوں کے
داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ مقام عبادۃ خداوندی ہے ۔ تو مظروف کی وجہ سے ظرف کا احترام
لازمی ہوا ۔ ایسے ہی قرآن کریم بفرمان خداوندی وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا نور مبین
ثابت ہے یہ اوراق جس میں سیاہی سے قرآن کریم لکھا ہوا ہے ۔ یہ قرآن مجید کا ظرف
مبین ہے جب قرآن کریم نور مبین ہے اس کا احترام ہر ایماندار پر فرض ہے تو ان
اوراق بین الدفتین جو مظروف قرآن مجید ہے کا احترام بطریق اولی فرض ہے ۔
جیسا کہ اللہ تعالے کا ارشاد ہے لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن کریم کے مظروف اوراق
قرآن کو پلید آدمی ہاتھ نہیں لگا سکتا جب تک کہ پاک نہ ہو تو جن اوراق پر قرآن کریم لکھا
گیا اس کو بھی قرآن مجید کہا جاتا ہے ۔ جن کا احترام ہر ایماندار پر فرض ہے اور وہ قوم جو
کتاب اللہ " نبی اللہ " اولیاء اللہ اور آیات اللہ یعنی مقامات متبرکہ کا گستاخ ہے ۔ وہ قریب

خداوندی سے محروم ہے اور ایسی قوم فرقہ ناجیہ کہلانے کی حقدار نہیں۔

وہابیو! یا تم تو عبادۃ خداوندی کو بدعت سمجھتے ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم خداوند کریم سے ہی حقیقۃً عناد ہے کیونکہ تم قرآن کریم کے بھی گستاخ ہو۔

کتاب اللہ کو پشت کرنی یہودیوں کی سنت ہے

(۱) البقرہ ۱/۱۲ } وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور جب آئے ان کے پاس اللہ تعالےٰ کی طرف سے تصدیق کرنے والے جو ان کے پاس تھی تو اہل کتاب سے ایک فرقہ نے اللہ کی کتاب کو پشت کی جانب ڈالا گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کو پیٹھ پیچھے رکھنا یہودیوں کا فعل ہے اب وہابیو! تم سوچو کہ قرآن کریم کو پیٹھ پیچھے رکھ کر تم کس فرقے میں داخل ہوئے اور اوپر بیٹھ کر تو پکے جہنمی ہو گئے۔

(۲) ال عمران ۴/۱۹ } فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ یہودیوں نے کتاب اللہ کو اپنی پشتوں کے پیچھے ڈال دیا۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنا یہودیوں کی سنت ہے۔ مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ واقعی وہابیت یہودیت سے ماخوذ ہے۔ اور ویسے ہی گستاخ ہیں۔

قدموں کے نیچے رکھنے کا قرآنی فیصلہ

حٰم السجدہ ۲۴/۴ } وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝

اور کفار کہیں گے اے ہمارے پروردگار جن اور انسان سے جس نے ہمیں گمراہ کیا انہیں ہمیں تو دکھا دے ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے رکھیں تاکہ وہ ذلیل ہو جائیں۔

(۱) قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو گمراہ کرنے والے ہوں ان کو قدموں کے نیچے رکھا جاتا ہے۔

(۲) دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ جس کو ذلیل کرنا مقصود ہوتا ہے اسے قدموں کے نیچے رکھا جاتا ہے۔

وہابیو! اب تم سوچو کہ تم قرآن کریم کتاب اللہ کو چٹائیوں پر جہاں تمہارے پاؤں کے تلوے لگتے ہیں وہیں تم قرآن کریم رکھتے ہو اب بتاؤ؟ یا تو قرآن نے شیطانی فرقہ قرار دیا ہے تو زمین پر قدموں کے تلووں کے برابر رکھتے ہو یا قرآن کریم کو تم ذلیل کرنا چاہتے ہو۔ کہ اس کتاب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان کیوں لکھا ہے۔ یا انہیں یقین ہے کہ قیامت کے دن یہ وہابیوں کے خلاف شہادت دینے والا ہے۔

وہابی عقیدہ ۶

وہابی توحید ۶

غیر مقلد وہابی قرآنی عزت سے محروم ہے

فتوی ستاریہ 1/172 } سوال (۲۵۰) لوگ جو قرآن تلاوت کرتے وقت [illegible] مجید کو بوسہ دیتے ہیں درست ہے یا نہیں نیز جلسہ میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں درست ہے یا نہیں۔

جواب (۲۵۰) ہر دو فعل ثابت نہیں خلاف سنت و تعامل صحابہ نہیں۔

وہابی کے اس عقیدے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہابی کے نزدیک حجر اسود جتنا [illegible] بھی قرآن کریم کا نہیں۔

"محمل عمرؓ" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابوداؤد ۲ } قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کی عزت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ قرآن کریم کائنات میں ہمارا سردار ہے [illegible] ہمیں قرآن کریم کی تعظیم کے لئے اٹھنا ہمارا ایمانی فرض ہے۔

وہابی مذہب بے ادبی کرنے کو جائز سمجھتا ہے پاؤں کے نیچے پس پشت رکھنا ہے اور قرآن کریم کے ادب و احترام کو خلاف سنت سمجھتا ہے وہابی صاحب [illegible] کو بوسہ دیتے وقت کبھی تحقیق کی ہے کہ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ حکم خداوندی ہے اس کو بوسہ [illegible] کے لئے تیار نہیں کبھی اپنی بیوی کو بوسہ دیتے وقت سوچا ہے کہ تیرے اطوار خلاف سنت ہیں یہ بوسہ شریف کے لئے تیار نہیں بوسہ محبت کا تقاضا ہے محبت خداوند [illegible]

ہیں اگر اس کی کتاب سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے بوسہ دیا تو خلاف سنت کیسے ہو سکتا ہے ایسے ہی اگر قرآن کریم کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جائے تو کونسا شرک لازم آئے گا ایسا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے۔

وہابی عقیدہ ۷

وہابی توحید (۷)

وہابی فرقے کا قرآن مجید سے انحراف

فتوی ثنائیہ ۲۱۲ } س: قرآن شریف میں ذکر ہے کہ اولیاء اللہ و شہداء مرتے نہیں ہیں اور شاید ایک آیت بھی اس مضمون کی ہے کہ اولیاء اللہ اس دنیا سے دوسری دنیا میں منتقل ہو جاتے ہیں مرتے نہیں اس سے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مدد بھی کر سکتے ہیں۔ اور سنتے بھی ہیں اس کا جواب قرآن و حدیث سے دیں۔

(ج) مرنے کے معنی ہیں جس کی روح جسم سے الگ ہو جائے شہید پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ اس لئے اس کے مردہ ہونے میں کیا شک ہے اگر اس کی روح جدا نہ ہو تو شہادۃ کیسی ہوا مگر زندگی کا اصل مقصد وہ پا گئے اس لئے منع کیا گیا کہ ان کو مرے نہ کہو یا مت سمجھو یہ نہیں کہ وہ در اصل مرے نہیں۔ اگر در اصل وہ مرے نہیں ہیں تو قبر میں کیوں رکھے گئے اور ان کی بیویوں کی عدت کیوں گزاری گئی بعد عدۃ نکاح ثانی کیوں کئے۔

(۲۳ جمادی الثانی ۳۹ھ)

حکم خداوندی کہ شہداء علیہم السلام کو مردہ نہ کہو

(۱) البقرہ ۲/۱۹ } وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝

اور جو شخص اللہ تعالے کے راہ میں قتل کیا گیا تم اسے مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم بے وقوف ہو۔

فرمان خداوندی کہ شہداء علیہم السلام کو مردہ خیال کرنے سے بھی ایمان ضائع ہوجاتا ہے

(۲) آل عمران ۴/۱ } وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

اور جو اللہ تعالے کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کو مردہ ہونے کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ زندہ ہیں اور ان کو ان کے رب کریم کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے اللہ تعالے نے اپنے فضل سے جو ان کو دیا وہ بہت خوش ہیں اور جو ان سے ابھی ملے نہیں ان کے پیچھے ہیں ان سے مبارک طلب کرتے ہیں ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

بتاؤ وہابیو ؟ تم نے یہ عبارت لکھ کر یا جو تم ایسے الفاظ تقریروں میں کہتے ہو مذکورہ دونوں آیات قرآنیہ کی رو سے تم اسلام میں داخل رہے یا خارج ؟ فیصلہ تم پر ڈالتا ہوں

وہابی عقیدہ (۸)

وہابی توحید ۸

وہابی مذہب خداوند کریم اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے

(۱) وہابی کوئی نماز پڑھے فریضہ سنن نوافل خداوند کریم سے دعا مانگنے کا مستحق نہیں رحمت خداوندی سے محروم ہے اور نہ ہی دربار خداوندی میں اسکی شنوائی ہے

(۲) وہابی مرجائے تو اس کے ورثا اور اکابرین اس کے لئے دعا مغفرت بھی نہیں کرتے کیونکہ ان کو یقین ہے کہ اس کی ذات شرعی نہیں تمام عمر بدن منی سے پلید رہا پلید پانی سے وضو کرتا رہا اس کی تمام عمر مطلقہ ثلثہ پہ رجوع کرکے زنا کرتا رہا باپ بیٹا اکٹھے زنا کرتے رہے نوافل اور سنن سے محروم رہا۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی تمام عمر اس نے گستاخی کی لہٰذا اس کے لئے دعا خیر کرنا کیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ رب العزۃ ہماری بات تسلیم بھی نہیں کریگا کیونکہ ہم بھی یہی جنس ہیں

(۳) وہابی نماز کے بعد ذکر اللہ درود شریف سے محروم ہے بلکہ ذکر اللہ و درود شریف پڑھنے والے کو بدعتی کہہ کر پکارتا ہے۔ نماز کے بعد ذکر اللہ اور درود شریف پڑھنا بدعت ہے لیکن پیشاب اور جماع کے وقت مباح سمجھتا ہے۔

وہابی عقیدہ (۹)

وہابی توحید (۹)

وہابی مذہب میں پیشاب اور جماع کے وقت ذکر اللہ جائز ہے

فقہ محمدیہ کلاں $\frac{1}{12-13}$ } پیشاب اور جماع کے وقت ذکر کرنا مکروہ تنزیہی ہے تحریمی نہیں اگر کوئی ایسی حالت میں اللہ کا ذکر کرے تو گنہگار نہیں ہوتا۔

"محمد عمر": مسلمانو! خدارا انصاف کرو کہ وہابی موحد ہے؟ یا نہیں خداوند کریم سے دشمنی رکھتا ہے یا نہیں؟ اس سے کچھ تعلق رکھتا ہے یا اس سے بیزار ہے معاذ اللہ خداوند کریم اس کے ذکر کو نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے یا نگاہ محبت سے؟

شب برأت کو نوافل وہابی کے نزدیک بدعت اکٹھے مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لینا شرک عورت کے ساتھ ننگے جماع کرتے وقت لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرنا کوئی گناہ نہیں سبحان اللہ وہابی نے ذکر اللہ کا وقت چن کر لیا ہے

اے گستاخو! تم اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہو مسجدوں میں مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت کیونکہ مقام پاک ہے اور عورت سے جماع کرتے وقت ذکر اللہ کرتے ہو اس سے زیادہ گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ ہے تمہاری توحید۔

مسلمانو! سنو وہابی مذہب میں اولیاء اللہ کے متبرک حجروں میں ذکر اللہ کرنا شرک مسجدوں میں مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت اور پیشاب خانوں میں پیشاب کرتے وقت وہابی کا ذکر اللہ کرنا بدعت و شرک گناہ سے خالی ہے یہ ہے وہابی توحید جس کو وہابی معاذ اللہ پیشاب خانوں میں واضح کرتا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ افعال قبیح ہے اور اسلام کی توہین ہے۔

لہٰذا خداوند کریم کے ساتھ تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو وہابیوں سے سلام و کلام حرام سمجھنا چاہیئے کیونکہ گستاخ خداوند کریم ہیں۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کی حالت میں ذکر سے ممانعت کر دی

ابو داؤد شریف $\frac{1}{4}$ } نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی مہاجرین سے حاضر ہوا تو آپ پیشاب کر رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا

فارغ ہو کر وضو کر کے پھر آپ نے عذر پیش کیا کہ میں پیشاب کر رہا تھا فَقَالَ اِنِّی کَرِھْتُ اَنْ اَذْکُرَ اللّٰهَ تَعَالٰی ذِکْرُہٗ اِلَّا عَلٰی طُھْرٍ اَوْ قَالَ عَلٰی طَھَارَۃٍ۔

تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے برا سمجھا کہ اللہ تعالٰی کا ذکر بغیر طہارۃ کے کروں۔

اے اہلحدیث کہلانے والو پیشاب کرتے وقت ذکر اللہ کو جائز سمجھتے ہو سبحان اللہ یہ ہے وہابی توحید اور تمہارا احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرنا۔

وہابی عقیدہ (۱۰)

وہابی توحید (۱۰)

غیر مقلد وہابی بیت اللہ کا بھی گستاخ ہے

فتاویٰ ستاریہ $\frac{1}{152}$ } سوال (۲۲۱) کیا قبلہ رخ پاؤں کر کے سونا جائز ہے (سائل حکیم محمد عاشق از ابوہر)

جواب (۲۲۱) لیٹنے والے کی نیت اگر توہین کعبہ نہ ہو تو درست ہے۔

"محمد عمر" وہابی سمجھتا بھی ہے کہ قبلہ رخ پاؤں کرنا گستاخی ہے لیکن پھر فتویٰ دیتا ہے

کر اگر تو ہیں کعبہ نیت نہ ہو تو درست ہے جب سر سے کعبے کی طرف پاؤں کرنا توہین ہے تو نیت کا کیا سوال کسی کو گالی بکی جائے اور پھر کہے کہ میری نیت نہ تھی اگر جس کو گالی بکی جائے وہ دو لپھڑ منہ پر رسید کرے گا اور پھر کہدے گا اوہو مولوی صاحب میری نیت نہ تھی ویسے ہی تمہارے گالی نکالنے سے مجھے جوش آگیا یہ وہابی صاحب کی سادگی کی دلیل ہے جرم کرکے کہتا ہے نیت نہ تھی سبحان اللہ۔

قرآنی فیصلہ

(۱) ال عمران $\frac{۴}{۱}$ } اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا جو مکے میں ہے بابرکت مقام ہے اور عالمین کے لئے ہدایت ہے۔

(۲) البقرہ $\frac{۲}{۱۸}$ } وَلِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ

اور ہر ایک کے لئے وجہ ہے وہ اسی کی طرف پھرنے والا تو تم نیکیوں کی طرف سبقت کرو۔

(۳) البقرہ $\frac{۲}{۱۷}$ } فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ ۔

پھرا اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیریئے اور جہاں بھی تم ہو وہ اپنے موہوں کو مسجد حرام کی طرف پھیرو۔

کیوں بھئی وہابیو؟ بتاؤ اللہ تعالے فرماتے کہ بیت اللہ کی طرف منہ کرو اور تم وہابی

اپنے پاؤں بیت اللہ کی طرف کرو۔ تم وہابی فرقہ مکذب! منکر و گستاخ قرآن ثابت ہوئے یا نہ؟ اب وہابی اور مسلمان کا فرق یہ ثابت ہوا کہ جو شخص بیت اللہ کی طرف پاؤں کرکے لیٹا ہو یقین کرو کہ وہ وہابی ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے قبلے کی طرف پاؤں کرکے بیت اللہ کی گستاخی کرتا ہے۔ مکذب قرآن کریم ہے کیونکہ اللہ تعالے فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ فرماتا ہے کہ قبلے کی طرف اپنے منہ کرو اور وہابی پاؤں کرتا ہے مسلمانو! وہابی مذہب کا ایک یہ بھی نشان یاد رکھنا۔

(۴) البقرہ $\frac{۱}{۱۵}$ } وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؁

اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن کی جگہ بنائی۔ ثواب کی جگہ کا احترام ضروری ہے جیسا کہ جوتے پہن کر مساجد میں نہیں داخل ہو سکتا کیونکہ جائے ثواب ہے تو جائے احترام بھی ہے ایسے ہی بیت اللہ جائے ثواب ہے اس طرف حکم خداوندی مونہہ کرنے کا ہے۔

البقرہ $\frac{۲}{۱۷}$ } سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا عَلَیْھَا۔ تو جو مسلمان بیت اللہ کی طرف مونہہ کرے گا اس کو ثواب ہوگا کیونکہ بفرمان خداوندی مثابۃ للناس ہے اور پاؤں کرنے والا گستاخ اور گنہگار ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ صفا اور مروۃ شعائر اللہ ہیں جہاں ولیہ کے قدم تک جائیں وہ شعائر اللہ بن جائیں تو جس کا انبیاء علیہم السلام نے طواف کیا ہو بھلا وہ شعائر اللہ کیوں نہیں بن سکتے اور میری سمجھ میں بات آگئی حقیقت یہ ہے کہ یہ قبلہ چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے اس لئے وہابی پاؤں کرتا ہے۔

البقرہ ۲/۱۴ } فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ہم ضرور اس قبلے کی طرف آپ کا رخ پھیر دیں گے۔ جس طرف کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ آپ نے پسند فرمایا۔

چونکہ یہ بیت اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے اور جس سے آپ کو محبت ہے وہابی اس کو شرک سمجھتا ہے واقعہ فقیر عرض کرتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں بات آئی کہ یا اللہ یہود و نصاریٰ کو ہم سے ہر کام میں تو نے الگ کر دیا ہے قبلہ بھی اگر بدل دے تو ٹھیک ہے اللہ تعالےٰ نے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کا حکم دے کر مسجد حرام کی طرف رخ کر دیا تو وہابی نے شرک توڑنے کے لئے بیت اللہ کی طرف پاؤں کرنے کو جائز قرار دے دیا۔ آپ کا بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کو کفار نے برا منایا تو اللہ تعالےٰ نے ان کو جواب دیا

البقرہ ۲/۱۴ } وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ اگر آپ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو تمام دلائل پیش کریں یہ آپ کے قبلے کی طرف رخ نہ کریں گے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس بیت اللہ کی طرف رخ کیا کفار نے اس طرف رخ نہیں کیا لیکن ان کی رنجیدگی کو پورا کرنے کے لئے وہابیوں نے پاؤں کرنے کا فتویٰ دے دیا۔ وہابیو تم سوچ لو تم کس زمرے میں ہو۔

مسلمانو! اب تم سوچو جو وحدہٗ لاشریک کو مخلوق کا محتاج مانیں غیر محدود کو محدود کہیں قدیم کو حادث کہیں جب ذات خداوندی کے ہی منکر ہیں اپنی مرضی کا خدا انہوں نے تسلیم کر لیا ہے تو بیت اللہ کی وہ کیسے تعظیم کر سکتے ہیں جو فرقہ خداوند کریم کا ذکر پاک مقام پر ذکر اللہ کرنے کو بدعت کہیں اور پیشاب کرتے ہوئے خدا کا ذکر کریں۔

بیت اللہ کی گستاخی کریں وہ قوم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور اولیاء اللہ کا کیا قدر کر سکتے ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیت اللہ کا شان

جامع صغیر ۲/۱۶۶ } اَلنَّظْرُ اِلَی الْكَعْبَةِ عِبَادَةٌ داالبوشیخ عن عائشہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبے کو دیکھنا عبادۃ اللہ ہے۔

اب وہابیو تم بتاؤ نظر چہرے پر ہے تو کعبے کی طرف چہرہ کیا آنکھیں کیں تو عبادۃ اللہ لکھی گئی اور اگر پاؤں کئے تو کہاتے ہیں کعبے کا گستاخ و بے ادب لکھا گیا گناہ لازمی ہے وہابی فرقہ خداوند تعالےٰ "قرآن کریم" "بیت اللہ" انبیاء علیہم السلام خصوصاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم" اولیاء اللہ اور اسلامی متبرک مقامات کا پورا اور سچ گستاخ و بے ادب ہے اور سب کا بے ادب کبھی بخشش کا امیدوار نہیں ہو سکتا۔ ایک گستاخ کی نجات نہیں جو سب کا گستاخ ہو اس کا کیا ٹھکانا۔

حرمت اللہ بیت اللہ کی تعظیم کرنا ہر مومن مسلمان پر فرض ہے

الحج ۱۷/۱۴ } وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ذٰلِكَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ =

اور چاہیئے کہ لوگ بیت اللہ (قدیم گھر) کا طواف کریں اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے عزت والے مقامات کی تعظیم کریں گے تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک ان کیلئے

خیر ہو گی۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں بیت اللہ کو حرمت اللہ کا خطاب دے کر عزت
بخشی ہے انسان کو ان کی تعظیم کرنا شرک یا منع نہیں ہے بلکہ حکم الٰہی پر عمل کرنا ہے
اور جو ان کی تعظیم نہ کرے وہ دشمن خداوند اور منکر قرآن ہے اور بیت اللہ یعنی
مسلمانوں کا کعبہ جو تمام دنیا سے پہلا مقام برکت ہے۔ جیسا ارشاد خداوندی ہے

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے تیار کیا ہے وہ ہے جو مکے میں ہے
بڑا بابرکت ہے اور عالمین کے لئے ہدایت کا مقام ہے۔

بتاؤ وہابیو! تمام عالمین میں سب سے پہلا مقام بیت اللہ ہے جس کی عزت
و برکت قرآن کریم سے ثابت ہوئی تو تمام عالمین سے پہلا بابرکت اور عزت والا
مقام اللہ تعالےٰ نے اسی کعبہ کو تیار فرمایا اور اللہ تعالےٰ نے حرمت اللہ کی عزت
کرنا ہر ایماندار پہ فرض کر دیا تو بیت اللہ کی تعظیم کرنا ہر ایماندار پہ خداوند کریم نے
فرض فرما دیا اب تم کہتے ہو اور تم نے کعبے کی طرف پاؤں کرنا جائز کر دیا۔

اب بتاؤ کہ تم مکذب قرآن کریم ثابت ہوئے یا نہ؟ حرمت اللہ کے گستاخ ثابت
ہوئے یا نہ؟ اللہ تعالےٰ نے هُدًى لِلْعَالَمِينَ فرمایا تم اسے پاؤں دکھاتے ہو خوب
ھدیٰ للعالمین کا قدر کیا۔ یہ ہے فرقہ وہابیہ

اے قرآن مجید کتاب اللہ کو پس پشت ڈال کر گستاخی کرنے والو بیت اللہ کی
طرف پاؤں کر کے سب سے اول خداوند کریم کے حرمت اللہ کی گستاخی کر کے حدود
خداوندی کو توڑنے والو تمہارے نزدیک دنیا میں سوائے تمہارے نجد کے جس پر تم

سلام پڑھتے ہو سلامٌ علیٰ نجدٍ وعلیٰ من حلّ بالنجد کے کوئی عزت والا مقام
نہیں اور سوائے نجدی سلطان کے تمہارے نزدیک کوئی نبی اللہ ہادی اللہ صاحب
عزت نہیں ثابت ہوا کہ اللہ کے حرمت اللہ" اللہ تعالےٰ کے دین اسلام" اللہ
تعالےٰ کے قرآن کریم، اللہ تعالےٰ کے خاص نبی اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اللہ تعالےٰ کے اولیاء اللہ اور ایماندار امت محمدیہ سے تمہارا کوئی تعلق نہیں اور
نہ ہی تم اس زمرے میں شامل ہو۔

شعائر اللہ کی تعظیم

الحج ۱۷/۴ } وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝
اور جو شخص اللہ تعالےٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا بیشک
یہ پاک دلوں کی دلیل ہے۔

جب اوپر ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ حرمت اللہ کی حدود کو توڑنے والا گستاخ
ہے تو اس آیۃ مذکورہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ شعائر اللہ یعنی بیت اللہ" حجر اسود"
صفا مروہ، گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم" جبل احد" مساجد اللہ خصوصاً مسجد
حرام اور مسجد نبوی وغیرہم کی تعظیم کرنے والا پاکیزہ دل رکھتا ہے اور جو ان کی تعظیم
سے محروم ہے اس کا باطن عند اللہ یعنی بقانون قرآن کریم پلید ہے ظاہراً منی سے
پلید پانی پلید کیڑے بالخصوص حرمت اللہ کتاب اللہ کی گستاخی سے پلید اسی لئے
اللہ تعالےٰ نے ان کی خوراک بھی ان کی جنس ہی بنائی گوہ کچھوا" بچھو" خنزیر اور منی کیونکہ
اس پلید کو خوراک بھی پلید ہی زیبا ہے یہ میرے رب العزۃ کی تقسیم ہے اس لئے

تم نے خداوند کریم کا انکار کر دیا۔

نجدی وہابیہ عبدالوہاب گتی بات کرتا کہ قبلے کی طرف پاؤں کرنا تعظیم ہے یا گستاخی اور بیت اللہ کا گستاخ عند اللہ گنہگار ہوگا یا مثاب؟ قرآن کریم کے تم گستاخ بیت اللہ کے بھی گستاخ خداوند کریم نے بھی تمہیں اس کے بدلے میں مقام دیا تو نجد خوراک و لباس عطا فرمایا تو دنیا سے نرالا۔ اب تم سوچو کہ تمہارا خداوند کریم سے کیسا تعلق ہے۔

مسجد حرام کے گستاخ کو سزائے خداوندی

الحج ۱۷/۳ } إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً نِ الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے پھر گئے اور مسجد حرام سے منہ پھیر لیا جس کو ہم نے مقامیوں اور مسافروں کے لئے یکساں بنائی ہے۔ جو شخص اس میں ظلم سے کجروی کا ارادہ رکھتا ہے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

(۱) اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسجد حرام اور فی سبیل اللہ یعنی صراط مستقیم کو یکساں درجہ عطا فرمایا۔

(۲) مسجد حرام اور صراط مستقیم سے اعراض کرنے والے پر کفر کا فتویٰ عائد فرمایا۔

(۳) مسجد حرام میں داخل ہونے والے مسافر و مقیم عزت و عبادۃ کرنے والے کو یکساں

ثواب ملتا ہے اور روگردانی کرنے والوں کو یکساں عذاب الیم کی سزا ملتی ہے۔

(۴) مسجد حرام کی گستاخی کرنے والا قدمی ہو یا لسانی عند اللہ کافر ہے۔ عذاب الیم کا مستحق ہے۔

او وہابیہ مسجد حرام کی طرف پاؤں کرکے گستاخی کرنے والو قرآن کریم کے قانون سے تو اس عقیدہ وہابیہ پر عمل کرکے نجات کی کوئی صورت نہیں ملتی کیونکہ وہابی کل جہنم کی طرف لے جا رہا ہے اب تم فیصلہ کر لو کہ وہابی مذہب از روئے قرآن کریم عذاب الیم کی طرف لے جانے والا تمہیں پسند ہے یا نبی کریم اور اولیاء اللہ کا طریقہ جو شعائر اللہ کے احترام کا سبق دیتا ہے یہ درست ہے؟

قرآن کریم نے چونکہ فرقہ وہابیہ کے ہر عقیدے کا رد کیا ہے اسی لئے وہابی مولویوں نے قرآن کریم کو بھی پس پشت ڈالنے کا فتویٰ دے دیا اور پاؤں کے نیچے رکھ دیا یہ ہے فرقہ جو موحد ہونے کا مدعی ہے۔

اب مسلمانو! فیصلہ تم پر ہے۔ اصحاب فیل نے بھی بیت اللہ سے دشمنی کی تو ان کا جو حشر ہوا وہ قرآن کریم میں مذکور ہے اب جو اس فرقہ کا حال ہوتا ہے وہ فقیر اخیر میں عرض کرے گا۔

احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیت اللہ کا احترام

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی قبلے رخ تھوک ڈالنے کی ممانعت

(۱) بخاری شریف ۱/۵۸ } حدثنا قتیبۃ قال نا اسماعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالکؓ ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم رَأَىٰ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُءِيَ فِي
فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهٖ فَقَالَ إِنَّ اَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَا
فَإِنَّهُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ اَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا
يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ
قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَ
بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوک دیکھی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ بہت شاق گزری حتیٰ کہ آپ کا رخِ انور سرخ ہو گیا کھڑے ہو کر آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کو صاف کیا پھر ارشاد فرمایا کہ تمہارا کوئی مسلمان جب نماز میں کھڑا ہو تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے اور یقیناً بندے اور قبلے کے درمیان اللہ تعالےٰ موجود ہوتا ہے تمہارا کوئی آدمی قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک پلہ لیا اس میں تھوکا ایک دوسرے کو مل دیا فرمایا ایسے کرے۔

کیوں جی وہابیو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تو قبلہ رخ تھوکنے سے ناراض ہو جائیں اور تم اس طرف پاؤں کرو اب تم سوچو کہ کس طرف تھوکا جاتا ہے اور پاؤں کس کو دکھایا جاتا ہے۔

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ مسلمان اپنے دونوں ننگے فرجین قبلے کی طرف نہیں کر سکتا

بخاری شریف ١/٢٦ } حدثنا علی بن عبد اللہ قال نا سفین قال نا الزہری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا الخ

ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی ایک ٹٹی جائے تو وہ نہ قبلے کو منہ کرے اور نہ ہی قبلے کی طرف پیٹھ پھیرے۔

کیوں جی! مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی تم نے بیت اللہ کی تعظیم سن لی اور یہ بھی سن لیا کہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو اپنے بیت اللہ کی گستاخی سے منع فرمایا اور تعظیم کا حکم جاری فرمایا۔

او اہلحدیث کہلانے والو یہ ہے تمہارا اعلان اور یہ ہے تمہارا عمل ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کاٹنے کے اور۔

قبلے کی طرف کا احترام مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ابوداؤد ١/٧٥ کنز العمال ٣/١٠٦ } حدثنا یحیی بن حبیب بن عربی ثنا خالد یعنی ابن الحارث عن محمد بن عجلان عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِيْنَ وَلَا يَزَالُ فِي يَدِهِ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ
فَرَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ
مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِي وَجْهِهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ
إِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ
يَمِينِهِ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا فِي قِبْلَتِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ
أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ لَنَا
ابْنُ عَجْلَانَ ذٰلِكَ أَنْ يَتْفُلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهُ عَلَى
بَعْضٍ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
بل دار چھڑی کو پسند فرماتے اور ہمیشہ اپنے دست پاک میں مٹھی دار چھڑی رکھتے
مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں قبلے کی طرف کھنکار دیکھا تو اس کو کھرچ
دیا پھر غضب ناک حالت میں لوگوں کے سامنے تشریف لائے فرمایا کیا تمہیں
پسند ہے کہ تم سے کوئی قبلے کی طرف سامنے موجود ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے
دائیں طرف اپنے دائیں طرف اور قبلہ رخ نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں
قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو ایسے تھوکے اور
ابن عجلان نے کپڑے میں تھوک کر مل دیا فرمایا ایسے کرے۔

اس حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ جس حرکت میں تخفیف
اور گستاخی بیت اللہ ثابت ہو وہ حرکت رخ قبلہ میں کرنا ایمان سے خارج ہونا ہے
اس کی طرف تھوکنا گستاخی لہٰذا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمادی اور غضبناک

ہی ہوئے تاکہ میری امت کو ثابت ہو جائے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ
کا بہت بڑا احترام ہے اور بیت اللہ کی معمولی گستاخی کو بھی آپ پسند نہیں فرماتے
اب تم خود سوچو کہ تمہارے روبرو کوئی شخص تمہاری طرف پاؤں کر کے بیٹھ جائے
لیٹ جائے تو تم اس کو برا مناؤ گے یا نہیں؟ جب تمہیں یہ فعل ناگوار گزرتا ہے
تو رب العزۃ کو یہ فعل کیسے گوارہ ہو سکتا ہے اور پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ
تمہارا فعل تکلیف دہ ہے۔

اللہ تعالٰے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر کے تمہارا کیا ٹھکانا۔

بیت اللہ کی گستاخی کرنے والا اللہ تعالٰے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا چاہتا ہے

ابوداؤد ج۱ } حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد الله بن وهب
اخبرني عمرو عن بكر بن سوادة الجذامي
عن صالح بن خيوان عن ابي سهلة السائب بن خلاد قال احمد من اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا ام قوما فبصق في القبلة ورسول الله
صلى الله عليه وسلم ينظر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين فرغ
لا يصلي لكم فاراد بعد ذلك ان يصلي لهم فمنعوه واخبروه بقول
رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال نعم وحسبت انه قال انك اذيت الله ورسوله
صلى الله عليه وسلم۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی تو قبلے کی طرف تھوک دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب وہ فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد اس کی اقتدا میں کوئی نماز نہ پڑھے لوگوں نے اسے روک دیا اور اسے کہہ دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیری اقتدا سے ہمیں منع فرما دیا ہے یہ واقعہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا گیا کہ ہم نے اس امام کو امامت سے روک دیا ہے فرمایا بہت اچھا راوی نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ہے۔

وہابیہ جو شخص شعائر اللہ ولی اللہ کے قدموں کی جگہ کی تعظیم نہ کرے وہ منکر و مکذب قرآن ہے پھر جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کو پس پشت ڈالے۔ اللہ تعالےٰ جس طرف منہ کرنے کا حکم جاری فرمائے اس طرف وہ پاؤں کرے تو ایسا شخص گستاخ بیت اللہ منکر و مکذب قرآن کیوں نہ ثابت ہوگا۔ اور اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ بیت اللہ کے گستاخ کی امامت حرام ہے لہٰذا وہابیوں کی اقتدا میں نماز حرام ہے۔ "وہابی" مولوی صاحب بخاری شریف میں لکھا ہے کہ قبلہ رخ پاؤں کرنے جائز ہیں۔ "محمد عمر" وہابی صاحب فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم نے سنا نہیں مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا مقام جہنم ہی ہے اور کچھ نہیں اب تمہارے سامنے وہ الفاظ جس سے تم نے غلط بیانی کی ہے وہ الفاظ لکھتا ہوں۔

بخاری شریف $\frac{1}{114}$ } ابو حمید سعدی سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ مجھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز زیادہ یاد ہے نماز کا بیان کرتے ہوئے ابو حمید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى۔

ابو حمید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پورا عمل بیان فرمایا اور کر کے دکھایا جب سجدہ کیا تو نہ بازو بچھائے اور نہ ہی پہلو سے لگائے اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھیں اور جب دو نور کعتوں میں بیٹھے تو بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں کھڑا رکھا۔

وہابی صاحب تمہارے استدلال کے قربان جایئے عقل سے گدح لکھتے ہو حروف سے عار قرآن مجید کے بھی حرف مشہور ہو لیکن حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بدلنے کے تم امام ہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز ادا کرنے کی ہیئت کذائیہ ابو حمید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بتائی کہ اپنے دونوں پاؤں سجدے کی حالت میں ایسے سیدھے رکھے کہ ان کی انگلیوں کا رخ عین سمت قبلہ تھا اور جب التحیات بیٹھا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ دایاں پاؤں کھڑا کر کے اور بائیں پر بیٹھ کر دکھایا کہہ دو وہابیہ آمنا۔

سر سجدے میں وہ بھی قبلہ رخ اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ عین قبلے رخ اور پاؤں
کے تلووں کا رخ پچھلی طرف "تاکہ ثابت ہو جائے کہ یا اللہ میں تیرے دربار میں تیرے
قبلہ کی طرف سر سے پاؤں تک جھکا ہوا ہوں لیکن میں پاؤں کے تلوے پیٹھ کی
طرف رکھ رہا ہوں "تاکہ تیرے گستاخوں میں نہ لکھا جاؤں۔ اور دائیں پاؤں کو التحیات
میں کھڑا رکھا اور بائیں پر بیٹھے یہ بھی تمہارے خلاف ہے کیونکہ تم دونو پاؤں التحیات
میں بائیں طرف نکالتے ہو بولو وہابیو

آمنت

یہ تھی تمہارے استدلال والی حدیث جس سے قبلے رخ تلویں کرنا ثابت نہ ہوا
اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر تمہارا بہتان ثابت ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہو
گیا کہ حدیث شریف کو بگاڑتے ہو یا عمل کرتے ہو۔

دُنیائے وہابیت کو فقیر انعامی چیلنج کرتا ہے کہ اگر کوئی وہابی بخاری شریف کی ایک
حدیث یا کسی کتب احادیث سے ایک حدیث دکھا دے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہو کہ قبلے کی طرف پاؤں کے تلوے کر لیا کرو یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود تمام عمر
میں ایک دفعہ بھی بیت اللہ کی طرف پاؤں کرکے لیٹے یا بیٹھے ہوں تو ایسے شخص کو
مبلغات **ایک صد روپیہ نقد انعام**
دیا جائے گا ورنہ خدا کا خوف کرو رب کریم جدھر فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ فرما رہا
ہے ادھر منہ بھی کرو پاؤں نہ کرو پاؤں اور منہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عام رواج
کی طرف دیکھو تو بھی ادب کے خلاف ہے بے ادبی کرلی تو کر دیا کرنیت بے ادبی کی
نہیں مجلس میں بیٹھے ہوں تو کسی بزرگ یا مولوی یا باپ کی طرف پاؤں کرکے بیٹھیں یا لیٹیں

اگر تم خود سوچو کہ کتنی ناراضگی کرے گا گستاخ لیے گا بیت اللہ تو دور معلوم ہوتا ہے
اس جب بیت اللہ کی طرف ایماندار متوجہ ہوتا ہے تو رب العزت متوجہ اور سامنے
ہوتا ہے۔ تو تم نے بیت اللہ کی طرف پاؤں نہیں کئے بلکہ ذات خداوندی جو اقرب
ہے اس کی طرف پاؤں کئے تو تم خداوندی گستاخوں میں لکھے گئے بجائے اس کے کہ تم اللہ
تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا کا باعث ہو تم ان کے غضب کا باعث
بن گئے تو تمہارا وہابیوں کا فرقہ مغضوب علیہم میں کم نہ رہا اب تم سوچو کہ تم نے صراط مستقیم
کی طرف پاؤں کرکے گستاخ بنے اور بجائے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ بن کر جہنم قبول کر لیا اب تم
سوچو کہ تم کیسے ہے؟

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

وہابی توحید کے یہ دس اصول فقیر نے تمہارے سامنے رکھ دیئے ہیں اب فیصلہ
تم پر ہے کہ وہابی فرقہ اپنے دعوے کے موافق صحیح اور سچے موحد ہیں یا نہیں اور
وہابی فرقہ موحد کہلانے کا حقدار ہے یا نہیں؟ یہ عشرہ کاملہ وہابی کے وہ عقائد و
اعمال ہیں جو ان کی اصل کتابوں سے لکھے گئے ہیں جن سے وہابی ایک کا بھی انکار نہیں کر
سکتا گرو جنجال سے چھیڑنے چھپے جان نثر پ یہ ہے فرقہ وہابیہ کی توحید کا نمونہ
اب آگے فقیر ان کے اہلحدیث کہلانے کا پول بھی واضح کرتا ہے کہ فرقہ وہابیہ کو
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنا تعلق ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق

وہابیوں کا عقیدہ (۱۱)

وہابیوں کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عداوت (۱)

وہابی مذہب میں ذکر اللہ اور درود شریف کا متبرک وقت

فتوی ثنائیہ ۱/۲۵۶، ۲۵۷ } س: عورتیں حیض اور نفاس کے دنوں میں ذکر اذکار تسبیح یا درود شریف پڑھ سکتی ہیں یا نہیں۔

ج: حائضہ عورت پر روزہ کی قضا لازم ہے نماز معاف ہے اور درود وغیرہ سے منع کی کوئی قوی دلیل نہیں ذکر اور درود پڑھ سکتی ہے ۲۸ ذی الحجہ ۳۹ھ م

"محمد عمر" مسلمانو بتاؤ جس ذکر کو اللہ تعالےٰ پاک اور اس کے فرشتے پاک پڑھیں اور تم پلید پڑھو۔

کیا تم پلید مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو تو تمہارا عمل سنت اللہ ہے یا سنت ملائکہ ہے یا سنت وہابیہ ہے؟

وہابی فرقہ عملاً و قولاً گستاخی میں مشہور ہے جیسا کہ مسلمان کو اس تحریر سے ثابت ہو گیا۔

تمہارے وہابی مذہب میں شب برات بابرکت رات اور برکت وقت میں پاک آدمی ہو یا عورت ذکر اللہ اور درود شریف نہیں پڑھ سکتی لیکن بصورت حیض پڑھے تو مضائقہ نہیں۔ اب تم فیصلہ کر لو کہ تمہارا مذہب وہابی خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا وقار سمجھتا ہے اور نجاست کو کتنا؟ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سابقین سے اللہ تعالےٰ اس کے بعد اس کے فرشتے اب تم فیصلہ کر لو کہ معاذ اللہ وہ پلید

وجود سے پڑھتے ہیں یا پاک وہ تو ہر نجاست سے پاک ہیں جس سے ثابت ہوا کہ درود شریف پڑھنا پاکیزہ وجودوں کا فعل ہے پلید اس کو نہیں پڑھ سکتا تمہارے وہابی مذہب کی کتب سے صاف واضح ہو گیا ہے کہ وہابی فرقہ اللہ تعالےٰ نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین اور گستاخ ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ظاہراً صالحیت کی تصویر بنا رکھی ہے اور اعلان توحید و سنت محض دھوکہ بازی ہے۔ ابلیس وجوداً حقیقۃً ظاہراً و باطناً بالذات پلید ہے اس لئے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہی نہیں۔ اب تم سوچو کہ تم فرقہ وہابیہ اللہ تعالےٰ اور اس کے ملائکہ اور مومنین کے دھڑے میں شامل ہو یا ابلیسی زمرے میں؟

وہابی عقیدہ (۱۲)

عداوت (۲)

وہابیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ کا وظیفہ لا الہ الا اللہ میں شامل نہیں

فتوی نذیریہ ۱/۴۴۹ } سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ وظیفہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

الجواب: وظیفہ مجموعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں ہے وظیفہ کے واسطے صرف لا الہ الا اللہ ہے واللہ تعالےٰ اعلم حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ (سید نذیر حسین) هو الموفق بیشک ذکر اور وظیفہ کے لئے صرف لا الہ الا اللہ ہے اور ذکر لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا انضمام کسی روایت سے ثابت نہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل الذکر لا الہ الا اللہ افضل الدعاء الحمد للہ

رواہ الترمذی وابن ماجہ یعنی افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے۔

"محمد عمر":۔ اس عبارۃ مذکورہ سے نام کے اہلحدیث کہلانے والوں کا پول کھل گیا کہ ان کا دعویٰ سچا ہے یا جھوٹا جو فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر وظیفہ نہ سمجھے اس جیسا بد قسمت کون ہو سکتا ہے قرآن کریم پڑھ کر دیکھو۔

محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا وظیفہ اللہ تعالےٰ خود پڑھتا ہے

الاحزاب ۲۲ { اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۔
بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہی رہتے ہیں۔

بتاؤ وہابیو! کیا یہ وظیفہ ہے یا نہیں؟ وظیفہ وہی ہے جو متواتر پڑھا جائے اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ ہر وقت پڑھتا رہتا ہے کیا تمہیں خداوند کریم سے بھی عناد ہے کہ جس کے ذکر کو وہ اپنا وظیفہ بنائے تم اس سے باز رہتے ہو۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے تمام مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا

الاحزاب ۲۲ { یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اے ایمان والو تم بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر درود شریف پڑھو اور سلام بھی پڑھو حق سلام پڑھنے کا۔

کیوں جی! اب تو اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں کو بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وظیفہ پڑھنے کا حکم جاری فرما دیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کی شرط لگا کر بتا دیا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ پڑھتا ہے وہ اٰمَنُوْا میں شامل ہو ورنہ نہیں۔

چونکہ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک کو پڑھنا پسند نہیں کرتے اللہ تعالےٰ نے تمہیں ایمانداروں کی جماعت سے ہی خارج کر رکھا ہے۔

(وہابی عقیدہ ۱۳)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابیوں کی عداوۃ (۳)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار پڑھنا وہابی مذہب میں حرام ہے

فتاویٰ ستاریہ $\frac{1}{94}$ { سوال (۸) فی زمانہ جو ایک رواج عام مسلمانوں میں ترقی کر رہا ہے۔ باقاعدہ مجلس میں غزلیات آپ کی ولادت میں باواز بلند پڑھی جاتی ہیں بعد ازاں شیرینی بھی تقسیم کی جاتی ہے آیا اس کا شریعت محمدیہ میں کہیں پتہ چلتا ہے یا نہیں؟ اور لوگ اس کو کار خیر سمجھ کر رونق سمجھتے ہیں یہ فعل سنت ہے یا بدعت ہے؟ (مسائل عبدالحکیم از بجوڑ)

جواب (۸) شریعت محمدیہ میں فی زمانہ بہیئت کذائیہ جو مجالس میلاد منعقد کی جاتی ہیں ان کا ثبوت شریعت محمدیہ میں قطعاً مفقود اور لاپتہ ہے بلکہ ایسی مجلسیں شریعت محمدیہ میں مرسوم مجالس شرکیہ و بدعیہ ہیں اور ایسی مجلسوں میں اشعار و

غزلیات وغیرہ پڑھنا اور سننا دونو حرام ہیں۔

"محک عمل" وہابیو! بتاؤ کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو منبر پر بٹھا کر دشمنان رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو اور اپنی تعریف اشعار میں نہ سنتے تھے ؟

اہلحدیث کا نام رکھ کر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ ڈالنے والو فقیر بخاری شریف سے عرض کرتا ہے۔

(۱) بخاری شریف ۱/۴۵۶ } حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفیان ثنا الزھری عن سعید ابن المسیب قال

مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ أَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مسجد سے گزرے اور حضرت حسان اشعار پڑھ رہے تھے۔ حسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ میں مسجد میں اشعار پڑھا کرتا تھا اور اس میں تم سے بہتر موجود ہوتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ تمہیں خدا کی قسم سچ سچ بتاؤ کہ تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اے حسان تو میری طرف سے جواب دے اور دعا بھی

فرمائی کہ اے اللہ جبرئیل علیہ السلام سے اس کی مدد فرما ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں بالکل سچ ہے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں مسجد میں اشعار پڑھے جاتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بھی مسجد میں شان رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں اشعار پڑھتے رہے۔ مسجد میں شان رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں اشعار پڑھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ثابت ہو گئے۔

وہابی فرقہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تعریفی اشعار پڑھنے کو حرام کہتا ہے اپنے وہابیوں کے اکابرین اور وہابی علماء کے اشعار پڑھنا فرض اور وہابی اسلام سمجھتا ہے ثابت ہوا کہ یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصافی اشعار پڑھ کر رحمت کے فرشتے کا خواہشمند نہیں بلکہ وہابی جہنمی ملائکہ والشرعت عزقاہی کی معیت کو پسند کرتا ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ اور اس کے رحمت والے فرشتوں سے متنفر ہے اسی لئے آپ کے وظیفہ سے گریز کرتا ہے۔

اور اپنے مولویوں کی تعریف کے اشعار اپنے ہر رسالوں میں شائع کرتے ہیں۔ مختصراً سنئے مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کے شان میں لکھا گیا ہے۔ (مسلک اہلحدیث کا ترجمان دوا گی)

الاعتصام

جمعۃ المبارک ۳۰ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ ہجری مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء

مولوی ثناء اللہ امرتسری۔

پروفیسر خالد بزمی ایم اے

علم دین کے گلزار تھے ثناء اللہ
ادب کے قلزمِ زخار تھے ثناء اللہ

کوئی بھی مذہبی نکتہ کب ان سے پنہاں تھا
مثال دیدۂ بیدار تھے ثناء اللہ

ہر ایک معرکہ میں جبل استقامت تھے
وطن کے غازی جرار تھے ثناء اللہ

وہابیو! اب بتاؤ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں اشعار پڑھنے وہابی مذہب میں حرام اور شمولیت مجلس حرام لیکن منحرف قرآن مبدل دین حقہ کے سرغنہ کے شان میں اشعار بنانا لکھنا پڑھنا اور مجالس میں سنانا ثواب تو یہ وہابی مذہب کو ہی زیبا ہے۔

(۲) البدایۃ والنہایۃ $\frac{۲}{۲۵۸}$ } فَقَالَ خُرَیْمُ بْنُ اَوْسٍ ھَاجَرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدِمْتُ عَلَیْہِ مُنْصَرَفَہٗ مِنْ تَبُوْکَ فَاَسْلَمْتُ فَسَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَمْتَدِحَکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ لَا یَفْضُضِ اللّٰہُ فَاکَ فَاَنْشَأَ یَقُوْلُ۔

مِنْ قَبْلِہَا طِبْتَ فِی الظِّلَالِ وَفِیْ ... مُسْتَوْدَعٍ حَیْثُ یُخْصَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ ہَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ اَنْتَ ... وَلَا مُضْغَۃٌ وَّلَا عَلَقُ
بَلْ نُطْفَۃٌ تَرْکَبُ السَّفِیْنَ وَقَدْ ... اَلْجَمَ نَسْرًا وَّاَہْلَہُ الْغَرَقُ
تُنْقَلُ مِنْ صُلْبٍ اِلٰی رَحِمٍ ... اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ
حَتَّی احْتَوٰی بَیْتُکَ الْمُہَیْمِنُ مِنْ ... خِنْدِفَ عَلْیَاءَ تَحْتَہَا النُّطُقُ
وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَ ... رْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ
فَنَحْنُ فِیْ ذٰلِکَ الضِّیَاءِ وَفِی الْ ... نُّوْرِ وَسُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

خریم بن اوس رضی اللہ تعالےٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرۃ کی اور غزوۂ تبوک سے واپسی پر میں خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اسلام قبول کیا عباس بن عبد المطلب سے میں نے سنا فرماتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کی تعریف کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اللہ تعالےٰ تیرا منہ کبھی بند نہ کرے گا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔

یہ نعت حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو پڑھی پھر آپ نے دعا بھی فرمائی۔ اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی نعت پڑھنی سنت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نعت خواں سے خوش ہوتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا اہلحدیث نام کہلانا محض بناوٹ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے ورنہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہی تمہارا عمل اور عقیدہ صحیح ہو جانا چاہیئے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی میں تم وہابی فرقہ ہندو سکھ عیسائی اور

یہود کی سے سنت سے گئے ہو اور جب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی امتی مسلمان ان کی تعریف کرے تم اس کو حرام کہتے ہو حالانکہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا شان بیان کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اور تمام سلف صالحین کا معمول ہے البتہ ابلیس اس عمل سے محروم ہے اب تم سوچو کہ تم کس زمرے میں شامل ہو؟

(۳) الخصائص الکبری $\frac{۱}{۱۹۰}$ } کما اخرج البیہقی عن عائشۃ قالت لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جعل النساء والصبیان یقلن = حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے عورتوں اور بچوں نے یہ نعت خوانی کی۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعٍ

اے فرقہ وہابیہ اگر تم واقعی سچے اہلحدیث ہو تو حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کو سنت سمجھو اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کے اشعار پڑھ کر سنت پر عمل کرو اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کرنے والوں کو برا نہ سمجھو اور نہ ہی برا کہو اگر اس کے منہ سے کوئی غلط لفظ نکلے جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں گستاخی ہو تو اسے محبت کے لہجے میں سمجھانے کی کوشش کرو وہابی فرقہ کی تقلید ترک کرو حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کا عمل اول بناؤ۔

(وہابیوں کا عقیدہ (۱۴۱))

وہابی عداوۃ (۴)

وہابی مذہب میں مجلس میلاد شریف کا انعقاد شرک ہے'

فتوی ستاریہ $\frac{۱}{۹۴}$ } سوال (۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہیئت مروجہ کے ساتھ مجلس میلاد کا انعقاد از کتاب و سنت جائز ہے یا نہیں اور اس قسم کے فعل کی کوئی دلیل قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر از منہ ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں مل سکتی ہے یا نہیں اگر قرون ثلثہ میں میلاد مروجہ کا وجود مل سکے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کتنے دنوں بعد یہ فعل دنیائے اسلام میں رائج و مروج ہوا ہے؟

(المستفتی مولوی محمد عبد المعبود صاحب از دیناج پور)

جواب (۱) ہیئت مروجہ کے ساتھ مجلس میلاد کا انعقاد از روئے کتاب و سنت قطعاً حرام اور بدعت بلکہ داخل فی الشرک ہے کیونکہ اس کا ثبوت نہ تو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ کسی صحابی سے نہ کسی تابعی سے غرض قرون ثلثہ میں اس کا وجود بالکل مفقود ہے نہ از منہ ائمہ اربعہ میں اس کا پتہ لگتا ہے بلکہ ساتویں صدی میں یہ بدعت بجانب خود ایجاد کی گئی ہے۔

محل غور:- کیوں جی وہابیو قرآن مجید کتاب خداوندی کا نام کیوں نہیں لیا تمہاری زبانی ثابت ہوا کہ میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر انفرادی یا اجتماعی طور پر کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے سنت اللہ ہے اور جو مسلمان کہلا کر سنت اللہ کا منکر

ہے اور بدعت کا فتویٰ دیتا ہے وہ موحد کہلانے کا حقدار نہیں ۔ علامہ
کی کتاب مقیاس میلاد شریف جو قرآن شریف احادیث صحیحہ محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے معمولات سے میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان
کرنا منانا ثابت کیا ہے ۔ وہابیوں کا میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دن
منانے کی اس لئے مخالفت ہے کہ رب العزت نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم
ولادۃ باسعادۃ کے دن سے ابلیس کی پرواز آسمانوں کی طرف سے بند کر دی
مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل شیاطین کی ترسیل آسمانوں کی طرف جاری تھی
جب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ ۱۲ ربیع الاول شریف میں ہوئی تو
اللہ تعالےٰ نے شیاطین کی پرواز آسمانوں کی طرف سے بند کر دی جیسا کہ ارشاد
الٰہی ہے ۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا
لِّلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝

اور ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کیا اور ستاروں کو شیاطین
کے لئے مار مقرر کر دی اور ان کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کیا ہے۔
ستاروں کو یہ حکم خداوندی کہ شیاطین آسمانوں کی طرف بڑھیں تو تم ان پر ٹوٹ
پڑو اور بھگا دو اس حکم خداوندی کا اجرا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ کے دن
سے شروع ہوا تو یہ فرقہ وہابیہ بھلا ربیع الاول شریف کو سوگ مناتے ہیں کہ ہمارے
بڑے کو اس دن سے کیوں روکا گیا اور پھر جیسا کرتا نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

آسمان کے لئے زینت کا سامان بھی ہیں اور شیاطین کو مارنے کا فائدہ بھی دیتے ہیں لیے
ہم بھی سنت اللہ پر عمل کرتے ہوئے میلاد شریف کے دن بجلی کے بلبوں اور ٹیوبوں
جلسوں کو سجاتے ہیں تو وہ بھی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یوم ولادۃ کی خوشی میں
زیبائش کا ثواب بھی پاتے ہیں اور قرآن شیطان یعنی فرقہ وہابیہ کو مار کا فائدہ بھی دیتے
ہیں ۔ حقیقۃ فرقہ وہابیہ کو مجالس میلاد شریف مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے انعقاد سے
شرک اسی سے پٹتا ہے کہ ہمارے اکابرین کو آسمان کی طرف بڑھنے سے روکنے کا دن
ہے ۔ تو یہ ان کے فطری انس کے تعلق کا سبب ہے جس مجبوری کی بنا پر یہ بچاسے
شرک کہتے ہیں ورنہ شرک تو وہ ہوتا ہے کہ جو کام خداوند کریم کے لئے کرنا تھا ۔ وہ
مخلوق کے لئے کیا جائے تو ذات خداوندی کی طرف میلاد شریف کا تو سوال ہی
پیدا نہیں ہوتا جو انتظام مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا جاتا ہے ۔ اللہ
تعالےٰ کے لئے نہیں کیونکہ ولادۃ محال ہے ۔ یوم ولادۃ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم
میں قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے موافق عمل کیا جاتا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہیگا۔

وہابی عقیدہ (۱۶)

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ (۵)

فتاویٰ رشیدیہ ۳/ { اور درود جو آج کل مخترعین نے اپنی طرف سے بنائے ہیں۔
مثل درود تاج اور درود لکھی وغیرہ یہ سب خلاف شرع اور
حدیث کی رو سے بدعت ہیں ان سے بچنا ضروری ہے ۔

محمد عربی " وہابی مذہب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر احترام و ادب کے ساتھ

درود شریف پڑھنے بدعت ہیں لیکن نجدی پر سلام پڑھنا یہ سنت وہابیہ ہے بدعت نہیں

تحفۂ وہابیہ مولوی اسمٰعیل غزنوی ملا	سَلَامٌ عَلٰى نَجْدٍ وَمَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ سلام ہو نجد پر اور نجد کے رہنے والوں پر۔

کیوں فرقہ وہابیہ مہربانی کرکے ذرا یہ بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کسی حدیث سے دکھا دو یا فقیر اس کے خلاف دکھاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم فرقہ وہابیہ نجدیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالف پارٹی ہو آپ کی موافقت میں تمہیں کوئی چیز پسند نہیں۔

اور اہلحدیث کہلانے کے مدعیو تم وہابیوں نے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نجدیوں کو مقدم سمجھا ہے اور نجد کو گنبد خضرا سے زیادہ شان والا سمجھا ہے۔ اور ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نجد اور نجدیوں کے سلاطین کا ذکر وہابی کا عین ایمان تھا یہ تو فرمایئے کہ نجدی پر سلام سنت واجب اور فرض ہے؟ یا یہ تمہاری ایجاد وہابیہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہزاروں طرق سے مذکور ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جب بھی سوال کیا گیا تو آپ نے علیحدہ فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ درود شریف جس زبان میں جس طریقے سے پڑھا جائے صحیح ہے بشرطیکہ گستاخانہ الفاظ نہ ہوں مودبانہ الفاظ میں ہم ہر طرح درود شریف پڑھ سکتے ہیں کیونکہ حکم خداوندی صَلُّوْا عَلَيْهِ عام ہے اگر اس کی زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب مقیاس میلاد کا مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ ایمانداروں کی تسلی ہوجائے گی۔ فقط

وہابی عقیدہ (۱۷)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابیوں کی عداوۃ (۶)

وہابی مذہب میں گنبد خضرا اور اولیاء اللہ کی زیارتگاہیں شرک والحاد کا سبب ہیں

(۱) فتح المجید عبدالرحمن بن حسن وہابی ۲۰۸	فَاِنَّ هٰذِهِ الْقِبَابَ وَالْمَشَاهِدَ الَّتِيْ صَارَتْ اَعْظَمَ ذَرِيْعَةٍ اِلَى الشِّرْكِ وَالْاِلْحَادِ وَاَكْبَرُ وَسِيْلَةٍ اِلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَخَرَابِ بُنْيَانِهٖ غَالِبٌ۔

پھر یقیناً یہ تمام قبے اور زیارتگاہیں جو شرک اور الحاد کا بہت بڑا ذریعہ بن چکی ہیں اور اسلام کے مٹانے اور اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی بہت بڑا وسیلہ ہیں

تحملہ عظمیٰ :- وہابیو! اب تم ہی بتاؤ اگر تمہارے مذہب میں کوئی ایک سمجھدار انسان ہے کہ ہمارے مزارات اولیاء اللہ پر خصوصاً گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا ہزاروں کی تعداد میں قرآن شریف نہیں پڑھتے؟ اور پڑھ پڑھ کر صاحب قبر کو ثواب پہنچایا جاتا ہے کیا گنبد خضرا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار شریف میں ہر وقت صلوٰۃ وسلام اور قرآن شریف نہیں پڑھا جاتا؟ اللہ تعالےٰ اور اس کے ملائکہ کا درود شریف گنبد خضرا پر نازل ہوتا ہے۔ یا گنبد خضرا کو دیکھ کر واپس ہوجاتا ہے۔

کیا دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں ہزاروں اقطاب، ابدال، اوتاد اور اولیاء اللہ حاضری نہیں دیتے؟ جس سے تم محروم ہو اور اللہ تعالےٰ تمہیں توفیق

کی توفیق ہی نہیں دیتا بلکہ تمہارے دلوں میں ابلیس ڈالتا ہے کہ تم وہاں جانا حرام
سمجھو اور اللہ تعالے ابھی تم سے مصطفٰے صلے علیہ وسلم کے عناد کی وجہ سے ناراض
ہے۔ وہ بھی تمہیں ادھر جانے کی توفیق نہیں دیتا۔ تمہاری کوٹھیاں بہتریں سے بہتریں
تمہارا فتویٰ ان پر نہیں چلتا تمہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا سے حسد ہے
تمہاری مسجدیں لاکھوں روپے سے بنتی ہیں کیا یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت
ہے؟ کیوں نہیں تم کھجور کے چھپر میں سنت کے مطابق نماز ادا کرتے اور ان لاکھوں
روپے کی لاگت والی مساجد میں نمازیں پڑھنا حرام کہدیتے اور گرانے کا فتویٰ دیتے
اگر تمہاری غیر شرعی مساجد میں تمہاری نمازیں ہو سکتی ہیں تو ہمارا اللہ تعالے اور ملائکہ کا
درود شریف گنبد خضرا کو دیکھ کر واپس نہیں لوٹ سکتا۔

وہابی "۔ مولوی صاحب وہاں قبروں کو سجدے نہیں ہوتے؟

"محمد عمر" وہابی صاحب انصاف تو تمہارے پاس ہے ہی نہیں تم بتاؤ کہ ہمارے مذہب
میں ایک فتویٰ دکھاؤ کہ کسی عالم یا بزرگ نے لکھا ہو کہ قبر کو سجدہ کرنا جائز ہے۔
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔
دوسرا جواب" ہماری مسجدوں میں محراب کے آگے کوئی قبر دکھاؤ۔
تیسرا جواب: تمہاری مسجدوں سے ہمارے مقامات مقدسہ پاک ہیں کیونکہ وہاں پانی
بھی پاک ملتا ہے تمہارے ہاں پلید ہمارے مقامات مقدسہ میں منی سے لبریز کپڑوں والا
نہیں جا سکتا تمہاری مسجدوں میں منی کے لبریز کپڑے لے کر جاتے ہیں۔ اور جائز
چوتھا جواب: بعض کے جرم کرنے سے تمام کو منع نہیں کیا جاتا جیسا کہ تمہاری مساجد سے
کئی تمہارے وہابی جوتے کپڑے اور کئی دوسری اشیاء چوری کر کے لے جاتے ہیں کیا

تم نے کبھی فتویٰ دیا کہ مسجدوں میں داخلہ بند ہے کیونکہ جوتے چوری ہوتے ہیں۔
استنجا خانوں میں منی کر جاتے ہیں مسجدوں کے حجروں میں جو کچھ تمہارے مُلاں کرتے
ہیں جن کا تحریری ثبوت فقیر کے پاس موجود ہے تم نے کبھی مسجدوں میں جانا ترک
کیا ایسے مُلاؤں کو کبھی تم نے اقتدا ترک کی۔

اب بھی کہدو وہابیو! **آمنا**

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ستر اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو وہابیوں
نے شہید کر دیا بعد از وصال وہاں جانے کو شرک کہتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو
معاذ اللہ مٹی برابر سمجھتے ہیں۔ عبادت سے قاصر ہیں مسجدوں کو چھوڑ یا گھر بنایا ہوا ہے
پھر بھی مدعی ہیں کہ صرف ہم اسلام میں موحد ہیں باقی سب مشرک ہیں۔
فقیر دنیا وہابیت کو چیلنج کرتا ہے کہ ایک آیت یا ایک حدیث محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی دکھا دو کہ آپ نے فرمایا ہو کہ میری قبر کو بھی زمین کے برابر کر دینا
یا اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا تو
اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حجرہ شریف
کو گرا دیا ہو کہ کل کو جو گرائے گا وہ موحد کہلائے گا ہم ہی کیوں نہ موحد کہلائیں یا اصحاب
مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی شرک کا فتویٰ جڑ دو کسی امام یا صحاح کے محدثین نے
گنبد خضرا کے گرانے کا فتویٰ دیا ہو یا گروا دیا ہو تم ہمارے بزرگوں کی جو جائز سمجھتے ہو جیسا کہ گزر چکا ہے ہم قبر کو سجدہ
او وہابیو! دشمنان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حشر میں تمہارا کیا حال ہوگا اور
قبر میں حشرات الارض تم سے کیوں نہ بدلے لیتے ہونگے اور لیں گے اسی لئے تم مجھ کو
وہابی تحفہ سمجھ کر کھاتے ہو کیونکہ تم سے مزدور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے بدلے لیتا

ہو گا۔

تمہارا یہ فتویٰ تمہاری مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عداوۃ کی بین دلیل ہے اس سے زیادہ کیا عداوۃ ہو سکتی ہے کہ کفار مکہ نے آپ کے مکان میلاد کو نہ گرانے کا فتویٰ دیا نہ گرایا نہ ہی مشورہ کیا تم ان سے بھی گئے گزرے جنہوں نے خداوند کریم کے دارالحکومت عالمین اور مرکزی دارالایمان کو شرک و الحاد کا مرکز کہا اور اس کا گرانا فرض سمجھا یار تمہیں اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے جب تمہارے نزدیک گنبد خضرا شرک و الحاد کا وسیلہ ہے تو تم سیدھے عرش پہ پہنچنے کی کوشش کرو اور مندروں اور گرجوں میں پناہ لے لو۔ کیوں تم شرک میں پھنستے ہو مسلمان اپنے نبی علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں تو جانے دو۔

وہابی عقیدہ (۱۸)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ (۷)

وہابیوں کو بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سخت عناد ہے

(۱) تطہیر الاعتقاد محمد بن اسمٰعیل عینی ۲۶ } فَاِنْ قُلْتَ، هٰذَا قَبْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عُمِّرَتْ عَلَيْهِ قُبَّةٌ عَظِيْمَةٌ اُنْفِقَتْ فِيْهَا الْاَمْوَالُ (قُلْتُ) هٰذَا جَهْلٌ عَظِيْمٌ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ

اگر تو سوال کرے کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پہ جو ایک بہت بڑا قبہ تعمیر کیا گیا ہے اور اس پہ بہت مال خرچ کیا گیا ہے ریشیا

کیسا ہے،

میں محمد بن اسمٰعیل امیر عینی وہابی، جواب دیتا ہوں کہ یہ حقیقۃً بہت بڑی جہالت ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضرا وہابیوں کے مذہب میں بت ہے

(۳) تحفہ وہابیہ مولوی اسمٰعیل غزنوی ۵۹ } آج کل صالحین کی قبور پر جو گنبد اور قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں۔

وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف بھی بت ہے

(۴) کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب ۱۰ } نَكُلُّ مَا تُقُرِّبَ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ مِنْ نَارٍ اَوْ كَوْكَبٍ اَوْ قَبْرٍ صَالِحٍ اَوْ غَيْرِهٖ صَالِحٍ وَغَيْرِ ذٰالِكَ فَهُوَ صَنَمٌ۔ ہر وہ چیز جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو آگ ہو یا ستارہ یا کسی بزرگ کی قبر ہو (نبی ہو ولی) یا بزرگ نہ بھی ہو اور اس کے علاوہ تو وہ بت ہے۔

پھر وہابی کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہ بت کا فتویٰ لگا کر بھی جی نہیں بھرا آخر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے گنبد خضرا اور دیگر گنبدوں کو گرانے کا فتویٰ دے دیا۔

وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۃ اطہر کو گرانا واجب ہے

(۵) عرف الجادی ۶۰ } واز بنا بر قبر نہی آمدہ پس بر ہر چہ مرفوع یا مشرف بودن قبر لفتہ است آید از منکرات شریعت باشد و انکار براں

و برابر ساختن بخاک واجبست بر مسلمین بدون فرق در آنکہ گور پیغمبر باشد یا غیر او.

قبر پر دیوار بنانا منع ہے تو جو قبر اونچی یا بلند ہو منکرات شریعت سے ہے اس کا انکار کرنا اور زمین کے ساتھ برابر کرنا مسلمانوں پر واجب ہے پیغمبر کی قبر ہو یا کسی اور کی۔

محمد عمر: وہابیو! بتاؤ کیا تم نے اپنے آباؤ اجداد کی قبروں کو بھی گرا کر زمین کے برابر کیا ہے تمہارے بڑوں کی قبریں سلامت رہیں۔ اور ہماری اور ہمارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبروں کو گرا کر زمین کے برابر کرتے ہو۔ فقیر اب قبوں کا ثبوت حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کرتا ہے سنیئے۔

اللہ تعالےٰ کے بندوں کی رہائش گاہ پر گنبد تعمیر کرنا قرآن کریم میں

الکہف ۱۵/۳ } فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۔

انہوں نے کہا کہ اصحاب کہف کی رہائش گاہ پر عمارت تعمیر کر دو۔

اصحاب کہف جو سابقہ امتوں کے اولیاء اللہ سے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان کو پہاڑ کی غار میں وفات دی ہے ایک دفعہ وہ بیدار ہوئے اور ان کا ایک ولی اللہ کھانا لینے کے لئے شہر میں گیا تو مسلمان لوگ محب اولیاء اللہ تھے وہ ان کی زیارت کو ان کے پیچھے ہو لئے تو اللہ تعالےٰ نے پھر ان کو غار میں پردہ پوش کر دیا تو ان مسلمانوں کی بات کو اللہ تعالےٰ نے نقل فرمایا انہوں نے کہا کہ ان کی غار پر جہاں یہ پردہ پوش ہیں ان کے اوپر گنبد تعمیر کر دو چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان کے اس گنبد بنانے کا ذکر ان کی عقیدت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ انہوں نے اصحٰب کہف کی غار کے اوپر گنبد تعمیر کر دیا

اگر اللہ کے بندوں کی رہائش گاہ پر تعمیر بقول تمہارے سب سے بڑا شرک کے اسباب سے تھا تو اللہ تعالےٰ نے ان کا کیوں نہ رد فرمایا کہ انہوں نے اصحٰب کہف کی غار پر عمارت بنا کر شرک کا بڑا اسبب تیار کر دیا اللہ تعالےٰ نے ان کا رد نہ کیا بلکہ ان کی ہمت کو سراہا جس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں کی آرامگاہ پر عمارت بنانا یہ شرک یا گناہ نہیں بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہوا لہٰذا فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا اصحٰب کہف کی آرامگاہ پر بعد میں تعمیر ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے اس بعد کی تعمیر کو سراہا مجرم نہیں کہا ایسے ہی گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ پر بعد میں تعمیر ہوا جو ازروئے قرآن کریم صحیح ہے اور قابل تعظیم ہے اللہ تعالےٰ نے اصحٰب کہف کی غار پر بعد کی تعمیر کو گرانے کا ارشاد نہیں فرمایا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کی تعمیر گنبد خضرا کی تعمیر صحیح ہے اور اس کو گرانے کا فتویٰ دینے والا دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے مکذب قرآن کریم ہے بعض نے کہا کہ ہم ان پر مسجد بنائیں گے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبور پر مساجد بنانے سے منع فرما دیا تعمیر سے منع نہیں فرمایا بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عمارت میں دفن کیا۔

تفسیر نسفی ۳/۴ } فَقَالُوا حِينَ تَوَفَّى اللّٰهُ أَصْحَابَ الْكَهْفِ ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا، أَيْ عَلَى بَابِ كَهْفِهِمْ لِئَلَّا يَتَطَرَّقَ إِلَيْهِمُ النَّاسُ ضَنًّا بِتُرْبَتِهِمْ وَمُحَافَظَةً عَلَيْهَا كَمَا حُفِظَتْ تُرْبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم بِالْحَظِيرَةِ ۔

علامہ نسفی نے کہا ہے کہ جب اصحٰب کہف کو اللہ تعالےٰ نے وفات دی تو

لوگوں نے کہا ان پر یعنی ان کے دروازے کے باہر ان کی غار پر عمارت بنائی جائے تاکہ لوگ بدعقیدگی سے ان کی قبروں پر پاؤں نہ رکھیں اور اس عمارت سے ان کی آرامگاہ کی حفاظت ہو جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی حفاظت گنبد مبارک سے کی گئی ہے۔

حدیث شریف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قبے کا موجود ہونا

(۱) مسلم شریف ج ۱ / ۱۱۷ } حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابی قال نا مالك وھو ابن مغول عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَسْنَدَ ظَهْرَهٗ اِلٰى قُبَّةِ آدَمَ فَقَالَ اَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ =

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کے قبے سے ٹیک لگا کر ہمیں خطاب فرمایا پھر فرمایا کہ جنت میں سوائے مسلمان آدمی کے کوئی شخص داخل نہیں ہوگا۔

محمد عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت آدم علیہ السلام کا قبہ موجود تھا جس کو آپ نے گروایا نہیں بلکہ اس سے ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کہ جنت میں سوائے مسلمان کے کوئی نفس داخل نہ ہوگا اب تم بتاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کے قبے سے ٹیک لگائی تم مسلمان ہوئے یا نہ؟ اور تم بتاؤ کہ نبی اللہ کا قبہ

اسلامی مرکز ثابت ہوا یا نہ؟ انبیاء علیہم السلام کے قبے تو اسلامی شعار میں تم نے یار ہندوؤں کے مندروں کے قبے دیکھے ہوں گے وہ واقعی کفر کے اسباب ہیں انبیاء علیہم السلام کی قبریں اور قبے تو طوفان نوح علیہ السلام میں بھی نہیں گرے اللہ تعالےٰ نے ان کی حفاظت فرمائی جو آج تک چلے آ رہے ہیں۔

کیونکہ نوح علیہ السلام نے دربار خداوندی میں دعا کی تھی کہ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا۔ اے اللہ تمام روئے زمین پر کفار کا ایک مکان بھی نہ رہنے دے۔ اللہ تعالےٰ نے یقیناً ہندوؤں کا ایک مندر نہ چھوڑا اس آیۃ کریمہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اے اللہ مسلمانوں کے مکانات اور قبور بھی گرا دے انبیاء علیہم السلام اور مومنین کے مکانات اور قبور کو اللہ تعالےٰ کے عذاب نے چھیڑا ہی نہیں لیکن تم کالا گرگا ملاں وہی بدلہ لیتے ہو کہ نوح علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے بددعا کر کے ہمارے کالا گر لیپیوں کا ایک مکان ایک گھر کوئی مندر نہ چھوڑا تو اس کا بدلہ ہم لیں گے اعلان کر دیا۔ کہ وہابیو! اب تم بھی نبی اللہ یا ولی اللہ کا ایک قبہ نہ رہنے دو گرا کر زمین کے برابر کر دو یہ مسلمانوں نے بت تیار کر رکھے ہیں شرک کا مرکز بنے ہوئے ہیں مسلمانو! اب تم ہی بتاؤ کہ اولیاء اللہ کے قبوں کو جہاں ورثات قرآن پڑھا جاتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضرا جو رب العزۃ ملائکہ اور ایمانداروں کے صلوٰۃ وسلام کا مہبط بنا ہوا ہے۔ کالا گرگی ملاں کو بت نظر آتا ہے کیونکہ منکر خداوند کریم اور منکر حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ ہے مسلمانوں کو بدظن کر کے رحمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم رکھتا ہے لہٰذا وہابی دشمن اسلام ثابت ہوا۔

فقیر نے قرآن کریم سے ثابت کر دیا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے دعا فرمائی

لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یا اللہ کفار کا ایک مکان بھی
زمین پر نہ رہنے دے صرف لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ دَيَّارًا سے تعمیم نہیں فرمائی
زمین پر کسی کا مکان بھی نہ رہنے دے ہم مسلمان پھر بنا لیں گے۔ ایسے ہی نوح علیہ السلام
کی اس دعا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کافروں کی قبروں کو بھی روئے زمین پر نہ رہنے دے کیونکہ
اس سے بھی شرک والحاد کا خطرہ ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے صاف واضح ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام میں اللہ تعالےٰ نے
حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرماتے ہوئے کفار کا ایک مکان ایک قبر نہیں چھوڑا
انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ مومنین کے مکانات اور قبور کو اللہ تعالےٰ نے برقرار رکھا
اس آیۃ سے واضح ہے ورنہ نوح علیہ السلام کی دعا کا الٹ ہو جائیگا تو نوح علیہ السلام
کے اس دعا اور عمل کا بدلہ اب وہابی لیتا ہے کہ نوح علیہ السلام نے ہمارے اکابرین کے
ایک مکان کو باقی نہیں رہنے دیا سب کی صفائی نہیں کرائی اب ہم اپنے وہابیوں کو فتوے دیتے
ہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام خصوصاً بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا ایک
مکان باقی نہ رکھا جائے۔ وہابیوں پر سب کو گرا کر زمین کے برابر کرنا واجب ہے لیکن
ہندوؤں کے مندروں کے گنبدوں پر یہ فتویٰ عائد نہیں کیا عیسائیوں کے گرجوں پر یہ فتویٰ
نہیں جڑا سکھوں کے گوردواروں پر یہ فتویٰ نہیں دیا جس سے ثابت ہوا کہ یہ فرقہ صرف
حزب اللہ کا ہی دشمن ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کا بدلہ اب لینا چاہتے
ہیں کہ نوح علیہ السلام نے ہمارے اکابرین کا خصوصیت سے نام لے کر صفایا کرا دیا تو
ہم حزب اللہ کا خصوصی نام لے کر ان کے گھروں کی صفائی کریں گے لہٰذا مسلمانو وہابیوں
کے ان عقائد و اعمال کو دیکھ کر بچ جاؤ۔ اور اپنے اکابرین کی عزت و ناموس اور ان کے

کے مقامات کو برقرار رکھو تو کفر و شرک و الحاد سے بچو گے ورنہ نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان کی ہیئت کذائیہ قبہ تھا

الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۴ } وَكَانَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عَلَى حَرَسِ قُبَّةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ غَيْرِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ يَحْرُسُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ۔

عباد بن بشر انصار کے ساتھ ہر رات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قبے
کی حفاظت کرتے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حجرہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا تھا اس کی ہیئت کذائیہ قبے کی شکل تھی تو جس
شکل پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا گھر تیار فرمایا اسی شکل پر اور پہ قبے تعمیر کئے
گئے تو یہ قبے کی تعمیر سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئی صحابہ کرام رضوان
اللہ علیہم اجمعین جنگوں میں آپ کے تشریف لے جانے کے بعد مدینہ طیبہ میں اس
کی نگہبانی کرتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ کا حجرہ جو بشکل قبہ تھا اسی میں
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وصال سے پہلے آرام فرماتے تھے اور بعد از وصال بھی اسی
قبے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کو دفن کیا اور اسی قبے میں اب
بھی آپ تشریف فرما ہیں۔ اور غزوات میں بھی جو آپ کے لئے ٹھہرنے کی جگہ بنائی
جاتی وہ بھی بشکل قبہ ہی ہوتی تھی۔

اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر کی رہائش گاہ بعد از وصال آپ کی قیامت تک

کی آرامگاہ متبرک مقام کو جو وہابی فرقہ بت اور شرک والحاد کا بہت بڑا وسیلہ اور اسلام کی بنیاد کو خراب کرنے والا مقام کہتا ہے دنیا میں وہ ابلیس سے بھی زیادہ نبوۃ کا دشمن ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی میں عیسائی اور ہندو سے بھی سبقت لے گیا ہے افسوس صد افسوس ایسی قوم پر جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا بڑا عقیدہ رکھے تو اس کو مسلمان کہلاتے ہوئے شرم آنی چاہیئے جو جاہلوں کو اور اہلحدیث کہلا کر مسلمانوں کو ایمان سے پھسلائے۔

(۳) ابن خلدون $\frac{۲}{۲۳}$ } تُرُفِعَ فِرَاشُهُ الَّذِيْ قُبِضَ عَلَيْهِ حُفِرَ لَهُ تَحْتَهُ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر جس پر آپ کا وصال ہوا اُٹھایا گیا اور وہیں اس کے نیچے قبر شریف کھودی گئی۔

ابن خلدون کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حجرے مبارک میں جو مسقف تھا دفن کیا گیا ہے لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ قبر کے چاروں طرف دیوار ہو اور چھت ہو یا گنبد ہو یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سنت ہے بدعت نہیں ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بڑی جرأت ہوئی کہ انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ مکان کے اندر تیار کر دی ان کو اتنا قدبھی نہ آیا کہ محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والے ایسے پیدا ہوں گے جو ہم پر بھی فتویٰ شرک لگائیں گے اور اس بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک وکفر والحاد کا بہت بڑا وسیلہ کہیں گے میرے خیال میں وہابیوں کو ہندو مت کے بنارس کا نقشہ ترین توحید کا مرکز نظر آتے

ہیں گے۔ اسی لئے مدینہ طیبہ کا نوری قبہ شرک کا بڑا ذریعہ نظر آتا ہے سبحان اللہ سے ان کی بڑی توحیدی نظر خداوند کریم مسلمانوں کو تیرے اس علم اور توحید سے محفوظ رکھے۔

آمین ثم آمین

قبر مسقف مکان میں سُنت ہے

(۴) مجمع الزوائد $\frac{۹}{۳۳}$ } فَاسْتَقَامَ رَأْيُهُمْ عَلٰى اَنْ يُدْفَنَ فِيْ بَيْتِهِ تَحْتَ فِرَاشِهِ حَيْثُ قُبِضَ رُوْحُهُ ۔

تمام اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے کا اتفاق ہو گیا کہ آپ کے بستر کے نیچے آپ کے مکان میں جہاں آپ کا وصال ہوا ہے دفن کیا جائے۔

حاصل عمومی:۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف آپ کے مکان شریف میں جو بشکل قبہ یعنی گنبد تھا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنائی اگر قبر کے چوگرد اور اوپر چھت یا گنبد شرک ہوتا یا معاذ اللہ حرام ہوتا تو خلفاء راشدین محققین جن کی اتباع کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین

ابن ماجہ ۵ } وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِيْ اِخْتِلَافًا شَدِيْدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَالْاُمُوْرَ الْمُحْدَثَاتِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تم سخت اختلاف دیکھو گے
تو اس وقت تمہارے لئے میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین
کی سنت تم پر لازمی ہے اس پر ثابت قدمی سے مضبوط رہنا اور نئے نئے
کاموں سے اجتناب کرنا کیونکہ وہ گمراہی ہے۔

تم کے اہلحدیث کہلانے والو اپنے فرقے کا نام تو تم نے محدثین والا منظور کیا
لیکن سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت خلفاء راشدین کو شرک والحاد کا سبب
کہتے ہو۔ میرے خیال میں تو تمہیں گوبند سنگھ اور نانک صاحبان کی سنت پر ہی
بھروسہ ہے۔

جب فرقہ وہابیہ نے گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک والحاد کا سبب
کہدیا تو وہابیہ کے عقیدے کے موافق یقیناً خلفاء راشدین محدثین نے اسلام میں
سب سے اول شرک کی بنیاد قائم کی اسلام میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء
راشدین کو مشرکین کہنے والے کبھی کسی صورت سے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں
کلا وحاشا! جو خلفاء راشدین کو موجد شرک سمجھیں ان کا اسلام سے دور کا بھی تعلق
نہیں لہٰذا مسقف مکان یا گنبد میں قبر کا ہونا یہ سنت ہے اس کو شرک والحاد کا
سبب کہنے والا فرقہ خود اسلام کے دشمن ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اسلام سے
بے بہرہ کرنا چاہتے ہیں۔ بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خلفاء راشدین محدثین خیر القرون
سے قرن اولیٰ کے باشندے ہیں اولین مومنین صراط مستقیم پر اولین چلنے والے جن میں
شرک کی ہوا کا ایک معمولی جھونکا بھی محسوس کرنا کفر ہے۔ ان کے نزدیک قبر پر مسقف مکان
شرک نہیں اور فرقہ وہابیہ موجودہ گنبد خضرا کو جو بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے رہائشی قبہ پر واقع ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے
خود تعمیر کیا تھا وہ تحت الثریٰ سے عرش معلیٰ تک بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ہی ہے بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانے والا فتوے دینے والا "وہابی" ہے
برباد شدہ قوم نوح علیہ السلام کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔

(نوٹ) اہلحدیث کہلانے والو بھی یہ مسئلہ ذرا بتا دو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ
نے بیعۃ الرضوان کے درخت کو شرک کے ڈر سے اکھڑوا دیا جس سے ثابت ہوا کہ
بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے
تمام اصحاب کو یقین تھا کہ اس میں اسلام کے خلاف کسی قسم کی حرکت نہ ہوگی بلکہ برکت
رہے گی جیسا کہ وہ بابرکت سمجھتے رہے لیکن وہابی بمع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
کے تمام امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہوئے بیت مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کو بھی اسی شرک وکفر میں ملوث کرتا ہے اعاذنا اللہ منکم بتاؤ حضرت
عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے درخت کو اکھڑوا دیا بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں
نہ گروا دیا بلکہ گنبد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو گرا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کی آرامگاہ بنائی جاتی بینوا وتوجروا؟ ورنہ اُدْخُلُوْا نَارًا۔

نوٹ ۲ :- نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث دکھا دو کہ مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ قبر مکان کے اندر ہو تو مکان گرا دیا کرو یا مکان کے اندر
بنانے کا حکم دیا ہو۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔

قبر اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ

عنہا کے مکان میں ثابت کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مکان شریف میں آپ کی قبر مبارک

(۵) الطبقات الکبریٰ ۲/۳۰۷ } قَالَ مُسْلِمٌ وَقَدْ اَثْبَتَ لِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ اَنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ قَبْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بَیْتُ عَائِشَۃَ وَاِنَّ بَابَہٗ وَبَابَ حُجْرَتِہٖ تُجَاہَ الشَّامِ وَاِنَّ الْبَیْتَ کَمَا ھُوَ سَقْفُہٗ عَلٰی حَالِہٖ وَاِنَّ فِی الْبَیْتِ جُرٌّ وَخَلَقَ بِحَالِہٖ ۔

حضرت مسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مدینہ طیبہ میں وہ مکان جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی والا مکان ہے اس مکان کا دروازہ شام کی طرف تھا اور مکان کی چھت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی اپنی حالت پر ہی تھی اور مکان میں چھید اور پرانے کجاوے کی لکڑیاں لگی تھیں۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے حجرہ مبارکہ میں ہی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ قبر شریف تیار کی جس سے قبور پر چھت کا ہونا سُنت ثابت ہوا۔

(۶) گنبد خضرا میں زائد زمین بعد میں شامل کی گئی کی چھٹی دلیل وہابی صاحب تم تو

یار نام کے اہلحدیث ہو حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے تم بے بہرہ ہو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مختصر عرض کرتا ہوں۔

ترمذی شریف ۱/۱۲۷ } ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی قبر میں یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَہٗ ۔

ایماندار کی قبر شریف کو ستر ستر ہاتھ مربع فراخ کیا جاتا ہے پھر اس کو منور کیا جاتا ہے۔

چلو زیادہ نہ سہی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر سے کم از کم ستر ستر ہاتھ چوفیرا تو قبر شریف ہی ہے۔ اب تمہارا کہنا کہ گنبد خضرا میں زائد جگہ شامل کی گئی ہے۔ یہ ایماندار کے لئے حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے عین موافق ہے اور تمہارا کہنا حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے بے خبری کی دلیل ہے۔

قبر پہ بنا کرنا سنت اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے

(۶) المستدرک ۳/۵۴۴ } اخبرنی ابو یحیٰی محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبید بن یزید المقری الامام بمکۃ حرسہا اللہ تعالٰی ثنا محمد بن علی بن زید الصائغ ثنا سعید بن منصور ثنا ھشیم ثنا ابو حمزہ ثنا عمران بن عطاء قال شَہِدْتُ وَفَاۃَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَوَلِیَہٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّۃِ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا وَاَدْخَلَہُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْہِ وَضَرَبَ عَلَیْہِ

بِسَنَاءٍ ثَلَاثًا وَالَّذِي حَفِظْنَا عَنْهُ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِ مِائَةِ حَدِيْثٍ۔

عمران بن عطا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی وفات کے وقت طائف میں حاضر ہوا اس کا ولی محمد بن حنفیہ تھا اس کے جنازے میں اس نے چار تکبیریں پڑھ کر جنازہ پڑھایا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کیا اور اس کی قبر پہ تین دن سائبان "تانا" اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہم چار سو حدیثوں کے لگ بھگ روایت کرتے ہیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر پہ اگر سایہ رکھا جائے بنایا جائے تو سنت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ بدعت وشرک والحاد کا سبب کہنے والا دشمن اسلام ہے۔

"وہابی" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ اونچی قبروں کو برابر کردو۔ گنبد خضرا گرانا تو واقعی کسی حدیث شریف سے ثابت نہیں لیکن اونچی قبروں کو زمین کے برابر کرنا تو حدیث شریف میں مذکور ہے۔ سنو

المعجم الصغیر للطبرانی ۲۹ } ثنا احمد بن یحیٰی التستری ابو حفص ثنا احمد بن محمد بن عماد الرازی ثنا اسحق بن سلیمان الرازی ثنا المفضل بن صدقۃ ابو حماد الحنفی عن ابی الھیاج الاسدی قَالَ بَعَثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا اَبْعَثُكَ اِلَيْهِ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم قَالَ لَا تَدَعْ تِمْثَالًا اِلَّا كَسَرْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ ثُمَّ

يَرْوِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّا المفضل ولا عنہ الا اسحق الرازی تفرد بہ محمد بن عماد۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی تصویر کو توڑنے کے بغیر نہ چھوڑے اور کوئی قبر اونچی نہ رہے اس کو برابر کردے۔

جواب (۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ ابو اسحٰق سے سوائے مفضل کے کسی نے روایت نہیں کی لہذا خبر احاد ثابت ہوئی جو کسی محدث کے نزدیک معتبر نہیں۔

جواب (۲) سَوَّيْتَهٗ کے معنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کوہان کی شکل سے بنا کر چورس کرنے کے لئے ہیں۔

جواب (۳) تسویۃ کے معنی درست کرنے کے ہیں گرانے کے نہیں۔

تسویۃ کے معنی قرآن کریم میں تیار کرنے کے ہیں

(ا) البقرہ ۱/۳ } ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ۔

رب کریم آسمان کی طرف متوجہ ہوا پھر ان کو سات آسمان تیار کئے۔

(ب) الحجر ۱۴ } فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ۔

تو جب میں آدم علیہ السلام کو تیار کر لوں گا اور اس میں اپنی روح سے پھونکوں گا پھر تم اس کے لئے سجدے گر جانا۔

(ج) ص ۲۳ } فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ

منجدینہ = ترجمہ سابقہ ہو چکا وہی ہے ۔

اس آیت کریمہ میں بھی سوّٰی کے معنی تیار کرنے کے ہیں ۔

ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبر مُسَنَّم ہو اس کو تیار کر دے کیونکہ مسنم مسلمان کی قبر کا نشان ہے اور جو مُسَنَّم نہ ہو اس کا ذکر ہی نہیں فرمایا کیونکہ وہ غیر مسلم کی ہو گی ۔

نوٹ : مسلمانوں کی قبروں کے مٹانے اور گرانے کا حکم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی حدیث میں فرمایا ہی نہیں اگر کوئی وہابی دکھا دے تو فقیر اس کو پانچ روپے نقد انعام دے گا ۔

اب فقیر اونچی قبر کرنا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ثابت کرتا ہے ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی ہے

قبر زمین سے بلند اونچی بنانا سنت ہے

(۱) بخاری شریف ۱/۱۸۶ } حدثنا محمد قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا ابو بکر بن عیاش عن سفیان التمار انہ حدثہ انہ رأی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا ۔

سفیان التمار سے روایت ہے کہ اس نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر اس نے زمین سے اونچی کوہان کی طرح دیکھی ۔

محمد عمر : ۔ اور نام کے اہلحدیث کہلانے والو ! فقیر نے بخاری شریف کی حدیث سے ثابت کر دیا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کوہان کی طرح زمین سے اونچی تھی اب تم ایک حدیث دکھا دو کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف زمین کے برابر دیکھی گئی ۔

ورنہ خداوند کریم سے ڈرو اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کو مشرک نہ کہو اور بدعتی وہابیو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو بت کہنے والو تمہیں تو چاہیے کہ تم گوبند سنگھ کا کلمہ پڑھو تو مسلمانوں کے ساتھ تمہارا جھگڑا ہی ختم ہو جائے کیونکہ اسلام میں قبریں کوہان کی طرح اونچی بنانا سنت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور تمہارے نزدیک وہ بت ہے ۔

مُسَنَّمًا کا ترجمہ محدثین کی زبانی

زرقانی ۲۹۴ } مُسَنَّمًا اے مرتفعًا مسنم کے معنی اونچی بلند ۔

وہابیوں کے امام محدث کی زبانی

نیل الاوطار ۴/۸۹ شوکانی } مُسَنَّمًا اے مرتفعًا
مسنم کے معنی اونچی بلندی والی

اور نام کے اہلحدیث کہلانے والو ! بتاؤ بخاری شریف کی حدیث کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف مُسَنَّم ہے اور مُسَنَّم کے معنی تمہارے وہابیوں کے امام شوکانی محدث نے بلند کیے ہیں اب بھی قبروں کے اونچا کرنے پر تمہارا ایمان

درست نہ ہو تو پھر تم اہلحدیث کہلانے کے حقدار نہیں فرقہ پرست ہو۔ اور تمہارے جن مذکورہ وہابیوں نے مزارات زمین کے برابر گرانے کا فتویٰ دیا ہے وہ مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ ہیں اب تم سوچ کر تم وہابیوں کا یہ عقیدہ بنا کر تم کون ہو؟

اور تمہارا فرقہ وہابیہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے یا نہیں؟

(۲) بیہقی شریف ۴/۳ } اخبرنا ابو عمرو الادیب انبا ابو بکر الاسماعیلی ثنا محمد بن عمران المقابری ثنا احمد بن یونس ثنا ابو بکر بن عیاش ثنا سفیان التمار قَالَ رَأَيْتُ قَبْرَ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا۔

امام بیہقی سفیان التمار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۳) بیہقی شریف ۴/۳ } واخبرنا ابو عمرو انبا ابو بکر ثنا الحسن ثنا حبان عن ابن المبارک انبا ابو بکر بن عیاش عن سفیان التمار اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم مُسَنَّمًا۔

سفیان التمار کی روایت ہے اس نے حدیث بیان کی کہ اس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۴) بیہقی شریف ۴/۳ } وَعَنْ رُقَيَّةَ سُفْيَانَ التمار قبرَ النبی صلی

اللہ علیہ وسلم مسنما فكَانَتْهُ غُبَيْرَ عَتًا كَانَ عَلَيْهِ فِي الْقَدِيمِ فَقَدْ سَقَطَ جِدَارُهٗ فِي زَمَنِ وَلِيدِ بنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَقِيْلَ فِي زَمَنِ عُمَرِ بنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ اُصْلِحَ۔

بعض نے کہا ہے ولید بن عبدالملک کے زمانے میں اور بعض نے کہا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں آپ کے مکان شریف کی دیوار گر گئی تھی پھر اس کو درست کیا گیا۔

سلف صالحین آپ کے گنبد کو گرنے سے بچائیں اس کی تعمیر کریں لیکن فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد کے گرانے کا فتویٰ دیں اعاذنا اللہ من هذا المذهب۔

(۵) ابوداؤد ۲/۱۰۳ } حدثنا احمد بن صالح ابن ابی فدیک اخبرنی عمرو بن عثمٰن بن هانی عن القاسم قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّهْ اِكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم وَصَاحِبَيْهِ رضی اللہ عنهما فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ اَبُوْ عَلِیٍّ يُقَالُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُقَدَّمٌ وَ اَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَعُمَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَاْسُهٗ عِنْدَ رِجْلَیْ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عثمٰن بن ہانی قاسم سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا کہ امی جی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کی قبر شریف اور صاحبین کی مبارک قبریں کھول کر مجھے زیارۃ تو کرا دیجئے تو
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے تینوں قبروں سے اچھاڑ اٹھایا
تو وہ تینوں ہی سرخ زمین پر نہ زیادہ اونچی تھیں اور نہ ہی زمین سے برابر تھیں
ابو علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی قبر شریف پھر آگے تھی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ آپ
کے سر مبارک کے قریب تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر شریف
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے قریب اور ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سر کے قریب تھی۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صاحبین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قبروں پر اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہم اجمعین نے کپڑے کے اچھاڑ چڑھائے۔

(۲) ثابت ہوا کہ تینوں قبریں نہ زیادہ اونچی اور نہ ہی زمین کے برابر بلکہ اوسط درجے کی تھیں۔

(۶) طبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۳۰۶ } اخبرنا سعید بن محمد الوراق الثقفی عن سفیان بن دینار قال رأیت قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأبی بکر وعمر مسنمۃ۔

سفیان بن دینار سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی قبروں کو بلند کوہان کی طرح دیکھیں۔

(۷) الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۳۰۶ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی عبد العزیز بن محمد عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال
کان رُفِعَ قبرُ النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم شبراً۔

جعفر بن محمد اپنے باپ محمد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ایک بالشت بلندکی گئی۔

(۱) اس حدیث شریف سے قبر کی بلندی ثابت ہوئی۔

(۲) بلندی کی مقدار ایک بالشت سنت ثابت ہوئی۔

(۸) الطبقات الکبریٰ ۲/۳۰۷ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی ہشام بن سعد عن عمرو بن عثمان قال سمعت القاسم بن محمد
یقول اطّلعتُ وأنا صبیٌّ علی القبورِ فرأیتُ علیہا حصباءَ حمراءَ۔

عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا
فرماتے تھے کہ مجھے بچپن سے ہی قبروں کا علم ہے میں نے ان پر سرخ رنگ کی
کنکریاں بھی دیکھیں۔

(۹) زرقانی ۲۹۴ } عن سفیان التمار قال الحافظ ہو ابن دینار) رآیۃ حدثہ انہ رأی قبرَ النبیِّ صلی اللہ علیہ
وسلم مسنّماً) ای مرتفعاً زاد ابو نعیم فی المستخرج و
قبرُ ابی بکرٍ وعمرَ کذلک ، مسنّماً کلٌّ منہما واستدلّ
علی انّ المستحبَّ تسنیمُ القبورِ وہو قولُ ابی حنیفۃَ ومالکٍ

وَاَحْمَدُ وَالْمُزَنِيِّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ الشَّافِعِيَّةِ وَادَّعَى الْقَاضِي
اِتِّفَاقُ الْاَصْحَابِ عَلَيْهِ۔

سفیان بن دینار سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی دیکھی ابو نعیم نے مستخرج میں زیادہ لکھا ہے کہ ابو بکر صدیق اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی قبریں بھی میں نے ایسی اونچی کوہان کی طرح دیکھیں اور اس سے قبروں کو کوہان کی طرح اونچی کرنا صحیح ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اور مزنی کا یہی عقیدہ ہے شوافع کی اکثریت کا یہی عقیدہ ہے اور قاضی حسین نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام اصحاب کا اسی پر اتفاق ہے۔

ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین اور تبع تابعین کا یہی عقیدہ اور عمل رہا ہے کہ قبر اونٹ کے کوہان کی سنت طریقہ ہے۔

متقدمین اسلامی تاریخوں کی کتب سے

(۱) اسد الغابۃ $\frac{1}{۳۴}$ } وَقَالَ ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَا قُبِضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ فَرُفِعَ فِرَاشُهٗ وَحُفِرَ ذَالْحَنَهٗ وَبَنٰى اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَ لِبْنَاتٍ وَجُعِلَ قَبْرُهٗ مُسَطَّحًا وَرُشَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نبی اللہ کا جہاں وصال ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک اٹھایا گیا اور وہیں قبر شریف کھودی گئی اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کی قبر شریف میں نو اینٹیں لگائیں اور آپ کی قبر شریف کو چپٹی چورس بنائی گئی اور اس پر پانی چھڑکا گیا۔

(۱) تاریخ اسلام $\frac{1}{۳۲۸}$ } قَالَ عمرو بن عثمان بن هانی عن القاسم قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبيه فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ اخرجه ابو داؤد هكذا وَقَالَ ابوبكر بن عباس عن سفيان التمار اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا اخرجه البخاری۔

قاسم سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو عرض کیا کہ حضور مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قبر شریف اور ان کے صاحبین کی قبروں سے اچھا ڑھٹا کر دیا نہ کرا دیجئے تو انہوں نے تینوں قبروں سے کپڑا ہٹا دیا نہ بہت اونچی تھیں اور نہ زمین کے برابر تھیں سرخ زمین پر اور سفیان بن دینار نے کہا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۲) سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابن ہشام $\frac{۴}{۳۴۴}$ } حِيْنَ وُضِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حُفْرَتِهٖ وَبُنِيَ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب لحد میں رکھا گیا اور اس پر بنا کی گئی۔

(۱۳) تاریخ طبری ۲/۴۵۲ } حِيْنَ وُضِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ حُفْرَتِهٖ وَبُنِيَ عَلَيْهِ

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں رکھے گئے اور اس پر بنا کی گئی

وہابی محدث کی زبانی

(۱۴) نیل الاوطار ۴/۸۹ شوکانی } لَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْاَفْضَلِ مِنَ التَّسْنِيْمِ وَالتَّسْطِيْحِ بَعْدَ الْاِتِّفَاقِ عَلٰى جَوَازِ الْكُلِّ فَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ وَبَعْضُ اَصْحَابِهٖ وَالْهَادِيْ وَالْقَاسِمُ وَالْمُؤَيَّدُ بِاللّٰهِ اِلٰى اَنَّ التَّسْطِيْحَ اَفْضَلُ وَاسْتَدَلُّوْا بِرِوَايَةِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الْمَذْكُوْرَةِ وَمَا وَافَقَهَا وَقَالُوْا قَوْلُ سُفْيَانَ التَّمَّارِ لَا حُجَّةَ فِيْهِ كَمَا قَالَ الْبَيْهَقِيُّ لِاحْتِمَالِ اَنَّ قَبْرَهٗ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَكُنْ فِي الْاَوَّلِ مُسَنَّمًا بَلْ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاَمْرِ مُسَطَّحًا ثُمَّ لما بني جدار القبر في امارة عمر بن عبد العزيز على المدينة من قبل الوليد بن عبد الملك صَيَّرُوْهَا مُرْتَفِعَةً وَبِهٰذَا يُجْمَعُ بَيْنَ الرِّوَايَاتِ وَيُرَجَّحُ التَّسْطِيْحُ مَا سَبَقَ فِيْ اَمْرِهٖ صلى الله عليه وسلم عَلِيًّا اَنْ لَا يَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّاهُ وَذَهَبَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ وَاَحْمَدُ والمزني وَكَثِيْرٌ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَادَّعَى الْقَاضِيْ حُسَيْنٌ اتِّفَاقَ اَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ

عَلَيْهِ وَنَقَلَهُ الْقَاضِيْ عِيَاضٌ عَنْ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ اِنَّ التَّسْنِيْمَ اَفْضَلُ تَمَسُّكًا بِقَوْلِ سُفْيَانَ التَّمَّارِ وَالْاَرْجَحُ اَنَّ الْاَفْضَلَ التَّسْطِيْحُ لِمَا سَلَفَ

علامہ شوکانی وہابیوں کے اکابرین سے ہیں جن کا ارشاد ہے

افضلیت میں محدثین کا اختلاف ہے کہ قبر کو کوہان کی طرح بلند کیا جائے یا چپٹی چورس بنائی جائے تمام کا اتفاق ہے کہ امام شافعی اور بعض ان کے مقلدین ہادی اور قاسم اور موید باللہ اس طرف گئے ہیں کہ قبر چورس اور چپٹی افضل ہے اور انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر اور جو اس کے موافق ہے دلیل پیش کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سفیان التمار کی حدیث اس کے متعلق حجت نہیں۔ جیسا کہ امام بیہقی نے کہا ہے ممکن ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پہلے چورس چپٹی ہو کوہان کی طرح گول نہ ہو پھر جب عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں ولید بن عبد الملک کے زمانے سے پہلے جب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی دیواریں درست کی گئیں اس وقت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو بلند کیا گیا اسی کے ساتھ تمام روایتوں کو جمع کیا جائے اور قبر کو چپٹا چورس کیا گیا عنقریب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آئے گا کہ آپ نے حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ کوئی قبر اونچی نہ چھوڑے مگر اس کو برابر کر دے اور ابو حنیفہ اور مالک احمد مزنی اور اکثریت شوافع کا اتفاق ہے اور قاضی حسین نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام شافعیوں کا اتفاق اسی پر ہے اور قاضی عیاض نے اکثر محدثین سے نقل کیا ہے کہ کوہان کی طرح بلند قبر افضل

ہے اور انہوں نے سفیان التمار کے قول سے استدلال لیا ہے اور
راجح قول یہ ہے کہ افضل چورس چپٹی قبر ہونی چاہیئے جیسا کہ گزر چکا ہے
"**محمد عمر**": مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
نے کوہان کی طرح اونچی تیار کی تھی جس میں اجتہاد کی کوئی گنجائش ہی نہیں امام
شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ اجتہادی غلطی ہوئی ہے کہ اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین کو ترک کر کے اپنے اجتہاد کو مقدم سمجھا ہے اور قبر کو چپٹی چورس بنانے کا
اجتہاد غلط دلیل بنائی ہے لہٰذا فقیر کے نزدیک اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
تابعین تبع تابعین کا عقیدہ کوہان کی طرح اونچی قبر تیار کرنے کا اور دیکھنے کا
مشاہدہ صحیح ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

(۱۵) **نیل الاوطار شوکانی ۴/۸۹** { (قولہ مسنما) أی مرتفعا قال فی القاموس التسنیم ضد التسطیح وقال سطحہ کمنعہ
بسطہ (قولہ ولا لاطئۃ) أی ولا لازقۃ الأرض =

قبر مسنما کے معنی بلند کے ہیں قاموس میں تسنیم کو تسطیح کی ضد کہا
ہے تسنیم اونچی تسطیح چپٹی لاطئۃ زمین کے ساتھ ملی ہوئی نہیں

نیل الاوطار ۴/۹۰ { وتحریم رفع القبور ظنی۔
قبور کے اونچے کرنے کی حرمت ظنی ہے یقینی نہیں۔

"**محمد عمر**": کیوں جی وہابی صاحب اب تو تمہارے بڑے نے اقرار کر لیا کہ تمہارا
وہابی مذہب جو قبر کے اونچے کرنے کو حرام کہتا ہے یہ محض گمان ہے یقینی سے
نہیں کہہ سکتے۔ وہابی کبیر کی زبانی ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ محض وہابیوں کی بناوٹ

ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے عناد ہے۔

(۱۶) **مجمع بحار الانوار ۱۲۵** { أی قبرہ مسنما تسنیم القبر جعلہ کہیئۃ السنام وہو خلاف تسطیحہ
[illegible] واستدل بہ علی استحبابہ واجیب بانہ سطح
قبر ابراہیم وفعل حجۃ لا فعل غیرہ ولا یصیر کون
فعل الروافض لان السنۃ لا یترک بموافقۃ المبتدع
والمراد بحدیث الامر بتسویۃ القبر المشرف فیہ
تسطیحہ لا تسویتہ بالارض جمعا بین الاخبار۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو سفیان نے اونچی بلند دیکھی قبر
کی تسنیم کے معنی ہیں کوہان کی مثل اور وہ چپٹی ہونے کے خلاف ہے
یعنی اونچی دیکھی اور قبر کے اونچے کرنے کو اسی حدیث سے انہوں نے
استدلال بنایا ہے اور شوافع نے جواب دیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کی قبر شریف کو چپٹی یعنی چورس تیار کیا
اور ایسا اور کسی نے نہیں کیا اور روافض کا فعل ہمارے لئے مخالف
نہیں کیونکہ بدعتیوں کی موافقت کی وجہ سے سنت ترک نہیں کی جاتی اور
جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچی قبر کو برابر کرنے کا حکم دیا اس کا
یہ مطلب نہیں کہ قبر زمین کے برابر کر دی جائے بلکہ تمام شوافع محدثین
کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ قبر کو برابر کرنے کا مطلب قبر کو چورس کرنے
کا ہے یعنی قبر کو گولائی سے ہٹا کر چورس کر دیا جائے۔

محمد عمر" کیوں بھئی وہابیوں بتاؤ تمہیں تمہارے نجدی قرن کی قسم ہے کہ تم نے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو قبر زمین کے برابر کرنے کے لئے کئے ہیں۔ کیا محدثین نے بھی یہ معنی کئے ہیں۔ بلکہ بعض محدثین کہتے ہیں کہ قبر کو چپٹا کیا جائے۔ اور پھر شوافع جو قبر کے چپٹا کرنے کے قائل ہیں" یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہ روافض کی سنت ہے فافہم۔

وہابی" مولوی صاحب قبر کو ان کی طرح اونچی کرنی تو سنت ثابت ہو گئی لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تم ان کی طرف سفر کر کے خرچ کر کے پہنچتے ہو۔ یہ شریعت محمدیہ میں شرک ہے تو اس لحاظ سے وہ گنبد اور قبریں شرک کا سبب ثابت ہوئیں۔ دیکھئے ہمارے علماء نے اس کا خوب رد لکھا ہے۔

وہابی عقیدہ (۱۹)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا وہابی مذہب میں منع ہے

(۱) فتوی ثنائیہ ۱/۲۷۸ } س (۶) کس آیت یا حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے روضہ مبارک پر زیارت کے لئے حاضر ہونا حرام ہے (الفقیہ مذکور)

ج (۶) حرام کا فتویٰ تو ہم نے دیا نہیں البتہ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے اسی ضمن میں دوسرا کام بھی ہو جائے تو جائز ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِد

یعنی مسجد کعبہ، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی مکان کی بحیثیت مکان زیارت کو مت جاؤ یہ حدیث ہمارے عقیدہ کی دلیل ہے۔

(نوٹ) روضہ مبارک قبر شریف کا نام ہے کیا قبر شریف کی زیارت ممکن ہے؟ وہابی جماعت علی شاہ صاحب سے پوچھ کر بتائیے۔

(۲) مسئلہ زیارۃ قبر نبوی مصنفہ حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (۱۸) } طالب علم اور دیگر ضروریات کے لئے سفر کا کوئی حرج نہیں صرف کسی جگہ کی طرف جس میں قبر نبوی بھی داخل ہے ثواب کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں ہاں اگر کوئی وہاں سے مسجد نبوی کی نیت پہ سفر کرے اور وہاں پہنچکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کی بھی زیارت کرے تو اس کا کوئی حرج نہیں بلکہ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

(۳) مسئلہ سماع موتی مصنفہ عبداللہ امرتسری روپڑی } وہاں سفر کرنا زیارت کے لئے جائز نہیں بلکہ مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیئے۔ جب مسجد نبوی میں نماز سے فارغ ہو جائے تو قبر کی بھی زیارت کرے۔

(۴) فتح المجید شرح کتاب التوحید شیخ عبدالرحمٰن بن حسن ۲۱۵ } وَفِي الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَنْعِ شَدِّ الرِّحَالِ إِلٰى قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الْقُبُوْرِ وَالْمَشَاهِدِ لِأَنَّ ذٰلِكَ مِنْ اتِّخَاذِهَا أَعْيَادًا بَلْ مِنْ أَعْظَمِ أَسْبَابِ الْإِشْرَاكِ بِأَصْحَابِهَا وَهٰذِهٖ هِيَ الْمَسْأَلَةُ الَّتِيْ أَفْتٰى فِيْهَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَعْنِيْ مَنْ سَافَرَ لِمُجَرَّدِ زِيَارَةِ قُبُوْرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔

اور حدیث میں دلیل ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسری قبروں اور میلوں کی طرف سفر کر کے جانے کی ممانعت ہے۔ کیونکہ یہ قبروں کو عیدیں بنا لیتے ہیں بلکہ

یہ شرکوں کے اسباب سے بہت بڑا سبب ہے اور اس مسئلہ پر ابن تیمیہ نے فتویٰ دیا ہے یعنی جس شخص نے محض انبیاء علیہم السلام کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کیا وہ شرک ہے۔

(۵) تقویۃ الایمان ۱۲ } ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے یا روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرکے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کر بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور اس قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو شرک فی العبادۃ کہتے ہیں۔

(۶) فقہ محمدیہ کلاں ۱۰۵ } ان تینوں مسجدوں کے سوا اور کسی جگہ اور مکان متبرک کی طرف سفر کرنا درست نہیں برابر ہے کہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی کی۔

لیکن اگر تقرب الی اللہ مقصود نہ ہو بلکہ کوئی اور حاجت ہو مانند تجارت اور سیکھنے علم وغیرہ کے تو اس کے لئے ہر جگہ اور ہر مکان کی طرف سفر کرنا درست ہے بالاجماع

محمد عمر:- ان تمام وہابی کتب کے حوالہ جات سے خصوصاً اس آخری حوالے سے مسلمانو تمہیں یقین ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ کے سلف و خلف کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کر کے جانا شرک و گناہ ہے اور اس مسئلہ میں فقیر کے موجودہ وہابیوں کے اکابرین کے مناظرے بھی ہو چکے ہیں۔

کیوں بھئی وہابیو نجدیو تمہیں تمہارے نجد کی قسم جس پر سلام پڑھتے ہو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ سے تمہارے نزدیک نجد زیادہ فوقیت رکھتا ہے یعنی نجد کی طرف سفر کرنا

اور نجدیوں پر سلام پڑھنا جائز مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ ریاض الجنت کی طرف سفر کرنا گناہ اور نجد کی طرف سفر کرنا ثواب اب تو فیصلہ کر لو کہ تم اہل نجد اہلحدیث موحد ہو یا مشرک دشمن رسالت ہو یا محب نجد؟ اور یہ بھی سوچ لو کہ قیامت کے دن نجدیوں کی مجلس میں اٹھائے جاؤ گے یا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے؟

مسلمانو جس قوم کے نزدیک تجارت کے لئے سفر کرنا بیوی یا بہو کو گھر لانے کے لئے سفر کرنا اور ہر قسم کے دنیاوی امورات کے لئے سفر کرنا جائز ہو اور آپ نے آقائے کائنات کی طرف سفر کرنا جہاں سے حصول ایمان و بخشش کی توقع ہے وہاں کا سفر کرنا وہابی کے نزدیک شرک ہو جس کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ریاض الجنۃ فرمایا ہو اس کو شرک کا مرکز کہنا اور جس علاقے کے پہاڑوں کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اُحُدٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ ہم مسلمان مدینہ طیبہ کے علاقے کے درختوں کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے محبت کریں بابرکت سمجھیں جس زمین کو آپ نے فرمایا ہو کہ مٹی کھانی حرام ہے لیکن میرے مدینے کی مٹی کھانی جائز ہے اپنے منہ سے موت مانگنی حرام ہے لیکن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے مدینے کی زمین کے لئے موت مانگنی باعث ثواب و برکت و رحمت و بخشش ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ کی مجاورہ تھیں اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جا جا کر زیارت کرتے جو ظالم ان سب امورات دینیہ اسلامیہ اسباب بخشش و نجات کو شرک فی العبادۃ کہے وہ اولیاء الشیاطین کے زمرے کا فرد خاص ہے۔ اسلام سے اس کو کوئی تعلق نہیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کا کائنات میں اس جیسا کوئی دشمن نہیں ہو سکتا

کے دن باغی دنیا داروں میں اس کا حشر ہوگا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ہوگا۔ زمرہ امت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے بعد المشرق والمغرب سے بھی بعید ہوگا۔ نیز اب قرآن کریم سے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف محض آپ کی نیت سے حاضر ہونے کا فیصلہ قرآن کریم سے دکھاتا ہے۔

دربار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کی نیت سے حاضری دینا قرآن مجید سے

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانے کی پہلی آیت قرآنی

اپنا گھر چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کرنیوالا خداوند کریم کا ملاقی ہے

(۱) النساء ۵/۱۴ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا۔

اور جو شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے ہجرۃ کرنے والا اللہ تعالے اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر اس کو موت آگئی تو اس کا ثواب اللہ تعالے پر لازم ہوگیا اور اللہ تعالے بڑا بخشش کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

"محل عمر": جب آیۃ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً۔

نازل ہوئی تو جندع بن ضمرۃ نے اپنے لڑکوں کو کہا کہ مجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو۔

تفسیر خازن ۱/۴۸۶ — تفسیر معالم التنزیل ۱/۴۸۶

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي قَبْلَ هٰذِهِ سَمِعَهَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَرِيضٌ يُقَالُ لَهُ جُنْدَعُ بْنُ ضَمْرَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَنَا مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنِّي لَأَجِدُ حِيلَةً وَلِي مِنَ الْمَالِ مَا يُبَلِّغُنِي إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَبْعَدَ مِنْهَا وَاللّٰهِ لَا أَبِيتُ اللَّيْلَةَ بِمَكَّةَ أَخْرِجُونِي فَخَرَجُوا بِهِ يَحْمِلُونَهُ عَلَى سَرِيرٍ حَتَّى أَتَوْا بِهِ التَّنْعِيمَ فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَصَفَقَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰذِهِ لَكَ وَهٰذِهِ لِرَسُولِكَ أُبَايِعُكَ عَلَى مَا بَايَعَكَ رَسُولُكَ ثُمَّ مَاتَ فَبَلَغَ خَبَرُهُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوا لَوْ وَافَى الْمَدِينَةَ لَكَانَ أَتَمَّ وَأَوْفَى أَجْرًا وَضَحِكَ الْمُشْرِكُونَ وَقَالُوا مَا أَدْرَكَ هٰذَا مَا طَلَبَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ) يَعْنِي قَبْلَ بُلُوغِهِ إِلَى مُهَاجَرِهِ (فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ) يَعْنِي فَقَدْ وَجَبَ أَجْرُ هِجْرَتِهِ عَلَى اللّٰهِ بِإِيجَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ بِحُكْمِ الْوَعْدِ وَالتَّفَضُّلِ وَالْكَرَمِ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا جب وہ آیت نازل ہوئی جو اس سے پہلے ہے بنی لیث سے ایک بڑے مریض بوڑھے نے مذکورہ آیت کو سنا اس کو جندع بن ضمرۃ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں اس شخص سے نہیں جس کو اللہ تعالے نے مستثنیٰ کیا ہے میں عذر کوئی حیلہ

تلاش کروں گا میرے پاس اتنا مال موجود ہے جو مدینہ طیبہ تک مجھے پہنچا دے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ دور جا سکتا ہوں خدا کی قسم میں مکے میں ایک رات بھی نہیں رہوں گا مجھے نکالو لوگ اس کی چارپائی اٹھا کر لے نکلے حتیٰ کہ وہ تنعیم کے پاس پہنچے اس کو موت نے آگھیرا تو بڈھے نے اپنی دائیں ہتھیلی بائیں پر رکھی پھر کہا اے اللہ یہ تیرے لئے ہے اور دوسرا ہاتھ یہ تیرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے میں تیری بیعت کرتا ہوں اس بات پر جس بات پر تیرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی پھر وہ مر گیا اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ مدینے میں اس کو دفن کرتے تو اس کو ثواب پورا ملتا اور مشرکوں نے مذاق اڑایا کہ بڈھے کی خواہش پوری نہ ہو سکی تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ) جو شخص اپنے گھر سے نکلا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول علیہ السلام کی طرف ہجرت کر کے پھر اس کو راستے میں ہی) موت آگئی تو اللہ تعالےٰ پر اس کا ثواب لازمی ہو گیا۔

محمد عمر: اس آیت خداوندی سے ثابت ہوا کہ جندہ بن ضمرہ کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے گھر سے نکلنا اور سفر کرنا اس کی نجات اور بخشش کا سبب بنا ہے چنانچہ بفرمان خداوندی وہ بخشا گیا تو اس فرمان خداوندی سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنا بخشش و نجات ہے اور جو

شرک والحاد کہے وہ منکر قرآن حکیم ہے۔

(وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ) الآية أخرج أبو يعلى وابن أبي حاتم والطبراني بسند رجاله ثقات عن ابن عباس قال خرج ضمرة بن جندب من بيته مهاجرا فقال لأهله احملوني فأخرجوني من أرض المشركين إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فمات في الطريق قبل أن يصل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فنزل الوحي (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ) الآية (ومن يخرج من بيته)۔ — درمنثور ۲ / ۲۰۷

پوری آیت کو بروایت ابو یعلیٰ، ابن ابی حاتم اور طبرانی نے ثقات راویوں کی سند سے روایت کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ ضمرہ بن جندب اپنے گھر سے ہجرت کر کے نکلا اور اس نے اپنے گھر والوں کو کہا کہ مجھے مشرکوں کی زمین سے نکال کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو تو اس آیت کی وحی نازل ہوئی۔

محمد عمر: اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مکہ معظمہ کو بڈھے ضمرہ کا گھر قرار دیا کیونکہ وہاں دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آباد تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو (إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ) فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف جاتا ہے اور جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانے کو روکتا ہے وہ خداوند کریم سے روکتا ہے۔

مسلمانو! قرآن و حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مصطفےٰ صلے اللہ کی نیت سے سفر

کرنا ثواب اور بخشش کا باعث اور عند اللہ اجر عظیم کا موجب خداوندی ہوا اور جو فرد یا شخص اس کے خلاف ہو وہ قرآن مجید اور حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے ایسے شخص کو خداوند کریم، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین سے کوئی تعلق نہیں اور جو شخص مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جانے والوں کو مشرک کہے وہ جھوٹا ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کی دوسری آیت قرآنی

(۲) المائدہ ع ۱۴ } وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۔

اور جب کفار و منافقین کو کہا جاتا ہے کہ تم قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ، وہ جواب دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے آبار کا طریقہ درست ہے کیا ان کے آبا، بے علم و گمراہ تھے (تو وہ بھی گمراہ ہی رہیں گے)

"مجمل علو": اللہ تعالٰے نے اس آیۃ کریمہ میں جو لوگ قرآنی فیصلے کو تسلیم نہیں کرتے اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے سے گریز کرتے ہیں اور کہتے ہیں چونکہ ہمارے بڑے رسول اللہ کی طرف جانے کو شرک کہتے تھے لہٰذا ہم بھی جانے کو جائز نہیں سمجھتے اللہ تعالٰے نے اس آیۃ کریمہ میں جواب دیا کہ جن کا یہ عقیدہ ہے وہ بے علم اور گمراہ اور ان کے باپ دادا بھی گمراہ اور بے علم کیونکہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے کو شرک کہے جو ایمان کا مرکز ہے اس جیسا گمراہ اور جاہل دنیا میں اور

کوئی نہیں ایسے ہی جو قرآن کریم کو پس پشت ڈالے دنیا میں اس جیسا بھی گمراہ اور بے علم کوئی نہیں تو بفرمان خداوندی جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کو شرک کہے اس جیسا جاہل اور گمراہ دنیا میں اور کوئی نہیں یہ ہے فتویٰ خداوندی۔

تیسری آیت قرآنی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنے کا حکم خداوندی اور ہر قسم کے گناہ کی بخشش کا وسیلہ ہے

(۳) النساء ع ۹ } وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر لیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس آئیں پھر اللہ تعالٰے سے معافی مانگیں اور ان کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی معافی مانگیں تو اللہ تعالٰے کو بڑا توبہ کرنے والا پائینگے

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ظالم کسی ظلم سے متہم ہو حتی کہ سب سے بڑا ظلم شرک ہے مشرک "ذاتی" چور و غیرہم بخشش کی نیت سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جائیں اور وہاں پہنچ کر اللہ تعالٰے سے معافی مانگیں توبہ کریں پھر بھی رب کریم نے اکتفا نہیں فرمایا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس کے لئے معافی مانگیں کہ یا اللہ یہ میرے پاس آپہنچا ہے اس کو معاف فرما دے تو اللہ تعالٰے فوراً توبہ منظور کر لیتا ہے اور وہابی فرقہ اسی لئے دربار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے منع کرتے ہیں شرک کہتے ہیں۔ تاکہ کوئی گنہگار نہ وہاں جائے اور نہ ہی اس کے

گن، بخشے جائیں تو وہ بھٹکتا ہوا ہمارے جال میں ہی پھنسے گا۔ لیکن ایماندار گنہگار حکم خداوندی کو چھوڑ کر دربار رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کو ترک کرکے وہابیوں کی کب سنتا ہے۔

مسلمانوں یہ فرقہ وہابیہ نجدیہ اس آیۃ قرآنیہ کے روسے مکذب قرآن کریم اور منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سب سے بڑا مجرم ثابت ہوا کیونکہ جرائم کی بخشش بموجب آیت مذکورہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے بغیر دنیا میں محال ہے۔

جس فرقہ کی دنیا میں بخشش کی کوئی صورت نہیں اور نہ وہ خداوند کریم کی مجوزہ صورت کو قبول کرتا ہے بلکہ شرک کہتا ہے اس کی قبر و حشر میں کوئی اور صورت نجات کیسے ہو سکتی ہے۔

مسلمانو یاد رکھو اگر دنیا و عقبیٰ میں نجات چاہتے ہو تو اس مذکورہ فرمان خداوندی کے روسے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ میں جانے کو نجات سمجھو آپ کے باتبع مسجد اور مدینہ طیبہ کی زیارت سمجھو اصل تمام دنیا میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں مدینہ طیبہ بنا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے مسجد نبوی کو شرف حاصل ہوا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل لیکن وہابی فرقہ چونکہ دنیا میں الٹ ہے اس کی عقل بھی الٹی کہ اصل کو بالتبع سمجھ بیٹھا ہے اور تابع کو اصل کہتا ہے پھر کہتا ہے مسجد یا مدینہ طیبہ کی نیت کرکے سفر کرے اور بالتبع دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت کرے سبحان اللہ کیوں بھئی وہابیو خداوند کریم سے اگر تمہیں کچھ ذرا سا بھی تعلق ہے تو بتاؤ کہ اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض فرمائی ہے یا مسجد نبوی اور مدینہ طیبہ کی؟ ماننا پڑے گا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر مومن پر ہر وقت ہر لمحہ ہر جگہ ہر زماں فرض ہے۔ تو مذکورہ آیت کریمہ میں بھی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے کا ہی ارشاد خداوندی ہے۔

اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

فرمان خداوندی ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ اور نہیں بھیجا ہم نے کسی رسول علیہ السلام کو مگر اللہ تعالےٰ کے حکم سے آقا بنایا جاتا ہے اور ہم مسلمان مومنین کو اللہ تعالےٰ نے بھی یہ حکم جاری فرمایا۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰہَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اے ایمان والو تم اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پھر فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنی جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا آقا سمجھے اور خود غلامی کرے تو واقعی ایسا شخص اللہ تعالےٰ کا غلام ہے اور پھر فرمایا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا یعنی جو شخص بجائے غلامی کے نافرمانی کرے گا۔ یقیناً وہ ابدی دوزخی ہے۔ اب تم سوچو کہ غلام اپنے آقا کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ اگر میں نے اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کرکے سفر کیا تو مشرک بن جاؤں گا۔ تو اس کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) یا تو آقائے کل کائنات نے ایسے لوگوں کو جھڑک کر نکال دیا ہے تو ان سے ناراضگی کی وجہ سے نہیں جاتے۔

(۲) یا امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہی نہیں ہوئے۔

(۳) یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ذاتی رنجش ہے۔

(۴) یا کسی ایسی جماعت میں شامل ہو چکے ہیں جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد ہے۔

(۵) یا اپنے اعمال کی بنا پر بخشش سے بے امید ہو چکے ہیں۔ ورنہ جس کی اطاعت سے بخشش

ہو اور نجات ملے اسی کی طرف سفر کرنے کو کوئی مشرک کہے تو سوائے ان پانچ صورتوں کے اس کی کوئی اور صورت نہیں ۔

چوتھی آیت قرآنی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کرکے سفر کرنے کا منکر خداوند کریم کے نزدیک منافق ہے ۔

(۴) النساء ۵/۹ { وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ دیکھیں گے آپ منافقوں کو کہ وہ پوری طرح سے اعراض کرتے ہیں۔

محل عمل :۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں منافقوں کی یہ صفت بھی بیان فرمائی کہ زبانی اقرار کرنے والے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں حج زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں لیکن باطن سے کھوٹے ہیں مسلمان نہیں کیونکہ جب ان کو دعوت دی جائے کہ قرآن کریم کے حکم کو تسلیم کرو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ خواہ تمہیں مشرق و جنوب و شمال سے کیوں نہ آنا پڑے تو یہ لوگ صاف انکار کر دیتے ہیں بلکہ منع کا فتوٰی دیتے ہیں اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ سفر کرکے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے منع کرتے ہیں شرک کہتے ہیں وہ خداوند کریم کے نزدیک منافق ہیں جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہے اسکا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو منافق سمجھے مسلمان نہ سمجھے ان کو جو ایماندار سمجھے ان کی زبان پر اعتبار کرے وہ قرآن کریم کا منکر ہے خداوند کریم سے اس کا کوئی تعلق

نہیں خا فہم ۔

فرمان خداوندی کہ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بغیر اطاعت کے زبانی اقرار کرنا بے ایمانی کی علامت ہے

(۵) النور ۱۸/۹ { وَیَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ایمان رکھتے ہیں اور ہم مطیع بھی ہیں پھر ان سے ایک فرقہ بعد اس کے منہ پھیر لیتے ہیں یہ ایمان دار نہیں اور جب ان کو اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دی جاتی ہے تاکہ ان کے آپ حکم بنیں بعض ان سے منہ پھیر جاتے ہیں ۔

محل عمل :۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں غیر مقلدین وہابیوں کا پورا نقشہ کھینچ دیا ہے ۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ بعض لوگ

(۱) اقرار کرتے ہیں کہ ہم موحد ہیں خداوند تعالےٰ کو ماننے والے ہیں۔

(۲) اور اپنا ایمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ظاہر کرتے ہیں بظاہر اہلحدیث کہلاتے ہیں ۔

(۳) اور یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے قائل ہیں اور کسی امام سلف صالحین اور اولیاء اللہ کے ہم مقلد نہیں ہیں۔

(۴) جب قرآن کریم یا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیش کرو تو صاف گریز کرتے ہیں۔

(۵) اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں پر فتوی ثبت فرمایا ہے کہ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ کہ ایسے لوگ بے ایمان ہیں۔

(۶) پھر رب العزۃ نے ان کا ایک اور کفر ثابت فرمایا کہ جب ان کو کہا جائے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ اور آپ کو ہی واحد حاکم تسلیم کرو تو بھی منہ پھیر لیتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے وہابیوں کا پول کھول دیا اور ان کا پورا نقشہ کھینچ دیا کہ ان لوگوں کا موحد کہلانا جھوٹ اہلحدیث کہلانا جھوٹ بغیر قرآن وحدیث کے اور کسی کی تقلید نہ کرنا جھوٹ کیونکہ جس کا کلمہ پڑھتے ہیں محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف جانے کو ہی بُرا سمجھتے ہیں اور منع کرتے ہیں بلکہ سفر کر کے جانے کو شرک کہتے ہیں۔ بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک کا بہت بڑا ذریعہ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ فرقہ بے ایمان ہے ایمان سے دور ہیں اب مسلمان ان لوگوں کے ایمان کا کیسے اعتبار کریں اور ان کو مسلمان کیسے سمجھیں۔ رب العزۃ نے اس فرقے کا پورا نقشہ کھینچ کر جڑ کاٹ دی ہے اب کوئی عقل وعلم سے بے بہرہ ہی ان کے جال میں پھنس سکتا ہے ذی شعور اہل علم اس فرقے سے ضرور پہلو تہی کرتا ہے۔

چھٹی آیت قرآنی کہ مومنین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے

(۷) التوبۃ ۱۱/۱۵ { وَمَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

مدینے اور چوفیرے (تمام زمین) والوں کے لئے یہ لائق نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے بیٹھیں اور نہ وہ مرغوب سمجھیں اپنے نفسوں کو اس کے نفس سے کیونکہ مدینے شریف اور چوفیرے والے جو ہٹتے ہیں) ان کو جو پیاس تکلیف اور بھوک اللہ تعالےٰ کے راستے میں پہنچتی ہے اور جس راستے وہ چلتے ہیں جس سے منکرین جلتے ہیں اور دشمن سے جو ان کو مال غنیمت ملتا ہے ان کے لئے ہر ایک کا عمل صالح لکھا جاتا ہے بے شک اللہ تعالےٰ نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔

محمل عمر: (۱) اس آیۃ کریمہ میں مدینے شریف والوں کو شہری فرمایا ہے باقی سب کو گنوار فرمایا ثابت ہوا کہ مدینے شریف والے شہری ہیں ان کے سامنے باقی سب گنوار ہیں۔

(۲) وَمَنْ حَوْلَهُمْ سے مراد تمام روئے زمین والے مراد ہیں جیسا کہ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا میں تمام روئے زمین والے مراد ہیں یعنی

(۳) مدینہ طیبہ والوں کو بھی اور تمام روئے زمین والوں کو حکم خداوندی جاری ہوا کہ کوئی شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے پیچھے نہ رہ جائے۔

(۴) اور مدینہ طیبہ اور تمام روئے زمین والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اپنی ذات کو بہتر نہ سمجھیں اس لئے کہ

(۵) دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں جو ان کو تکلیف بھوک اور پیاس پہنچے گی وہ اللہ تعالےٰ کے راستے میں شمار ہوگی جیسا کہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ میں اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی اطاعت سمجھی جاتی ہے۔ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے والا اللہ تعالےٰ کی طرف آتا ہے ایسے ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کے راستے میں چلنے والا اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف چل رہا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے والا نَفَرُوْا اِلَى اللّٰهِ پر عمل کر رہا ہے۔

(۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راستے کی طرف عقیدتمند چلنے والا چلتا ہے منکرین وہابیین کو بغض و کینے سے جلا رہا ہے تو اس کو ایک ایک قدم چلنے کی نیکی کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ اور اس دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف چل کر جو اس کو مال غنیمت بھی مل جائے (رحمتوں وغیرہ کا) تو ان سب کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضرور ملتا ہے۔ دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں پہنچنے والے اور کسی دشمن وہابی کے روکنے سے نہ رکنے والے کے ثواب کو اللہ تعالےٰ کبھی ضائع نہیں کر سکتا یہ ہے ہمارے

رب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے کو ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے۔

(۷) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کا سفر خروج اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے چند احکامات کا فیصلہ ہوگیا

(ا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف صاحب توفیق کو سفر کرکے جانا حکم خداوندی ہے

(ب) دربار رسالت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے ہٹنے والا اور ہٹانے والا منکر و مکذب قرآن کریم ہے۔

(ج) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے راستے میں جو تکلیف ہوگی نیز کرایہ کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضرور ملے گا بلکہ ایک ایک قدم کا درجہ رب العزت کی طرف سے حاصل ہوگا یہ ثواب ضائع نہ ہونے کا وعدہ رب العزۃ نے پہلے ہی لکھ دیا ہے۔

(د) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات میں یا کسی صفت میں کم سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے جیسا کہ وہابی غیر مقلد اور وہابی دیوبندی سمجھتا ہے۔

(ر) اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں یہ بھی واضح فرما دیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے کو جو ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جاتے والے کو دیکھ کر سن کر جلنے والا حسد و بغض کی آگ میں جلتا ہے وہ کافر ہے یہاں دنیا میں بھی جلتا ہے قبر و حشر میں جہنم کی آگ میں جلے گا۔

(س) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کرکے جانا عمل صالح ہے مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وسلم کے مسافر کے ان اعمالِ صالحہ کا ثواب اللہ تعالٰے کی طرف سے ضرور ملے گا گا ۔ نہیں منع نہیں شرک نہیں اس عملِ صالحہ کو شرک کہنے والا منع کرنے والا منکر و مکذب قرآن کریم ہے ۔

(ص) دربارِ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے مسافر کو اگر کسی کافر و منکر کا مال مل جائے تو وہ مالِ غنیمت ہے اس کے لئے حلال ہے کیونکہ عملِ صالح کے ماتحت حاصل ہوا ۔ ہے جائز ہے ۔

اس آیۃ میں رب العزت نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لئے سفر کرکے جانے والے کو تسلی دی اور اس کا اجر تحریری لکھ دیا تاکہ باطل کے لشکے سے آپ کا کوئی مومن زرک نہ جائے ۔

اور وہابیو! مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانے والے کو مشرک کہنے والو رب العزت نے فرمایا لَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس کو اپنے نفسوں سے کم نہ سمجھو اور تم صنم اکبر کہو کیا تمہارا فرقہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والا ہے یا منکرِ رسالت ہے ؟ یہ فیصلہ تم پر ڈالتا ہوں اب تم سوچ کر تم کون ہو ؟

ساتویں آیتِ قرآنی کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کا سفر خرچ باعثِ اجرِ عظیم اور قربِ خداوندی ہے

(۷) التوبہ ۱۱/۱۲ { وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ

الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

اور بعض دیہاتیوں سے ایسا شخص بھی ہے جو اللہ تعالٰے اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اور جو خرچ کرتا ہے اس کو اللہ تعالٰے کی قربت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ذریعہ سمجھتا ہے یاد رکھو اس کا خرچ کرنا ان کو اللہ تعالٰے کے قریب کر دے گا اور اللہ تعالٰے اپنی رحمت میں ان کو داخل کرے گا بے شک اللہ تعالٰے بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے ۔

خلاصہ (۱) اس آیۃ کریمہ سے واضح ہوا کہ اللہ تعالٰے کے قرب کے لئے جو خرچ کیا جائے یہ ایماندار کی علامت ہے اور اس خرچ سے اللہ تعالٰے کا قرب حاصل ہو جاتا ہے ۔

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کی دعا کے لئے جو خرچ کیا جائے وہ ایسا شخص مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا مستحق ہے ۔ اور اس کو اللہ تعالٰے کا قرب بھی حاصل ہو جاتا ہے ۔

(۳) اللہ تعالٰے ایسے شخص کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے اور گناہوں کو معاف کر دیتا ہے ۔

(۴) قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ کے رو سے دربارِ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لئے خرچ کرنا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے فائدہ پہنچنے کی غرض سے اللہ تعالٰے کے ہاں سے ضرور قرب ہوتا ہے شرک نہیں گناہ نہیں ۔

آٹھویں آیت قرآنی کہ مسلمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی نہ کریں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرنے کی ایمانداروں کو خدائی ممانعت'

(۸) الاعراف ۹/۳ } یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۔

اے ایمان والو! اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض نہ کرو حالانکہ تم سنتے ہو'

محمد عمر" اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعراض کرنے سے ایمانداروں کو ممانعت کر دی ہے اور جو وہاں جانے سے روکے وہ مکذب قرآن کریم ہے۔

(۱) ثابت ہوا کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے سفر کرکے جانے سے منع کرے وہ اللہ تعالےٰ سے بھی روگردان ہے۔

(۲) اللہ تعالےٰ نے وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ سے حکم جاری فرما دیا کہ تم اے مسلمانو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی نہیں کر سکتے ورنہ تم صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ میں شامل ہو۔

(۳) وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ یہاں تک تاکید کر دی کہ ہم کسی جگہ بھی ہوں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت نہیں کر سکتے آپ خواہ زمین کے اوپر ہوں گنبد خضرا میں ہوں کہ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ پر عمل کرنا خداوندی فرض ہے۔

نویں آیت قرآنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے پہنچنے سے منع کرکے ابلیس اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے'

(۹) الاعراف ۸/۲ } قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَھُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّھُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ خَلْفِھِمْ وَعَنْ اَیْمَانِھِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِھِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَھُمْ شٰكِرِیْنَ ۔ قَالَ اخْرُجْ مِنْھَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْھُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۔

ابلیس نے کہا کہ یا اللہ تو نے مجھے گمراہ تو قرار دے دیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد کے صراط مستقیم پر ان کی راہزنی کروں گا پھر ان کو آگے سے روکوں گا ان کے پیچھے' دائیں اور بائیں سے روکوں گا ان کی اکثریت کو تو شکر کرنے والے نہ پائے گا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ذلیل راندے ہوئے آسمانوں سے نکل جا جس شخص نے ان سے تیری تابعداری کی تم تمام سے جہنم کو ضرور پر کروں گا۔

محمد عمر" شیطان نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی خدا کے فرمان کے موافق عزت نہ کی اللہ تعالےٰ نے اس کو گمراہ اور کفر کا فتویٰ لگا کر جنت سے نکلنے کا حکم صادر فرما دیا پھر ابلیس نے قیامت تک عمر بڑھانے کی اللہ تعالےٰ سے دعا مانگی اللہ تعالےٰ نے وہ قبول فرمائی تو اس نے کہا کہ یا اللہ تو نے مجھے گمراہی اور کفر کا فتویٰ تو دے دیا ہے لیکن مجھے قسم ہے کہ میں ان کو گمراہ کرنے کے لئے تیرے صراط مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا اور چاروں طرف سے گھیرے میں لے لوں گا اور اولاد آدم علیہ السلام کی زیادہ

اولاد تیری شکر گزاری کی طرف نہ جا سکیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا کیا
ہو گے جو تیری اتباع کرے گا یعنی جیسا کہ تو نبی اللہ کی طرف گیا ہی نہیں تجھے
اور تیرے پیروکاروں کو جہنم میں بھر دوں گا۔ اب قرآن کریم سے بیان کرتا ہوں کہ
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا یہی صراط مستقیم ہے۔

دسویں آیت قرآنی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنا صراط مستقیم ہے

(۱۰) الانعام ۸/۱۹ } وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ۔

اور بے شک یہ میرا راستہ صراط مستقیم ہے اس کی اتباع کرو باقی راستوں کے
پیچھے نہ لگو تمہیں وہ صراط مستقیم سے دور کر دیں گے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ صراط مستقیم ہے

یوسف ۱۳/۱۲ } قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہی میرا راستہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی
طرف بلاتا ہوں میں اور میرے تابعدار بصیرت پر ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ لوگوں کو
فرما دیں کہ یہ میرا راستہ ہی صراط مستقیم راستہ ہے اور یہی راستہ خداوند کریم تک پہنچاتا
ہے اور جو میرے متبعین ہیں وہ بھی صراط مستقیم پر ہیں اور میرے متبعین نے بصیرت
سے اس راستے کو قبول کیا ہے۔

جو راستہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتا ہے وہ صراط مستقیم ہے اور شیطان
نے وعدہ کیا ہے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ کہ یا اللہ میں آدم علیہ السلام

کی اولاد کے راستے کو روک کر بیٹھوں گا۔ جو صراط مستقیم کی طرف آئے گا اس کو روک
دوں گا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ از روئے قرآن کریم صراط مستقیم
ہے تو جو شخص سفر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روکتا ہے اور شرک کہتا ہے تو وہ قرآن
لیکن ان کا تعزر رکھنے والا کہہ سکتا ہے دوسرے کا کام نہیں۔

مسلمانو! پایا وہ کہ صراط مستقیم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے والا راستہ
ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کو شرک کہے وہ ابلیس کی ڈیوٹی
لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ادا کر رہا ہے جن کے متعلق رب العزت
نے فرمایا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ کہ اے ابلیس تم سے اور تیرے پیروکاروں
سے جہنم کو میں ضرور پر کروں گا۔ لہٰذا مسلمانو! فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے
سفر سے روکنے والے کی پیروی کرنا تاکہ ان کی اقتداء میں تم بھی وَقُوْدُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ والے مقام میں نہ پہنچ جانا۔

گیارھویں آیت قرآنی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دوری پسند
کرنے والا قیامت کے دن پچھتائے گا

(۱۱) الفرقان ۱۹/۳ } وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝

قیامت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دانتوں سے کاٹے گا کہے گا کاش

میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ قبول کرتا اسے میری ہلاکت کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا یقیناً اس نے مجھے ذکر سے گمراہ کر دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آیا شیطان انسان کو ذلیل کرنے والا ہے

نجمل عشقی : وہابیو! اب بھی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ اختیار کر لو تاکہ تمہیں قیامت کے دن ہاتھ نہ کاٹنے پڑیں جو لوگ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے راستے کو ترک کریں گے قیامت کے دن وہ اپنے دونوں ہاتھ کاٹ کر کہیں گے کہ ہائے ہماری ہلاکت ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ اختیار کر لیتے تو آج ذلیل نہ ہوتے پھر افسوس سے کہیں گے کہ ہم نے فلاں شخص کو دوست بنا لیا اس نے ہمیں ذکر سے گمراہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت ایک قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا بھی قرآن پاک میں مذکور ہے تو قیامت کے دن ہاتھ کاٹ کاٹ کر افسوس کرنے والا کہے گا کہ میں نے فلاں شخص کو دوست بنا لیا اللہ تعالٰی نے ہماری طرف ذِكْرًا رَّسُوْلًا بھیجا مجھے اس دوست نے جانے سے روک دیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کرکے جانا شرک ہے میں شرک سے ڈر کے مارے نہ گیا مجھے کیا خبر تھی کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پہنچنا ہی صراط مستقیم پہ جانا ہے اگر دنیا ہی میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا جاتا تو کبھی گمراہ نہ ہوتا تو اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ دربار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم ہیں وہ صراط مستقیم سے محروم ہیں۔ جو صراط مستقیم سے محروم وہ گمراہ ہے۔ اور یہ لوگ قیامت کے دن اپنے دونوں ہاتھ کاٹیں گے لیکن ان کو اس وقت یہ افسوس فائدہ نہ دے گا جس نے توبہ کرنی ہو آج دنیا میں کرلے۔

وہابیو! بفرمان خداوندی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاؤ اور ثواب بمعہ گمراہی سے بچ جاؤ گے ورنہ تمہاری دنیا بھی برباد اور عقبٰی بھی خراب ہو جائے گی۔

غیر مقلدین وہابیوں کی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کے اسباب

(۱) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ وہابیوں کے اعمال و اشکال کی پوری وضاحت فرما دی ہے۔ یہ آپ کے علم غیب کی بڑی بھاری دلیل ہے۔ وہابی نے آپ کے علم غیب کا ہی انکار کر دیا اور اسی بنا پر کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پول مسلمانوں کو پہلے ہی کیوں بیان فرما دیا آپ کی طرف جانے سے ہی مسلمانوں کو شرک کہہ کر روکتے ہیں تاکہ ہمارے کہنے سے جو ہمارے جال میں پھنسا ہوا ہے وہ دربار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں جا کر کہیں توبہ نہ کر بیٹھے تو ہمارے فرقے میں کمی ہو جائے گی۔

(۲) یا یہ سبب ہے کہ عقیدۃً نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کے لئے اسلام میں داخل ہو گئے ہیں اور اس دلی عناد کی وجہ سے مسلمان غلامی کرنے والوں کو اپنے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے والے کو روکتے ہیں کہ مبادا ان لوگوں کو وہاں جا کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنس ہو جائے گا تو یہ لوگ اطاعت میں مخلص بن کر ہم سے بغاوت کر جائیں گے اور پھر وہاں پہنچ گئے تو بفرمان خداوندی وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا گناہوں سے پاک ہو جائیں گے کیوں نہ ہو ان کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

دربار عالیہ سے بھی روکا جائے تو یہ لوگ گناہوں میں ترقی کرتے کرتے اسلام
سے خالی ہو کر بگاڑ پارٹی کو مضبوط بنائیں گے بظاہر کلمہ گو نظر آئیں گے لیکن اندر
باطن اسلام سے دور رہ کر دوسرے مسلمانوں کو بھی گمراہ کرنے میں بھاری
امداد دیں گے۔

(۳) یا یہ وجہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ ردی اور خبیث خوراک کے عادی ہیں اور نکمی چیز
کو ہی پسند کرتے ہیں اس لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود ان لوگوں کو قریب
نہیں پھٹکنے دیتے تو یہ بیچارے مجبوراً شرک کے فتویٰ دے کر اپنی شرمساری مٹاتے
ہیں۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے سا الشعراء ۱۹/۱۱ } فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ تو اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ فرما دیجئے کہ میں تمہارے اعمال سے
بیزار ہوں۔

(۴) یہ لوگ نجدی کے راتب خوار ہیں اور نجدی کو چونکہ نبیؐ سے عداوت ہے اس لئے
اگر یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسے عنادی عقائد نہ رکھیں اور مسلمانوں کو دربار مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ روکیں تو ان کا راتب بند ہوتا ہے۔ اس لئے انہوں نے فتویٰ
صادر کیا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا گناہ ہے شرک ہے
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہاں سے پکارنے نام لینے یا دوری کو شرک کہہ دیا اور
سفر کر کے وہاں جانے سے بھی روک دیا۔ درود شریف پڑھیں تو وہ بھی ان کے مذہب
میں بدعت۔ مسلمانو! اب تم سوچ کر دو باتوں کو جانئے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے دشمنی ہے یا محبت؟ محبت ہو تو اطاعت ہو سکتی ہے دشمنی سے اطاعت ممکن ہی
نہیں۔ محبت اور تعریف لازم و ملزوم کا تعلق رکھتے ہیں عناد اور عیب جوئی لازم و ملزوم

یہ قرآنی فیصلہ بھی تم نے سن لیا اور ان کا عقیدہ بھی سن لیا اب فیصلہ تم پر ہے کہ تم
کون ہو؟ اور تم نے کس طرف جانا ہے اور کونسا راستہ صراط مستقیم کہلا سکتا ہے
اور تم کس مسلک پر چل کر صراط مستقیم پر گامزن ہو سکتے ہو؟
سانپ کس طرح ظاہراً خوشنما ہے لیکن اس کو قریب جانے سے موت کے گھاٹ اتار
دیتا ہے سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے وہابی کا کاٹا ہوا جہنم کے ورے رک
سکتا ہی نہیں۔ وہابی ظاہراً کیسا صوفی اور متقی نظر آتا ہے لیکن اس کے قریب جانے
سے ڈسی کا اتنا باقی رہتا ہے نہ ایمان قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَمِنْ لَدُنْهُمْ
ایسے مذاہب صرف ایمان سے محرومی کے ذرائع ہیں جن سے مسلمانوں کو اجتناب فرض ہے

فیصلہ خداوندی

خداوند کریم کے نزدیک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن انسان ہو یا جن شیطان ہے

۱۔ الانعام ۸/۱۴ } وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ
الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؀

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی اللہ کے دشمن کو انسان ہو یا جن شیطان قرار دے
دیا ہے جن کا بعض ایک دوسرے کو بناوٹی مسائل بتاتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالٰے نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن کو انسان ہو یا جن شیطان
ہونے کا فتویٰ جڑ دیا ہے اب تم وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر بات میں عناد
رکھتے ہو اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھنے والے انسانوں کو بھی اللہ تعالٰے نے شیطان

فرمایا ہے اب تم سوچو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھ کر تم کون ہو؟ نجدی کی ان
مخالفت کی بنا پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرن شیطان فرمایا اور اللہ تعالےٰ نے
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی بنا پر شیطان قرار دیا کند ہمجنس با ہمجنس پرواز شیطان
اور قرن شیطان کا جوڑ خوب ہو گیا۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن خداوند کریم کا مجرم ہے

۲۔ الفرقان ۱۹/۳ { وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيرًا ۝

اور ہم نے اسی طرح مجرموں کو ہر نبی اللہ کا دشمن قرار دے دیا اور یا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا رب ہدایت دینے والا اور مدد دینے
والا کافی ہے

یعنی جب اللہ تعالےٰ نبی اللہ کے دشمنوں کو ہدایت نہیں دیتا اور مدد نہیں فرماتا تو
وہ ہدایت سے محروم ہیں کیونکہ وہ نبی علیہ السلام کی عداوت سے باز نہیں آتے خداوند کریم
کے نزدیک وہ مجرم ہیں مجرم ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہدایت و مدد خداوندی
سے بھی محروم ہیں۔ دربار خداوندی میں اپنی حاجتوں کا سوال بھی نہیں کر سکتے۔
نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت کے جرم میں خداوند تعالےٰ سے ہدایت کا سوال بھی نہیں
کر سکتے نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم کے مصداق ہیں۔
کفار بھی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے والوں کو ذلیل سمجھتے تھے
اور وہاں سے نکالنے کی کوشش کرتے جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ

مِنْهَا الْأَذَلَّ معززین مدینہ (کفار) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے
والے پہنچنے والے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ کفار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضری دینے والوں کو ذلیل سمجھتے اور خود معززین بنتے اور تم ان سے بھی ترقی کر گئے کہ جو
دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے والے ہیں ان کو مشرک سمجھتے ہو اور
اپنے عناد رکھنے والوں کو موحد سمجھتے ہو۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن وہابیوں کا حال قیامت میں

۳۔ الفرقان ۱۹/۳ { الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ إِلٰى جَهَنَّمَ أُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضَلُّ سَبِيلًا ۝

وہ لوگ منہ کے بل جہنم میں اکٹھے کئے جائیں گے انہی لوگوں کا مکان بھی برا
اور راستے سے بہت بھٹکے ہوئے ہیں۔

چونکہ تم لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت زبانی زیادہ کرتے ہو اس لئے اللہ
تعالےٰ تمہیں منہ کے بل اوندھے چلا کر جہنم کی طرف بھیجے گا اور اللہ تعالےٰ نے یہ بھی
ثابت کر دیا کہ ان لوگوں کے پاس بھی نہ جانا کیونکہ أُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا ان کی
جائے رہائش مجلس بری ہے اور بری مجلس سے پرہیز لازمی ہے اور ان کے ظاہری
عملوں کو دیکھ کر بھی نہ دھوکہ کھانا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس سے بھی مسلمان کو بچایا ہے
وَلَا تُعْجِبْكَ أَجْسَامُهُمْ کیونکہ اضل سبیلا ہیں یہ تو فرمان خداوندی صراط مستقیم سے
بہت دور بھٹکتے پھر رہے ہیں مسلمانو فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ یاد رکھو
اور وہابیو! دشمنان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت

عالیہ میں حاضری دینے والوں کو مشرک اور بدعتی نہ کہو ابن تیمیہ سے آج تک تمام مسلمانوں کو
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے شرک کے فتویٰ لگا لگا کر روک رہے ہیں چودہ سو سال سے
تمہارے چند وہابیوں کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں کوئی فرق نہیں آیا الٹا ایک
وہابی بن کر دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے
مسلمانوں کو بجائے ایک کے حاضری دینے والے بیسیوں پیدا فرما دیتا ہے بھیج دیتا ہے
فقیر اب قرآن کریم سے ثابت کرتا ہے۔ کہ دور دور سے اہل قبور انبیاء علیہم السلام اور مقامات
مقدسہ اور قبروں کی طرف سفر کر کے جانا سنت اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ہے۔

اہل قبور کے لئے سفر کر کے جانا قرآن مجید میں سنت اللہ ہے

۱۱۔ بنی اسرائیل ۱۵/۱ } سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

وہ اللہ تعالیٰ پاک ہے جس نے اپنے اولیٰ بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک
رات کے وقت سیر کرائی وہی پاک ذات ہے جس نے مسجد اقصیٰ کے چوگردے
کو بابرکت بنا دیا تاکہ ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے متبرک آدمی اور مقامات
کی زیارت کرائیں بے شک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بڑے سننے والے بہت
بڑے جاننے والے ہیں۔

محمد عمر: اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کی ابتدا

بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے رات
کو مسجد حرام سے سیر کرانے کے لئے مسجد اقصیٰ کی طرف کا سفر شروع کرایا راستے میں
لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا کے فیصلے کے موافق پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر
شریف کی زیارت کرائی جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سفر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے

نسائی شریف ۱/۲۴۲/۲۴۳ } اخبرنا محمد بن علی بن حرب قال حدثنا معاذ بن خالد قال اخبرنا حماد بن سلمۃ عن سلیمان التیمی عن ثابت عن انس بن مالک اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ اَتَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات مجھے ایک سرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ
السلام کی قبر پہ لایا گیا اس وقت وہ اپنی قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

محمد عمر: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲ سندوں سے اس حدیث شریف کو مرفوعاً ثابت کیا ہے۔
بتاؤ وہابیو! اللہ تعالیٰ نے وحدہٗ لاشریک نے اہل قبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر شریف
کی طرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سفر کرا کر سیر کرائی اللہ تعالیٰ پر کیا فتویٰ لگاؤ گے۔ اور
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو صاحب قبر کے لئے سفر کر کے تشریف لے جا رہے تھے کیا فتویٰ
جڑو گے یا اقرار کرنا پڑے گا کہ قبروں کی طرف سفر کر کے جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

ہے اور سنت اللہ ہے۔ شرک کہنے والا منکر قرآن کریم ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے تو وہاں بھی اہل قبور ہی تھے انبیاء علیہم السلام اہل قبور وہاں جمع تھے من المسجد الحرام کے فرمان سے مسجد حرام سے سفر کرکے الی المسجد الاقصیٰ منتہی سفر مسجد اقصیٰ فرمایا جہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبروں کا اجتماع تھا اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بواسطہ جبریئل علیہ السلام و دیگر ملائکہ اتنی مسافت طے کرا کر اہل قبور کی زیارۃ کے لئے لے گیا تاکہ اہل قبور کی طرف دُور دُور سے سفر کرکے جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت ملائکہ ثابت ہو جائے خداوند تعالےٰ نے فرمایا اَسْرٰی اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ سفر طے کرایا تاکہ اہل قبور کی طرف سفر کرکے جانا سُنت اللہ بھی ثابت ہو جائے۔

بولو وہابیو تم کہتے ہو کہ ایک نبی اللہ کی طرف دور دور سے سفر کرکے جانا شرک ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارا خوب شرک توڑا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبروں کی طرف براق پر اتنی دور سے سفر کرکے سیر کرائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ حزب اللہ اہل قبور کی طرف سفر کرنا خدائی، نبوی اور ملکی سفر پاک ہے ان البتہ ابلیس کی وہاں تک نہ رسائی ہے اور نہ ہی ممکن ہے اس لحاظ سے تمہیں دکھ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتا ہوں۔

مسلم شریف $\frac{1}{91}$ عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اُتِیْتُ بالبُراق انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[معراج] کی رات میرے لئے براق لایا گیا آگے فرمایا فَرَکِبْتُہٗ میں نے اس پر سواری کی آگے فرمایا حتیٰ اَتَیْتُ بَیْتَ الْمُقَدَّسِ براق پر سواری کرکے میں بیت المقدس آیا۔ کیوں بھئی وہابیو اب بتاؤ اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارت کے لئے براق پر سواری کرکے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنا لمبا سفر طے کرانا یعنی تیز سے تیز سواری پر رب العزۃ نے سفر طے کرا کر پہلے مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی اور پھر اہل قبور انبیاء علیہم کی زیارۃ کرائی پہلے مقامات مقدسہ کی زیارت کا ذکر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں سنیئے۔

معراج شریف کے سفر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی گئی

نسائی شریف $\frac{1}{78}$ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّیْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ صَلَّیْتَ بِطُوْرِ سَیْنَآءَ حَیْثُ کَلَّمَ اللہُ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّیْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ صَلَّیْتَ بِبَیْتِ لَحْمٍ حَیْثُ وُلِدَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

جبریئل علیہ السلام نے فرمایا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتریئے نماز پڑھیئے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نوافل پڑھے پھر فرمایا کہ جہاں آپ نے نماز پڑھی ہے آپ جانتے ہیں یہ کونسا مقام ہے یہ طور سینا ہے جہاں اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی پھر آپ براق پر سوار ہوئے اور چلے پھر فرمایا اتریئے نماز پڑھیئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اتر کر نوافل ادا کئے فرمایا فَصَلَّیْتُ پھر میں نے نماز پڑھی تو جبریئل علیہ السلام نے کہا حضور آپ

معلوم ہے کہ یہ کونسا مقام ہے جہاں آپ نے نماز پڑھی یہ بیت لحم ہے۔
یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادۃ ہوئی تھی۔

۱۔ اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مقامات مقدسہ جن میں مولد نبی علیہ السلام بھی شامل ہے ان کی زیارت کے لئے دور دراز سے سفر کرکے جانا سنت ہے

۲۔ مقامات مقدسہ میں نوافل پڑھنے عبادت خداوندی کرنی ثواب ہے اور سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ انہی مقامات مقدسہ کا ذکر فرماتے ہوئے رب العزت نے لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ فرمایا کہ یقیناً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج شریف کی رات اپنے رب کی بڑی بڑی آیتیں نشانیاں مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔

دور دور سے سفر کرکے مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے کو شرک کہنا یہ قرآن کریم اور سنت وعمل مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ اور یہ وہابیوں کا فتویٰ شرک رب العزت اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر عائد ہوا۔ حالانکہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دور سے سواری پر سفر طے کرا کر مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی جو سنت اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت ملائکہ بھی ثابت ہوئی اور مانعین محض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر حرام اور شرک کہتے ہیں۔

مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارۃ کرائی جو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے سنیئے۔

رب العزت نے سفر بعید طے کرا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام اہل قبور کی زیارت کرائی"

مسلم شریف ۱/۹۶ } مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کی جماعت کی زیارت کرائی گئی آگے فرمایا فَأَمَمْتُهُمْ میں نے ان کو جماعت کرائی۔

قرآن احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے تیز اور بہترین سواری براق پر سوار کرا کے تمام اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارت کرائی پھر اللہ تعالےٰ کا فرمان لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ یقیناً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے بڑے بڑے نشانات دیکھے اور اس سفر میں وہ مقامات مقدسہ اور انبیاء علیہم السلام تھے۔

او وہابیو! قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا کہ دور دور سے سفر کرکے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی قبور اور مقامات مقدسہ کی زیارۃ کو جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے تم وہابی بھی مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا کی سنت سے اعراض کرکے اسلام" قرآن اور حدیث سے دور افتادہ ہو اکابرین کو ترک کرکے قرآن کریم و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق اپنا عقیدہ درست کر لو اور گنبد خضرا اور اہل اللہ کے مقامات مقدسہ کا سفر کرکے پہنچو تاکہ ان کی نگاہ سے تمہارا ایمان درست ہو جائے اور فرمان خداوندی أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ سے صحیح سمجھ کر اپنے اکابرین سے

نصرت کرو۔

آیات کے لغوی معنی نشانات کے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام بھی چونکہ قدرت خداوندی کے کارخانے کے خواص سے ہیں اس لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام پر آیت کا لفظ فرمایا یعنی انبیاء علیہم بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت کے خاص نشانات ہیں جس شخص نے رب کا پتہ دریافت کرنا ہو تو اللہ تعالےٰ نے اپنا نشان انبیاء علیہم السلام کا فرماتا ہے اسی لئے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی تشریح صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ سے فرمائی اور مِنَ اللّٰہِ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا کی طرف اشارہ فرما دیا جس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمام مخلوق میں منعم من اللہ اور مقدم انبیاء علیہم السلام کا وجود مبارک ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کو اپنا نشان ظاہر کیا اور فرمایا

انبیاء علیہم السلام کا وجود آیت اللہ ہے

مریم ۱۹/۲ } وَلِنَجْعَلَہٗٓ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا تاکہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لوگوں کے لئے اپنی نشانی اور اپنی طرف سے رحمت بنا دیں۔

تو اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود کو اپنی قدرت کا نشان بتایا اور آیات اللہ میں شامل فرمایا۔

حضرت عزیز علیہ السلام کو اپنا نشان فرمایا

البقرہ ۳/۲۵ } وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِکَ وَلِنَجْعَلَکَ اٰیَۃً اے عزیز علیہ السلام اپنے گدھے

کی طرف دیکھئے اور تاکہ ہم تمہیں نشان بنا دیں اس آیۂ مبارکہ میں بھی رب العزت نے عزیز علیہ السلام کے وجود کو آیت کا لفظ استعمال کیا۔

جب ثابت ہوا کہ انبیاء علیہ السلام کا وجود آیتُ اللہ ہیں خواہ زمین کے اوپر ہوں جیسا کہ حیات دنیوی میں یا آسمانوں پر ہوں یا عالم دنیا و برزخ میں ہوں تمام عالمین میں انبیاء علیہم السلام کا وجود مبارک آیات اللہ ہیں جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے مسجد حرام سے سفر عظیم طے کر کے مسجد اقصیٰ پہنچے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا تاکہ ہم آپ کو آیات اللہ کی زیارت کرائیں اور آیت اللہ وہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبر تھے جن میں زندہ بھی تھے اور اہل قبور بھی تو سب کو آیت اللہ فرمایا تو زندہ اور اہل قبور انبیاء علیہم السلام جو ہمیشگی زندگی قبول کر چکے ہیں ان آیات اللہ کی سفر کر کے زیارت کرنا سنت مقرر ہو گیا اور اولیاء اللہ کو بھی آیات اللہ میں رب العزت نے شامل فرمایا ہے۔

اصحٰب کہف اولیاء اللہ بھی عجیب آیت اللہ ہیں

الکہف ۱۵/۱ } اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَہْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝ بے شک غار اور تختی والے ہماری عجیب آیتوں سے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے اصحٰب کہف کو اپنے آیات عجیبہ سے فرمایا۔

آگے چل کر اصحاب کہف کے متعلق فرمایا ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یہ اصحاب کہف اللہ تعالےٰ کے نشانوں سے نشانات ہیں۔

الانبیاء ۱۷/۱ } وَجَعَلْنٰہَا وَابْنَہَآ اٰیَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہم نے مریم علیہا السلام اور اس کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو ہم نے عالمین کے لئے آیت اللہ بنایا۔

اس آیت کریمہ میں رب العزۃ نے حضرت مریم علیہا السلام جو ولیہ تھی اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آیات اللہ میں شمار فرمایا اور حضرت مریم علیہ السلام کے جننے کے مقام کی بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیارۃ کرائی اور آپ نے وہاں دو نفل بھی ادا فرمائے۔

تو معراج شریف کی رات میں اللہ تعالٰے نے فرمایا لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا تاکہ ہم آپ کو اپنے آیات اللہ کی زیارۃ کرائیں آیات اللہ عام ہے تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقامات مقدسہ کی زیارہ کو اور انبیاء علیہم السلام اور بعض کی قبر کی بھی زیارۃ کرائی اور آیات قرآنیہ میں اولیاء اللہ بھی آیات اللہ فرمایا کہ وہ بھی اللہ تعالٰے کی نشانیوں میں شامل ہیں ان کی زیارت کے لیے سفر کر کے جانا بھی سنت ثابت ہو جائے اور جو اولیاء اللہ کا مقام ہوتا ہے وہ بھی آیت اللہ کہلاتا ہے جیسا کہ فرمایا

انبیاء علیہم السلام کا مقام بھی آیت اللہ ہے

ال عمران ۴/۹۷ { فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ بیت اللہ میں آیات بینات ہیں جن میں ایک آیت بینۃ مقام ابراہیم علیہ السلام ہے یعنی وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت قیام کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جائے قیام والے پتھر کو رب کریم نے آیات بینات میں شامل فرمایا جو گنبد خضرا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ ہے جہاں آپ کی بیٹھک ہے جو گنبد خضرا میں شامل ہے آپ کے بیعت کرنے کا مقام ہے وہ بھی گنبد خضرا میں شامل ہے ان مقامات مقدسہ پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑتے رہے جن مقامات کی رب العزت نے قسم کھائی طٰہٰ حضور آپ کے تلووں کے غبار یا مقام کی قسم وہ مقام ابراہیم علیہ السلام

سے زیادہ فوقیت رکھتا ہے وہ بھی بطریق اولیٰ آیات بینات میں شامل ہے جو ان کی زیارۃ سے روکے اس جیسا ظالم اور منکر قرآن دنیا میں کوئی نہیں تو فرمان خداوندی لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا انبیاء علیہم السلام کے مقامات مقدسہ اولیاء اللہ کے مقامات مقدسہ مثلاً مقام حضرت مریم علیہ السلام وغیرھا کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے مسافت بعید طے کرا کر زیارۃ کرائی تاکہ ان تمام مقامات انبیاء علیہم السلام اور مقامات اولیاء اللہ کی سفر کر کے زیارہ کرنا آیات اللہ کی زیارت بن جائے اور جو ان سے روکے شرک و کفر کے فتوے لگائے گا وہ منکر قرآن ہے۔

آیات الٰہیہ کے منکرین کو گرفت الٰہی

ال عمران ۳/۱۹ { وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ جو اللہ تعالٰے کی نشانیوں کا انکار کرے گا تو بے شک اللہ تعالٰے بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

ان آیات اللہ کی زیارت کے منکرین سے اللہ تعالٰے جلد حساب لے گا جو آخر کتاب میں عرض کروں گا۔

"وہابی" مولوی صاحب تم نے تو اہل قبور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اور ان کے مقامات متبرکہ کو آیات اللہ یعنی خداوند تعالٰے کی قدرت کے نشانات ثابت کر دیئے ہم نے تو آج تک قرآنی جملوں کو ہی آیات سمجھتا تھا۔

"محمد عمر" آیات کو اللہ تعالٰے نے نو چیزوں پہ استعمال فرمایا ہے۔

۱۔ انبیاء علیہم السلام کے وجود کو آیت اللہ فرمایا جیسا کہ قرآن کریم سے پہلے ذکر ہو چکا۔

۲- اولیاء اللہ کے وجود بھی آیات اللہ ہیں یہ بھی قرآن کریم سے بیان کیا جا چکا ہے۔

۳- انبیاء علیہم السلام کے مقامات بھی آیت اللہ ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے مقام ابراہیم علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام ولادۃ طور سینا جس پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہوئے۔

۴- قرآنی جملوں کو بھی آیات کہا گیا جیسا کہ آگے عرض کرتا ہوں۔

۵- محض نشان کے معنی میں آیت استعمال ہوا یہ بھی ذکر کرتا ہوں۔

۶- قدرت خداوندی پر بھی اللہ تعالےٰ نے لفظ آیت استعمال فرمایا۔

۷- جن پر عذاب الٰہی نازل ہوا ہو وہ بھی آیات میں شامل ہیں۔

۸- انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے جو صادر ہو وہ آیت اللہ میں شامل ہے۔

۹- قیامت پر بھی آیت استعمال کیا گیا۔

زمینوں آسمانوں کے خصوصی مقامات کو آیات کہا گیا

یوسف ۱۴/۱۲ { وَكَاَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ اور آسمانوں اور زمین میں کئی نشانیاں ہیں جن پر سے وہ گزرتے ہیں اور وہ اس سے روگردانی کرتے ہیں۔

"محمد عمر" اللہ تعالےٰ نے اس جملہ قرآنیہ میں ثابت کر دیا کہ آسمانوں کے نیچے اور زمین کے اوپر اللہ تعالےٰ کے بندوں کے کئی متبرک مقامات ہیں جن آیات اللہ سے گنبد خضرا بھی روئے زمین کے اعلیٰ آیت بینات سے آیت بینہ ہے جس مقام کا زمین و آسمان میں کوئی آیت اللہ میں اس کے مقابلے کی آیت بینہ نہیں گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کا سرکاری دفتر ہے جس میں ملائکہ ملازم ہیں اور دفتر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منشی ہیں قاصد ہیں۔

اور آسمانوں پر بیت معمور، جنت، لوح، قلم وغیرھم آیات اللہ ہیں۔

آیت کے معنی قرآنی کلمات کے مجموعے کو آیت کہا جاتا ہے

(۱) تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ۔ یہ اللہ تعالےٰ کی آیتیں ہیں۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم ان کو صحیح آپ پر پڑھتے ہیں۔ یہ بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

"محمد عمر" اس آیۂ کریمہ میں رب العزت نے صرف کلمات خداوندی یعنی کلمات قرآنیہ کا نام آیت مقرر فرمایا یہ قرآن کریم بھی قدرت خداوندی کے نشانات سے ایک نشانی ہے کیونکہ بالعلاء خداوندی اس کی مثل بھی سوائے خداوند تعالےٰ کے کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

آیت صرف نشانی کے معنی ہیں

۲- البقرۃ ۲/۳۲ { وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ آيَةَ مُلْكِهٖ اور ان کے نبی (داؤد علیہ السلام) نے ان کو کہا کہ طالوت کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے

"محمد عمر" اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے آیت کے معنی صرف نشانی کے مراد لئے ہیں۔

الذاریات ۲۶/۱ { وَفِي الْاَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

الجاثیہ ۲۵/۱ { اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ بے شک

آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

البقرة ۳/۴ } قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۔

ذکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے لیے کوئی نشان فرما دے اللہ تعالے نے فرمایا تیرا نشان یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن کلام نہ کر سکے گا سوائے اشارے کے۔

آیت کے معنی قدرۃ خداوندی

۳۔ بنی اسرائیل ۱۵/۲ } وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ رات اور دن کو ہم نے قدرت کی دو نشانیاں بنائی ہیں۔

محصل عمو: اس جملہ قرآنیہ میں اللہ تعالے نے رات اور دن کو اپنی قدرۃ کی نشانیاں بیان فرمایا تو یہ دن اور رات بھی آیات اللہ ہیں جو شخص یہ کہے کہ یہ قدرۃ خداوندی سے نہیں کوئی ان کو تبدیل نہیں کرتا بلکہ خود بخود یہ نظام بدل رہا ہے وہ قدرۃ خداوندی کا منکر ہے۔

رب العزت نے اس آیۃ کریمہ میں اپنی قدرۃ کی دو نشانیاں رات اور دن اپنی مخلوق کو بتائیں تاکہ میری اس قدرۃ کو دیکھ کر میری مخلوق میری توحید کی قائل ہو جائے اور ان کو یقین ہو جائے کہ یہ سوائے خالق کائنات کے اور کوئی نہیں کر سکتا:

معذب من اللہ پر بھی آیت کا لفظ استعمال ہوا

(۴) الفرقان ۱۹/۴ } وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَ

جَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً وَّاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۔

اور نوح علیہ السلام کی قوم نے جب رسولوں کو جھٹلایا ان تمام کو ہم نے غرق کر دیا اور لوگوں کے لیے ان غرق شدہ کو اپنی قدرت کی نشانی بنا دی اور ظالموں کے لیے ہم نے تکلیف دینے والا عذاب تیار کیا ہے۔

محصل عمو: اس جملہ قرآنیہ میں رب العزت نے معذب من اللہ کو اپنی قدرت کی نشانی فرمایا تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالے نے مکذبین رسل کو تباہ و برباد کر دیتا ہے جو دوسروں کے لیے عبرت ثابت ہوتی ہے یہاں لِلنَّاسِ اٰيَةً فرمایا یعنی لوگوں کے لیے وہ معذب من اللہ خدائی قدرت کا نشان بن گئے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قوم لوط کے مقام سے گزرے تو رو کر اور دوڑ کر تشریف لے گئے تاکہ ثابت ہو جائے کہ خداوند تعالے کے عذاب شدہ مقام سے ڈر کر گزرے اور عقیدہ یہ رکھے کہ یا اللہ مجھے نبی اللہ کے مکذبین میں شامل نہ فرمانا۔

تو قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ میں وحدہٗ لاشریک نے معذب من اللہ کو اپنا نشان بیان فرما کر لفظ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً فرما دیا کہ آیت اللہ سے یہ عذاب شدہ لوگ بھی ایک آیت ہیں یعنی قدرۃ خداوندی کا نشان ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کے معجزات بھی آیات اللہ ہیں

(۵) بنی اسرائیل ۱۵/۱۲ } وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۔ اور یقیناً ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو واضح معجزات دیے۔

(۲) طٰہٰ ١٦/١ } وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَىٰ ۔

اور اے موسیٰ علیہ السلام اپنے ہاتھ کو اپنی بغل میں دبا لے بغیر کسی بیماری کے چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ میری قدرۃ اور تمہاری نبوۃ کی دوسری نشانی ہے۔ تاکہ ہم آپ کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

(۳) طٰہٰ ١٦/٢ } اِذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي
اے موسیٰ تم اور تمہارا بھائی ہماری طرف سے معجزات لے جاؤ یہ میری نشانیاں ہیں اور میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔

(۴) طٰہٰ ١٦/١٢ } وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ۔
اور ہم نے فرعون کو اپنی قدرت کے تمام نشانات۔ (یعنی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزات عطا فرمائے سب دکھائے) فرعون نے جھٹلایا اور انکار کر دیا۔

(۵) شعراء ١٩/٢ } فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ۔
اے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) تم دونو میرے نشانات معجزے لے جاؤ ہم تمہارے پاس سننے والے ہیں۔

(۶) آل عمران ٣/٥ } وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کا رسول مقرر ہوا ہوں اور تمہارے رب کریم کی طرف

سے نشان لایا ہوں (اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے معجزات کو آیت فرمایا۔

(۷) الاعراف ٨/١٠ } هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۔
حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالےٰ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے۔

صالح علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے جو معجزہ عطا فرمایا اور ان کی دعا سے پتھر سے اونٹنی کو پیدا فرما دیا اور اپنی قدرت کا اور حضرت صالح علیہ السلام کی صداقت نبوۃ کا نشان مقرر کر دیا۔

یہ تو فقیر نے جملہ معترضہ کے طور پر بیان کر دیا ہے آمدم بر سر مطلب کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت کا معراج کی رات دور سے مسافت طے کرا کر مقامات مقدسہ کی زیارت کرانا جن میں قبور و اہل قبور شامل ہیں سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے ثابت ہوا زیارۃ قبور و اہل قبور کے لئے دور سے سفر کر کے جانے کو شرک کہنے والا قرآن مجید کا مکذب ہے اور قبور و اہل قبور و دیگر مقامات مقدسہ آیت اللہ و شعائر اللہ کی طرف دور دور سے سفر کر کے جانے والا اسلامی فریضہ ادا کر رہا ہے اور مثاب من اللہ ہے۔ عاملین میں اجر عظیم کا مستحق ہے مقامات مقدسہ شعائر اللہ سے دور دور سے سفر کر کے برکت حاصل کرنا اسلامی شعائر ہے

اولیاء اللہ کے تلووں کا مقام شعائر اللہ میں داخل ہے

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۔

بے شک صفا اور مروۃ شعائر اللہ سے ہیں تو جس شخص نے بیت اللہ کا حج کیا یا عمرہ کیا تو اس پر صفا مروہ کا طواف کرنا گناہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں فریضہ حج ادا کرنے والے کو کہا کہ صفا اور مروہ دونوں پہاڑیاں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں کیونکہ ان دونوں پہاڑیوں پر اللہ تعالیٰ کی ولیہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں کے تلووں کا مقام ہے۔ خداوند کریم کے نزدیک جب ولی اللہ کے تلووں کی جگہ شعائر اللہ ہیں تو جہاں انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کا وجود مبارک ہو وہ بھلا شعائر اللہ میں کیسے داخل نہیں اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کے مقامات اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ تو ان کی قبروں کے مقامات جہاں ان کے وجود مبارک ہیں وہ بھی شعائر اللہ ہیں۔ بتاؤ بھئی وہابیو تمہیں اس پہنچنے کی قسم انصاف سے کہنا کہ اگر صفا اور مروہ ولیہ چلنے کا مقام اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک وما حولہ آسمان تک شعائر میں داخل کیوں نہیں؟ یا فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص دشمنی رکھتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ کہ اولیاء اللہ شعائر اللہ کی تعظیم کرتے ہیں اور شعائر اللہ کی تعظیم کرنے والے اولیاء اللہ میں شامل ہیں اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص شعائر اللہ کا گستاخ ہے ان کو گرانا واجب سمجھتا ہے ان کی جماعت میں کوئی ولی اللہ نہیں ہو سکتا اسی لئے فرقہ وہابیہ میں کوئی ولی اللہ نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہی ہے اور نہ ہی ممکن ہے کیونکہ شعائر اللہ کے گستاخ ہیں دشمن

(۱) دوسری آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان مقدس مقامات پر قربان ہونے والوں کو شعائر اللہ فرما دیا۔

(۲) الحج ۱۷/۵ } وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۔

اور بڑے اونٹ ہم نے تمہارے لئے ان کو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بنا دی ہیں اور تمہارے لئے ان میں خیر ہے ان مقامات پر قربان ہونے والے جانور شعائر اللہ ہیں اور انہیں خیر ہے بھلا جو نبی اللہ کا وجود خداوند کریم کے نزدیک آیت اللہ ہے اور شعیرۃ اللہ ہے جو فرقہ ان کو گرانا واجب کہے اور گرائے اور عقیدہ رکھے بھلا اس کا تعلق اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیسے ہو سکتا ہے اور آیت اللہ اور شعائر اللہ کا دشمن اسلام میں کیسے داخل ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب وما علینا الا البلاغ۔

فقیر اب احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دور دور سے سفر کر کے شعائر اللہ آیت اللہ قبور مومنین اہل قبور کے لئے جانا پیش کرتا ہے۔

قبور کی زیارۃ کے لئے سفر کر کے جانا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۱) مسلم شریف ۱/۳۱۴ } حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ومحمد بن عبد اللہ بن نمیر ومحمد بن مثنی واللفظ لابی بکر وابن نمیر قالوا ثنا محمد بن فضیل عن ابی سنان وهو ضرار بن مرۃ عن محارب بن دثار عن ابی بریدہ عن ابیہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا الخ: ابی بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی زیارۃ سے میں نے تمہیں منع کیا تھا اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں تم زیارۃ کے لئے جایا کرو۔

۲۔ ابوداؤد $\frac{2}{105}$ حدثنا احمد بن یونس ثنا معرف بن واصل عن محارب بن دثار عن ابن بریدۃ عن ابیہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا فِىْ زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً۔

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا اب تمہیں اجازت ہے قبور کی زیارۃ کیا کرو قبروں کی زیارۃ میں نصیحت ہے۔

۳۔ المستدرک $\frac{1}{376}$ حدثنا ابوعلی الحسین بن علی الحافظ انبا عبدان الاھوازی ثنا بشر بن معاذ العقدی ثنا عامر بن یساف ثنا ابراھیم بن طھمان عن یحیی بن عباد عن انس بن مالک قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهٗ يُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب

زیارۃ کیا کرو کیونکہ قبروں کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھیں بہاتا ہے اور آخرت یاد دلاتا ہے اور زیارۃ چھوڑنا نہیں۔

۱۔ اس حدیث میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارۃ کرنے کی ممانعت کو منسوخ فرما دیا۔

۲۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پہلے قبور کی زیارۃ کرنے کی ممانعت تھی بعد میں اجازت ہوئی۔

۳۔ قبروں کے پاس دلوں کو نرم کرنا خشوع وخضوع کرنا رونا آخرت کو یاد کرنا یہ لوازمات زیارت قبور سے ہے سنت ہے شرک و بدعت نہیں جیسا کہ وہابیہ نے کہا ہے۔ او نام کے اہلحدیث کہلانے والو! بتاؤ ؟

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوا کہ میرے ایماندار امتی ایمانداروں کی قبروں کی زیارۃ کے لئے جایئں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو کہ ایماندار ایماندار مسلمان کی قبر پہ جائے تو دل نرم ہوتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن مومن کی قبر پہ جائے اس کی آنکھیں روتی ہیں آخرت یاد آتی ہے۔

وہابی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی قبروں پہ جانا شرک کہتے ہیں۔

وہابی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کے پاس جائے تو مشرک ہو جاتا ہے وہابی کا دل سخت ہوتا ہے گنہگار ہو کر آتا ہے۔

اب فیصلہ تم پہ ہے کہ تمہارا اہلحدیث کہلانا صحیح ہے یا غلط حدیث مصطفٰے صلے اللہ

علیہ وسلم کے دشمن ہو یا عاشق تم خود سوچو

۴۔ نسائی شریف ۱/۲۸۵ } اخبرنی محمد بن آدم عن ابن فضیل عن ابی سنان عن محارب بن دثار عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا الخ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذشتہ زمانے میں میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ قبور کے لئے جاؤ۔

(۵) بیہقی شریف ۴/۷۷ } اخبرنا ابو القاسم زید بن جعفر بن محمد علوی بالکوفۃ انبأ ابو جعفر بن رحیم ثنا محمد بن الحسین بن ابی الحنین ثنا ابو حذیفۃ ثنا ابراہیم یعنی ابن طہمان ثنا عاصم بن عاصم عبد الوارث عن انس قال نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ وَالْاَوْعِيَةَ وَزِيَارَةَ الْقُبُوْرِ ثُمَّ ذَكَرَ اِذْنَهُ فِيْهَا بِطُوْلِهٖ قَالَ وَكُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ثُمَّ بَدَا لِيْ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ فَزُوْرُوْا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت اور سابقہ برتن اور قبروں کی زیارۃ

سے منع فرمایا پھر ان کی اجازت دے دی اور بہت زیادہ ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں قبروں کی زیارۃ کرنے سے روکتا تھا پھر میرے لئے اجازت ہو گئی اب تم قبروں کی زیارۃ کو جایا کرو اس لئے کہ قبروں کی زیارۃ دل کو نرم کرتی ہے آنکھ کو رلاتی ہے آخرۃ یاد دلاتی ہے تم ضرور قبروں کی زیارۃ کرو۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارۃ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے بحکم خداوندی منع فرمایا تھا اور بعد میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو اجازت دے دی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مسلمہ کو مسلمانوں کی قبروں کی زیارۃ کا حکم جاری فرما دیا فرقہ وہابیہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صلحاء کی قبور پر سفر کر کے جانے کو منع کرتا ہے اور شرک کہتا ہے تو وہابی اس امر سے خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن ثابت ہوا۔

وہابیوں کی کتاب التوحید وغیرہ پڑھ کر ان احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقابلے میں رکھا جائے تو صاف صاف یقین ہوتا ہے کہ فرقہ وہابیہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانوں کو سامنے رکھ کر رد لکھا ہے۔ جو مسلمانوں کو ان احادیث مذکورہ بالا سے واضح ہے

(۶) بیہقی شریف ۴/۷۷ } (واخبرنا) ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا الربیع بن سلیمان (قال و حدثنا) ابو العباس انبأ محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم قالا انبأ عبد اللہ بن وہب قال اخبرنی اسامۃ بن زید ان محمد بن یحییٰ بن حبان الانصاری اخبرہ ان واسع بن حبان حدثہ ان ابا سعید الخدری حدثہ ان رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا

فَاِنَّ فِیْہَا عِبْرَۃً الخ ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کو جایا کرو کیونکہ اس میں نصیحت ہے ۔

(۷) بیہقی شریف ۴/۷۷ } (واخبرنا) ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب انبا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم
(۸) المستدرک ۱/۳۷۵ } انبا ابن وھب اخبرنی ابن جریج عن ایوب بن ھانی عن مسروق ابن الاجدع عن عبد اللہ بن مسعود اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ وَاَکْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَعَنْ نَبِیْذِ الْاَوْعِیَۃِ اَلَا فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّہَا تُزَہِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ وَکُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ وَاَبْقُوْا مَا شِئْتُمْ فَاِنَّمَا نَہَیْتُکُمْ عَنْہُ اِذِ الْخَیْرُ قَلِیْلٌ فَوَسَّعَ اللّٰہُ عَلَی النَّاسِ اَلَا اَنَّ وِعَاءً لَا یُحَرِّمُ شَیْئًا وَاِنَّ کُلَّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ اور قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے اور کھجوروں کے نچوڑنے والے برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کرو کیونکہ قبور کی زیارہ کرنا دنیا میں زھد سکھاتا ہے آخرت یاد دلاتا ہے اور قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے

زیادہ کھالو اور جو چاہو باقی رکھ لو میں نے تمہیں اس سے منع کیا تھا اس وقت خیر کم تھی اللہ تعالےٰ نے لوگوں کو وسعت دی یعنی مسلمان غریب تھے اب مسلمان امیر ہو گئے ہیں خبردار برتن پلید نہیں ہوتا اور بے شک ہر نشے والی چیز حرام ہے ۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو پہلے مسلمانوں کی قبروں کے احترام کا پورا پتہ نہ تھا ۔ جب آپ نے ان کا احترام کچھ عرصے میں پورا سمجھا دیا تو قبور کی زیارۃ کا حکم دے دیا ایسے ہی پہلے مسلمان غربت کی وجہ سے قربانیاں کم دیتے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کے گوشت کا ذخیرہ ممنوع قرار دے دیا جب مسلمان متمول ہو گئے تو ذخیرے کی اجازت دے دی ایسے ہی مسلمانوں کو پہلے کھجوروں کے باسی اور صحیح منشی اور غیر منشی میں پوری تمیز نہ تھی کیونکہ عرب نشے کا عادی تھا نئے نئے مسلمان ہوئے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے نبیذ کے برتن سے قطعی ممانعت فرما دی جب عربوں کے دلوں کو نشہ آور چیزوں سے نفرت ہو گئی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نشہ آور چیزوں کے برتنوں سے ممانعت فرما دی اور فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے لیکن جس کھجوروں کے عرق میں ابھی نشہ نہ ہو اس کے برتن کو استعمال کرنا جائز ہے ۔

(۹) کنز العمال ۸/۹۸ } زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّہَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ (ابن ماجہ)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی زیارۃ کرو وہ آخرت یاد دلاتی ہیں ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ قبور کی زیارۃ سے

منع کرتا ہے وہ حقیقی سے نڈر ہے۔

(۱۰) کنز العمال ۸/۹۸ } زُوْرُوْا الْقُبُوْرَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (طص عن زید بن ثابت)

زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں کی زیارۃ کرو اور منع نہیں کرنا۔

(۱۱) کنز العمال ۸/۹۸ } كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

(عن ابن مسعود) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کرو کیونکہ وہ دنیا میں زہد سکھاتی ہیں اور آخرۃ یاد دلاتی ہیں۔

(۱۲) کنز العمال ۸/۹۸ } كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (ك عن انس)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہلے تمہیں قبور کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کرو کیونکہ وہ دل کو نرم کرتا ہے آنکھوں کو رلاتا ہے اور آخرۃ یاد دلاتا ہے اور منع نہیں کرنا۔

(۱۳) کنز العمال ۸/۹۸ } اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا

فَاِنَّ لَكُمْ فِي زِيَارَتِهَا خَيْرًا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کیا کرو ان کی زیارۃ نیکی یاد دلاتی ہے

(۱۴) کنز العمال ۸/۹۸ } نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ لَكُمْ فِيْهَا عِبْرَةً (طب عن ام سلمۃ)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبور کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم جاری کرتا ہوں کہ ان کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ تمہارے لئے ان میں نصیحت ہے۔

(۱۳) المستدرک ۱/۳۷۵ } حدثنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن عمر البزاز ببغداد ثنا محمد بن شاذان الجوہری ثنا زکریا بن عدی ثنا سلام بن سلیم عن یحیی الجابر عن عمرو بن عامر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ وہ موت یاد دلاتی ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سفر کر کے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کے لئے جانا

۱۴- المستدرک ۱/۳۷۵ } اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار ثنا ابو بکر

بن ابی الدنیا ثنا احمد بن عمران الاخنسی ثنا یحیی بن یمان عن
سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال
زَارَ النَّبِیُّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم قَبْرَ اُمِّہٖ فِیْ اَلْفِ مُقَنَّعٍ فلم
یُرَ بَاکِیًا اَکْثَرُ مِنْ یَوْمَئِذٍ - ھٰذا حدیث صحیح علی شرط
الشیخین ولم یخرجاہ =

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک کپڑے سے ڈھانپ کر اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کی اور زار زار روئے ہم نے اس دن جیسا کبھی روتے نہیں دیکھا۔

(۱۵) **ترمذی شریف** ۱/۱۲۵ } حدثنا محمد بن بشار محمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال قالوا انا ابو عاصم النبیل
نا سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال
قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ
زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَۃِ قَبْرِ اُمِّہٖ فَزُوْرُوْھَا
فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ =

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ضرور میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا تو یقیناً محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کی اجازت مل گئی ہے تم اب قبروں کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ وہ آخرۃ یاد دلاتی ہیں۔

(۱۶) **تاریخ کامل لابن اثیر** ۱/۱۶۵ } قَالَ ابن اسحق وَتُوُفِّیَتْ اُمُّہٗ

آمِنَۃُ وَلَہٗ سِتُّ سِنِیْنَ بِالْاَبْوَاءِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَ الْمَدِیْنَۃِ کَانَتْ
قَدِمَتْ بِہِ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی اَخْوَالِہٖ مِنْ بَنِیْ نَجَّارٍ تُزِیْرُہٗ اِیَّاھُمْ
فَمَاتَتْ وَھِیَ رَاجِعَۃٌ =

محمد بن اسحٰق نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چھ برس کی تھی اور آپ کی والدہ ماجدہ کا وصال ابواء مقام میں ہوا جو مکے اور مدینے کے درمیان ہے آپ کی والدہ ماجدہ بنی نجار کے اپنے خالزاد بھائیوں کی ملاقات کے لئے آئیں تو واپسی پر ان کا وصال مکے اور مدینے کے درمیان ابواء مقام میں ہو گیا اور وہیں دفن کی گئیں

( ) **ابن ہشام** ۱/۱۶۹ } قَالَ ابن اسحق حدثنی عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اَنَّ اُمَّ رَسُوْلِ اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آمِنَۃَ تُوُفِّیَتْ وَرَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ابْنُ سِتِّ سِنِیْنَ بِالْاَبْوَاءِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ
کَانَتْ قَدْ قَدِمَتْ بِہٖ عَلٰی اَخْوَالِہٖ مِنْ بَنِیْ عَدِیِّ بْنِ النَّجَّارِ
تُزِیْرُہٗ اِیَّاھُمْ فَمَاتَتْ وَھِیَ رَاجِعَۃٌ بِہٖ اِلٰی مَکَّۃَ =

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا انتقال مکے اور مدینے کے درمیان ابواء میں ہوا اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چھ برس کی تھی آپ کی والدہ ماجدہ اپنے خالہ زاد بھائیوں کی ملاقات کے لئے تشریف لائیں جو بنی نجار قبیلے سے تھے مکے کی

طرف لوٹتے ہوئے ابواء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

(۱۸) استیعاب لابن عبد البر ۱/۱۳ } فَاَخْرَجَتْهُ آمِنَةُ اِلیٰ اَخْوَالِ اَبِيْهِ بَنِي النَّجَّارِ تَزُوْرُهُمْ بِهِ بَعْدَ سَبْعِ سِنِيْنَ مِنْ عَامِ الْفِيْلِ وَتُوُفِّيَتْ اُمُّهُ آمِنَةُ بَعْدَ ذَالِكَ بِالْاَبْوَاءِ وَمَعَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدِمَتْ بِهِ اُمُّ اَيْمَنَ مَكَّةَ بَعْدَ مَوْتِ اُمِّهِ بِخَمْسَةِ اَيَّامٍ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بنی نجار کے اپنے خالہ زاد بھائیوں کی ملاقات کے لئے مدینہ طیبہ تشریف لائیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اس وقت چھ برس کی تھی آپ کی والدہ ماجدہ کا وصال عام فیل سے ایک مہینہ بعد ابواء مقام میں ہوا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تھے ام ایمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو والدہ ماجدہ کے وصال کے بعد پانچ دن میں مکے لے آئیں۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ابواء مقام پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی قبر شریف کی زیارت گاہ ہے مکے شریف سے پانچ منزلیں ہے اور مدینہ طیبہ چھ منزلیں ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مکے شریف میں تھے تو پانچ منزلیں مسافت طے کر کے اپنی والدہ ماجدہ کی زیارت گاہ پہنچتے اور جب مدینہ طیبہ پہنچتے تو چھ منزل مسافت طے کر کے تشریف لاتے۔

وہابیو! اب تم بتاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صرف اپنی والدہ ماجدہ کی زیارت گاہ کی زیارت کی نیت سے سفر کر کے تشریف لے جاتے رہے اب تم نے فتویٰ لگا دیا کہ قبروں کی

زیارت کے لئے سفر کر کے جانا شرک ہے تو تمہارے فرقے نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر شرک کا الزام لگاتے ہوئے بھی شرم نہ کی اور جو فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر شرک کا فتویٰ لگانے میں نہ ڈرا امت محمدیہ اس کے لئے کیا شئی ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کے بزرگ محدث کا فیصلہ

(۱۹) نیل الاوطار شوکانی ۴/۱۱۴ } عن بریدة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ (رواہ الترمذی وصححہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کے لئے اجازت دی گئی ہے لہٰذا اب تم بھی قبروں کی زیارۃ کو چلے جایا کرو کیونکہ وہ قبریں آخرۃ یاد دلاتی ہیں۔

(یہ ترمذی شریف کی روایت ہے)

کیوں جی وہابیو! اب تو تمہارے بڑے محدث نے حدیث کی دلیل پیش کر کے اقرار کر لیا لیکن تم ٹیڑھے کے ٹیڑھے ہی تمہارے نہ اپنے بڑے پر یقین نہ ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور نہ ہی تمہارا خداوند کریم کے قرآن پر ایمان ہے سنیئے تمہارے شوکانی آگے لکھتے ہیں۔

(۲۰) نیل الاوطار ۴/۱۱۲ } فَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ فِيْهَا مَشْرُوْعِيَّةُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَنَسْخُ النَّهْيِ عَنِ السَّابِقَةِ - اور ان

تمام احادیث میں قبروں کی زیارۃ کے لئے جانا شرعی ثابت ہوا اور نہ زیارۃ کرنے کی حدیثیں منسوخ ہوگئیں۔

کیوں جی وہابیو اب بتاؤ تمہارا علامہ اور امام الطائفۃ الوہابیہ اس فتوے کی رو سے ایماندار رہا یا نہ تمہارے نزدیک تو علامہ شوکانی بھی مشرک ہی ثابت ہوا لیکن امام الطائفۃ الوہابیہ کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ قبور کی زیارۃ کے لئے جانا مسنون ہے۔

ہمارا کام کہدینا ہے یارو ۔ تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

اب تمہارے بڑے نے تو تسلیم کر لیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے قبروں کی زیارۃ کو سفر کر کے جانا ثواب سمجھتے ہو تو فرمانِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہو ورنہ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ کے مستوجب ہو۔

دشمنانِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال میدانِ حشر میں

الاحزاب ۲۲/۸ { يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝

قیامت کے دن کفار و منافقین کے مونہہ دوزخ میں اُلٹے کئے جائینگے تو وہ چلا اٹھیں گے ۔ افسوس ہم اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونو کی اطاعت کرتے (تو آج ناجی ہوتے) اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے امیروں اور بڑوں کی اطاعت کی تو انہوں نے ہمیں صراطِ مستقیم سے گمراہ کر دیا۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والوں کا حال بیان فرمایا کہ ایسے لوگوں کے مونہہ دوزخ میں اوندھے کئے جائیں گے اور وہ لوگ دوزخ میں پکاریں گے کہ ہمارے مولویوں نے یا اللہ ہمیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلند رکھا اور ہم تیرے حکم قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ سے گمراہ رہے ہے ۔ تو اس دن کا پچھتانا کام نہ دے گا۔

مسلمانو! آج ہی دشمنانِ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کو گناہ کا کفارہ سمجھو اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دی تو وہاں پہنچنے کی مزید کوشش کرو اور اسلامی فریضہ سمجھو اور وہاں پہنچکر اپنے گناہوں سے توبہ کرو تاکہ گناہوں کی معافی مل جائے تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَيُزَكِّيْهِمْ فرمانِ خداوند کے موافق تمہیں پاک کر دیں۔

غیر مقلدین وہابی کہ چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ابتدائی اور حقیقی عناد ہے اس لئے دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانا بھی گوارہ نہیں کرتے یہ اصول ہے کہ جس سے ناراضگی ہو جب کوئی موقعہ شادی یا غمی کے اجتماع کا ہو تو وہ اپنے خاص رشتہ داروں کو واضح کر دیتا ہے کہ فلاں شخص سے میری عداوت ہے اگر تم نے اس کو دعوت دی یا تم اس کے پاس گئے تو میں نہیں آؤں گا میری تمہاری بس۔

ایسے وہابی کہتا ہے کہ اگر کوئی وہابی رسول علیہ السلام کی طرف سفر کر کے گیا تو ہماری جماعت سے خارج ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اچھے کی صحبت صالح بنا دیتی ہے اور برے کی صحبت بد بنا دیتی ہے اگر کوئی شخص برے کی صحبت میں "بیٹھے" جائے اور تعلق رکھے تو اس کے وہ شاد اس کو منع کرتے ہیں کہ کیوں اپنی زندگی برباد کرتے ہو اس سے۔

پاس نہ جایا کرو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
یارسول صلے اللہ علیہ وسلم جب یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرلیں تو آپ کے دربار میں
حاضری دیں دور ہوں یا نزدیک شرق میں ہوں یا غرب میں جنوب میں ہوں یا شمال میں
لیکن وہابی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے منع کرتا ہے۔ جس سے ثابت
ہوتا ہے کہ وہابی کا ارادہ ہے کہ کوئی پاک نہ ہوجائے یا دشمنی کی بنا پر نہیں جانے دیتا
تیسری بات یہ ہے کہ جب کسی کا ارادہ نشے کے استعمال کا ہوتا ہے تو وہ بھنگی یا چرسی
یا افیونی کی صحبت میں جانا شروع کر دیتا ہے تو وہ اس کو آہستہ آہستہ نشے کی چاٹ دیتا
ہے پھر ذرا ذرا نشے کا استعمال کرا کر پورا نشئی بنا دیتا ہے۔ تو یہ وہابی یہ نجدی
غیرمقلد اپنی امت کو دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں جانے سے منع کرتا
ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کہیں ہمارے فرقے کا آدمی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکر مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اور نور سے فیضیاب ہوگیا تو ہمارے کام کا نہ رہ جائیگا کیونکہ
اس کے دل سے بغض وعناد جاتا رہے گا۔ تو وہابیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے
بھی حقیقی ابتدائی عناد ہے اور اپنے فرقے سے بھی بغض ہے کہ یہ لوگ مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم سے مستفیض نہ ہوجائیں ادھر دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے منع کرتا ہے
ادھر ابلیس کو دعوت دیتا ہے۔ بیت الخلاء جاتے وقت اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ نہیں پڑھتا کہ اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں نہ ہوجاؤں شیطان
مجھ سے دور ہٹ جائے گا بلکہ بسم اللہ پڑھ کر ابلیس کا استقبال کرتا ہے۔ زوال اور
غروب کے وقت سورج ابلیس کے سینگوں میں ہوتا ہے ان اوقات میں بھی یہ اس کا
استقبال کرتا ہے تو یہ ابلیس کا پجاری ہے اس لئے شیطانی وقت میں شیطانی صحبت کو پسند

کرتا ہے اور روحانی وقت میں روحانی عبادت سے محروم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم جو مسلمان کا پلہ ابلیس سے چھڑا کر رحمان سے تعلق لگا دیتے ہیں اس لئے یہ مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں جانے سے ہی منع کرتا ہے۔
چوتھی بات یہ ہے کہ ابلیس اللہ تعالےٰ کو اپنی کمزوری کا اظہار کر چکا ہے کہ اِلَّا عِبَادَكَ
مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ یا اللہ میں ہر آدمی پر اپنی طاقت خرچ کروں گا لیکن تیرے خاص بندوں
پر میرا کوئی چارہ گر نہ ہوگا خصوصاً دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں تو ابلیس پہنچ ہی
نہیں سکتا تو یہ نجدی وہابی اس لئے بھی دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں جانے سے
روکتا ہے اور خود بھی سفر کر کے نہیں جاتا کہ وہاں اس کا پیشوا ابلیس نہیں ہے کہ
وہ نہیں جا سکتا تو میں بھی نہیں جا سکتا اور وہابیو بتاؤ؟ ابلیس بھی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے محروم ہے اور تم بھی محروم تو تمہارا کس پارٹی سے تعلق ہوا
خود سوچو کہ تم کون ہو۔ اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا وہابی
منع کرتا ہے۔ وہابیوں کی اصل عبارتیں پیش کرتا ہوں تاکہ مسلمانوں کی تسلی ہوجائے
اور ان کا حقیقی عناد واضح ہوجائے۔
او مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے چور فرقہ تم تو اپنے فرقے کا نام اہلحدیث رکھ کر
مسلمانوں کو خوب دھوکہ دیتے ہو جو حکم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منسوخ ہوچکا ہو اس کی
پیروی کرتے ہو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا الٹا مطلب بیان کر کے امت مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہ کرتے ہو اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ
بِبَعْضٍ کا شان نزول اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت تمہارا نقشہ بھی کھینچ دیا ہے۔
فقیر نے اتنی حدیثیں پیش کیں اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب قبروں کی طرف سفر کر کے جانا خصوصاً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کے گنبد خضرا کی طرف سفر کر کے جانا سنت ثابت ہو گیا لیکن عورتوں کو مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمہاری عورتیں بھی بزرگوں کی قبروں کی طرف جاتی
ہیں۔ حالانکہ یہ صاف حرام ہے۔

"محمد عمر" فقیر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا حدیث شریف سے عرض کر دیتا ہوں

قبروں میں عورتوں کا جانا اور خشوع وخضوع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا [illegible]

(۱) بخاری شریف ۱/۱۶۷ ، ۱/۱۷۱ حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا ثابت عن انس بن مالک قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بامرأة عند قبر وهی تبکی فقال اتقی اللہ واصبری۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
ایک عورت کے قریب سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی آپ نے فرمایا
اللہ تعالےٰ سے ڈر اور صبر کر۔

"محمد عمر" اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ منع فرمانے کے بعد
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قبور کی زیارۃ کا حکم جاری فرمایا اسی وقت آپ کے
زمانے میں عمل شروع ہو گیا عورتیں اور مرد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قبروں کی
زیارۃ کے لئے جانا شروع کر دیا جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ایک
قبر کے پاس عورت کو روتے ہوئے دیکھا اور اس کو صبر کی تلقین دی۔

وہابی فرقے کا آج منع کرنا یہ حکم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی برملا مخالفت ہے۔

یہ حدیث بخاری شریف کی ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اب تمہارا دل
چاہے ایمان لاؤ یا نہ عمل کرو یا ٹھکرا دو لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ
مِنَ الْغَيِّ دین میں زبردستی نہیں ہے گمراہی دور ہو چکی ہدایت ظاہر ہو گئی تمہارا کہنا کہ
قبور پہ جانا مرد عورتوں کو حرام و شرک فقیر نے احادیث صحیحہ سے عین ایمان اور
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ثابت کر دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قبرستان میں تشریف لے جانا

(۲) المستدرک ۱/۳۷۶ حدثنا ابو بکر محمد بن اسحٰق الفقیہ انبأ
ابو المثنی معاذ بن المثنی ثنا محمد بن المنہال
الضریر ثنا یزید بن زریع ثنا بسطام بن مسلم عن ابی التیاح
یزید بن حمید عن عبد اللہ بن ابی ملیکة اَنَّ عائِشَةَ اَقْبَلَتْ
ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْمَقَابِرِ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتِ
قَالَتْ مِنْ قَبْرِ اَخِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقُلْتُ لَهَا
اَلَيْسَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ
قَالَتْ نَعَمْ كَانَ نَهٰى ثُمَّ اَمَرَ بِزِيَارَتِهَا ۔

عبد اللہ بن ابی ملیکۃ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالےٰ عنہا قبرستان سے تشریف لائیں میں نے عرض کیا اے ام المومنین
کہاں سے آپ تشریف لائی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا
نے جواب دیا کہ اپنے بھائی عبد الرحمٰن بن ابی بکر کی قبر سے میں نے عرض کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارۃ سے منع نہیں فرمایا تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ ہاں پہلے منع فرمایا تھا پھر قبور کی زیارۃ کا حکم جاری فرما دیا تھا۔

محمدی عمر یہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا عمل جو امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے افقہ ہیں اور انہی کا ارشاد ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا لیکن بعد میں اجازت دے دی قبور کی زیارۃ کے لئے عورتوں کو جانے کا حکم دے دیا میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری حکم پر عمل کیا ہے خلاف نہیں کیا۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قبرستان تشریف لے جانا

(۳) **المستدرک $\frac{1}{377}$** } حدثنا ابو حمید احمد بن محمد بن حامد العدل بالطابران ثنا تمیم بن محمد ثنا ابو مصعب الزہری ثنا محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک اخبرنی سلیمان بن داؤد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن الحسین عن ابیہ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَتْ تَزُوْرُ قَبْرَ عَمِّهَا حَمْزَةَ كُلَّ جُمُعَةٍ فَتُصَلِّيْ وَتَبْكِيْ عِنْدَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ رُوَاتُهُ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ وَقَدْ اِسْتَقْصَيْتُ فِي الْحَثِّ عَلٰى زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ تَحَرِّيًا لِلْمُشَارَكَةِ فِي التَّرْغِيْبِ وَلِيَعْلَمَ الشَّحِيْحُ بِذَنْبِهٖ اَنَّهَا سُنَّةٌ مَسْنُوْنَةٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر کی زیارۃ کے لئے ہر جمعہ تشریف لے جاتیں پھر وہاں قبر کے پاس نماز پڑھتیں اور روتیں اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں اور قبروں کی زیارۃ کے لئے لوگوں کو رغبت دلانے کے لئے مجھے یقین ہو گیا اور تاکہ گنہگار کو اپنے گناہوں کا علم ہو جائے کہ قبروں پر جانا سنت ہے وصلے اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

یہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عجیب صاحبزادی جن کا اپنا عمل ہے کیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل نہ کرتی تھیں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہر جمعہ کو اپنے چچا حضرت حمزۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر شریف پر جو مدینہ طیبہ سے تین میل ہے مسافت طے کر کے تشریف لے جاتیں اور وہاں فرضی نماز لیں اور نوافل قبر کے پاس ادا فرماتیں جس سے ثابت ہوا۔

(۱) کہ قبروں کے پاس نماز پڑھی جائے۔ ان کی طرف سجدہ نہ ہو تو ثواب ہے منع نہیں۔

(۲) عورتوں کا سفر کر کے قبور کی زیارۃ کے لئے جانا جائز ہے بشرطیکہ کوئی عارضہ نہ ہو عارضہ کے وقت ترجیح سے بھی عورت پیچھے ہٹ سکتی ہے۔ لیٹ ہو سکتی ہے۔

(۳) قبور کے پاس رونا خشوع وخضوع جائز ثابت ہوا۔

وہابی "مولوی صاحب یہ بات تو سمجھ میں آ گئی کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور کی طرف سفر کر کے جانا صحیح ہے لیکن یہ فرمایئے کہ یہ موجودہ گنبد خضرا تو لوگوں کی مصنوعات ہے بعد میں تعمیر ہوئی ہے اس کا درجہ کیسے بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو سکتا ہے ؟

"محمد عمر" وہابی تمہیں اس خاص معطر پہنچے کی قسم ذرا سے انصاف کی نظر سے دیکھنا عرض یہ ہول بیت اللہ شریف کی تعمیر پوری ابوجہل اسلام کے رول کا فرنے کی اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو گرانے کا حکم نہیں دیا کیونکہ مقام وہی متبرک تھا جو چیز وہاں لگ گئی گو کافر کے ہی ہاتھ سے لگ گئیں وہ بھی مقام کی وجہ سے بابرکت ہو گئیں جیسا رکن یمانی کو پہلے بھی بوسہ دینا برکت سمجھا جاتا تھا جب بیت اللہ شریف کی تعمیر ہوئی تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین خیر القرون میں سب ابوجہل کی لگی ہوئی انہی پتھروں کو مس کرتے آئے اور متبرک سمجھتے رہے ہیں کسی نے اعتراض نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ پہ اگر کوئی غیر مسلم بھی تعمیر کر دے تو اس مقام کی وجہ سے وہ بھی بابرکت بن جاتی

کنز العمال ۶/۲۴۴ { اِنَّ مَسْحَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِیْ يَحُطَّانِ الْخَطَايَا حَطًّا (حم عن ابن عمر)

بے شک حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے سے وہ دونوں گناہوں کو پوری طرح مٹا دیتے ہیں۔

بتایئے رکن یمانی جس کی تعمیر ابوجہل نے کی پتھر ابوجہل نے لگائے چھونے سے وہ گناہوں کو مٹاتا ہے ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

گنبد خضرا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تو مسلمانوں کی تعمیر ہے پاک ہاتھوں سے ہر پاک چیز سے تعمیر کیا ہے۔

دوسرا جواب وہابیہ تو بتاؤ کہ صفا مروہ اور اس کے مابین آجکل جو کچھ بھی تعمیر ہوا ہے وہ تمہارے نجدی نے تعمیر کیا ہے کیا کبھی تم نے فتویٰ دیا کہ اس میں

...یا بابرکت سمجھنا جائز نہیں کیونکہ بعد کی تعمیر ہے مگر سچ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کا ایمان چھین لیتا ہے اس کے عقل کو بھی چھین لیتا ہے۔ کیونکہ ارشاد ربی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَهَادِ الَّذِیْنَ آمَنُوْا۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ہدایت دیتا ہے۔

تیسرا جواب: مسجد نبوی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ چھوٹی تھی بعد میں ترکوں نے زیادہ بڑھا دی جو اب تک اس کو باہر کی حد تک مسجد نبوی کا درجہ ہی حاصل رہا جو اب مسجد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حد کا تھا وہی درجہ جو زمین اس میں شامل کی گئی اس کو سمجھا جاتا رہا کسی بادشاہ نے اس ترکوں کی زیادہ کردہ حد کو گرایا نہیں نہ ہی کسی وہابی نے فتویٰ دیا کہ مسجد نبوی اصل وہی ہے جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کی حد ہے باقی نہیں بعد ازاں اب نجدی نے ترکوں کی حد سے بھی زیادہ مسجد نبوی کی زمین کردی جو مسجد نبوی میں ہی شمار ہوئی کسی وہابی نے فتویٰ شائع نہیں کیا کہ یہ زمین چونکہ بعد میں بڑھائی گئی ہے لہٰذا یہ مسجد نبوی میں شامل نہیں ہے بلکہ نجدی کی بڑھائی دیواروں تک مسجد نبوی سمجھی جاتی ہے۔ لہٰذا گنبد خضرا کی حد تو وہاں تک ہی بڑھائی گئی ہے جہاں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مہمانوں سے ملاقات کرتے تھے یا جس مقام پر آپ اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیعت لیتے رہے ان متبرک مقامات کو شامل کر کے اوپر گنبد خضرا تعمیر کیا گیا اور لطف کی بات یہ ہے کہ آپ کے گھر مبارک کی اصل عمارت کو ویسے ہی سلامت رکھا گیا جو گنبد خضرا کے اندر اب بھی موجود ہے اس کی وجہ سے جتنی حد گنبد خضرا میں بڑھائی گئی وہ بیت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ اس کے اندر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

چوتھا جواب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اللہ تعالیٰ اور اس کے

فرشتے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود شریف ہر وقت پڑھتے ہی رہتے ہیں
خضرا پہ نازل ہوتا ہوا اندر دربار مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوتا
یعنی گنبد خضرا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
شامل ہے جو درود شریف کی گزرگاہ بنے ہوئے چودہ سو برس گزر چکے ہیں
خضرا منزل درود شریف نہیں جب ہے تو یقیناً بابرکت ہے اور بیت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم رکھتا ہے۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کا شان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر اور منبر تک کا مقام جنت ہے

(۱) مجمع الزوائد ۴/۸ } عن ابی هریرة وابی سعید انّ رسولَ الله صلی الله علیه وسلم قال مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ قلتُ حَدِیْثُ ابی هریرة فی الصحیح رواهما احمد ورجاله رجال الصحیح

ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان
جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پہ ہوگا۔

(۲) مجمع الزوائد ۴/۸ } وعن جابر بن عبد الله قال قال رسولُ الله صلی الله علیه وسلم مَا بَیْنَ بَیْتِیْ اِلٰی حُجْرَتِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ

رواه احمد وابو یعلی والبزار وفیه علی بن زید وفیه
کلام وقد وثق۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر سے میرے حجرے تک جنت کے باغوں سے
باغ ہے اور میرے منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پہ ہوگا۔

(۳) کنز العمال ۶/۲۲۹ } مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ (ق ت عن ابی هریرة)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور
میرا یہی منبر میرے حوض کوثر پہ ہوگا۔

مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن سهل بن سعد انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یَقُوْلُ مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ مَا التُّرْعَةُ یَا اَبَا الْعَبَّاسِ قَالَ اَلْبَابُ رواه احمد و الطبرانی فی الکبیر ورجال احمد رجال الصحیح

سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے
تھے کہ میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پہ ہوگا میں نے
عرض کیا اے ابوالعباس ترعہ کسے کہتے ہیں انہوں نے فرمایا دروازے کو۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روضۃ الجنۃ کی روایت

(۴) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن ابی بکر الصدیق قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ ۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔ اور میرا یہی منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

روضۃ الجنۃ کے متعلق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث

(۵) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن سعد بن ابی وقاص اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر ورجالہٗ ثقات ۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے

روضۃ الجنۃ کی روایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے

(۶) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن ابن عمر عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ

وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالہٗ ثقات ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور یہی میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

(۷) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن الزبیر بن العوام قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ رواہ الطبرانی فی الاوسط ۔

زبیر بن عوام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میرے گھر سے میرے منبر تک جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا یہی منبر قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

(۸) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ (حم ق ت عن ابی ہریرۃ)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے۔

(۹) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ (حم ق ن عن عبد اللہ بن زید المازنی)

عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

(۱۰) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ مُصَلَّایَ وَبَیْتِی رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ (ابو نعیم فی المعرفۃ عن سعد)۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے محراب اور گھر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

(۱۱) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ مِنْبَرِی اِلٰی حُجْرَتِی رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ مِنْبَرِی عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ (حم والشاشی عن جابر)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر سے میرے حجرے تک جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

(۱۲) بخاری شریف ۲/۱۰۹۰ } حدثنا عمرو بن علی قال حدثنا عبد الرحمٰن بن مہدی قال حدثنا مالک عن خبیب بن عبد[illegible] عن حفص بن عاصم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَیْنَ بَیْتِی وَمِنْبَرِی رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِی عَلٰی حَوْضِی۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

اس حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا منبر شریف اور اس کے درمیان کی تمام جگہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جنت کے باغوں سے باغ ہے جس شخص کی جنت جانے کی خواہش ہو وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک یا منبر شریف اور وما بینہما کی بایمان ویقین زیارت کرے وہ یقیناً جنتی ہے کیونکہ یہ قطعہ مبارکہ اسی معہود جنت کا ایک حصہ ہے اس کے متعلق رب العزۃ نے ارشاد فرمایا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ۔

دوسرا جواب: قبر شریف کو آنکھوں سے دیکھنا تو نور علیٰ نور ہے لیکن جو شخص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ میں ایمان ویقین سے حاضر ہو جائے وہ بھی ایسے ہے جیسا کہ اس نے آنکھوں سے زیارت کر لی جیسا نابینا اگر قبر شریف کے دربار میں حاضری ہو جائے اس کو قبر شریف نظر آئے یا نہ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آنکھوں والے نے آپ کی قبر شریف کو آنکھوں سے دیکھا کیونکہ وہاں ایمان ویقین سے حاضری شرط ہے۔

جیسا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے والے ایماندار اور عبداللہ ابن ام کلثوم نابینے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے میں دونو یکساں ہیں کبھی کسی نے سوال نہیں کیا کہ عبداللہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل نہیں کیونکہ نابینا تھا ایمان سے دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور حاضری بینا اور نابینا کی یکساں تھی لہٰذا وہ اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل تھا ایسے ہی گنبد خضرا جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک ہے آپ کی موجودگی اور عالمین کا مرکز وہی ہے لہٰذا گنبد خضرا کے زائر ایمان وایقان سے حاضری دینے والے

کہ خداوند کریم کی طرف سے ثواب و درجہ وہی ملے گا جو زائر قبر شریف کا اور مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا بھی ویسے ہی حقدار ہوگا۔

تیسرا جواب نبی اللہ جس مقام پر تشریف فرما ہو اس کا چپہ چپہ بابرکت بن جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں رب العزۃ نے معراج کی رات میں بیت المقدس کے متعلق فرمایا الذی بارکنا حولہٗ آپ وہاں تشریف لے گئے تو ہم نے اس کے چا
کو بابرکت بنا دیا۔

چوتھا جواب بیت اللہ شریف کے متعلق رب العزۃ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

"وہابی" مولوی صاحب یہ روایتیں جو تم نے اپنے استدلال میں پیش کی ہیں۔ کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر سے لے کر آپ کے منبر تک دنیا میں یہ جنت کا ایک حصہ ہے جو اس کی طرف سفر کرکے جانے سے روکتا ہے وہ جنت سے روکتا ہے صحیح ہے لیکن حدیث شریف میں بَیْتِیْ کا لفظ محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ گھر کے درمیان صاحب خانہ تب تک ہی کہلاتا ہے جب تک وہ زندہ ہے جب وہ چھوڑ جاتا ہے یعنی مرجاتا ہے تو وہ مرگیا اب دنیا کا گھر اس کی ملکیت سے نکل گیا تو ریاض الجنۃ بھی تب تک ہی رہا جب تک مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رہے جب مرگئے تو اب مابین بیتی کا مصداق نہ رہیگا تو تمہارا یہ استدلال غلط ثابت ہوا کیونکہ روضۃ الجنۃ آپ کی زندگی تک ہی رہا اب نہیں۔

سوال ۱۳ یہ ہے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی مکانات تھے جیسا کہ قرآن کریم میں بیوت النبی سے واضح ہے تو یہ بھی پتہ نہیں کہ آپ کا کونسا گھر یہاں مراد ہے

کیونکہ آپ نے اس کی تخصیص نہیں فرمائی۔

"محمد عمر" افسوس ہے تم یار اہلحدیث کہلاتے ہو لیکن کسی حدیث سے مس ہی نہیں

جواب اوّل کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں بیان کی کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی اللہ کا جہاں وصال ہوتا وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہاں وصال ہوا آپ کا بستر اٹھا کر وہیں آپ کو دفن کیا گیا تاکہ آپ کے مکان کی ملکیت میں فرق نہ آئے۔

جواب ۲: مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کی وصال کے بعد بھی تشریح فرما دی کہ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ سے میرا وہی گھر مراد ہے کہ جس میں میری قبر ہوگی جیسا کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کئی صحیح احادیث میں مذکور ہے سُنیئے۔

مجمع الزوائد ۴/۸ } عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وسلم قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ قُلْتُ حدیث ابی ھریرۃ فی الصحیح ورواھما احمد ورجالہ رجال الصحیح۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر میری حوض پہ ہوگا میں کہتا ہوں کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی حدیث صحاح میں ہے اور ان کو احمد نے روایت اس کے رجال صحیح ہیں۔

بَابُ مَا يَحْصُلُ لِأُمَّتِهِ صلے اللہ علیہ وسلم مِنْ اِسْتِغْفَارِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لئے اپنے وصال کے بعد بخشش مانگنا۔

مجمع الزوائد ۹/۲۴ } عَنْ عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کنز العمال ۶/۱۰۲ } قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ عَنْ أُمَّتِيَ السَّلَامَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَيَاتِيْ خَيْرٌ لَكُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَنُحَدِّثُ لَكُمْ وَوَفَاتِيْ خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَمَا رَأَيْتُ شَرًّا اسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالے اور اس کے فرشتے سیر کرنے والے ہیں جو میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے حدیث بیان کرتے ہو تم اور تمہارے لئے حدیث بیان کی جاتی ہے اور میرا وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہے تمہارے اعمال میرے روبرو پیش کئے جائینگے تمہارے اعمال میں اچھے دیکھوں گا۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور جو برے دیکھوں گا تمہارے لئے اللہ تعالے سے معافی مانگوں گا

کیوں بنی وہابیو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے بعد از وصال بھی خداوند کریم سے معافی مانگنے کا اعلان فرما دیا ہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے

ایمان پر یقین ہے آپ نے فرما دیا اب تم نام کے اہلحدیث کہلانے والو بتاؤ تمہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف پر یقین ہے ؟ تم ایمان لاتے ہو ؟ اگر تم سچے اہلحدیث ہو تو کہدو۔

آمَنَّا

اور اب بھی دربار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں سفر کرکے جانے کو حکم خداوندی اور اتباع مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم یقین کرکے اعلان کردو کہ ثواب ہے باعث بخشش و رحمت خداوندی ہے ورنہ بحکم مذکورہ رب العزت جہنم کا ایندھن بن جاؤگے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف الاطہر اور منبر روضۃ الجنۃ ہے

مجمع الزوائد ۴/۶ } عن علی بن ابی طالب وابی ھریرۃ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا بَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

علی بن ابی طالب اور ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ (حم ع ص عن ابی سعید) (ھب والخطیب وابن عساکر عن جابر بن عبد اللہ)

ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ { مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَقَوَائِمُ مِنْبَرِیْ رَوَاتِبُ فِی الْجَنَّۃِ (ق عن سعد)

میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرے منبر کے پائے جنت میں۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ { مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ رَوْضَۃٍ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَلْیُصَلِّ بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ الدیلمی (عن عبید اللہ بن بعید)

حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ جنت کے باغوں سے کسی باغ میں نماز پڑھے تو وہ میری قبر اور منبر کے درمیان نماز پڑھ لے۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ { مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ مِنْبَرِیْ لَعَلٰی حَوْضِیْ (حل عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور بے شک میرا یہی منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

مَابَیْنَ بَیْتِیْ کی تخصیص مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

مجمع الزوائد ۴/۹ { (جواب۳) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ وَمَا بَیْنَ الْمِنْبَرِ وَبَیْتِ عَائِشَۃَ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ رواہ الطبرانی فی الاوسط وھو حدیث حسن ان شاء اللہ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا اور میرے منبر اور عائشہ کے گھر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

دار قطنی ۲/۲۷۹، ۲۸۰ { حدثنا ابو عبید والقاضی ابو عبد اللہ وابن مخلد قالوا انا محمد بن الولید البشری نا وکیع نا خالد بن ابی خالد وابو عون عن الشعبی والاسود بن میمون عن ھارون ابی قزعۃ عن رجل من ال حاطب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ مَاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میرے وصال کے بعد میری زیارۃ کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارۃ کی اور جو شخص دو حرموں سے یعنی مکہ اور مدینہ طیبہ میں مرا قیامت کے دن امن والوں سے اٹھایا جائے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارۃ سے زندگی کی زیارۃ کا ثواب ملتا ہے

دار قطنی ۲۷۹ } حدثنا عبد الله بن محمد بن عبد العزیز نا ابو الربیع الزهرانی نا حفص بن داؤد عن لیث بن ابی سلیم عن مجاهد عن ابن عمر قال قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارۃ کی اس کو ایسا ثواب ہے جیسا کہ اس نے میری زندگی میں زیارۃ کی۔

کنز العمال $\frac{۸}{۹۹}$ } مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ، (طب هق عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کی تو میرے وصال کے بعد میری قبر کی بھی زیارۃ کی ایسا ہے جیسا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارۃ کی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارۃ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق بن جاتا ہے

دار قطنی $\frac{۲}{۲۸۰}$ } حدثنا القاضی المحاملی نا عبید الله بن محمد الوراق

[illegible] بن هلال العبدی عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قَالَ قَالَ رسول الله صلی الله علیه وسلم مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ =

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارۃ کی میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گئی۔

"محمد عمر" اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ اگر کسی مسلمان کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہو تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ میری قبر کی زیارت کرے تو مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہو گئی یعنی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کا زائر گناہ کے سبب جہنم میں نہیں جا سکتا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی نیت کر کے سفر کرنا سنت ثابت ہوا۔ وہابیوں کا شرک کا فتویٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے باطل ثابت کر دیا۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی محض زیارۃ سے ہی آپ کے ایماندار امتی کو فائدہ پہنچتا ہے۔

(۳) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارۃ سے آپ کا ایماندار امتی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا یقیناً مستحق بن جاتا ہے۔

کنز العمال $\frac{۸}{۹۹}$ } مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ (عد هب عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارۃ کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی

"وہابی" مولوی صاحب سچ بتانا تم بھی مدینہ طیبہ محض محمد علیہ السلام کی خاطر گئے کیا تم نے حضور کی قبر دیکھی ؟

"محمد عمر" لیکن جس مکان میں تشریف فرما ہیں اس مکان کی زیارۃ قبر کی زیارہ سمجھی جاتی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تمہارے شوکانی صاحب جو وہابیہ کے مسلمہ محدث ہیں انہوں نے تمہارے منہ پر طمانچہ رسید کیا سنو

وہابیوں کے بڑے علامہ شوکانی کی زبانی لاتشد الرحال کا حل

نیل الاوطار ۵/۱۰۱ } قَالَ الْمُتَكَلِّمُوْنَ الْمُحَقِّقُوْنَ مِنْ اَصْحَابِنَا اَنَّ نَبِيَّنَا صلے اللہ عَلَيْهِ وسلم حَيٌّ بَعْدَ وَفَاتِهٖ حَيٌّ اِنْتَهٰى وَيُؤَيِّدُ ذٰلِكَ مَا ثَبَتَ اَنَّ الشُّهَدَاءَ اَحْيَاءٌ يُرْزَقُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ وَالنَّبِيُّ صلے اللہ عَلَيْهِ وسلم مِنْهُمْ وَاِذَا ثَبَتَ اَنَّهٗ حَيٌّ فِيْ قَبْرِهٖ كَانَ الْمَجِيْئُ اِلَيْهِ بَعْدَ الْمَوْتِ كَالْمَجِيْئِ اِلَيْهِ قَبْلَهٗ"۔

ہمارے ساتھی تمام متکلمین محققین نے کہا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وصال کے بعد بھی زندہ ہیں۔ فقط اور اس کی تائید کی جاتی ہے جو ثابت ہے کہ شہداء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہی زندوں سے ہیں اور جب ثابت ہو گیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی آپ کی طرف آنا ایسا ہے

جیسا کہ قبل از وصال آنا تھا۔

"محمد عمر" علامہ شوکانی نے ثابت کر دیا کہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور تمام متکلمین محدثین کا متفقہ فیصلہ ہے تو اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف سفر کر کے جانا ایسا ہے جیسا کہ وصال کے پہلے جانا تھا تو یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے مزار کی طرف سفر کر کے جانے سے روکنے والا ایسا ہے۔ جیسا کہ ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیاوی میں آپ کی طرف جانے سے بند کرتا ہے اور جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے روکتا ہے وہ آپ کی امت سے خارج ہے دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے دوزخ کا ایندھن ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا میری قبر کو عید نہ بنانا۔ جسکا مطلب یہ ہے جیسا کہ عید میں اجتماع ہوتی در جوق ہو جاتا ہے ایسے نہ کرنا جس کا صاف مطلب ہے کہ نبی علیہ السلام نے سفر کر کے نبی کی قبر کے واسطے جانے سے آپ نے منع فرما دیا۔

"محمد عمر" وہابی صاحب تم نے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب غلط سمجھا ہے اگر تمہارا ہی مطلب لیا جائے تو نماز جنازے کے لئے بھی بڑے بڑے اجتماعات ہوتے ہیں جو میت کو دفن کرنے کے لئے قبرستان میں بھی جاتے ہیں تو تمہارے اس مطلب سے تو دفن کرنے اور نماز جنازہ کے لئے بھی اجتماعات گناہ ثابت ہوگا لہٰذا تمہارا یہ مطلب غلط ثابت ہوا عید کے لفظ سے کئی مطالب حل ہو گئے۔

(۱) نئے نئے کپڑے فاخرانہ پہن کر نکلا جاتا ہے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہتا ہے کہ ہم رمضان شریف کے روزے رکھ کر بخشے جا چکے ہیں اب ہم شیطان کو جلانے کے لئے پاک ہو کر نکلتے ہیں۔

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ میری قبر کو عید نہ بنانا کہ خرافات نئے کپڑے پہن کر اور یہ نیت سے کہ آنا کہ ہم بخشے جا چکے ہیں یہ غلط ہے بلکہ جیسا لباس میں ہو ویسے ہی آؤ اور بفرمان خداوندی وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ یہ نیت لے کر میری قبر پہ آؤ کہ میں از حد گنہگار ہوں اپنے نفس پر میں نے بہت ظلم کیا اب دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں تمام عمر کے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں اور گناہوں کی معافی کا طلبگار ہوں اور امید لے کر حاضر ہوا ہوں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی میرے گناہوں کی سفارش دربار خداوندی میں فرمائیں تاکہ میری تمام عمر کے گناہوں کی بخشش ہو جائے تو دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری عید کی حاضری کے برعکس ہو گی کیونکہ عید میں بخشیدہ ہو کر جاتا ہے۔ اور دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں عمر کے گناہ لے کر پیش ہونا اور بخشش حاصل کرنے کے لئے جانا قرآنی حکم کے عین موافق ہوتا ہے اسی لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا کہ میری قبر کو عید نہ بناؤ یعنی بفرمان خداوندی سفارش مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور بخشش حاصل کرنے کیلئے آنا۔

عید کا قرآنی فیصلہ

۱۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ تم رمضان شریف سے فارغ ہو گئے تم نے بحکم خداوندی فاقے پورے کر کے گناہ بخشوا لئے اب عید کا دن آگیا كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ سیر ہو کر کھاؤ اور پیو جو تم نے خالی دن گزارے ہیں تو عید کا دن خوب کھانے کا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو عام قبرستان میں کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے چہ جائیکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس

کھانے کے مزے اڑائے جائیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا کہ میری قبر کو عید نہ بنانا یعنی میری قبر کو کھانا کھانے کا مقام تعیش نہ بنانا کیونکہ میری قبر کے پاس آکر تو تمہیں اپنے گناہ سامنے رکھنے چاہییں تاکہ میں تمہارے گناہوں کی سفارش اور بخشش کراؤں میرے پاس آؤ تو گناہ سے پاک ہو کر جاؤ گناہوں کو واپس نہ لے جاؤ اور اگر تم میری قبر کے پاس آکر بھی پیٹ بھرنے میں لگے رہے تو گناہوں کے پاک ہونے سے محروم رہ جاؤ گے ایسے ہی عید الاضحیٰ کے دن بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانیوں کا گوشت تم خود بھی کھاؤ یتامیٰ اور مساکین کو بھی کھلاؤ چونکہ یوم عید کھانے کے تعیش کا دن ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی عمر میں اپنے گھروں اور شہروں میں بہت عید کے دن منا چکے ہو خدا کی نعمتیں کھا چکے ہو میری قبر کو عید نہ بنانا بلکہ اپنی تمام عمر کے گناہوں کی بخشش کا فکر کرنا تاکہ تمہاری زندگی صحیح ہو جائے۔

قرآن کریم سے یوم عید کھانے کا دن ہوتا ہے

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ○ (المائدہ ۱۱۴)

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ ہمارے پروردگار ہم پہ آسمان سے کھانا اتار ہمارے اوّلین و آخرین کے لئے عید ہو گی اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو گی تو ہمیں رزق دے تو رزق دینے والوں کا بہترین رزاق ہے

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عید کھانا کھانے کے متعلق کہا گیا تو نبی کریم صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو عید نہ بنانا یعنی میری قبر کو خدا کی عیش کا مقام نہ بنانا بلکہ بغرباں خداوندی اپنے گناہوں کی بخشش اور اپنے گناہوں کے لئے میری سفارش کا ذریعہ بنانا یہ ہے لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کا مطلب جو قرآنی استدلال سے فقیر نے بیان کر دیا تم نے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب غلط سمجھا ہے اور فرقہ وہابیہ تم قرآن وحدیث سے اپنا بیان کردہ مطلب ثابت کر دو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ عید سفر کا دن ہے تو ہم سمجھ لیں گے کہ واقعی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی طرف سفر کر کے جانا منع ہے بلکہ عید کے دن تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر سے منع فرمایا ہے تو معلوم ہوا لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کا جو تم نے مطلب تفسیر بالرائے سے بیان کیا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی طرف سفر کر کے جانا منع ہے محض جھوٹ اور افترا ہے اور فقیر نے جو عید منانے کا مطلب قرآن کریم سے بیان کیا ہے وہ صحیح ہے جس کا رد کرنا سوائے مکذب قرآن وحدیث کے کوئی کر سکتا ہی نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۸

وہابی مذہب میں اہل قبور کی تعظیم شرک جلی اور کفر واضح ہے

کتاب التوحید ۲۲ { مَا وَقَعَ فِیْ هٰذِهِ الْاَزْمِنَةِ وَالْعُصُوْرِ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِالْعُلَمَاءِ وَالْعُبَّادِ وَالْمُتَوَلِّیْ وَالْاَهَالِیْ

مَعَ اَرْبَابِ الْقُبُوْرِ وَغُلُوِّهِمْ فِیْ تَعْظِیْمِهَا وَالْخُضُوْعِ لَهَا وَالْعُكُوْفِ بِهَا وَالْبِنَاءِ عَلَیْهَا وَاَلْبَاسِهَا بِالثِّیَابِ الْفَاخِرَةِ وَصَرْفِ جُلِّ الْاَكْلِ

الْمَقْصُوْدِ لَدَیْهَا بِالْمَرَاسِیْمِ وَالْاَعْرَاسِ وَنَحْوِهَا وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ وَیَنْسَوْا فِی الْحَقِیْقَةِ عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا عَلَی الذَّنْبِ الْاَكْبَرِ الَّذِیْ لَا یَغْفِرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَبَدًا وَالسُّوْدُ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ هُوَ الْبَعْضُ كَ الشِّرْكُ وَالْكُفْرُ الْوَاضِحُ۔

اس زمانے میں اکثریت مسلمانوں کی علما صوفیائے کرام "متولیان اور مقامی اہل قبور کے ساتھ اور اہل قبور کی تعظیم میں غلو کرنا اور ان کے لئے خضوع کرنا اور ان کے روبرو وہ وزانو بیٹھنا اور ان پر قبے تعمیر کرنا اور ان پر قیمتی قیمتی کپڑے ڈالنا۔ ۲
"محمد عمر" مسلمانو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی عداوۃ وہابی زبان اور تحریر سے سن لی۔

(۱) اس تحریر میں محمد بن عبدالوہاب نجدی دنیائے وہابیت کے سرغنہ نے لکھا ہے کہ اہل قبور کو صدقہ اور ذکر خیر پڑھ کر ثواب پہچانا جو عرس کی رسم ہے یہ گناہ کبیرہ ہے یعنی جتنا زنا کا گناہ ہے اتنا گناہ ہے بلکہ شرک اور کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

(۲) یہ بھی لکھا ہے کہ قبور کی تعظیم شرک ہے حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبور کی تعظیم حکماً فرمائی قبر کے ساتھ ٹیک لگانے قبر کے اوپر پاؤں رکھنے قبر کے اوپر بول و براز رکھنے سے منع فرمایا۔ لیکن وہابی مذہب کا سرغنہ کہتا ہے کہ قبر کی تعظیم کرنا شرک ہے۔

(۳) قبر کے پاس خشوع سے بیٹھنا وہابی شرک کہتا ہے بیچارہ کشف قبور سے ناواقف ہے اسی لئے اہل قبور کے تعلق سے بھی بے خبر ہے خشوع کر کے قبر کے پاس بیٹھنا صاحب قبر سے تعلق کے متعلق ہے قبر کا اس سے کوئی تعلق نہیں یہ وہابی کی جہالت ہے مسلمانوں کی قبور کی تعظیم حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

۲ اور ان کی بزرگی کے نئے نئے رسومات ادا کرنا اور عرس کرنے اور اسکو نیکی سمجھنا حالانکہ سوائے گناہ کبیرہ کے اور کچھ نہیں۔ ایسے لوگوں کی کوئی بخشش [illegible]

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم

نوری ملائکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی اپنے پروں سے چوری کرتے ہیں

ا۔ تفسیر ابن کثیر ۳/۵۱۷ } قال اسماعیل القاضی حدثنا معاذ بن اسد حدثنا عبد اللہ بن المبارک اخبرنا ابن لہیعۃ حدثنا خالد بن یزید عن سعید بن ابی ہلال عن نبیۃ ابن وہب اَنَّ کَعْبًا دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا فَذَکَرُوْا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ کَعْبٌ مَا مِنْ فَجْرٍ یَطْلَعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ حَتّٰی یَحُفُّوْنَ بِالْقَبْرِ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِہِمْ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِاللَّیْلِ وَسَبْعُوْنَ اَلْفًا بِالنَّہَارِ حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْہُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ یَزِفُّوْنَہٗ ۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مذاکرہ ہوا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ ہر فجر کو ستر ہزار فرشتے اُترتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کا طواف کرتے ہیں اپنے پروں سے قبر شریف کو چوری کرتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں ایسے ہی ستر ہزار فرشتے رات کو اترتے ہیں اور ستر ہزار دن کو حتیٰ کہ قیامت کے دن جب آپ قبر شریف سے اُٹھائے

جائیں گے تو ستر ہزار فرشتوں کی جماعت میں آپ میدان حشر میں نکلیں گے

(ا) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی تعظیم کرنا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ کی سنت ہے۔ اور علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عین موافق ہے۔

(ب) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم کرنا نوریوں کی سنت ہے ناری تعظیم سے محروم ہے۔

قبور کی تعظیم اور خشوع و خضوع سے قبور کے پاس بیٹھنا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

(۲) المستدرک ۴/۵۱۵ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا العباس بن محمد بن حاتم الدوری ثنا ابو عامر عبد الملک بن عمرو العقدی ثنا کثیر بن زید عن داؤد بن ابی صالح قَالَ اَقْبَلَ مَرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْہَہٗ عَلَی الْقَبْرِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِہٖ وَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا تَصْنَعُ قَالَ نَعَمْ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ فَاِذَا ہُوَ اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فَقَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَا تَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَہٗ اَہْلُہٗ وَلٰکِنِ ابْکُوْا عَلَیْہِ اِذَا وَلِیَہٗ غَیْرُ اَہْلِہٖ ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ۔

داوٗد بن صالح نے کہا کہ ایک دن مروان آیا تو ایک آدمی نے اپنا منہ قبر پر رکھا ہوا تھا مروان نے اس کو گردن سے پکڑا اور کہا کہ تجھے معلوم ہے تو کیا کر رہا ہے اس نے جواب دیا کہ ہاں جب وہ اس آدمی کے قریب ہوا تو وہ ابوایوب انصاری تھا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے دین پر نہ رونا جب اس کا والی دیندار ہو لیکن دین پر اس وقت رونا جب اس کا والی بے دین ہو۔

"محمد عمر" (ا) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صاحب قبر کی محبت سے قبر پر منہ رکھ دیا جائے بوسہ لیا جائے تو جائز ہے ایمان و محبت کی علامت ہے۔

(ب) قبر شریف اور اس کے ملحقات کے پاس آنا صاحب قبر کی خدمت میں حاضری ہوتی ہے

(ج) قبر کے ساتھ یا چوفیریا اوپر جو شئی لگ جائے مثلاً پتھر یا مٹی یا لوہا یا تانبا وغیرہم ان میں صاحب قبر کی برکت و رحمت یقیناً ہوتی ہے۔

ان احادیث مذکورہ بالا سے یقیناً یہ ثابت ہو گیا کہ قبر کے پاس خشوع خضوع رونا اور قبر کی تعظیم کرنا عین ایمان ہے قبر کے پاس جا کر جس کو یہ چیزیں حاصل نہ ہوں وہ صاحب قبر سے غیر متعلق ہے۔ قبر و حشر اس کو یاد نہیں متکبر ہے ایمان سے خالی ہے کیونکہ قبر کے پاس جانا مقصود وہ پتھر نہیں ہوتے حقیقۃً صاحب قبر کی تعظیم ہوتی ہے کیونکہ اللہ والے قبروں میں قیامت تک صحیح و سلامت رہتے ہیں اور رہیں گے۔

مسلمانوں کی قبر کے پاس خشوع و خضوع اور زاری مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۳) کنز العمال $\frac{8}{98}$ { كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (ك عن انس)

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہلے قبور کی زیارۃ سے منع کیا تھا مگر اب زیارۃ کیا کرو کیونکہ قبور کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے۔ آنکھیں بہاتا ہے آخرۃ یاد دلاتا ہے اور گناہ نہ کہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا ایماندار کی قبر پر جب مسلمان جاتا ہے تو قبر کی زیارت مسلمان کے دلوں کو نرم کرتی ہے مومن مومن کی قبر کی زیارت کرتا ہے۔ تو ایماندار کی آنکھیں روتی ہیں اور قبر کی زیارۃ سے آخرۃ یاد آجاتی ہے۔

اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہوا مومن کی قبر کے پاس جا کر جس شخص کو رقت طاری نہ ہو رونا نہ آئے صاحب قبر کی محبت میں قبر کے پاس بیٹھکر آخرۃ یاد نہیں آئی موت سے خائف نہیں ہوا قبر کی زیارۃ کر کے مومنین کی قبور کی زیارۃ سے اولیاء اللہ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبور کی زیارۃ کا شوق نہیں بڑھا بلکہ زیارۃ قبور مسلمین کو گناہ و شرک کہے تو ایسا شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں بلکہ خارج از اسلام ہے۔

(۴) المستدرک ۱/۳۷۷، بیہقی شریف ۴/۷۷ } حدثنا ابو علی الحسین بن علی الحافظ انبا عبدان الاهوازی ثنا بشر بن معاذ العقدی ثنا عامر بن یساف ثنا ابراہیم بن طهمان عن یحیی بن عباد عن انس بن مالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اِلَّا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهٗ يُرِقُّ الْقَلْبَ وَتَدْمَعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا مگر اب حکم کرتا ہوں کہ تم ان کی زیارۃ کو جایا کرو کیونکہ قبروں کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھ کو بہاتا ہے آخرۃ یاد دلاتا ہے اور گناہ نہ کہو۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کی قبر شریف کے پاس خشوع و خضوع سے رونا

(۵) حلیۃ لابی نعیم الاصبہانی ۱/۵ } حدثنا سعید بن ابی مریم حدثنا نافع بن یزید حدثنی عیاش بن عیاش عن عیسی بن عبد الرحمن عن زید بن اسلم عن ابیه عن ابن عمر قال وجد عمر بن الخطاب معاذ بن جبل رضی الله عنه قاعدا عند قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم یبکی ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ

عنہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس بیٹھ کر روتے ہوئے دیکھا۔

محمد عمر: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیٹھتے اور روتے اب تمہارے وہابیوں کے پیشوا کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ شرک اور کفر ہے تو وہابیوں کے امام نے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بھی کفر و شرک کا فتویٰ جڑ دیا اب تم سوچو کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق چلنا اسلام ہے یا وہابیوں کا پیشوا اچھا ہے؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ کا قبرستان میں رونا

حلیۃ لابی نعیم ۱/۶۱ } حدثنا فاروق الخطابی ثنا ابو مسلم الکشی ثنا علی بن عبد الله المدینی ثنا هشام بن یوسف ثنا عبد الله بن بحیر عن هانئ مولی عثمان قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يُبَلَّ لِحْيَتُهٗ ۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے غلام ہانی نے کہا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ جب کسی قبر پر ٹھہرتے اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی۔

اور وہابیو قبروں پر رونا خلفا اربعہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سنت ہے اب تم سوچو کہ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی سنت پر چل

پیرا ہو یا نہ ؟

قبر کا بوسہ حدیث شریف سے

(۹) مجمع الزوائد ۴/۲ } عن ابی داؤد بن ابی صالح قال اقبل مروان یوماً فوجد رجلاً واضعاً وجہہ علی القبر فقال اتدری ما یصنع فاقبل علیہ فاذا ھو ابو ایوب فقال نعم جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم آت الحجر وھو بتمامہ فی کتاب الجلالۃ ۔

رواہ احمد وداؤد بن ابی صالح قال الذھبی یروعنہ غیر الولید بن کثیر وروی عنہ کثیر بن زید کما فی المسند ولم یضعفہ احد ۔

ایک دفعہ مروان آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک آدمی نے قبر پہ منہ رکھا ہوا ہے اس نے کہا کہ جانتے ہو یہ کیا کر رہا ہے مروان اس کے پاس آ گیا تو وہ ابو ایوب انصاری تھا اس نے کہا ہاں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ممانعت نہیں دیکھی ۔

"محمد عمر" حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص اصحابی تھے جن کے متعلق یہ گمان ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ خلاف سنت کریں گے اور نہ ہی کسی اصحابی نے ان کو قبر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ چہرہ رکھنے سے منع کیا مروان نے اعتراض کیا تو وہ ناراض ہو گئے کہ میں حق پہ ہوں ۔ اب تم سوچو کہ تم ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ کے دھڑے کے ہو یا مروان کے ؟

او نام کے اہلحدیثو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لو اور لا الٰہ الا اللہ

[illegible] رسول اللہ کا کلمہ ترک کر دو اور سوچو کہ تمہارے مولوی محمد بن عبد الوہاب نجدی کا [illegible] کے متعلق فیصلہ اور عقیدہ صحیح ہے یا فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ ایمان رکھنا [illegible] ہے ۔ یاد رہے ! تمہارے ملاں تو تمہیں تقریروں رسالوں اخباروں میں [illegible] ہیں ۔

بس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

ثابت ہوتا ہے کہ یہ دعویٰ تمہارا محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہے اور [illegible] ہے ۔ حقیقۃً تم محمد بن عبد الوہاب نجدی کے کلمہ گو ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کوئی تعلق نہیں ۔

محدثین کا قبور کی تعظیم کرنا

۔ ابن خلکان ۳۰۹/۲ } وکان جدی اذا وصل الی مشھد الاستاذ لا یدخلہ احتیاطا انما بل کان یقبل عتبۃ المشھد وھی مرتفعۃ بدرجات ویقف ساعۃ علی ھیئۃ التعظیم [illegible] ثم یعتبر عنہ کالمودع لعظیم الھیبۃ واذا وصل الی مشھد ابی عمرو انہ کان اکثر تعظیما لہ واجلالا وکثر قبرا [illegible] اکثر من ذالک رحمھم اللہ تعالےٰ اجمعین ۔

[illegible] العصار جب استاد ابو اسحاق رحمۃ اللہ کی قبر شریف کے پاس پہنچتے تو احتراماً ان کے احاطے میں داخل نہ ہوتے بلکہ چوکھنڈی کے نیچے کو بوسہ دیتے اور چوکھنڈی کا تھڑا کئی سیڑھیاں اونچا تھا اور تعظیم و توقیر کی ہیئت کا [illegible]

سے کچھ دیر ٹھہرتے پھر آن پر بہت بڑی ہیبت سے متاثر ہوتے معلوم کیا جاتا اور جب ابو عمارہ رضی اللہ تعالے عنہ کی زیارت گاہ کے پاس پہنچتے تو حد سے زیادہ زیارت گاہ کی تعظیم و توقیر اور بزرگی سمجھتے اور تمام اولیاء اللہ رحمہم اللہ سے زیادہ ابو عمارہ رضی اللہ تعالے عنہ کے مزار پر قیام فرماتے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم کی اور قبر شریف کے پاس خشوع و خضوع سے بیٹھے اور رہتے بھی تھے اور محدثین کا بھی یہی عمل ثابت ہوا اب تم سوچو اکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور محدثین تمہارے نزدیک کافر و مشرک ٹھہرے پھر تمہارے نزدیک تو ابلیس " نمرود " فرعون اور گوبند سنگھ وغیرہم ہی کورے مسلمان بنے یہ اسلام وہابی فرقے کو ہی مبارک ہے ہمیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اور محدثین کا عقیدہ اور اعمال اور اسلام منظور و مستحسن ہے۔

قبر پر سبز چیز رکھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

نسائی شریف $\frac{1}{291}$ بخاری شریف $\frac{1}{182}$ } اخبرنا محمد بن قدامۃ حدثنا جریر عن منصور عن مجاھد عن ابن عباس قال مرّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحائط من حیطان مکۃ او المدینۃ سمع صوت انسانین یعذبان فی قبورھما

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعذبان وما یعذبان فی کبیر ثم قال بلٰی کان احدھما لا یستتر من بولہ وکان الآخر یمشی بالنمیمۃ ثم دعا بجریدۃ فکسرھا کسرتین فوضع علٰی کل قبر منھما کسرۃ فقیل لہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ لم فعلت ھذا قال لعلہ ان یخفف عنھما ما لم ییبسا او الٰی ان ییبسا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے یا مدینے کے ایک چوکھنڈی کے پاس سے گزرے اپنے دو انسانوں کا آواز سنا جو اپنی قبروں میں عذاب میں گرفتار تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے نہیں پھر فرمایا ہاں ایک آدمی پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل باز تھا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ٹہنی منگائی اس کے دو ٹکڑے کرکے دونوں قبروں پر رکھ دیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا آپ نے کیوں کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں گی ان کو عذاب نہ ہو گا۔

۱۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ قبر پر درخت کی سبز شنی رکھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

۲۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ سبز تازی چیز قبر کے اوپر رکھنے سے قبر والے کو فائدہ پہنچتا ہے اور رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

فوٹ: اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ قبر پر کھجور کی سبز ٹہنی یا خوشبودار پھول رکھنے سے فائدہ پہنچتا ہے تو ضروری ہے کہ قبر والے کو فائدہ پہنچانے سے وہ دعا بھی ضرور دیتا ہے جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قبر والے کو تکلیف نہ دو وہ تمہیں تکلیف دے گا۔ جب قبر والا تکلیف دینے سے تکلیف دیتا ہے تو فائدہ پہنچنے سے دعا بھی ضرور دیتا ہے۔

مسلمین مومنین کی قبروں کی بے حرمتی کا گناہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۹۔ کنز العمال $\frac{۵}{۸۷}$ } إِيَّاكُمْ وَالْبَوْلَ عَلَى الْمَقَابِرِ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ
(الدیلمی عن انس)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر پیشاب کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ قبروں پر پیشاب کرنے سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ کنز العمال $\frac{۸}{۹۸}$ } لَاَنْ اَطَأَ عَلٰى جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَطَأَ عَلٰى قَبْرٍ
(خط عن ابی هريرة)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی دہکتے کوئلوں کی آگ پر بیٹھنا بہتر ہے قبر پر بیٹھنے سے۔

۱۱۔ ابوداؤد $\frac{۲}{۱۰۴}$ مسلم شریف $\frac{۱}{۳۱۲}$ } حدثنا مسدد نا خالد نا سهيل عن ابيه عن ابی هريرة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ حَتّٰى تَخْلُصَ

اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ کے کوئلوں پر تمہارا بیٹھنا اور کپڑے جل جائیں بدن جل جائے تو قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

۱۲۔ ابوداؤد $\frac{۲}{۱۰۴}$ مسلم شریف $\frac{۱}{۳۱۲}$ } حدثنا ابراهيم بن موسى الرازی انا عيسى نا عبد الرحمن يعنی ابن يزيد بن جابر عن بسر بن عبيد الله قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور قبروں کی طرف نماز پڑھو۔

۱۳۔ نسائی $\frac{۱}{۲۸۷}$ } اخبرنا محمد بن عبد الله بن المبارک عن وكيع عن سفيان عن سهيل عن ابيه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ حَتّٰى تُحْرِقَ ثِيَابَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی بھی قبر پر بیٹھے تو اس سے بہتر ہے کہ آگ کے انگاروں پر بیٹھ جائے اور اس کے کپڑے وغیرہ جل جائیں۔

۱۴۔ نسائی شریف $\frac{۱}{۲۸۷}$ } اخبرنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم عن شعيب حدثنا الليث حدثنا خالد عن ابن ابی

هلال عن ابی بکر بن حزم عن النضر بن عبد الله السلمی عن عمرو بن حزم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقعدوا على القبور

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ قبروں پر مت بیٹھو۔

نوٹ:- ان مذکورہ آٹھ کتب احادیث کی صحیح حدیثوں سے مسلمانوں کی قبروں کی تعظیم ثابت ہوئی۔

(۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ مومنین کی قبروں کی بے حرمتی سے بدنی اور ایمانی نقصان ہوتا ہے۔

قبرستان میں جوتوں سمیت چلنے کی ممانعت

۱۵۔ نسائی شریف ۱/۲۸۷ اخبرنا محمد بن عبد الله بن المبارك حدثنا وكيع عن الاسود بن شيبان وكان ثقة عن خالد بن سمير عن بشير بن نهيك ان بشير بن الخصاصية قال كنت امشي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فمر على قبور المسلمين فقال لقد سبق هؤلاء شرا كثيرا ثم مر على قبور المشركين فقال لقد سبق هؤلاء خيرا كثيرا فحانت منه التفاتة فرأى رجلا يمشي بين القبور في نعليه فقال يا صاحب السبتيتين القهما۔

بشیر کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ مسلمانوں کی قبروں سے گزرے تو فرمایا کہ یہ لوگ شر کثیر سے گزر چکے ہیں پھر آپ مشرکین کی

قبروں سے گزرے تو فرمایا کہ یہ لوگ خیر کثیر سے گزر چکے ہیں اور آپ نے اپنی توجہ شمال پھر ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ قبروں کے درمیان اپنے جوتوں سمیت پھر رہا ہے آپ نے فرمایا کہ او جوتوں والے ان کو اتار دے۔

۱۶۔ ابوداؤد ۲/۱۰۴ حدثنا سهل بن بكار نا الاسود بن شيبان عن خالد بن سمير السدوسي عن بشير بن نهيك عن بشير مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما اسمك فقال زحم قال بل انت بشير قال بينما انا اماشي رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بقبور المشركين فقال لقد سبق هؤلاء خيرا كثيرا ثلاثا ثم مر بقبور المسلمين فقال لقد ادرك هؤلاء خيرا كثيرا وحانت من رسول الله صلى الله عليه وسلم نظرة فاذا رجل يمشي في القبور عليه نعلان فقال يا صاحب السبتيتين ويحك الق سبتيتيك فنظر الرجل فلما عرف رسول الله صلى الله عليه وسلم خلعهما فرمى بهما۔

زحم بن معبد سے روایت ہے کہ وہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا نام کیا ہے تو اس نے عرض کیا کہ زحم آپ نے فرمایا بلکہ تو بشیر ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کی قبروں سے گزرے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا کہ یہ لوگ کثیر سے گزر چکے ہیں پھر مسلمانوں کی قبروں سے گزرے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے خیر کثیر کو حاصل کیا ہے پھر نظر اوپر ہوئی تو ایک آدمی جوتوں سمیت قبرستان میں جا رہا ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او جوتوں والے تجھ پر افسوس

ہے اپنے جوتے اتار دے تو اس آدمی نے دیکھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا تو اس شخص نے جوتے اتار کر پھینک دیئے اور قبرستان میں ننگے پاؤں چلا۔

باب ما جاء فی خلع النعلین فی المقابر

قبرستان میں جوتے اتار کر چلنے کا باب ہے

۱۷۔ ابن ماجہ ۱۱۳ | حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ثنا الاسود بن شیبان عن خالد بن سمیر عن بشیر بن نہیک عن بشر بن الخصاصیۃ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَّةِ مَا تَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ اَصْبَحْتَ تُمَاشِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ شَيْئًا كُلُّ خَيْرٍ قَدْ اَتَانِيْهِ اللّٰهُ فَمَرَّ عَلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ اَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا وَمَرَّ عَلٰى مَقَابِرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا قَالَ فَالْتَفَتَ فَرَاٰى رَجُلًا يَمْشِيْ بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِهِمَا۔

بشر بن خصاصیۃ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن الخصاصیۃ اللہ تعالے سے کیا بدلہ چاہتا ہے تو صبح صبح ہی اللہ تعالے کے رسول کے ساتھ جا رہا ہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالے سے کچھ نہیں چاہتا مجھے اللہ تعالے نے کوئی کمی نہیں رہنے دی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے قبرستان سے گزرے آپ نے فرمایا انہوں نے اللہ تعالے سے بہر خیر کثیر پالی ہے پھر مشرکوں کے قبرستان سے گزرے آپ نے فرمایا یہ لوگ خیر کثیر سے تجاوز کر چکے ہیں۔ ابن خصاصہ نے کہا کہ اچانک میری نگاہ ایسے شخص پر پڑی جو مع جوتوں کے قبرستان سے گذر رہا تھا تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او جوتوں والے ان کو اتار دے۔

ابن ماجہ صحاح کی ایک مستند کتاب حدیث ہے جس نے قبرستان میں جوتے اتار کر چلنے کا باب باندھ کر اس حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر قبرستان میں چلنے والے کو ڈانٹا اور قبرستان میں جوتے اتار کر قبرستان کے احترام سے ننگے پاؤں چلنے کا ارشاد فرمایا اب قبر کا احترام کرنا سنت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تو سنت ثابت ہوا اور قبروں کی بے حرمتی کرنے والا امت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ثابت ہوا۔

فقیر اب اولیاء اللہ کے عرس کا دن منانا اور تقرر عرس احادیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتا ہے۔

اہل قبور صالحین کا عرس مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ترمذی شریف ۱/۱۳۴ | حدثنا ابو سلمۃ یحیی بن خلف البصری نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

إذا قُبِرَ المَيِّتُ فقال أحدُكم أتاه مَلَكانِ أسودانِ أزرقانِ يقال لأحدِهما المُنكَرُ والآخرُ نكيرٌ فيقولانِ ما كنتَ تقولُ في هذا الرجلِ فيقولُ ما كان يقولُ هو عبدُ اللهِ ورسولُهُ أشهدُ أن لا إلٰهَ إلّا اللهُ وأنّ محمّدًا عبدُهُ ورسولُهُ فيقولانِ قد كنّا نعلمُ أنّك تقولُ هذا ثمّ يُفسَحُ له في قبرِهِ سبعونَ ذراعًا في سبعين ثمّ يُنَوَّرُ له فيه ثمّ يقالُ له نَمْ فيقولُ أرجعُ إلى أهلي فأُخبرُهم فيقولانِ نَمْ كنومةِ العروسِ الذي لا يوقظُهُ إلّا أحبُّ أهلِهِ إليه حتّى يبعثَهُ اللهُ من مضجعِهِ ذالك۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری کسی میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے اس کے پاس سیاہ رنگ والے اور نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں جن کو منکر اور نکیر کہا جاتا ہے وہ دونو صاحب قبر سے سوال کرتے ہیں کہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق دنیا میں تو کیا کہتا تھا وہ جو دنیا میں کہتا تھا جواب دے گا کہ یہ اللہ تعالٰے کے بندے اور رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰے کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالٰے کے بندے اور رسول ہیں تو منکر اور نکیر دونو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر ستر در ستر ہاتھ چوڑی سے فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کی قبر کو اندر سے تمام منور کر دیا جاتا ہے پھر اس کو کہا جاتا ہے کہ تو سو جا تو قبر والا کہتا ہے کہ میں گھر والوں کو جا کر یہ خبر بتا دوں تو دونو فرشتے منکر اور نکیر اس کو کہتے ہیں نَمْ كَنَوْمَةِ

العروس اس نئی شادی شدہ دلہن کی طرح سو جا کہ جس کو اس کے گھر میں زیادہ محبوب کے سوا کوئی بیدار نہیں کر سکتا حتّٰی کہ اللہ تعالٰے قیامت کے دن اس کو اپنے اس بستر سے اٹھائے گا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث صحاح سے واضح ہوا کہ جو شخص وصال کے بعد قبر میں رکھا جاتا ہے تو منکر نکیر اس سے حساب لیتے ہیں جب مومن حساب میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ سے مشرف ہو کر پہچان لیتا ہے اور ان کے روبرو أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله کا اقرار کر لیتا ہے تو منکر اور نکیر دونو فرشتے اس کو نَمْ كَنَوْمَةِ العروس کا تمغہ دیتے ہیں۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطالب:

(۱) صالحین کے وصال کا دن قبر میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ سے مشرف ہونے کا دن ہوتا ہے۔

(۲) صاحب قبر کے لئے دنیاوی تمام زندگی کا میابی کا دن ہوتا ہے۔

(۳) صاحب قبر مومن کو حساب لینے والے خداوندی ملائکہ کی طرف سے عروس کا سرٹیفکیٹ ملتا ہے۔

(۴) خداوندی ملائکہ صاحب قبر کو تھپکی سے سلاتے ہیں یہ نہیں کہتے کہ تم مر جاؤ جس سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ صالحین اہل قبور اپنی قبروں میں زندہ آرام فرما ہوتے ہیں مردہ نہیں ہوتے جیسا کہ منکرین کا عقیدہ ہے اللہ تعالٰے نے بھی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تائید فرمائی ہے اصحٰب کہف اولیاء اللہ کے متعلق قرآن کریم میں فرمایا تَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ اصحٰب کہف آپ جاگتے خیال

کریں گے حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں ۔ تو صالحین مومنین کا اپنی آرامگاہوں میں آرام
سونا قرآن و حدیث صحیحہ سے ثابت ہوا ۔

(۵) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ مومن صالح جب قبر میں کامیابی کا
حاصل کر لیتا ہے ۔ تو کہتا ہے ۔ اِرْجِعْ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ کہ میرے پچھلوں کی
گھر والے معتقدین مریدین جو ابھی زمین کے اوپر دنیاوی زندگی بسر کر رہے ہیں ان کو میری
آج کی کارروائی ۔

(أ) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ سے مشرف ہونے ۔
(ب) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو توحید و رسالت کا اقرار کر کے کامیاب ہونے ۔
(ج) خداوندی حساب لینے والے ملائکہ کا مجھے عروس کا تمغہ عنایت فرمانے ۔
(د) مجھے تھپکی دے کر سلانے ۔
(ہ) موت سے نجات پانے ۔

کی اطلاع دے دو تاکہ میرے متعلق ان کا فکر دور ہو جائے اور وہ لوگ میری
کامیابی سے خوش ہو جائیں اور نوافل اور ذکر اللہ کر کے خداوند کریم کا شکریہ ادا کریں ۔
تو مسلمین مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر یقین رکھتے ہوئے مومن مسلمان
صاحب قبر صالح کا وہ زیارۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم والا دن اور دنیا داروں کے
روبرو اس تمغے کا اعلان کرنے کے لئے دن مناتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں اور ذکر اللہ
اور نوافل و عبادت خداوندی میں مشغول ہو کر رب کریم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ یا اللہ تیرا ہم
شکریہ ادا کرتے ہیں کہ تو نے ہمارے بزرگ کو یہ شرف بخشا اور عروس کا تمغہ عطا فرمایا اور انعام
خداوندی ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کہ اگر تم نے شکریہ ادا کیا تو ہم تمہیں اور

عطا فرمائیں گے تو صالحین مسلمین مومنین کے اس مقررہ یوم عرس کو مناتے ہوئے
اہل اسلام ذکر اللہ اور نوافل میں مشغول ہو کر اللہ تعالےٰ کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں جس سے
عرس منانے والے کو یہ امید ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی
کامیابی عطا فرمائے اور قبر میں زیارۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرما کر پہچاننے کی
توفیق عطا فرمائے اور توحید و رسالت کے اقرار میں مدد فرمائے تاکہ ہمیں بھی یہ تمغہ عنایت ہو ۔
اور صاحب قبر صالح مومن کی طرف سے کچھ صدقہ تقسیم کر کے کچھ پڑھ کر بخشا جاتا ہے تاکہ
صاحب قبر بھی ہمارے لئے دعا خیر فرماوے یہ ہے صالحین مومنین مسلمین کے عرس کا ثبوت جو
میں نے ایمانداروں کے لئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کر دیا اور یہ نوری
تمغہ عطا ہونے کا دن مسلمانی کے واسطے ایام اللہ میں داخل ہے اور خداوند کریم کے نزدیک
اللہ کے بندوں کا مقام شعائر اللہ میں شامل ہے تو شعائر اللہ کے مقامات پر صاحب
قبر کے عرس کا مقررہ دن حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جو شخص صاحب قبر کے
عرس کا منکر ہے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے اسلام کا دشمن ہے ۔

وہابی " مولوی صاحب عرس کا ثبوت حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو ثابت ہو
گیا لیکن ایک وضاحت کافی ہے ہر سال عرس منانا اور قبور صلحاء پر جانا یہ تو اسلام
میں بدعت ہے نہ ؟

محمد عمر " ہر سال صالحین مومنین مسلمین کی قبور پر مسلمانوں کا جانا وہاں جا کر شب بیداری کرنا "
اور ان کا احترام کرنا ' ذکر اللہ میں مشغول ہونا یہ بھی سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے تم بیچارے
کیا احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم ہو جب اہل ذکر کی مجلس سے مسلمان
مشرف ہوتا ہے قرآن کی شان و شوکت کی حدیثیں تلاش کر کے ایمان تازہ کرتا ہے اور

عمل کرنے کی طرف راغب ہوتا ہے سنیئے ابن کثیر نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ

میں لکھا ہے کہ ہر سال اللہ کے بندوں کی قبروں پر جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

ہر سال صالحین مومنین مسلمین کی قبور پر جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے

البدایۃ والنہایۃ ج۴ص { وروی البیہقی عن حدیث موسیٰ بن یعقوب عن عباد بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْتِي قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ فَاِذَا اَتَى فُرْضَةَ الشِّعْبِ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ثُمَّ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُهُ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ يَفْعَلُهُ وَكَانَ عُثْمَانُ بَعْدَ عُمَرَ يَفْعَلُهُ قَالَ الْوَاقِدِيُّ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم يَزُوْرُهُمْ فِي كُلِّ حَوْلٍ فَاِذَا بَلَغَ نُقْرَةَ الشِّعْبِ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ثُمَّ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَفْعَلُ ذَالِكَ كُلَّ حَوْلٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَاْتِيْهِمْ فَتَبْكِيْ عِنْدَهُمْ وَتَدْعُوْ لَهُمْ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَلِّمُ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى اَصْحَابِهٖ فَيَقُوْلُ اَلَا تُسَلِّمُوْنَ عَلَى قَوْمٍ يَرُدُّوْنَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ حَكَى زِيَارَتَهُمْ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عَنْهُمْ ۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شہداء

کی قبروں پر تشریف لاتے جب ان کے کنارے پر پہنچتے فرماتے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنی اے اللہ تعالیٰ کے بندو تم پر سلام ہو جو تم نے صبر کیا ہے اور تمہاری عاقبت بہت اچھی ہے پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہداء کی قبور پر تشریف لاتے رہے ایسے ہی ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لاتے رہے ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لاتے رہے واقدی نے کہا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہداء علیہم السلام کی زیارۃ کے لئے ہر سال تشریف لاتے رہے جب ان کی دیوار کے کنارے پہنچتے تو فرماتے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہی وطیرہ ہر سال رہا پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اسی طرح تشریف لاتے رہے اور اسی پر عمل کرتے رہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی شہداء علیہم السلام کی قبور پر تشریف لاتیں تو ان کے پاس روتیں اور ان کے لئے دعا فرماتیں اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کی سلامی کے لئے حاضر ہوتے پھر باقی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبروں کی حاضری دیتے پھر فرماتے کہ تم ایسی قوم کی سلامی کے لئے کیوں نہیں جاتے جو تمہاری طرف رجوع کرتے ہیں۔ پھر ابوسعید ابوہریرۃ، عبداللہ بن عمر اور ام سلمۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی شہداء علیہم السلام کی قبور کی زیارہ کے متعلق انہوں نے واقعہ بیان کیا۔

تو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صالحین مسلمین مومنین کی قبور پر ہر سال جانا

عرس منانا دعائیں مانگنی وہاں ذکر اللہ میں مشغول ہونا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماعی مسئلہ ہے اس کے خلاف دنیا کا کوئی وہابی
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "کسی صحابی کا فرمان" تابعی تبع تابعی کا قول پیش نہیں
کرسکتا۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

صاحب قبر کے لئے دُعا خیر و فاتحہ

مسلم شریف ۲/۳۲۳ } فَاَخْبَرْتُهٗ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِیْ عَامِرٍ وَقُلْتُ
لَهٗ قَالَ قُلْ لَهٗ يَسْتَغْفِرْ لِیْ فَدَعَا رَسُوْلُ
اللهِ صلی الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ حَتّٰی رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ
وَلِیْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا
كَرِيْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ اَحَدُهُمَا لِاَبِیْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰی لِاَبِیْ مُوْسٰی

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی اور ابو عامر کی ان کو خبر دی ابی
عبید بن ابو عامر نے کہا کہ ان کو عرض کرنا کہ میرے لئے دعا فرمائیں تو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر وضو کیا پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے فرمایا
اے اللہ عبید بن ابی عامر کو معاف کر دے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی مجھے نظر
آئی پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ قیامت کے دن اپنی اکثر مخلوق پر یا اکثر لوگوں

پر اس کو فضیلت دینا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ
اللہ تعالیٰ مجھے بھی معاف فرمائے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق
میں بھی دعا فرمائی۔ فرمایا اے اللہ عبید اللہ بن قیس کے بھی گناہ معاف فرمائے
اور قیامت کے دن جنت نصیب فرما ابو بردہؓ نے کہا کہ ایک دعا آپ نے
ابو عامر کے لئے فرمائی اور دوسری ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے لئے فرمائی۔

"محمد عمر" اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ صاحب قبر کے
لئے دعا خیر کرنا جس کو فاتحہ سے تعبیر کیا جاتا ہے سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
ہے بدعت نہیں۔ بدعت کہنے والا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔

وہابی فرقہ صراحۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی عناد رکھتے ہیں

۷۔ النہج المقبول
مصنفہ مولوی نور الحسن صاحب بن نواب
صدیق الحسن ۴۹ } دعا کردن نزد قبر مبارک از برائے خود بدعت
است اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قبر کے پاس
یا رسول کہنا اور اپنے لئے دعا کرنا بدعت ہے

"محمد عمر" کیوں بھئی مسلمانو! اب تو تمہاری تسلی ہو گئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ" مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایمانداروں کے لئے ہر وقت شفقت کرنے
والے ہر وقت رحم کرنے والے ہیں اگر فرقہ وہابیہ ایماندار ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کی شفقت اور رحم کے قائل نہ ہوں اور فائدہ نہ اٹھائیں تو ان جیسا کون بدقسمت ہے
اور حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بھی آپ کا اسم پاک یارسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کہنے کو بدعت کہے تو ثابت ہوا کہ ایسا شخص پکا بدبختی ہے اور ایسا

فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی عناد رکھتا ہے۔ اور عَنْ بَیْنَ یَدَیْہِ مَا عَنِتُّمْ کا مکذب ہے۔

صالحین مومنین مسلمین اہل قبور کے پاس جاکر نوافل پڑھنے اور دعائیں مانگنی

البدایۃ والنہایۃ ۴/۴۵ } وقال ابن ابی الدنیا حدثنی ابراھیم حدثنی الحکم بن نافع حدثنا العطاف بن خالد حدثنی خالتی قَالَتْ رَکِبْتُ یَوْمًا اِلٰی قُبُوْرِ الشُّھَدَاءِ وَکَانَتْ لَاتَزَالُ تَاْتِیْھِمْ فَنَزَلْتُ عِنْدَ حَمْزَۃَ فَصَلَّیْتُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ اُصَلِّیَ وَمَا فِی الْوَادِیْ دَاعٍ وَلَا مُجِیْبٌ اِلَّا غُلَامًا قَائِمًا اٰخِذًا بِرَاْسِ دَابَّتِیْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ صَلٰوتِیْ قُلْتُ ھٰکَذَا بِیَدِیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَدَّ السَّلَامِ عَلَیَّ یَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ الْاَرْضِ اَعْرِفُہٗ کَمَا اَعْرِفُ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَنِیْ وَکَمَا اَعْرِفُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ فَاقْشَعَرَّتْ کُلُّ شَعْرَۃٍ مِنِّیْ۔

عطاف بن خالد فرماتے ہیں کہ میری خالہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بیان کیا کہ میں ایک دن شہداء علیہم السلام کی قبروں کی طرف اسوار ہو کر گئی چلتی چلتی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر کے پاس پہنچی جو اللہ تعالےٰ کا ارادہ تھا میں نے نماز ادا کی اس وادی میں کوئی پکارنے والا یا جواب دینے والا نہ تھا سوائے ایک غلام کے جو میری اسواری کی باگ تھامے ہوئے تھا جب میں نماز سے فارغ ہوئی میں نے ہاتھوں کے اشارے

سے شہداء علیہم السلام کو اسلام علیکم کہا میری خالہ نے کہا کہ میں نے اپنے کانوں سے سلام کا جواب سنا جو زمین کے نیچے سے آیا اور میں اس کو ایسے پہچانتی ہوں جیسا کہ اپنے خالق کو اور جیسا کہ رات کو تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

قبر کے پاس پتھر کھڑا کرنا وہابی محدث نے اقرار کر لیا

نیل الاوطار ۴/۹۱ } وَاِیْھَامُ الصَّحَابِیِّ لَا یَضُرُّ وَفِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی جَوَازِ جَعْلِ عَلَامَۃٍ عَلٰی قَبْرِ الْمَیِّتِ کَنَصْبِ حَجَرٍ اَوْ نَحْوِھِمَا قَالَ الْاِمَامُ یَحْیٰی فَاَمَّا نَصْبُ حَجَرَیْنِ عَلَی الْمَرْءَۃِ وَوَاحِدٍ عَلَی الرَّجُلِ بِدْعَۃٌ قَالَ فِی الْبَحْرِ قُلْتُ لَا بَاْسَ بِہٖ لِقَصْدِ التَّمْیِیْزِ لِنَصْبِہٖ عَلٰی قَبْرِ ابْنِ مَظْعُوْنٍ۔

اصحابی کا وہم کرنا نقصان نہیں دیتا اس میں میت کی قبر پر کوئی نشانی رکھنے کی دلیل ہے جیسا کہ پتھر کھڑا کیا جائے یا مثل اس کی امام یحییٰ نے کہا ہے کہ عورت کی قبر پر دو پتھر کھڑے کرنا اور مرد کی قبر پر ایک پتھر کھڑا کرنا بدعت ہے بحر میں لکھا ہے کہ کوئی حرج نہیں تمیز کے لئے ابن مظعون اصحابی کی قبر شریف کے پاس پتھر گاڑا گیا تھا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے ثابت ہوا کہ قبر کے سر کی طرف کتبہ پتھر کا ہو یا سیمنٹ وغیرہ کا سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے بدعت نہیں۔

تو صالحین کی قبر کے پاس پہچان کے لئے کتبہ گاڑنا سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ثابت ہو گیا۔

"وہابی" مولوی صاحب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ لہٰذا قبر نبی علیہ السلام کی تعظیم وغیرہ اور خشوع خضوع سے آپ نے روک دیا چہ جائیکہ دوسری قبروں کی تعظیم اور خشوع وخضوع کیا جائے۔ اسی حدیث کے مطابق ہمارے اہلحدیث اکابرین نے لکھا ہے جیساکہ کتاب التوحید میں محمد بن عبد الوہاب نے لکھا ہے۔

"محمد عمر" جواب اول: فقیر نے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبر کے پاس خشوع وخضوع سے بیٹھنا" قبور کی تعظیم کرنا" "آخرۃ کو یاد کرنا" قبور کے پاس رونا ثابت کر دیا جس سے ثابت ہوا کہ یہ افعال قبر پرستی نہیں بلکہ شعائر اسلامی ہے سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سنت محدثین ہے شرک" بدعت اور کفر کہنے والا ہندو ذہنیت رکھنے والا بت پرست اور وہابی ہے۔

دوسرا جواب: تمہارا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مطلب کے لئے پیش کرنا غلط ہے تمہارے دعوے کے موافق یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ تم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے یہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے مذہب کا رد کیا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا کہ آخری زمانے میں میری امت میں ایک فرقہ ایسا کا ہوگا جو میرا کلمہ پڑھ کر میری قبر کو بت کہیں گے لہٰذا تم وہابی اہل قبور کو انبیاء علیہم السلام ہوں یا اولیاء اللہ من دون اللہ کہتے ہو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ابلیس اور بتوں کو من دون اللہ کا فتویٰ دیا ہے اور تم وہابی فرقہ اس کا بدلہ لینے کے لئے اللہ تعالےٰ کے مقرب بندوں کو من دون اللہ کا فتویٰ جڑتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ قبروں میں لیٹے ہوئے بت ہیں جیساکہ پہلے گزر چکا ہے کہ تمہارے نزدیک قبر النبی صلے اللہ

علیہ وسلم معاذ اللہ صنم اکبر ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی فیصلہ فرما دیا کہ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا تو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کو بت کہہ کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مکذب ثابت ہو گئے۔

تیسرا جواب: مطلب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ بعض انبیاء علیہم کی قبروں کی پرستش ہوتی رہی ہے لیکن میری ایمان دار امت تم قبر کو معبود نہ بنا لینا یعنی جیساکہ میں اب نبی اللہ اور رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہوں وصال کے بعد بھی مجھے نبی اللہ اور رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہی تسلیم کرنا معبود نہ سمجھنا۔ کیونکہ صرف اللہ تعالےٰ ہی کا ہے یہ آپ نے اپنی امت مسلمہ کو شرک سے بچنے کا ارشاد فرمایا۔

چوتھا جواب: مطلب یہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا اور بت کی تعریف قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلام کو نقل فرماتے ہوئے بیان فرمایا یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْـًٔا اے باپ تو اس کی عبادت کیوں کرتا ہے جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ ہی تجھ سے کوئی تکلیف ہٹا سکتا ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت کی تین صفات کا بیان فرمایا کہ بت نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ کوئی تکلیف ہٹا سکتا ہے تمہارا غیر مقلد وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نہ سنتے نہ دیکھتے ہیں نہ ہی کوئی تکلیف دور کر سکتے ہیں جیساکہ عنقریب انشاء اللہ بیان کیا جائے گا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ کہ میری قبر کو معبودیت نہ سمجھنا کہ کافر اس بت کی عبادت کرتا ہے جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے

اور نہ ہی کوئی تکلیف دور کر سکتا ہے۔ بلکہ میں قبر میں جا کر بھی سنوں گا، دیکھوں گا
اپنی امت سے تکلیف بھی دور کروں گا جیسا کہ اب تمہارے سامنے تمام کے آواز کو سنتا ہوں
جہاں بھی تم ہو گے اور میں تمہیں دیکھتا ہوں جہاں بھی تم ہو گے میری نظر میں ہو کیونکہ مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک عرش معلےٰ سے تحت الثریٰ کے ذرے ذرے پر ہے
جیسا کہ فرمان خداوندی ہے وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
عنقریب تمہارے اعمال کو اللہ تعالے اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء
اللہ دیکھیں گے۔ یہ ہے قرآن کریم کے قانون میں نگاہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہ
امتی کے ہر اعمال کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اور ایمانداروں کی تکلیف بھی دور کرتے ہیں،
جیسا کہ فرمان الٰہی قرآن کریم میں موجود ہے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ ایمانداروں
کے واسطے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت شفقت کرنے والے ہر وقت رحم کرنے
والے ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق اب وہابی مذہب پیدا ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کی اس غیبی اطلاع لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ کی موافقت تمہارے عقیدے
سے ہو گئی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان صحیح ثابت ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کی مذکورہ حدیث نے وہابی مذہب کا پول نکال کر ان کو منکر حدیث ثابت کر دیا
اس حدیث کو تم وہابی ہم پر غلط چسپاں کرتے ہو اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
نے تو وہابی مذہب کی جڑ اکھاڑ دی ہے۔

وہابیو اگر کچھ ذرہ ایمان کا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کو بت نہ کہنا بلکہ بت
کہنے والے کو ایمان سے خارج اور مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سمجھنا۔

وہابی عقیدہ نمبر ۲۰

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ نمبر ۹

وہابیوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ذاتی عناد ہے،

۸۔ صراط مستقیم مولوی محمد اسمٰعیل ۸۶

و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب
باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است
کہ خیال آن با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان میچسپد بخلاف
خیال گاؤ و خر کہ نہ آنقدر چسپیدگی مے بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر میبود و ایں تعظیم و
اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد

پیر اور بزرگوں کی طرف خیال رکھنا گو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہوں جتنی دفعہ خیال
کریں اپنے گدھے کے خیال سے بھی بہت برا ہے کیونکہ پیر بزرگ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا خیال تعظیم کی طرف رغبت دلاتے ہیں یعنی انسان کا دل لطف اٹھاتا ہے بخلاف گدھے
کے کہ اس کے ساتھ اتنا لگاؤ نہیں ہوتا اور نہ ہی اتنی تعظیم کا خیال ہوتا ہے بلکہ گدھے
کا خیال حقارت اور کمینگی کی طرف ہوتا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور بزرگی
غیر اللہ کی تعظیم ہے جو نماز میں لحاظ کرنا مقصود بن جاتا ہے اور یہ شرک ہے۔

محمد عمر (۱) اس وہابی مسئلہ میں وہابیوں کے مسلمہ پیشوا نے توہین مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کی ایک اور صورت بیان کی نماز کا مسئلہ بیان کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے خیال سے گدھے کے خیال کو اچھا کہا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کے خیال کو بدتر کہا معاذ اللہ جس کا خیال بدتر ہے تو قائل کے نزدیک اس

کی ذات بھی اسی ترازو میں آئیگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء علیہم
السلام" ملائکہ "عرش وکرسی بلکہ تمام مخلوق سے بھی افضل ترین ذات ہے آپ کا
تصور تمام بہترین مخلوق کے تصورات سے افضل ترین تصور ہے جس کی ذات
اور تصور پر ایمان رکھنا عین ایمان ہے اور انکار یا برا سمجھنا عین کفر ہے اس کو
کی بدترین مخلوق سے بھی بدترین عقیدہ رکھنا اس سے بڑا کفر اور کیا ہو سکتا ہے میں
تو کہتا ہوں کہ وہابیوں کے اس ایک عقیدے سے ہی وہابیوں کے کفر میں کوئی
نہیں رہتی ایسا جملہ تو کلمہ گو سے بھی کسی نے استعمال نہیں کیا تو فرقہ وہابیہ اس ایک
جملے اور اس جملے کی حمایت سے ہی ابلیس سے کفر میں ترقی کر گئے باقی عقائد
باطلہ وہابیہ تو کفر "حق" کفر کا درجہ رکھتے ہیں مسلمانو اب فیصلہ تم پر ہے کہ کافر وہابی
یہ فرقہ وہابیہ ہے یا ہم مسلمان ؟

فقیر نے فرقہ وہابیہ کے متعلق اپنی کتاب مقیاس حنفیت میں ان پر کفر کے الفاظ استعمال
کرنے سے اجتناب کیا اور شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید اور احادیث
صحیحہ سے ان کے عقائد وہابیہ کا حل بیان کیا کہ شاید یہ لوگ اپنی غلطی سمجھ کر قرآن و
حدیث پر ایمان لے آئیں لیکن اس قوم نے دیدہ دانستہ جوابات صحیحہ قرآنیہ و حدیثیہ
کو سمجھ کر انکار کیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی میں فرقہ وہابیہ نے گستاخوں کی
برملا حمایت کی بلکہ توحید خداوندی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ
کی گستاخی میں ترقی کر گئے اور تحریراً وتقریراً اپنی اور اپنے بڑوں کی گستاخیوں کا پھر
اعادہ کر کے گستاخی کو مدلل اور فرقہ وہابیہ کا عین ایمان بیان کیا تو فقیر کو یقین ہو گیا کہ یہ
فرقہ وہابیہ غلطی میں مبتلا نہیں بلکہ ابلیسی حمایت میں اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے پورے دشمن ہیں ان کی مخالفت میں ابلیس اور سابقہ کفار سے سبقت
لے گئے ہیں اور ان کا اصل مقصد اسلام کو مٹا کر کفر کا احیاء ہے اور دن رات اسی دھن
میں لگے ہوئے ہیں اسلام کا اصل مقصد عبادت خداوندی اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
اور تربیت اولیاء اللہ میں ترقی کر کے الہٰی مراتب کو حاصل کرنا اور یہ منازل بغیر طہارۃ
نجاست سے اجتناب اور اتقاء کے محال ہیں اور فرقہ وہابیہ کی اس طرف توجہ ہی نہیں فرقہ
وہابیہ کے مذہب کی بنیاد ہی اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ
اور ایمانداروں کی مخالفت اور گستاخی "نجاست پسندی" طہارت سے پہلو تہی حرام چیزوں کو
حلال مقرر کرنا "اسلامی شعار کو کفر" شرک اور بدعت کہہ کر مٹانے کی کوشش کرنا اور مختلف سیاسی
جماعتیں مختلف ناموں کے روپ میں تیار کر کے سادے مسلمانوں کو گمراہ کرنا اور جابجا اسلامی
ڈھنگ سے مسلمانوں کے حلال مال کو لوٹ کھسوٹ کر کے اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کے
لئے بینک بیلنس جائیدادیں تیار کرنا اور مسلمانوں کی ان رقوم سے ہی اپنی درسگاہوں کو اسلام کے
مٹانے کے لئے رصدگاہیں بنانا اور روزانہ صبح شام قرآن کریم اور کتب احادیث کو سامنے
رکھ کر اپنے کفر کی مارے مسلمانوں پر شرک کفر اور بدعت کی بمباری کرنا مرزائیوں کی طرح سرکاری
عہدیداروں کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر اپنے فرقہ کے امدادی بنانا سرکاری کلیدی عہدہ
حاصل کرنے کی طالب ہیں خود اور اپنی اولاد کو لگائے رکھنا مثلاً سکولوں کے ماسٹر کالجوں کی
پروفیسری پولیس کے خاص خاص مقامات مثلاً ایس پی اور تھانیداری وغیرہا عدالتوں کے خاص
خاص کلیدی عہدے مثلاً ڈی سی وغیرہ حکومت کے کلیدی مقامات مثلاً وزارت سیکرٹری
اور مشیر مقرر کرنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں اپنے کفر کو اسلام ثابت کرتے ہیں خداوندی عبادت
کو ہوں کہ انہوں نے اپنے فرقہ وہابیہ کے کفریہ عقائد کے مراکز بنا رکھے ہیں ظاہراً اپنی بھولی

بجالی حیثیت کو تائید بنا کر اسلام کے ماہرین ہیں تندرست کی تاروں کی طرح اپنی
کے عقائد باطلہ کے متعدی مرض سے تندرست مسلمانوں کو دائم المریض بنا کر ...
تیاری بنا دیتے ہیں۔

مسلمانو خدارا سوچو جس فرقے کا یہ مذکورہ بالا عقیدہ کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ
وسلم کا خیال " معاذ اللہ گدھے کے خیال سے بدتر ہے تو ثابت ہوا کہ وہابی کا خیال
کا وجود " وہابی کا ایمان اور وہابی فرقہ اس عقیدے کی بنا پر عند اللہ گدھے سے ...
ہے اور وہابیو! ہمارے مسلک کے ہر مسئلہ کے متعلق فوراً مطالبہ کرتے ہو کہ کسی ...
نے ایسا کیا تو ہم بفضلہ تعالے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا قرآن کریم سے ...
کا اصل دکھا دیتے ہیں تمہاری تسلی ہو یا نہ۔ ہم انشاء اللہ عند اللہ جوابدہ نہیں رہ جاتے
سرخرو ہو جاتے ہیں لیکن تم بتاؤ کہ تمہارا یہ مذکورہ بالا عقیدہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کی حدیث سے گو ضعیف ہی ہو کسی صحابی " تابعی " تبع تابعی سلف صالحین سے ...
ثابت ہے؟ والا فتوبوا من ھذہ العقیدہ۔

اس کے خلاف فقیر تمہیں حدیث صحیح سے تمہارے اس عقیدہ مکفریہ کا رد اور اپنے
عقیدہ کی تائید دکھا دیتا ہے سنیئے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھنا

(۱) بخاری شریف $\frac{۲}{۱۰۶۶}$ } فَرَاَی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ ...
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہی اپنے پیچھے دیکھا۔

وہابیو! تم تو یارا اہلحدیث ہونے کا اعلان کرتے ہو اب بتاؤ کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا ان کی نماز صحیح ہوئی
یا انہوں نے پھر دوبارہ نماز کی ابتدا کی اور اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی نماز
صحیح ہوئی تو ہم مسلمانوں کی بھی نماز صحیح ہو جاتی ہے بلکہ ہم مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ قرآن
کریم کا صرف لفظ قُلْ بھی اگر نمازی کی زبان سے نکلے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا
تصور ذہن میں آنا ضروری ہے جو اس تصور سے چرائے اس کی نماز نماز ہی نہیں کیونکہ فرمان
... کَعَلَّتْ مکمّلہ حسنی کے خلاف ہے۔

کعب بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھنا

(۲) بخاری شریف $\frac{۲}{۶۳۵}$ } ثُمَّ اُصَلِّیْ قَرِیْبًا مِّنْهُ فَاُسَارِقُهُ
النَّظَرَ کعب بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا
کہ میں حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز ادا کرتا تو اپنی نظر نماز میں ہی چرا کر نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا۔

بتاؤ وہابیو تمہارا مذہب ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال آ جائے تو نماز فاسد
ہو جاتی ہے اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں آپ کو دیکھتے اب بتاؤ صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نماز درست ہوئی یا نہ؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ
صحیح تھا یا تمہارا مذہب ان کا صحیح تھا یا تمہارا؟ نماز میں خیال آنے سے زیادہ تعظیم
... ہے یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ظاہر دیکھ کر تعظیم زیادہ ہو جاتی ہے اور صحابہ کرام
نماز میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعظیماً دیکھتے تھے یا حقارۃً سے اب فقیر کا دینا ہے وہابیت

چیلنج ہے

کہ ایک حدیث دکھادو یا کسی صحابی کا قول دکھادو کہ نماز میں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال آجائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے یا معاذ اللہ گدھے کے خیال سے بدتر ہے تو فقیر ایسے شخص کو

مبلغات یک صد روپیہ انعام دے گا

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۝

پھر اپنے فاسد اجتہاد سے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہو اور غلط عقائد بیان کر کے مسلمانوں کے دل سے محبت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مٹانا چاہتے ہو کیا یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت پر عمل ہے؟ یا ... کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں مسلمانو! ان اسلام کے دشمن عناصر سے اپنے آپ کو اپنے ایمانوں کو اپنی اولاد و نسب کو بچالو اور عبادت خداوندی میں اطاعت و محبت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو اور یہ سبق فرمان خداوندی فَاسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ دربار ولی اللہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۲۰

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۱

وہابی مذہب میں جسم اطہر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) مٹی ہو چکا ہے

تقویۃ الایمان ۶۹ } ف یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

"محمد عمر" اہلحدیث کا دعویٰ کرنے والو ایک حدیث دکھا دو کہ جس میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، حالانکہ ابوداؤد شریف کی حدیث ہے حَرَّمَ اَجۡسَادَ الۡاَنۡبِيَاءِ عَلَى الۡاَرۡضِ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

اسلام کے اہل حدیثو! اَلَيۡسَ مِنۡكُمۡ رَجُلٌ رَّشِيۡدٌ کیا تم میں کوئی اچھا آدمی نہیں جو یہ فیصلہ کرے کہ اسمٰعیل دہلوی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان گھڑا ہے وہ من كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلۡيَتَبَوَّاۡ مَقۡعَدَهٗ مِنَ النَّارِ کے قانون مصطفوی سے جہنمی ہے اس کو چھوڑنا اس کی تعریف کرنا اس کی کتاب جس میں یہ بہتان لکھا ہے وہ قابل قبول نہیں اس کو پڑھنا حرام ہے اس کی قبر کو گرانا ہر مسلمان پر فرض ہے بیٹو!۔

وکیل جواب: اب فقیر ان کا جواب قرآن کریم و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کرتا ہے۔

قرآن کریم میں کہ نبی اللہ کا کھانا سو برس تک خراب نہ ہوا

قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۔ (البقرہ ۳/۲۵)

فرشتے نے جواب دیا کہ اے عزیر عَلَیْہِ السَّلام آپ یہاں سو برس ٹھہرے ہوا پنے کھانے اور رس کو دیکھو ان کا مزہ نہیں بدلا۔

کیوں بھی وہابیو بتاؤ قرآن کریم سے ثابت ہوا کہ سو برس گزر گئے لیکن نبی اللہ جس کھانے کو ہاتھ لگا جس رس یعنی انگوروں کے نچوڑ کو ہاتھ لگا وہ خراب نہیں ہوا نبی اللہ کا وجود کیسے خراب ہو سکتا ہے۔ فافہم

صالح ایماندار قبر میں بھی زندگی بسر کرتا ہے

مولوی اسمٰعیل دہلوی کے جھوٹ کا جواب قرآن کریم سے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

جس شخص نے نیک اعمال کئے مرد ہو یا عورت ایماندار ہو تو ہم ضرور زندگی دیں گے اس کو پاک زندگی اور ضرور اچھا بدلہ دیں گے ہم ان کو جو وہ عمل کرتے رہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا اعمال صالحہ کرنے والے کو اللہ تعالےٰ بہترین زندگی فرمائیگے اور اس کے اعمال کا بدلہ بھی بہت اچھا عطا فرمائیں گے۔

اس آیۃ کریمہ سے کئی مطالب ثابت ہوگئے

[illegible] دنیا میں اعمال صالحہ کرنے والوں کو بعد از وصال زندگی پاک اللہ تعالےٰ عطا [illegible] حقیقۃ یہ ہے کہ انسان جب دنیا سے منتقل ہو کر عالم برزخ میں جاتا ہے تو اعمال [illegible] کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ باغات عطا فرماتا ہے خدام و غلمان اس کی خدمت [illegible] حوریں زوجیت کے لئے جنت کے میوہ جات کھانے کے لئے دودھ اور شربت [illegible] کا پانی پینے کے لئے جو انسانی زندگی کے ضروریات ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ سب [illegible] عطا فرماتا ہے یہ زندگی دنیاوی زندگی سے بھی بہترین اور بالاتر ہوتی ہے عالم برزخ اور عالم دنیا کی سب باتیں سنتا ہے جانتا ہے اب یہ زندگی نہیں تو اور کیا ہے جسم کے [illegible] روح کو تعلق ہوتا ہے بدن کو آرام و تکلیف کا احساس ہوتا ہے سلام شرعی کہا [illegible] تو سنتا ہے جواب دیتا ہے ان کے جسم کو کوئی شئی خراب نہیں کر سکتی تکلیف نہیں [illegible] سکتی۔ دوزخی کو گرم لہو اور پیپ پینے کو تھوہر کھانے کو ملتا ہے سننے اور جانتے [illegible] ہیں لیکن جواب نہیں دے سکتے ان کا جسم مٹی اور مٹی کے جانور کھا جاتے ہیں اس [illegible] کا فر مردہ ہے لیکن وہابی چونکہ اپنے اعمال و عقائد سیئہ کی وجہ سے مرتے ہے اس لئے وہ انبیاء علیہم اولیاء اللہ اور مومنین کو مردہ کہتا ہے رب العزۃ سے بدلہ لیتا ہے [illegible] یا اللہ تو ہمیں مردہ کہتا ہے تو ہم تیرے خالص اعمال صالحہ کرنے والے عہدے دار [illegible] وں کو مردہ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کے عقائد صحیح بنا دے اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے اور انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ اور ایمانداروں کی گستاخی اور مخالفت سے بچائے اور ہمارا ایمان سلامت رکھے اور وہابی رائج الوقت سیاسی بیڑوں سے نجات دے اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابی فرقہ مکذب قرآن ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ

وسلم کو قبر میں مٹی سمجھتا ہے۔

زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو فقیر کی تصنیف مقیاس حیات ملاحظہ فرمائیں۔

غیر مقلد وہابی اہلحدیث نہیں بلکہ مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

(۱) ابن ماجہ شریف $\frac{119}{۱}$ } حدثنا ابو بکر ابن ابی شیبۃ حدثنا الحسین بن علی عن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ یَعْنِیْ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین دنوں سے جمعے کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی دن میں صور پھونکا جائے گا اسی دن میں کڑک ہوگی اسی دن میں مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارے درود شریف میرے پاس پیش کئے جاتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے دربار میں ہمارے درود شریف کیسے پیش کئے جائیں گے آپ مٹی ہو جائیں گے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

(۲) ابو داؤد شریف $\frac{1}{۲۲۱}$ } حدثنا الحسن بن علی نا الحسین بن علی عن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین دنوں سے جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر تم زیادہ درود شریف پڑھو کیونکہ میرے پاس پیش کئے جاتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ حضور آپ مٹی ہو جائیں گے تب بھی؟ راوی نے کہا بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جواب دیا کہ آپ مٹی ہو جائیں گے تب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقینی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

(۳) المستدرک $\frac{1}{۲۷۸}$ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب حدثنا ابو جعفر احمد بن عبد الحمید الحارثی ثنا الحسین بن علی الجعفی ثنا عبد الرحمٰن ابن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس الثقفی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ

عَلَیَّ قَالُوْا وَکَیْفَ صَلٰوتُنَا تُعْرَضُ عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ھٰذا

حدیث صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجاہ =

اوس بن اوس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اسی میں آپ کا وصال ہوا اسی میں اسرافیل صور پھونکے گا اسی میں لوگ اٹھیں گے اسی جمعے کے دن تم مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھو بعض نے عرض کیا کہ حضور جب آپ مٹی ہو جائیں گے تو آپ پر ہمارے درود شریف کیسے پیش کیے جائیں گے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(۵) ابن ماجہ ۱۱۹ } حدثنا عمرو بن سواد المصری ثنا عبد اللہ بن وہب عن عمرو بن حارث عن سعید بن ابی ہلال عن زید بن ایمن عن عبادة بن نسی عن ابی الدرداء قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَکْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُّرْزَقُ =

ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھو کیونکہ اس دن فرشتوں کی

حاضری کا دن ہے اور تم سے کوئی بھی مجھ پر درود پڑھے گا تو اس کا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ جب تک کہ درود شریف سے فارغ نہ ہو ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا کہ حضور موت کے بعد بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے اللہ کا نبی زندہ ہے اللہ کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے۔

کیوں جی وہابیو بتاؤ تمہارا عقیدہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارا منحوس رد فرما دیا کہ جو کہتا ہے جھوٹا ہے نبیوں کے جسموں کو مٹی کھا ہی نہیں سکتی انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو مٹی کے لیے حرام کر دیا ہے اب تم بتاؤ کہ تم سچے یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ؟ بولو وہابیو

آمَنَّا

اور اپنے ایمانوں کو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق نبی اللہ کو زندہ یقین کرلو اور انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو مٹی میں ملنے والے عقیدے کو کفر سمجھو اور نبی علیہ الصلوٰة والسلام پر بہتان سمجھو۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ۔

(۶) نسائی شریف ۱/۲۴۲ } اخبرنا محمد بن علی بن حرب قال حدثنا معاذ بن خالد قال اخبرنا حماد بن سلمة عن سلیمان التیمی عن ثابت عن انس بن مالک اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَتَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس مجھے لایا گیا ایک سرخ ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے

(۷) **نسائی شریف** $\frac{1}{242}$ } عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی قَبْرِ مُوْسٰی علیہ السلام فَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالے سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا اور وہ اپنی قبر میں نماز ادا کرتے تھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا۔

(۱) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز ادا فرماتے تھے اب تم بتا دو کہ بھی اللہ (معاذ اللہ) مرکر مٹی میں مل جاتا ہے بقول تمہارے یا یہ کہو۔

(ا) معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولا جیسا کہ تمہارا عقیدہ ہے یا یہ کہو حضور نے نہیں فرمایا تمہارے مولوی اسمٰعیل دہلوی کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے یا یہ کہو۔

(ب) کہ قبر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مٹی گھڑی نماز ادا کر رہی تھی یا یہ کہو کہ

(ج) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا روح کھڑا نماز پڑھتا تھا تو یہ تمہارے اقوال باطلہ ہیں۔ ماننا پڑے گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بجسدہ نماز ادا فرماتے تھے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

(۲) اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک جیسا کہ زمین کے اوپر بینا تھی ایسے ہی زمین کے نیچے بھی بینا تھی۔

انبیاء علیہم السلام کا حیات ہونا بھی اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوگیا اور مولوی اسمٰعیل وہابی کا جھوٹ واضح ہوگیا اور اہلحدیث کہلانے والے ایسی جھوٹی حدیثیں گھڑ گھڑ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو جیسی تمہاری من گھڑت حدیثیں ایسی تمہارا اہلحدیث نام۔

ان احادیث مذکورہ بالا کے مطابق تمہارا کہنا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان ثابت ہوا اگر تم فرقہ والو اپنے بڑے کی یہ عبارت کسی حدیث سے دکھا دو تو فقیر

مبلغات یکصد روپیہ

انعام

دینے کو تیار ہے ورنہ یاد رکھو بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اس مذکور قول کا قائل مولوی اسمٰعیل اور اس کے تمام متبعین دوزخی ناری ہیں اور جو ان کو ناری نہ سمجھے وہ بھی مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور اسی زمرے میں ہے۔

وہابی "مولوی صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں کھڑے نماز ادا کرتے ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے ہمارا ایمان صحیح ہو گیا کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی ویسے ہی رہتے ہیں لیکن قبر میں کھڑے نماز کیسے ادا کرتے ہیں یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا ذرا سمجھا دو۔

محمد عمر "تم بیچاروں نے نام تو اہلحدیث رکھ لیا لیکن اہلحدیث محدثین ہی تھے۔ جو احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتے تھے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم سے باخبر ہوتے تھے اگر ذرا علم ہوتا یہ حدیث مل جاتی تو ذرا اپنے عقیدہ سے توبہ کرتے اگر کوئی بدمعاش عبداللہ یا عبدالقادر کہلائے تو وہ اللہ تعالےٰ کے بندے نہیں بن جاتے گو ان کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کا بندہ قادر کا بندہ لیکن اپنے اعمال سے بیچارہ معذور ہے مسمی جب تک اسم کے موافق نہ ہو حقیقتاً نام درست نہ ہو گا یہیے نفیر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنا دیتا ہے۔

۸۔ کنز العمال $\frac{8}{88}$ { اَلْقَبْرُ حُفْرَۃٌ مِّنَ النَّارِ اَوْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّۃِ
رق فی کتاب عذاب القبر عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر کی دو قسمیں ہوتی ہیں یا دوزخ کے گڑھوں سے گڑھا بن جاتا ہے یا جنت کے باغوں سے باغ بن جاتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہوا کہ کافر و منافق کے لئے قبر تنگ ہوتی ہے اور دوزخ کا گڑھا بن جاتی ہے اس کے ورثا خواہ قبر کو کتنا ہی کھلا تیار کر دیں مومن کی قبر جنت کے باغوں سے باغ بن جاتی ہے جو تنگ ہو سکتا ہی نہیں بلکہ صاحب قبر سیر کرے پھرے نمازیں پڑھے۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ریاض الجنۃ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گنبد خضرا میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر طرح مہیا ہوتی ہے گنبد خضرا کے باہر ملائکہ کے دستے لگے ہوئے ہیں دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں تمام امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں آپ ہر ایک کے اعمال نامے پر دستخط ثبت فرماتے ہیں درود شریف جمع کرتے ہیں مومنین کی حاجت روائی کرتے ہیں تمام دنیا کے منتظمین ابدال کا انتظام سنبھالے ہوئے ہیں گنبد

[illegible] کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

گنبد خضرا میں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اذان و اقامت کی آواز سنائی دینا

(۹) الخصائص الکبریٰ $\frac{2}{280}$ { واخرج ابو نعیم عن سعید بن المسیب قال لَقَدْ رَاَيْتُنِي لَيَالِي الْحَرَّۃِ وَمَا فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ غَيْرِيْ وَمَا يَاْتِيْ وَقْتُ صَلٰوۃٍ اِلَّا سَمِعْتُ الْاَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ تحقیق غزوہ حرۃ کی راتوں میں اور میرے سوا مسجد نبوی میں نہ کوئی رہتا تھا اور نہ ہی آتا تھا جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے اذان کی آواز میں سنتا۔

(۱۰) الخصائص الکبریٰ $\frac{2}{281}$ { واخرج الزبیر بن بکار فی (اخبار المدینۃ) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَۃَ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ الْحَرَّۃِ حَتّٰى عَادَ النَّاسُ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں غزوہ حرۃ کے دنوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے ہمیشہ اذان اور تکبیر کی آواز میں سنتا رہا حتیٰ کہ لوگ غزوہ حرۃ سے واپس آ گئے۔

کیوں جی وہابیو تمہارے بڑے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ مر کر مٹی ہو گئے اور گنبد خضرا سے اذان و تکبیر کی آوازیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے کانوں سے سنیں بتاؤ اب تمہارا مولوی اسمٰعیل دہلوی سچا یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سچے؟

اب تمہاری مرضی جونسا دھڑا چاہو قبول کرو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی ہر قبر میں تشریف لاتے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو منکر نکیر صاحب قبر سے دریافت کرتے ہیں۔

بخاری شریف ۱/۱۷۸ } مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہ اے صاحب قبر تو اس مرد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دنیا میں کیا کہتا تھا ویسے اب بھی کہہ تو ملائکہ کا ھٰذا الرجل کہنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیوی برزخی جسمانی روحانی زندگی کو ثابت کرتا ہے اور فرقہ وہابیہ کے لئے کمر توڑ جملہ ہے بخاری شریف میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں یا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو جھٹلا دو اور مکذب حدیث بن جاؤ یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ پر ایمان صحیح کرو۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر دنیا میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اصحابی حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تیس برس کے بعد قبر سے ویسا ہی نکلا"

۱۔ ابن عساکر ۷/۸۴ } روی الحافظ اَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ رَأَتْ اَبَاهَا فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ حَوِّلِيْنِيْ مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ فَقَدْ اَضَرَّ بِيَ النَّدٰى فَاَخْرَجَ جُثَّتَهٗ بَعْدَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً اَوْ نَحْوِهَا وَهُوَ طَرِيٌّ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَيْءٌ فَدُفِنَ فِي الْهِجْرَتَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهُمْ اِشْتَرَوْا دَارًا مِنْ دُوْرِ اٰلِ اَبِيْ بَكْرٍ فَدَفَنُوْهُ

رضی اللہ عنہ وَدَفَنُوْهُ ۔

حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا کہ میں نے اپنے باپ طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا اے میری بیٹی اس قبر سے بدل دو مجھے زمین کی سیم نے تکلیف دی ہے میں نے اپنے باپ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو تیس ۳۰ برس کے قریب گزرنے کے بعد نکال لیا اور وہ بالکل تروتازہ تھے کوئی چیز ان کے وجود سے نہ بدلی تھی پھر بصرے کے ہجرتین میں دفن کیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے آل ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکانوں سے ایک مکان خریدا اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس میں دفن کر دیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اہل قبر حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو قبر میں نمی کی تکلیف پہنچی یعنی زمین کی سیم کا پانی قبر میں آ گیا تو آپ کے جسم کو تکلیف پہنچی تو آپ نے اپنی لڑکی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خواب میں فریاد کیا تو انہوں نے قبر کھود کر جسم کو تیس برس کے بعد ویسے کا ویسا ہی نکال لیا اور دوسری جگہ دفن کر دیا اصحابی اہل قبر کے جسم کو قبر میں تکلیف کا پہنچنا اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرنا ثابت ہوا کیا تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اصحابی جیسا بھی نہیں سمجھتے یہ حدیث تمہارے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے لئے سر کا بٹہ ہے اور اس حدیث شریف نے مولوی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے عقیدت مندوں کو مکذب حدیث ثابت کر دیا۔ اب تم خود سوچ کر و جہاں سے ٹھینے وہاں جان شریف پہ مثال صادق آتی ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۳

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۲

تحفہ وہابیہ ۶۸ } اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی قبول نہ کرنے والا یہ کرے کہ تم جو قطعی طور پہ کہتے ہو کہ جو کوئی یوں کہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا اعدان کا خون مباح ہوگا۔ ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔

"محمد عمر" کیوں بھئی وہابیو! اب تم بتاؤ وہ کو مسلمان یا رسول اللہ کہے تم اس پر فتویٰ دو اس کو قتل کر دینا چاہیئے اور ایسا شخص کافر ہے۔ تو

(۱) تمہاری اس عبارت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے رسول نہیں صرف ہمارے مسلمانوں کے ہی رسول ہیں۔

(۲) تمہاری اس مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ تمہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنا بغض ہے کہ آپ کا اُمتی اگر یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پکارے تو تم اتنا بھی گوارا نہیں کر سکتے یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لینا تمہیں پسند نہیں۔

(۳) تم وہابی بشر کہنے کو اسلام سمجھتے ہو اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنا کفر سمجھتے ہو تو تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے گستاخ ثابت ہوئے کہ جو کفار نے انبیاء علیہم السلام کو توہیناً استعمال کیا تم اس کو پسند کرتے ہو اور جو کلمہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین سلف صالحین نے استعمال کیا تم اس کو کفر سمجھتے ہو لم اکن لا سجد بشر ابلیس نے بھی کہا تو معلوم ہوا کہ تم وہابی

پارٹی کے ہو اسی لئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے والوں کو قتل کا حکم دیتے ہو اور فتویٰ کفر دیتے ہو اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے والی پارٹی دشمن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کرتے ہو اور ان کے پیروکار ہو۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو حق قبول کرنے والا اور آپ کے محبین کو حق نہ ماننے والا کہتے ہو اتبعوا الباطل کے تابعدار و قبر و حشر میں تمہارا کیا حال ہوگا؟ سوچو۔

(۵) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع ماننے والوں کو مشرک کہتے ہو اور بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گرانے والے کو اپنا سمجھتے ہو اب تم سوچو کہ تم کس فرقے سے ہو؟

"محمد عمر" بھئی وہابیو تمہیں اس خاص پنجے کی قسم خدا انصاف سے کہنا کہ کسی کافر یا مشرک نے کبھی یا رسول اللہ کہہ کر پکارا؟ یا شفاعت کے لئے کسی مشرک نے آپ کو یاد کیا؟ بینوا وتوجروا!

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب تو آپ کی رسالت پر ایمان رکھنے والا ہی کر سکتا ہے جیسا کہ بیٹا آپ کے باپ کو اباجی کا خطاب کرے بیٹا ہی اباجی کا خطاب کر سکتا ہے ایسے ہی معلوم ہوا کہ فرقہ وہابیہ رسالت کا ہی منکر ہے جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو یا رسول اللہ کے خطاب سے مشرک بن جاتا ہے۔ مسلمان مومن اگر یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اس کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۴

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۳

وہابی شرک و بدعت

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے سے وہابی مشرک بن جاتا ہے

فتویٰ ستاریہ ۳/۹ (سوال ۳۲۹) یارسول اللہ، یاشیخ عبدالقادرؒ یا علی مدد کے نعرے لگانا جائز ہے یا نہیں؟ سائل شاہ الحمید حسین جوشیا...

جواب: (۳۲۹) یارسول اللہ و یاشیخ عبدالقادر شیئاً للہ و یا علی مدد مشکلکشا وغیرہ نعرے لگانا شرک ہے۔

اس مسئلہ کا تفصیلاً ذکر فقیر کی تصنیف مقیاس توحید میں ملاحظہ فرمادیں لیکن اب فقیر تمہارے ان دو عقیدوں کا جواب اکٹھا ہی عرض کردیتا ہے پہلے قرآن کریم سے پھر مختصراً صرف ایک حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر تمہارے گھر کے تمہارے مسلمہ بزرگ کی دیانی عرض کردیتا ہے۔ یہ اختصار اسی لئے سو عرض کرتا ہوں تاکہ کتاب کی طوالت سے قارئین تنگ آکر کتاب سے غفلت نہ کریں۔

فرمان خداوندی اہل قبور کو غائبانہ پکارنا

الزخرف ۲۵/۴ وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ۝

اور سوال کیجئے جو آپ کے پہلے رسول گزر چکے ہیں کیا ہم نے رحمٰن کے سوا

کوئی معبود پیدا کیا ہے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ آپ سے پہلے جو رسول گزر چکے ہیں ان سے دریافت فرمایئے کہ رحمٰن کے سوا کوئی معبود ہے جن کی یہ عبادت کرتے ہیں۔

(۱) مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا تمام رسل اہل قبور ہیں۔

(۲) وَاسْأَلْ اللہ تعالےٰ جل شانہ نے اہل قبور کو غائبانہ پکارنے کا حکم جاری فرمایا اگر مومنین اہل اللہ انبیاء علیہم السلام اہل قبور کو پکارنا سوال کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالےٰ جل شانہ نے معاذ اللہ پکارنے کا حکم جاری فرماکر شرک کا سبق دیا؟

(۳) مسئول عنہ اللہ تعالےٰ حی ہے تو أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ حق کے لئے بقول تمہارے معاذ اللہ مردوں کو شہادتی پیش فرمایا؟ نہیں تم نے غلط سمجھا ہے (۱) انبیاء اللہ کو تم نے مردہ سمجھا یہ بھی رب کریم نے جھوٹ ثابت کر دیا (۲) اہل اللہ انبیاء اللہ اہل قبور کو غائبانہ پکارنا تم نے شرک کہا اللہ تعالےٰ نے یہ حکم جاری فرماکر تمہارے اس شرک کو توڑ دیا اور اہل اللہ انبیاء علیہم السلام اہل قبور کو غائبانہ پکارنا ان سے سوال کرنا عین حکم رب العزت کی تعمیل ثابت ہوا بلکہ جس کا عقیدہ ہو کہ اہل اللہ انبیاء اللہ اہل قبور کو غائبانہ پکارنا سوال کرنا ناجائز ہے شرک ہے ایسا شخص قرآن کریم کا منکر ہے اللہ تعالےٰ کا نافرمان ہے مکذب قرآن کریم ہے

نوٹ: اس آیت قرآنی سے ثابت ہوا کہ یارسول اللہ مدد سے غائبانہ پکارنا سوال کرنا اطاعت قرآنی ہے۔

(۴) اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل قبور انبیاء علیہم السلام وغیرہ مذکور سے

سنتے ہیں

(۵) اس آیۂ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل قبور سن کر جواب دیتے ہیں جن کو اہل دل سنتے ہیں۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

تمہارے بڑے کی تصنیف سے ہیں اہل اللہ کو غائبانہ پکارنا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

(۱) تحفۃ الذاکرین شوکانی ۱۳۷ { حدیث عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ قال جاء اعمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ادع اللہ لی ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خیر لک قال فادعه قال فامره ان یتوضأ ویحسن وضوءه (زاد النسائی فی بعض طرقه) فتوضأ فصلی رکعتین ثم ذکر فی الترمذی ما ذکره المصنف من قول اللهم انی اسألک الخ

(صلوۃ الضر والحاجۃ)

(۲) تحفۃ الذاکرین شوکانی ۳۷ { یتوضأ ویصلی رکعتین ثم یدعو اللهم انی اسألک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فیّ (ت، س، مس)

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث ہے انہوں نے کہا کہ ایک

نابینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا مانگئے کہ مجھے معافی دے آنکھیں درست ہو جائیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر تو صبر کرے تو وہ تیرے لئے بہتر ہوگا نابینے نے عرض کیا اللہ تعالےٰ سے دعا ہی فرما دیجئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر تو نابینے نے وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی۔

تحفۃ الذاکرین میں غیر مقلدین وہابیوں کے سرغنہ شوکانی نے لکھا اور باب باندھا کہ کسی تکلیف اور حاجت کے لئے نماز پڑھنا، اور آگے عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالےٰ عنہ والی حدیث نقل کی کہ صاحب حاجت یا صاحب تکلیف وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے پھر دعا کرے اے اللہ میں تم سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جو رحمت والے نبی ہیں یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اپنے رب کریم کی طرف مائل کرتا ہوں اس حاجت میں تاکہ میری حاجت پوری کی جائے اے اللہ میری ذات میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میرا سفارشی بنا دے۔

کیوں جی وہابیو! (۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ پکارنے کا سبق دیا اور دربار خداوندی میں اپنی حاجت کے لئے اپنی ذات کو پیش کرنے کا حکم دیا نابینے نے ایسا ہی کیا تو اس کی آنکھیں درست ہو گئیں تمہارے دونوں عقیدے باطل ثابت ہو گئے (۱) نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو غائبانہ پکارنا (ب) حاجت روائی کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر دربار خداوندی میں اپنا سفارشی پیش کرنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئی تمہارا یا رسول اللہ کو شرک کہنا باطل ثابت ہوا لو وہابیو

آمنت

اور حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پیش کرتا ہوں۔

(۴) بخاری شریف ۲/۵۰۸ | اِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا
مجھے کوئی خطرہ نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی مشرک نہیں بن سکتا بلکہ وہ شرک کی طرف مائل بھی نہیں ہو سکتا یہ ہے فرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم۔

وہابی ہمیں مشرک و کافر کہتا ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں سینے سے لگاتے ہیں اور ایماندار بناتے ہیں۔ دیکھیں کس کا پلہ بھاری ہے۔

وہابیو! آؤ فقیر تمہارے اس بڑے کی بات سنا دیتا ہے جس نے تمام ہندوستان میں وہابیت کی بنیاد ڈالی اور وہابی فقہ کی تدوین کو سرانجام دیا اس کا نام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ہے اس کی تصنیف نفح الطیب ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صاحب قبور بزرگوں سے غائبانہ فریاد کے لئے ندا کرتے ہیں سنیئے

وہابی شرک کا گولہ وہابی شہر پہ

نواب صدیق حسن خاں صاحب وہابی کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ پکار کر حاجت طلب کرنا

(۱) نفح الطیب مصنفہ نواب صدیق حسن خاں صاحب ۲۱ | از تو میخواہم رسول اللہ مراد خویش را
چشم امیدم نے گرود برجائے غیر باز۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مراد میں آپ سے پورا کرانے کا خواہشمند ہوں اور مجھے امید ہے کہ کسی اور کے سامنے اپنی حاجت لے جانے کی ضرورت نہ پڑیگی

کیوں جی وہابیو نواب صدیق حسن خان صاحب وہابی نے

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بعد از وصال غائبانہ پکارا۔

(ب) اپنی حاجت دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں پیش کی اور کہا کہ آپ ہی میرے حاجت روا ہیں مجھے کسی اور کی طرف جانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

زور سے کہو وہابیو! آمنت

ورنہ نواب صاحب کو بھی کافر و مشرک کہو تاکہ ثابت ہو جائے کہ جنہاں دے لینے چلیے جان شرپ اگر تمہارے وہابیوں کے سرغنہ پیشوا کافر و مشرک ہیں تو پھر تمہارے کیا ہی کہنے ہیں۔

(۲) نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالی ۱۲ | یارسول اللہ زائر را برائے کس چہ کار
بر سر اغیار زو سنگ ترازوئے شما

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زیارت کرنے والے کو کسی کیا غرض غیروں کے سر پہ آپ کے ترازو کا بٹہ مار۔

کیوں جی وہابیو! تمہارے نواب صاحب تو فرماتے ہیں کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص آپ کی زیارت کے لئے جاتا ہے اس کو منع کرنے والوں سے کیا غرض اور اگر کوئی آڑے آئے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ترازو کے بٹے کو اس دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہ مار۔

کیوں جی وہابیو! اب تو تمہارے ہندوستان کے بانی مذہب نے مصطفٰے صلے اللہ

علیہ وسلم کو غائبانہ یا رسول اللہ کہہ کر پکارا اگر بقول تمہارے واقعی یا رسول اللہ پکارنا شرک ہے۔ تمہارا مسلم بزرگ پکار رہا ہے تو تمہارے نزدیک وہ بھی مشرک اور جس مذہب کے اکابر ایسے ہیں متبعین تو بطریق اولیٰ مشرک ٹھہرے تو معلوم ہوا کہ وہابی سر سے پیر تک ہی مشرکوں کا مجسمہ ہیں۔

۳۸:۔ قسم بشاہ رسالت قسم بشرکت او کہ نیست در سرمن جز ہوائے سنت او

رسالت کے بادشاہ آپکے شان کی قسم، میرے سر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سوا کچھ نہیں۔

العلمۃ العنبریۃ فی مدح خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۔ نفح الطیب ذکر المنزل الحبیب نواب صدیق حسن خان ۱۱

یَا سَیِّدِیْ یَا عُرْوَتِیْ وَوَسِیْلَتِیْ

اے میرے سید اے میرے کنڈل اور میرے وسیلے

وَذَرِیْعَتِیْ یَا مَرْجَعِیْ مَوْلَائِیْ

اور اے میرے ذریعے اے میری تاک کی جگہ اے میرے آقا

اَنْتَ الْمُغِیْثُ بِرَحْمَۃٍ وَکَرَامَۃٍ ۔ فِیْ مِحْنَۃٍ وَغَوَائِلٍ وَبَلَاءٍ

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہی رحمت اور بزرگی کے ساتھ فریادرس ہیں۔ ہر تکلیف اور غموں میں اور مصائب میں۔

اِرْحَمْ فَقِیْرًا جَاءَ بَابَکَ رَاجِیًا | اَنْتَ الْمُغِیْثُ بِحُرْمَۃِ الْفُقَرَاءِ
آپکے دروازے پر امیدوار محتاج حاضر ہے رحم فرمائیے | آپ ہی محتاجوں کی عزت کے بچانے والے ہیں
اَحْسِنْ اِلَی الْعَبْدِ بِحُبِّکَ لَاجِئًا | اَوْ فِیْ اِلَیْکَ مَخَافَۃَ الْاَعْدَاءِ
مجھے پر اپنی گہری محبت سے احسان فرمائیے، | دشمنوں کے خوف سے آپکی طرف پناہ لی ہے پناہ دیجئے

کُنْ اَنْتَ لِلْمَحْزُوْنِ مَلَاذًا جَنَّۃً ۔ مِنْ ھٰذَا الْبَلْوٰی وَذِی الْاَدْوَاءِ

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہی غمناک کی ڈھال ہیں فریادرسی کرنے والے ہیں ان مصائب اور تکلیف سے۔

یا اَیُّھَا الشَّمْسُ الرَّفِیْعُ مَکَانُہٗ ۔ مَنَاءَتْ بِنُوْرِکَ سَاحَۃُ الْاَسْمَاءِ

اے بہت اونچے مقام والے سورج۔ آپ کے ہی نور سے زمین و آسمان کا وسیع میدان روشن ہے

اُرْحُ عَلَیَّ عِنَایَۃً وَعَطُوْفَۃً ۔ وَاَنِرْ حَنَادِسَ مُھْجَتِیْ الْسَوْدَاءِ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہربانی فرما کر مجھ پر پرورش کی ڈالئے۔ اور میرے دل کے گہرے اندھیرں کو روشن کر دیجئے۔

۴۔ نفح الطیب ۴۱

وَلَکَ الشَّفَاعَۃُ وَالْمَکَانَۃُ فِیْ غَدٍ

روز حشر بلندی اور شفاعت آپکے ہی قبضے میں ہوگی۔

وَلَاَنْتَ اَکْرَمُ مَعْشَرِ الشُّفَعَاءِ اور شفاعتیوں کی تمام جماعت کے بزرگ آپ ہی ہوں گے۔

وَرَجَاءُ عَبْدِکَ مِنْ جَنَابِکَ سَیِّدِیْ۔

آپ کا بندہ نواب آپ کے دربار شریف میں اے میرے سید امید لے کر حاضر ہوا ہے

نَیْلُ الشَّفَاعَۃِ رُتْبَۃُ الْاٰلَاءِ اے تمام نعمتوں کے مرکز شفاعت حاصل کرنے کیلئے

کیوں بھئی وہابیو! نواب صدیق حسن صاحب دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں اقرار کر رہا ہے، تو اب آپ کا عقیدہ ہے کیا فتوےٰ لگاؤ گے۔

وَعَظِیْمُ رَجُوْعِیْ اَنْ تَکُوْنَ وَسِیْلَتِیْ۔

اور مجھ نواب کو بہت بڑی امید ہے کہ آپ میرے وسیلہ ہوں گے۔

فِیْ عَفْوِ ذَلَّاتِیْ بِیَوْمِ جَزَائِیْ

قیامت کے دن میری لغزشوں کی معافی کے لئے

وَسِوَاكَ مَالِي فِي الْقِيَامَةِ شَافِعٌ۔

اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن آپ کے سوا میرا کوئی شفاعت کرنے والا نہیں

اَنْتَ الْمُخَلِّصُ لِي مِنَ الْبَاسَاءِ۔ قیامت کے عذابوں سے آپ

ہی مجھے چھڑانے والے ہیں۔

ان مذکورہ اشعار میں غیر مقلدین وہابیوں نام کے اہلحدیثوں کے ہندوستان کے سب

سے بڑے وہابی نے

(۱) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حبیب ہونے کا اقرار کیا ہے جس سے شرک کا فتویٰ

وہابیہ ہم پر عائد ہوتا ہے۔

(۲) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) سے غائبانہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا۔

(۳) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گناہوں اور غیر وہابی کے لئے امداد طلب کی اور

آپ کو اپنا دنیا و عقبیٰ کی جائے پناہ تسلیم کیا۔

(۴) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع ہونے کا اقرار کیا۔

(۵) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد ہونے کا اقرار کیا۔

(۶) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کیا۔

(۷) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وسیلہ ہونے کا اقرار کیا۔

(۸) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو سفر کر کے جانے کا اقرار کر دیا۔

(۹) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مولیٰ تسلیم کر لیا۔

(۱۰) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا فریاد رس بنا لیا۔

(۱۱) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ تسلیم کر لیا اور وسیلہ تسلیم کیا۔

(۱۲) نفح الطیب ۶۶ { صَلّٰى عَلَيْكَ اِلٰهُ الْخَلْقِ مَكْرُمَةً
وَسَلِّمِ اللّٰهُ مَا عُمِّرَا فَوْقَ اَفْلَاكٍ }

وَابْنُ عَبْدِكَ مَوْلَيْنَا وَسَيِّدُنَا لَا زَالَ يَنْشُدُ مَدْحًا عِنْدَ اَمْلَاكٍ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کا الٰہ درود پاک از روئے تحفے کے

آپ پر بھیجے علیک وسلم۔

اور پروردگار جو آسمانوں کے اوپر قیام پذیر ہے آپ پر بہترین سلام بھیجے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم نواب آپ کا بندہ ہے اسے ہمارے مددگار

اور ہمارے سردار دعا فرمایئے کہ نواب آپ کی تعریف کے اشعار تمام ملکوں میں

پڑھتا ہی رہے۔

(۱) کیوں جی وہابیو! اب بتاؤ اب تو تمہارے مسلم بڑے وہابی نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اہل قبر پر خطاب کر کے صلوٰۃ و سلام پڑھا۔

(۲) خداوند کریم کو تمام آسمانوں کے اوپر یعنی عرش پر تسلیم کیا تاکہ ثابت ہو جائے کہ میں

وہابی اہلحدیث ہوں یہ میرا عقیدہ ہے۔ اور یہ عقیدہ سوائے وہابیوں کے اور

کسی کا نہیں۔

(۳) نواب صاحب نے یہ بھی تسلیم کر لیا کہ عبد رسول کہنے میں شرک نہیں ہے۔

(۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سید و مولیٰ کہنا ثابت کر دیا۔

(۵) نواب صاحب نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے اشعار پڑھنے ثابت کر دیئے

اُن تمام وہابیہ کے اختلافی مسائل کو نواب صدیق حسن خان وہابیوں کے سر نے تسلیم

کر لیا اور اقرار کیا کہ ان کے خلاف عقیدہ رکھنے والے باطل ہیں۔ مدد نواب صدیق خان صاحب پہ بھی فتویٰ کفر لگا دو۔

کیوں بھئی وہابی بم وہابی قلعے پہ پڑا یا نہ ؟

نواب صدیق حسن خان صاحب بیچارے نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی مدد طلب کی لیکن کچھ نہ بنا جس کا عقیدہ ہی صحیح نہیں انبیاء اللہ کی استمداد کا قائل ہی نہیں دل کے کھوٹے کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم امداد کیسے کر سکتے ہیں دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم مانگتے ہیں۔ آپ نے کبھی رد نہیں فرمایا رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا ٥

کیا کفار کو یقین ہے کہ میرے سوا میرے بندوں کو مددگار بنائیں گے ہرگز نہیں، کافروں کے لئے ہم نے جہنم تیار کیا ہے۔

کیونکہ اگر وہابی غیر مقلد سچا ہوتا امداد طلب کرتا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نواب صاحب کی ضرور امداد فرماتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نواب صاحب کی امداد نہ فرمانا یہ ان کے باطل مذہب کی بین دلیل ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ دلوں کے حالات سے واقف ہیں بدعقیدگی سے سوال کرنے والوں کو کبھی خیر نہیں ملتا۔ ایک جگہ توہین کرے اور دوسرے وقت میں امداد طلب کرے تو اس سے زیادہ اور کیا منافقت ہو سکتی ہے اور رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین کی امداد سے منع فرما دیا ہے لیکن بہر صورت نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب میں وہابی عقیدے کی جڑ کاٹ دی کَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا

مِنْ قَرَارٍ ٥

نواب صدیق خان نے صاحبِ قبر قاضی شوکانی سے غائبانہ مدد طلب کی

نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب مصنفہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی ص ۵۰

بوئی ماست حدیث از لب جانان مددے
مدد اے طالع صدیق حسن خان مددے
تو ہماری خواہش ہے محبوب کی زبان سے بات کرکے مدد کرو۔
اے صدیق خان کے نصیب مدد کیجئے۔

"محل عبرت" نواب صدیق حسن نے قاضی شوکانی کو جانان کا خطاب دیا۔

(۱) نواب صدیق حسن خان نے قاضی شوکانی سے مددے کا خطاب کرکے غائبانہ مدد طلب کی کیوں بھئی وہابیو تمہارا مسلمہ بزرگ وہابی جس نے قاضی شوکانی صاحب قبر غیر اللہ سے غائبانہ مدد طلب کی مولوی نواب صدیق حسن خان صاحب مشرک ہیں یا نہ ؟ جن کے مسلمہ بزرگ مشرک ہیں ان کی امت موحد کیسے کہلا سکتے ہیں۔

(۲) نواب صدیق حسن خان نے قاضی شوکانی کو اپنا نصیب قرار دیا بتا دیہ نواب صاحب کا دوسرا شرک ہے دوسری بار مددے کہہ کر پھر قاضی شوکانی صاحب سے مدد طلب کی تیسرا شرک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نواب صاحب بیچارے سمجھ بیٹھے کہ شاید ہمارے وہابی فرقے میں بھی ولی ہو سکتا ہے۔ حالانکہ قاضی شوکانی صاحب اگر ولی اللہ ہوتے تو یقیناً ہندوستان میں ایک سنی مقلد نظر نہ آتا لیکن خداوند کریم کا فرمان کیسے غلط ہو سکتا ہے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۔ باطل حق پہ غالب

نہیں آسکتا، بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں وہ حق باطل کا بھیجا نکال دیتا ہے
پھر وہ مٹ جاتا ہے تمہارے لئے ہلاکت ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

وہابی مذہب میں تو کوئی وہابی ولی اللہ ہو سکتا ہی نہیں۔ ایک قاضی شوکانی
کو انہوں نے ولی سمجھا لیکن وہ خیال بھی غلط ثابت ہوا آج تک غلبہ بفضلہ تعالےٰ ہے
مقلدین کا ہی ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ ایسے ہی تمام دنیا میں رہیگا اور مقلدین کے
دلائل قرآنیہ واحادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا ساتھ غالب
ہی رہیں گے کیونکہ فرمان الٰہی تمام و دائم ہے فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ
یہ حزب اللہ مقلدین کی ہی جماعت ہے جنہوں نے تمام دنیا میں ہر باطل کا مقابلہ کیا
اور مغلوب نہ ہوئے اور دشمن کو ہر قسم کے میدان میں پامال کیا اور لوٹے نہ ہوئے
غیر مقلدین وہابیوں نے اپنی جماعت کی ہر طرح قربانی کر کے تنظیمیں کیں تبلیغی "تحریری"
تقریری اور درسی طور پر بھی پورا زور لگایا لیکن ہر طرح ہی ناکامی کا منہ دیکھا اور ذلت
اٹھائی غیر مقلدین وہابیوں کے زور لگانے میں اب کونسی کمی ہے ؟ سلطان سعود اپنے
خزانے سے پاکستان وہندوستان کے وہابی علماء کو گھر بیٹھے ماہانہ تنخواہیں دے رہا
ہے جو دیہاتیوں کے مولویوں تک پہنچ رہی ہیں لیکن پھر بھی ہر جگہ شکست کھاتے ہیں
اور شرم کے مارے شکست کا نام فتح کہہ کر ہائے وہابیوں کو دھوکا دے رہے
ہیں کیا کرے بیچارے کا چندہ بند ہوتا ہے۔

(۵۷) نفخ الطیب ۵۷ {
اندریں دور کہ بازار سخن خاموش است
شور سنت مددے نعرہ ایمان مددے

اس زمانہ میں کہ سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بازار خاموش ہے

اے قاضی شوکانی سنت کا شور ڈالنے والے مدد کرو ایمان کا نعرہ لگانے والے مدد کرو
اس شعر میں بھی نواب صاحب نے دو دفعہ قاضی شوکانی صاحب سے مدد طلب کی
والا عبارت میں مذکور ہے کہ حدیث کا ذکر کم ہو گیا ہے کوئی حدیث بیان ہی
کرتا اور تم نے شور ڈال کر سنت کی تبلیغ کی ہے۔ اور ایمان کا نعرہ لگاتے
ہو لہٰذا اب بھی امداد کرو اور ایک دفعہ قبر میں ہی حدیث کا شور ڈال دو اور غیر
مقلدیت کا نعرہ لگا دو تاکہ اب بھی چاروں طرف غیر مقلدین کا چرچا ہو جائے لیکن بیچارے
نواب صاحب کو یہ پتہ نہ تھا کہ ہندوستان کی ایک ریاست کے مالک تو بن گئے لیکن لوگوں
کے ایمانوں کے مالک نہیں بن سکتے بہتیرے مولویوں کی تنخواہیں مقرر کر کے مبلغین
چھوڑے جگہ جگہ درس جاری کئے لیکن ہندوستان میں حضرت داتا گنج بخش صاحب
ہجویری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان
باہو رحمۃ اللہ علیہ حضرت شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم جس ملک میں اتنے اولیاء
اللہ کی موجودگی ہو وہاں شوکانی صاحب بیچاروں کی کیا دال گلتی ہر حال نواب
صاحب نے اپنے بڑے کو ہی فریاد کے لئے پکارا کسی ولی اللہ کو نہیں پکارا تاکہ
وہابیت نہ آجائے۔

نفخ الطیب ۵۷ {
حسرت گریہ بر او بار مقلد باقی است
نیست نم در مژہ ام دیدہ گریاں مددے

رونے کا افسوس اس پر ہے کہ مقلد کا بوجھ باقی ہے۔ میری رونے والی آنکھ
کی پلکوں میں نمی بھی نہیں رہی مدد کیجئے۔

مقلدین کے دلائل باہرہ سے نواب صاحب کی ایسی چیخیں نکلیں فرماتے ہیں کہ مجھ پر

مقلدین کے دلائل حقہ کا اتنا بھاری بوجھ پڑ گیا ہے کہ رو رو کر میری آنکھوں میں نمی ہو گئی
یعنی بڑی تنگی کے وقت میں بیچارے نواب صاحب نے اپنے غیر مقلد وہابی سے فریاد
کی لیکن قاضی صاحب بیچارے بھی مدد نہ کر سکے کاش کسی ولی اللہ صاحب قبر سے ایسے ہی سوال
مانگ لیتے اور روحانیت سے تائب ہو کر مقلدین جاتے پھر مدد طلب کرتے تو انشاء اللہ ولی
صاحب قبر نواب صاحب کو ولایت کا لطف چکھا دیتے۔

نفح الطیب ۵۷

انس بار اے پرستان نخوانم ور زید
وحشت دل طلسم چشم غزالان مددے

رائے پرست مقلدین کی محبت میں قبول نہیں کر سکتا۔ میں دل کی آزادی کا طالب
اے ہرنوں کی آنکھ والے مدد کرو۔

جتنی زاری اور منت سماجت نواب صاحب نے غیر مقلد سے کی پھر بھی بھجر ڈالی
قاضی صاحب نے میری مدد نہیں کی اور نہ ہی بیچارے کر سکتے تھے تو یہ ہی کر لیتے لیکن
اور ولیوں کے منکروں کو ہدایت نصیب ہی نہیں ہوتی پہلے دربار خداوندی سے دل دعا
کرتے کہ یا اللہ مجھے کسی اپنے خاص ولی اللہ کا راستہ دکھا رب کریم کی اتنی منت سماجت
کرتے تو یقیناً اللہ تعالے کامل ولی کا راہ دکھا کر کامیاب کر دیتا۔

نفح الطیب ۵۷

دل ما از قفس رائے بہ تنگ آمدہ است
ہاں فضائے چمن سنت ماہاں مددے

ہمارا دل اجتہاد کے پنجرے سے تنگ آچکا ہے۔ چمن کی فضاؤں والے چاند مدد کیجئے
نواب صاحب مقلدین سے تنگ آکر قاضی شوکانی صاحب سے امداد طلب فرماتے ہیں
کہ اے قاضی صاحب تم سنت کے باغ ہو تم سے سنت کی خوشبو آتی ہے اور یہاں میں

مقلدین کے پنجے میں پھنس گیا ہوں پنجہ سخت ہے میں کمزور ہوں زندہ میری کوئی مدد کرنے والا
نہیں ہے لہٰذا تم قبر میں ہی میری مدد کرو اور مجھے مقلدین کے غلبے سے نجات دلاؤ۔

نفح الطیب ۵۷

زمرہ رائے در افتاد بار باب سنن
شیخ سنت مددے قاضی شوکان مددے

مقلدوں کی جماعت سے اہلحدیث وہابیوں کو واسطہ پڑ گیا ہے۔ اہلحدیث وہابیوں کے
شیخ مدد کر اے قاضی شوکانی مدد کر۔

نواب صدیق حسن کو جو مقلدین سے واسطہ پڑا وہابیت کا کھیت اجڑتا نظر آیا تو وہابیت
کے سرغنہ قاضی شوکانی صاحب سے مدد مانگنے کو تو ہمارا وہابیوں کا بڑا ہے اب
تو اپنے مقلدوں کی جماعت کے دلائل ہم پر امنڈ پڑے ہیں تو ہمارے اہلحدیث وہابیوں
کا رہنما ہے اے قاضی شوکانی مدد کر۔

کیوں جی وہابیو اب بتاؤ کیا یارسول صلے اللہ علیہ وسلم کہنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
سے مدد مانگنا وہابی مشرک ہے۔ لیکن اب جو مقلدین کے دلائل قرآنیہ واحادیث مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کا زور پڑا تو وہابیوں کے سرغنہ کی اپنی چیخ اور صداری شوکانی
سے غائبانہ فریاد و استمداد شروع کر دی کہ اے قاضی شوکانی مقلدین کی جماعت نے
ہمارے فرقہ وہابیہ کو بدعتی "مشرک" "قرن الشیطان" "قبر پرست" "نفس پرست" بگوہ
کہنے والے منی سے لبریز نجس فرقہ ثابت کر دیا ہے اب ہماری مدد کر بھلا وہ
نفس جو خود تحفۃ الذاکرین میں اندر ہے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اقرار کر
رہا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے غائبانہ یا محمد کہہ کر امداد لیا ماللہ سے
یا عباد اللہ اعینونی سے غائبانہ استمداد کا قائل ہے وہ نواب صدیق حسن خان

صاحب کی امداد کیا کر سکتا ہے جیسا کہ اب فقیر نے مقیاس وہابیت سے غیر مقلد[illegible]
کی قلعی کھول دی ہے کوئی ہے وہابی جو فقیر کے ان دلائل قرآنیہ و حدیثیہ کو رد کر[illegible]
ان عقائد وہابیہ کو حقہ ثابت کرے۔ رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ○ حق آ جائے تو باطل مٹ[illegible]
ہے بے شک باطل مٹنے کے قابل ہوتا ہے۔ آگے پھر نواب صاحب کی زبانی[illegible]
اور فرمایا۔

نفح الطیب ۵۷

پشتہا خم شدہ از بار گران تقلید
سنت خیر البشر حضرت قرآن مددے

ہمارے سب وہابیوں کی پیٹھیں تقلید کے بھاری بوجھ سے ٹیڑھی ہو چکی ہیں
نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سنت کے پیروکار اور شیخ القرآن ہماری مدد[illegible]
خفتہ را خفتہ کے کند بیدار کہنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔

نفح الطیب ۵۷

گفت نواب غزل در صفت سنت تو
سرور دین صلہ قبلہ پاکاں مددے

تیری سنت کی صفت میں نواب نے یہ غزل کہی ہے۔
اے دین کے سردار پاک لوگوں کے صدقے مدد کر۔

یہ ہے وہابی مذہب کا سرغنہ وہابی جس شخص نے نوابی کے بل بوتے پر ہندوستان میں
وہابیت کا پرچار کیا اور علماء سو کو وہابیت کی تبلیغ کرا کرا کر علم دین کے مرکز کو برباد کیا
جگہ جگہ وہابیت کے پودے لگائے جو آج بھی مسلمانوں کو برباد کر رہے ہیں پاک نسل مسلمانوں کو[illegible]
بنا رہے ہیں توحید پرستوں کو نفس پرست بنا رہے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کے[illegible]

[illegible]ب معتقدین کو بہکا کر جہنمی بنا رہے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایماندار امت
[illegible] شرک و کفر کے فتوے جڑ جڑ کر ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی کمیونسٹ دہریے اور
[illegible]شلزم کو ترقی دے رہے ہیں۔ ہر باطل مذہب کی دوڑ سے تائید کر کے دنیاوی مال جمع
کر رہے ہیں۔

بھلا دنیا و عقبیٰ میں اس فرقہ وہابیہ کو خسارہ و ذلت ہے جب تک وہابیت سے تائب
ہو کر گرگٹ، کچھوے، خاردار چوہے، خنزیر اور کتے وغیرہم سے اجتناب نہ کریں منی سے پاک
ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین سے صحیح تائب ہو جائیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کے محامد و محاسن بیان کرنے لگ جائیں مقامات مقدسہ کا احترام کریں چند برس یا جب
ان کی پلیدی معدوم ہو جائے گی تو اولیاء اللہ انبیاء علیہم اور اللہ تعالےٰ مدد کے لئے تیار
ہوں گے اور راہ راست نظر آنے لگ جائے گا شرک و کفر اور بدعت کا سودا ختم
ہو جائے گا۔

آمدم بر اصل موضوع۔

نواب صدیق حسن خان صاحب کے مذہب نے جب اولیاء اللہ سے مدد کو حرام
قرار دیا تو اولیاء اللہ کے دربار سے راندے گئے اب قاضی شوکانی صاحب سے لگے
مدد مانگنے بھلا وہ بیچارے خود اپنے لئے کچھ نہ کر سکتے تھے نواب صاحب کی کیا مدد کر
سکتے تھے نواب صاحب کو قاضی شوکانی صاحب بھی اولیاء اللہ کے ماننے والوں کی
مار سے نہ بچا سکے خدا کرے کسی کو ولیوں کی مار نہ پڑے جو فرقہ اولیاء اللہ کا گستاخ ہوتا
ہے پھر وہ الٹا مارا مارا پھرتا ہے کر پناہ ان کی لیتا ہے جو ان کا کچھ سنوار نہیں سکتے حتیٰ
کہ دنیا سے بھی خائب و خاسر جاتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے بھی دور

نکل جاتا ہے اور شفاعت سے بھی محروم اور سوائے جہنم کے اس کو کوئی ٹھکانہ نہیں۔
اب ان مذکورہ عبارات پر فقیر وہابی فتوی ہی بیان کر دیتا ہے سنیئے

وہابی قلعے پہ وہابی شرک و کفر کا بم

تذکیر الاخوان
حصہ دوم
تقویۃ الایمان
۳۴۳

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد
دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد
ہے گلے میں اس کے حبل من مسد

سب سے اس پر لعنت و پھٹکار ہے۔

وہابیوں کے سرغنہ نواب صاحب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی [illegible]
مدد طلب کی لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی صحیح العقیدہ کی امداد کرتے ہیں۔ جو مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار شریف کو گرانے کا فتویٰ دے کر اور بیت رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو شرک والحاد کا سبب کہکر پھر امداد طلب کرے بھلا کیسے ممکن ہے آپ
تو بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ہیں بفرمان خداوندی اپنی امت کے مومن کی
تنگی کے وقت فوراً امداد رسی کرتے ہیں کیونکہ آپ کا شان ہے عَزِيْزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ ہے ایمانداروں کی تکلیف آپ کو گوارہ نہیں نواب صاحب دائرہ وہابیت
میں ہی بھٹکتے رہے تو نواب صاحب کو پھر ان کے سر پہ وہابی کی چوٹ پڑی جو ان اشعار
پہ مذکور ہے کہ غیروں سے جو مدد مانگتا ہے وہ مشرک ہے دنیا میں اس جیسا کوئی بد
نہیں ایسے شخص کے گلے میں دوزخی رسی ہے لعنت و پھٹکار کا سزاوار ہے۔

کیوں بھئی وہابیو! بتاؤ اب کیسی گزری اب تم مشرک دوزخی فرقہ ثابت ہوئے
یا نہ۔ اور تمہارے ہی فتوے نے تمہارے مذہب کو برباد کیا یا نہ؟ تمہارے ہی
شرک بم نے تمہارے ہی چبارے اور عمارت کی صفائی کر دی۔

مسلمان "مولوی صاحب وہابیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیوں اتنا بغض
ہے؟ اور آپ کی امت سے کیوں؟

سنی عمر "جو عورت خاوند کو چھوڑ کر مغویہ بن کر غیر خاوند کے ساتھ چلی جائے تو وہ ہر
صالحہ عورت کو مغویہ کر کے پکارتی ہے پنجابی میں مشہور ہے (کہ اودھل رن نکیاں
نوں اودھلے کر کے پکاردی ہے کیوں جو اوہ خود اودھل ہوندی اے)
یہی حال وہابیوں کا ہے چونکہ وہابی فرقہ اسلام سے اغوا ہو کر ہندوؤں کی طرف
چلا گیا ہے اور انہوں نے گاندھی کو اپنا نبی تسلیم کر لیا ہے اس لئے ان کو ہر مسلمان
مشرک اشد کافر بد اور لعنتی ہی نظر آتا ہے حالانکہ یہ خود اسلام سے اغوا شدہ ہیں۔
ان وہابیوں سے تو مرزائی اچھے ہیں کیونکہ ایک اپنے جیسے کو تو نبی مانتے ہیں گو
بعد میں مرزا صاحب اوتار جے سنگھ بن گیا۔ وہ ان کا دیوانہ پن تھا لیکن یہ فرقہ تو ایسا
ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ہندوؤں کے مسلمہ اوتار مسٹر گاندھی جی کو
نبی مان چکے ہیں سنیئے

القرارۃ الاعداویہ
العبرا الثانی
۲۳۴

نَبِيٌّ مِثْلُ کن فنفشیو   س اَدَمِنْ ذَالِكَ الْعَهْدِ
مسٹر گاندھی کنفشیوس چینیں کے نبی کی طرح نبی ہے یا اس زمانے کا نبی خاص ہے
اَثْرِيْبُ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ   مِنَ الْمُنْتَخَبِ الْمَهْدِی

مسٹر گاندھی کا قول و فعل یکساں امام مہدی کا سا معلوم ہوتا تھا۔

شَبِیهُوا الرُّسُلِ فِی الذُّ دِ   عَنِ الْحَقِّ دَ فِی الْمَذْهَبِ

حق اور زہد اور اعمال میں رسولوں کی مشابہ ہے۔

یہ اشعار حجاز میں سنجدی کی حکومت سکولوں کے بچوں کو تعلیماً پڑھاتی ہے کیا کسی وہابی نے ان پر فتویٰ لگایا کہ تم امرت پرست، بت پرست اور اگنی پرست گاندھی کو نبی ماننے کی تعلیم دیتے ہو اور دلواتے ہو یہ کفر و شرک ہے لیکن وہاں سے تو وہابیت کی بنیاد شروع ہوئی اب راتب بھی وہیں سے ملتا ہے ان کو کیسے کہیں یہ ہے محمد بن عبد الوہاب نجدی کے مذہب کا سرنامہ جو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نعرے کو شرک و کفر کہتا ہے لیکن امرت پرست، اگنی پرست، وایو پرست اور بت پرستوں کو اپنا نبی سمجھتا ہے۔ اور یا گاندھی کے نعرہ کو سنت وہابیہ سمجھتا ہے اور امام مہدی کا خطاب بھی مسٹر گاندھی کے ہی سر رکھ دیا جس فرقے کا نبی اور امام مہدی مسٹر گاندھی ہو بھلا اس فرقے کا ایمان کیسا ہو گا۔

نجدی وہابی فرقہ یا غاندی پکارنا جائز سمجھتا ہے

القراءة الاعدادية الجزء الثاني للسنة الرابعة السيد احمد العجان ۲۳۵	سَلَامُ النِّیْلِ یَا غَانْدِی فَهٰذَا الزَّهْرُ مِنْ عِنْدِی اے مسٹر گاندھی دریائے نیل کی طرف سے تمہیں سلام ہو یہ تحفہ تمہیں میری طرف سے ہے۔ کیوں جی وہابیو اب تو تم دریا پرست ثابت ہو گئے اور گاندھی ہندو کو مرنے کے بعد اس کی مڑھی سے غائبانہ خطاب کرتے ہو۔

وہابی ملاؤ ذرا بتاؤ کہ تمہارے پیشوا آقا ہندوؤں کے اوتار مسٹر گاندھی کی تعلیم

... ہیں تمہارے نزدیک غیر اللہ ہے یا نہیں؟ اگر غیر اللہ ہے تو تمام حجاز میں گاندھی کو نامانہ ... کر سلام پڑھنے کی تعلیم دی جاتی ہے کتابوں میں نجدی کتابوں میں شائع کیا جا رہا ہے تمہارا منہ اور قلم ان کے خلاف اٹھی؟ کہ یہ شرک ہے نجدیو کیوں شرک کرتے ہو لیکن مسلمان ... راتب ملتا ہے جب تمہارے بڑے مشرک ہیں تم موحد کیسے کہلا سکتے ہو کیا ہم مسلمان یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا سید عبد القادر کہویں تو تم بڑ "مشرک" لعنتی اور جبل من مسد ... ہمارے گلے ڈالنے کی کوشش کرو اور تم تمہارے بڑے یا گاندھی کا سلام پڑھیں تو ... موحد سبحان اللہ کیا نرالا مذہب ہے۔

القراءة الاعدادية الجزء الثاني ۲۳۶	سَلَامٌ کُلَّمَا صَلَّیْتَ عُرْیَانًا دَ فِی اللَّبَدِ جب تو ننگا اور ننگا لاٹ میں نماز ادا کرتا ہے دَ فِی زَاوِیَةِ السِّجْنِ دَ فِی سِلْسِلَةِ الْقَیْدِ ہتھکڑیوں اور قید خانوں میں

مِنَ الْمَائِدَةِ الْخَضْرَاءِ   خُذْ حِذْرَكَ یَا غَانْدِی

خدا کی سرسبز زمین کے دستر خوان سے اپنے ہتھالے یا گاندھی

کیوں جی غیر مقلدین وہابیو! یہ تمہارا السلام ہے اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ کا کہنا ہمارا شرک ہے؟ کہ مسٹر گاندھی کی امرت پرستی اگنی پرستی کو توحید کا خطاب کرتے ہو اور خدائی نماز سمجھتے ہو اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے نعروں کو کفر و شرک کہتے ہو تو لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ہمارا کہنا غلط نہ ہو گا۔ کیونکہ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ تمہیں ہمارا سنا دینا ہی کافی ہے۔

یہ اشعار نجدی حکومت کی چوتھی جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے کہ مسٹر گاندھی ہندوؤں کے اوتار کو نجدیوں کا نبی مہدی "بزرگ یا گاندھی کر کے سلام پڑھو معلوم ہوا کہ وہابی نجدی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک کہا اور کہنے والے کو مشرک کہا اور آپ کے قائم مقام گاندھی جی کو یا گاندھی پکارنا شرع کر دیا کیوں بھئی وہابیو ثابت ہوا کہ نجدی وہابی فرقہ ہندوؤں کے اوتاروں کے پجاری ہیں۔ اسی لئے ہندو کے گھر کی مٹھائی کو کھانا حلال سمجھتے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صدقہ کیا جائے یا غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی طرف سے خیرات کی جائے تو حرام کہتے ہیں یہ ہے وہابی مذہب

بولو وہابیو گاندھی جی کی۔ ———

اور ہم یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگاتے ہی رہیں گے۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ مٹانا اور مٹانے کو کون کہتے تھے

۳۲۔ بخاری شریف ۲/۶۱۰ } حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن البراء قال اِعْتَمَرَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فِی ذِی الْقَعْدَۃِ فَاَبٰی اَھْلُ مَکَّۃَ اَنْ یَّدَعُوْہُ یَدْخُلَ مَکَّۃَ حَتّٰی قَاضَاھُمْ عَلٰی اَنْ یُّقِیْمَ بِھَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَلَمَّا کَتَبُوْا الْکِتَابَ کَتَبُوْا ھٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِھٰذَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا مَنَعْنَاکَ شَیْئًا وَلٰکِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیٍّ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَلِیٌّ لَا وَاللّٰہِ لَا اَمْحُوْکَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم الْکِتَابَ وَلَیْسَ یُحْسِنُ یَکْتُبُ فَکَتَبَ ھٰذَا مَا قَاضٰی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُ مَکَّۃَ السِّلَاحَ اِلَّا السَّیْفَ فِی الْقِرَابِ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ذی قعدہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تو مکے والوں نے مکے میں داخل ہو کر دعا مانگنے سے انکار کر دیا کہ پہلے بعض شرائط پر آپس میں فیصلہ ہوا تین دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکے کے باہر ہی قیام کیا پھر آپس میں جو فیصلہ ہوا مسلمانوں نے یہ تحریر لکھی "اس پر ہم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، سے فیصلہ کیا کفار نے کہا کہ ہم محمد کی رسالت کا اقرار ہی نہیں کرتے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ رسول اللہ ہیں ہم آپ کو کسی شیئے سے منع نہ کرتے تو صرف محمد بن عبد اللہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ہوں اور محمد بن عبد اللہ بھی پھر (ان کے اصرار پر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دے حضرت علی المرتضٰی نے فرمایا کہ حضور میں آپ کے اس خطاب کو نہیں مٹا سکتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحریر لے لی اور آپ نے تحریر چھوتی نہیں محسوس کی دیہ لکھا، کہ محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ سوائے نیام میں بند تلوار کے کسی قسم کا اسلحہ لے کر مکے میں ہمارا کوئی مسلمان داخل نہیں ہو سکتا۔

نوٹ، اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ لفظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تحریر

سے کفار چڑتے تھے اور تم بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لفظ لکھنے سے چڑتے ہو اب تم سمجھو کہ تم کون ہو محمد بن عبداللہ سے تم دونوں کا اتفاق ہے تم سوچ کر تم کون ہو ؟ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ فرمان خداوندی پر ہمارا یقین ہے اور وہابی فرقہ خود سمجھ لے

وہابی عقیدہ ۲۵

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوة ۱۴

غیر مقلد وہابی اختیار میں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے کم سمجھتا ہے

تقویۃ الایمان ۴۷ | جو ان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

"محمد عمر" غیر مقلد وہابی نے اس عبارت سے کھلم کھلا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ مسلمانو سوچو اگر کسی معمولی آدمی کو کہو کہ تیرا کچھ اختیار نہیں پیچھے ہٹ تو وہ بھی اس کے گلے لپٹ جائے گا۔ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلمات اللہ تعالے نے استعمال نہیں کئے لیکن احمق کہ یہ وہابی الفاظ استعمال کرتا ہے کیا یہ کلمات بڑا چھوٹے کو کہہ سکتا ہے یا چھوٹا بڑے کو یہ کلمات بول سکتا ہے تو رب العزت کو ان کے لئے اس وقت استعمال کرنے چاہیئے تھے جب آپ کے ارشاد کے مطابق چاند ٹکڑے ہو کر نیچے گرایا گیا سورج کو الٹا پھیرا گیا بقول تمہارے اللہ تعالے کو کہنا چاہئے تھا کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں یہ میری مرضی پر موقوف ہے میں یہ کام نہیں ہونے دیتا جب اللہ تعالے نے آپ کی مرضی سے سورج کو الٹا پھیر دیا چاند کو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہنے سے ٹکڑے کر کے نیچے گرا دیا تو یہ آپ کا اختیار اللہ تعالے کو توڑنا

چاہئے تھا یا تمہیں اللہ تعالے نے اختیار توڑنے کے لئے پیدا کیا ہی وہابیو فقیر ایک بات کہتا ہے کیا مولوی اسمٰعیل نے اس گستاخی سے جیسا کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا ہے جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں کبھی اپنے باپ عبدالغنی کو منہ پر کہتا کہ جس کا نام عبدالغنی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور اگر کہے تو ادھر سے کیا جواب ملے گا اور کچھ نہیں تو اتنا تو ضرور کہے گا کہ میں نے اسمٰعیل کو اپنی جائیداد سے لاوارث کر دیا ہے یہ میرا گستاخ ہے تو کیا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ اسمٰعیل کہتا ہے "محمد کسی چیز کا مختار نہیں" لہٰذا ایسا گستاخ میری امت میں شامل نہیں میری امت سے خارج ہے۔ تو کیا اسمٰعیل کو یہ اختیار ہے کہ دربار خداوندی میں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے بغیر بخشش کی امید رکھ سکے

کلا وحاشا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ۔

اللہ تعالے فرماتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اے ایمان والو تمہاری آواز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے کبھی اونچا نہ ہو جائے اور نہ ہی تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اونچی آواز کرنا جیسا کہ تم ایک دوسرے پر کرتے ہو تمہارے تمام اعمال صالحہ مٹ جائیں گے اور تم معلوم نہ کر سکو گے۔

وہابیو بھلا اس آیۃ کریمہ کو بھی سامنے رکھو اور اپنے مولوی اسمٰعیل صاحب کے اس مذکورہ حوالے "جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" کا مقابلہ کر کے دیکھو کیا رب العزۃ

کے اس مذکورہ حکم کی تعمیل ہے یا صراحۃً نافرمانی ہے مولوی اسمٰعیل صاحب نے تو ایسے
کہدیا جیسا کہ انکا کوئی اسلام سے تعلق ہی نہیں انہوں نے حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ
وسلم کا کلمہ پڑھا ہی نہیں خدا کی قسم اگر تمہارا مولوی اسمٰعیل حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے
زمانے میں ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مزدور فوری قتل کر دیتے اور جس نے مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کو اس معاندانہ کلام سے گستاخی کی ہے تم اس کو اپنی جماعت وہابیہ کا امام
اور شہید رحمۃ اللہ علیہ سے نوازتے ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم کا گستاخ اور مکذب فرقہ ہے اور قرآن کریم کی برملا تکذیب کرتا ہے اب قرآن
سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مختار کل ہونا بیان کرتا ہوں سنو!۔

مختار کل کے چند دلائل

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے عالمین کی حکومت عطا فرمائی

(۱) الفرقان ۱۸/۱ } تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ بابرکت ہے وہ اللہ جس نے حق باطل کے فرق کرنے
والی کتاب اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمائی تاکہ تمام جہانوں کے
لئے حاکم بنیں۔

رب العزت نے تمام مخلوق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرمادی

(۲) الکوثر ۳۰ } اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے
آپ کو تمام کثرت عطا فرمادی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے حکم رانی میں اختیار کلی عطا فرمادیا

(۳) المائدہ ۶/۴ } فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ یَّضُرُّوْكَ شَیْئًا ۔
یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہ لوگ آپ کے دربار عالیہ میں حاضر ہوں
تو آپ ان کے درمیان حکم جاری فرمادیں یا اعراض فرمالیں (اختیار کلی ہے)
اور اگر آپ ان سے اعراض فرمادیں تو یہ آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔
اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ منکرین آپ کا کچھ بگاڑ نہیں
سکتے تو وہابیوں نے اس کا جواب دیا کہ تیرے نبی کو بھی کوئی اختیار نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور معافی کا اختیار کلی

(۴) النور ۱۸/۸ } فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جس کو چاہیں آپ اجازت بخشیں
اور جس کے لئے چاہیں معافی نامہ پیش کر دیں بے شک اللہ تعالےٰ بڑا
معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔
اس آیۂ کریمہ میں بھی رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار
کلی عطا فرمایا ہے۔

رب کریم کی طرف سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خزائن اللہ پر اختیار کلی

(۵) ص ۲۳/۳ } هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ ہماری عطا آپ کو بے حساب ہے چاہے آپ باحسان کسی کو عطا فرما دیں چاہے جمع رکھیں (آپ کو اختیار کلی ہے۔

بتاؤ وہابیو؟ تمہارا عقیدہ ہے کہ "محمد کسی چیز کا مختار نہیں" اور اللہ تعالےٰ [نے] قرآن مجید میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کی [سند] لکھ دی پھر فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ سے کثرت کی تقسیم کا اختیار کلی عطا فرمایا اور لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا سے تمام عالمین تک کثرت اور عطا کی حد مقرر کر دی اور [نفس الامر] قرآن سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالمین کے اختیار کلی کا پٹہ لکھ دیا اب تم [اپنے] عقیدے کو سامنے رکھ کر ان آیات فرقانیہ کے آئینے میں دیکھو کہ تم مکذب قرآن ہو یا نہیں؟ یہ فیصلہ تم پر چھوڑتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ تم دھڑے بندی کو بالائے طاق رکھ کر لا الٰہ الا اللہ مودودی رسول اللہ کو ترک کر کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لو اور اسی کو اپنا معمول بناؤ اور اللہ تعالےٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگو کہ یا اللہ ہمیں قرآن کریم میں شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور شان اولیاء اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرما اور ہر قسم کے گستاخوں اور گستاخی سے محفوظ رکھ اور تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے متعلق قرآن کریم کو مقدم سمجھو اور کتاب اللہ

[پس] پشت ڈال کر یہودیوں کی سنت سے بچو اور سنت اللہ پر عمل پیرا بن جاؤ اور [اپنے] گناہوں کی معافی چاہو۔

نوٹ: مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے قُلْ کا خطاب فرما کر آپ کے حکم کے اجرا کا فیصلہ کر دیا کہ عالمین میں مخلوق کے لئے میرے فیصلے قُلْ سے حکم آپ کا ہی جاری ہوگا۔ جگہ جگہ قرآن کریم میں قُلْ فرمایا کہ آپ حکم جاری فرمائیے [یا] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا سے آپ کے حکم کی وسعت [بیان] فرما دی اور تم نے اس خداوندی فرمان سے سر پھیر دیا اور کہہ دیا کہ "محمد [کسی چیز] کا مختار ہی نہیں" بتاؤ وہابیو! فرقہ وہابیہ منکر قرآن ثابت ہوا یا نہ؟ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ اَيُّهَا الْمُنْكِرُوْنَ الْوَهَّابِيَّة۔

کیا تمہیں اختیار ہے کہ جس کو چاہو گمراہ بنا دو اور جسے چاہو مسلمان کہہ دو جس کو چاہو حرام کر دو اور جس کو چاہو حلال بنا دو گیارھویں شریف کے کھانے پر قرآن کریم پڑھا جائے تو حرام کہو اور گوہ اور خارپشت کو حلال کہہ کر کھا جاؤ تو تمہیں اختیار کلی ہو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے بھی کم سمجھا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۶

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت ۱۵

وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ سنوار اور بگاڑ نہیں سکتے

کشف الشبہات ۱۱ مصنفہ محمد بن عبدالوہاب } وَاَنَّ مُحَمَّدًا لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا فَضْلًا عَنْ عَبْدِ الْقَادِرِ اَوْ غَيْرِهٖ۔

اور یقیناً محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے نفع و نقصان کے مالک نہیں ...

عبدالقادر وغیرہ۔

برادر وہابیہ! فرمان خداوندی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کے مصداق ...

نہیں؟ اور اس سے زیادہ شان اور کیا ہو سکتا ہے کہ جس کے نفس کی ہر طرح کی ذمہ داری ...

نقصان کی اللہ تعالےٰ کے ذمے ہو جائے وہ تو ہر قسم کے حساب سوال و جواب ...

ہو گیا کیونکہ جس کا قول و فعل ہی اپنے نفس کی طرف سے نہیں ہے اللہ تعالےٰ کی طرف ...

ہے تو حساب و سوال کا کیا۔

"وہابی" کیا نبی اللہ کے دانت مبارک شہید نہ ہوئے اگر آپ اپنے نفس کے مالک ...

تو دانت توڑنے والوں کا تختہ الٹ دیتے۔

"محمد عمر"

وہابیوں کا یہ عقیدہ اور کفار و مشرکین کا ایک ہی ہے

(۱) ال عمران $\frac{۴}{۱۲}$ } فَاِنْ تَمْسَسْکُمْ حَسَنَۃٌ تَسُؤْھُمْ وَاِنْ تُصِبْکُمْ سَیِّئَۃٌ یَّفْرَحُوْا بِھَا۔

اے مسلمانو تمہیں اگر نیکی پہنچے تو انہیں برے لگتے ہو اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔

ایسے ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیرا کا خطاب خداوند کریم ... سے ہوا تو تمہیں شرک نظر آتا ہے اور اگر دانت مبارک شہید ہوئے تو تم خوش ہو ... کیا فرمان خداوندی تَشَابَھَتْ قُلُوْبُھُمْ کے تم مصداق نہیں؟ اب تم سے ...

... ہے کہ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ذات مصطفےٰ صلے ... وسلم کی صفات لازمی ہیں یا نہیں ان میں آپ اپنے نفس کے مالک ہیں یا نہیں؟

... قرآن کریم کو پس پشت رکھتا ہے اس لئے اس کی عقل بھی الٹی ہے ایسے ... جس کا ہر قول و فعل اپنا ہی نہیں الہٰی رضا سے متحرک ہے یہ وہ شان ہے جو ... سوائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کو نصیب ہی نہیں ہوا ... شان کو بھی تنقیص سمجھتا ہے اور اپنے توہین کرنے کو توحید خیال کرتا ہے واہ ... محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ کے متعلق تو اللہ تعالےٰ نے ... فرما دیا کہ

... فَضْلُہٗ کَانَ عَلَیْکَ کَبِیْرًا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... آپ پر اللہ تعالےٰ کا فضل بہت بڑا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مشرکین کی بھی جائے پناہ ہیں

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر مشرکوں سے بھی کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اس کو آپ پناہ دیجئے۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے نقصان کا ذمہ دار تو اللہ تعالےٰ خود ہے ... وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ انسانوں سے کوئی انسان آپ کو نقصان نہیں ... آپ بے فکر رہیں میرا ذمہ ہے نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس کا مالک نہ تسلیم کرنے کی خرابی

(۱) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے ساتھ نکاح کیا اگر آپ اپنے نفس کے نفع نقصان کے مالک نہ تھے تو آپ کا نکاح ہی درست نہیں ہو سکتا کیونکہ وَمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ تم ان کو نفع دو اپنی طاقت کے مطابق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو نفع دیا نہ اگر دیا تو ہم سچے ورنہ تمہارے اس عقیدے نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ تمام عمر ازواج مطہرات کو بے نکاح رکھنے کا الزام لگایا۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر تجارت کی اگر آپ کو اپنے نفس کے نفع نقصان کا مالک تسلیم نہ کیا جائے تو معاذ اللہ آپ کی تجارت حلال نہ رہے گی فرقہ وہابیہ نے معاذ اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کمائی کو حلال نہ سمجھا۔

(۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ساتھ معاہدے کئے ان تحریروں پر اپنے دستخط ثبت کئے اگر آپ کو اپنے نفس کا مالک نہ تسلیم کیا جائے تو معاذ اللہ آپ کا دستخط کرنا جھوٹ ثابت ہو گا کیونکہ تمہارے نزدیک آپ نفع نقصان کے مالک ہی نہیں تو فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ثابت ہوا۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر اپنے نفس کے نفع نقصان کا مالک نہ کہا جائے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کے دست پاک پر بیعت کرنا جھوٹ ثابت ہو گا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خلاف بیعت کرنے سے مؤاخذہ نہ ہونا چاہیے تھا تو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ جھوٹا بنا

(۵) اگر آپ کو اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مالک نہ تسلیم کیا جائے تو تبلیغ خداوندی کا حق کس نے ادا کیا کیونکہ تمہارے مذہب میں تو آپ اپنے نفع نقصان کے مالک ہی نہیں حالانکہ فرمان خداوندی ہے کہ آپ کی تبلیغ کا فائدہ ایماندار کو پہنچتا ہے تو یقینی امر ہے کہ آپ کی تبلیغ کے منکر کو نقصان بھی ضرور ہوتا ہے اور ہو گا اب تم سوچ لو کہ تم کس دھڑے میں ہو۔

ہر ایماندار مسلمان کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے نفع و نقصان کے مالک تھے لیکن ہر قسم کی ذمہ داری اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمے رکھی ہے اب چند آیتیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فائدہ دینے کی فقیر عرض کرتا ہے سنیئے:

از روئے قرآن کریم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ اپنے اور اپنے متبعین کے نفع و نقصان کے مالک ہیں

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا۔

اے ایمان والو تم اپنے نفسوں اور اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

محمد عمر: کیوں جی وہابیو! بتاؤ ہر ایماندار از روئے قانون قرآنی اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مالک ہے یا نہ؟ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اب تمہارے مذہب وہابیہ میں معاذ اللہ ایماندار ہیں یا نہ؟ اگر ہیں تو اپنے نفس کے مالک ہیں مذکورہ آیت خداوندی ثابت کرتی ہے کہ ہر ایماندار اپنے نفس کا مالک ہے بلکہ ارشاد خداوندی ہے وَأَهْلِيْكُمْ کہ اپنے اہل و عیال کو بھی عذاب دوزخ سے بچاؤ تو ہر مومن کو رب العزۃ کا حکم جاری ہوا کہ تم اپنے نفسوں کو اور اہل کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ نبی کریم

صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل آپ کے فرمانبردار امتی ہیں تو آپ کو بھی حکم خداوندی
کہ آپ اپنے نفس اور امت کو بھی دوزخ کی آگ سے بچا لیجئے اس آیۃ کریمہ کے
روسے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو دوزخ سے اپنی امت کے بچانے کا حکم ہے
تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ اپنے نفس کے مالک ہیں اور نہ ہی فرمانبردار
امت کو بچا سکتے ہیں تو اس آیت قرآنیہ کی رو سے تم تمام فرقہ وہابیہ قرآن کریم کے مکذب
قرآن اور دشمن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئے۔ ایسے ہر ولی اللہ اپنے نفس کو اور اپنے
متبعین مریدین کو دوزخ میں نہیں جانے دیں گے جو انکار کرے وہ مکذب قرآن حکیم
ہے اس آیۃ کریمہ نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس اور اپنی امت کے نفع
پہنچانے کا ارشاد فرمایا سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ باقی تمام اولیاء اللہ کا اپنے متبعین
کو فائدہ پہنچانے کا ثبوت آیت خداوندی نے دے دیا۔ تو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ
بحکم خداوندی اپنے اور اپنے متبعین کے نفسوں کے نفع نقصان کے مالک ہیں ان کو
بچاتے ہیں اور بچائیں گے اور منکرین پر شہادت دے کر نقصان پہنچائیں گے۔

(۲) المجادلہ ۲۸/۳ { كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ
اللہ تعالٰے نے تحریری بیان دیا ہے کہ میں اور میرے تمام رسل
ضرور غالب ہوں گے بے شک اللہ تعالٰے زبردست طاقت ور بہت بڑا غلبے والا ہے
اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالٰے نے ارشاد فرمایا کہ میرا اور میرے تمام رسولوں کا ہی ہر
وقت غلبہ رہے گا۔ جب اللہ تعالٰے ہر وقت غالب ہے اور اپنے رسولوں کو اس نے
ہر وقت غالب ہی رکھتا ہے جو غالب ہوگا وہ یقیناً اپنوں کو فائدہ پہنچائے گا یعنی
جو غالب ہوگا وہ ضرور فائدہ دے گا۔

اللہ تعالٰے نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بلکہ کو غلبہ عطا فرمائے اور وہابی فرقہ
کہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کچھ کر نہیں سکتے کیونکہ اپنے نفس کے مالک نہیں تو
اب ہمارے نزدیک تو کلام خداوندی قابل عمل ہے اس کے مقابلے میں ہم ہر بات
کو رد کرتے ہیں لہٰذا قرآن کریم کی مذکورہ آیت کے مقابلے ہم مسلمان وہابی فرقہ کے
اس عقیدے کو مردود سمجھتے ہیں۔ نبی اللہ اپنے نفس کا مالک ہوتا ہے۔

(۳) المائدہ ۶/۴ { رَبِّ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ حضرت موسٰی علیہ السلام
نے فرمایا اے میرے پروردگار میں اپنے نفس اور اپنے بھائی
کے نفس کے سوا کسی کے نفس کا مالک نہیں۔

بر قول وہابیہ آمنت ———

کیا حضرت موسٰی علیہ السلام دربار خداوندی میں اقرار کر سکتے ہیں کہ میں اپنے نفس کے نفع
اور نقصان کا ذمہ دار ہوں اور اپنے بھائی کے نفع نقصان کا ذمہ دار ہوں اور کسی کا
نہیں کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تم فرقہ وہابیہ حضرت موسٰی علیہ السلام سے
بھی کم سمجھتے ہو؟

ہرگز نہیں یہ آیت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے شان اور بے پرواہی کا اظہار کر رہی
ہے۔ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اللہ تعالٰے نے اس آیت کریمہ میں آپکے نفس
کی ذمہ داری کو اتار دیا ہے کہ آپ کے کسی کام کی ذمہ داری آپ پر عائد نہ ہوگی آپکے نفس
کی ذمہ داری کا میں ذمہ دار ہوں اسی لئے فرمایا قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا
نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ یعنی آپ جو کچھ بھی کریں آپ کو اختیار کل ہے آپ سے باز پرس نہ
ہوگی آپ کی ذمہ داری مجھ پر رہی میں خود نمٹوں گا۔ تم وہابی ایسی الٹی سمجھ رکھتے ہو کہ مصطفٰے

صلے اللہ علیہ وسلم کے شان کو بھی معاذ اللہ عتاب سمجھتے ہو خداوند کریم تمہیں ہدایت دے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع قرآن سے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع ایمانداروں کو پہنچتا ہے'

(۴) الذاریت ۲۷/۳ } وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ وعظ فرمایئے یقیناً آپ کا وعظ فرمانا ایماندار(وں) کو نفع دیتا ہے۔

او محمدی نفع کا انکار کرنے والوں بتاؤ؟ فرمان خداوندی سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع بخشنا ثابت ہوا یا نہ؟ ہاں البتہ اللہ تعالے نے نفع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قید مومنین کی لگادی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع ایماندار(وں) کو پہنچتا ہے اب تم سوچو کہ تم ایماندار ہو یا نہیں؟ اگر ایماندار ہو تو بفرمان خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع تمہیں بھی ضرور پہنچنا چاہیئے اور اگر نہیں پہنچتا تو تم بفرمان خداوندی ایمان سے خالی ہو۔ اسی لئے تمہارا عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نفع کے مالک نہیں یہ تمہارا ایمان سے خالی ہونے کا عین ثبوت ہے۔

وہابیو! اب تو قرآن کریم کے موافق اپنا ایمان درست کرلو اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع کے قائل ہو جاؤ اور یقینی امر ہے۔ بموجب اس آیت کے کہ جس نے آپ سے فائدہ نہیں اٹھایا اس کو نقصان عظیم ہے۔

(۵) الفتح ۲۶/۱ } اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ

بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں وہ اللہ تعالے سے

بیعت کرتے ہیں۔

کیوں جی وہابیو بتاؤ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمان کو بدظن کرتے ہو کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے نفع ونقصان کے مالک نہیں ہیں یعنی تم اس مقصد کو ظاہر کرتے ہو کہ جو شخص اپنے نفس کے نفع نقصان کے مالک نہیں وہ امت کا ذمہ وار یا بچانے والا کیسے ہوسکتا ہے لیکن اللہ تعالے نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ تم دشمنوں کی بات نہ سننا میں یقین دلاتا ہوں کہ جس شخص نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس نے اللہ تعالے سے بیعت کی یعنی جیسا کہ تمہیں اللہ تعالے پر بھروسہ ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں کو ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

اسی لئے آگے ارشاد فرمایا يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ بیعت کرنے والوں کے ہاتھ پر اللہ تعالے کا ہاتھ ہے۔ جس کا ہاتھ اللہ تعالے نے تھام لے وہ کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا ایسے ہی جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی یہاں بھی نقصان نہیں اب اس آیۂ کریمہ میں رب العزت ایمان داروں کو یقین دلاتا ہے کہ لے دست مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بیعت کرنے والو تمہیں کوئی کھٹکا نہیں کسی قسم کا خطرہ نہیں تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہوگیا تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے مالک نہیں دوسرے کو کیا فائدہ دیں گے اب تم سوچو کہ تمہارا مذہب قرآن کریم کے موافق ہے؟ اب تمہارے ملاؤں کا ذوق سے اختیار کریں یا اللہ تعالے کا۔

وہابیو تم نے اس سے صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی انکار نہیں کیا بلکہ طاقت الٰہی کا بھی انکار کردیا ہے تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بے دست وپا کہکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی عناد لگا ہے اور منکر خداوند کریم بھی ثابت ہوگئے

اور ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جس شخص کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع پہنچتا ہے اس [illegible] تعالےٰ کی طرف سے بھی ضرور نفع پہنچتا ہے۔

(۶) التوبہ ۱۱/۱۶ } لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ [illegible] مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ [illegible] رَّحِیْمٌ ۝ یقیناً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے نفسوں سے پیدا ہوئے [illegible] تمہاری تکلیف آپ پر گوارا نہیں تم پر بڑے حریص ہے ایمانداروں کے لئے [illegible] ہر وقت شفقت کرنے والے ہر وقت رحم کرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف [illegible] ذکر فرماتے ہوئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخلوق خداوند کریم کو چار فائدے [illegible] فرمایا اور آپ کی چاروں صفات کا ذکر فرمایا۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتے خواہ تم کسی زمان [illegible] مکان میں ہو۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم پر بڑے حریص ہیں کہ تم میری اتباع میں آجاؤ [illegible] جہنم کی آگ سے بچ جاؤ (ج) آپ کی تمام امت جنت میں جائے (د) میری [illegible] کی زیادتی ہو کمی نہ رہے۔

(۳) ایمانداروں کے لئے آپ کا نفس ہر وقت شفیق ہے اور ان پر ہر وقت شفقت کرتے رہتے ہیں۔

(۴) ایمانداروں کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت رحم کرنے والے ہیں۔ آپ کا [illegible] ہر وقت ہر ساعت ہر مومن پر ہے۔

[illegible] مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فائدے کا قائل نہیں وہ مکذب قرآن کریم ہے۔

قرآن کریم میں ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ

(۷) الانفال ۹/۴ } وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ
اور اللہ تعالےٰ کے لئے لائق نہیں کہ کفار و منافقین کو عذاب کرے اور آپ بھی ان میں موجود ہوں۔

کیوں جی وہابیو! اب بتاؤ کہ رب العزت فرماتے ہے کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی موجودگی میں کفار و منافقین کو بھی عذاب نہیں کرتا۔

اب تم اپنے عقیدے کو قرآن کریم کی اس مذکورہ آیت کے سامنے رکھ کے پرکھو کہ کیا وہابیوں کا عقیدہ قرآن کریم کے موافق ہے؟ یاد رکھو جب تک قرآن کریم کے موافق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع ونقصان کے قائل بن کر اپنا عقیدہ صحیح نہ کرو گے تم اسلام میں کبھی داخل نہیں ہو سکتے تم نے بانی اسلام کی مخالفت کا ٹھیکہ لے رکھا ہے اور وہابی فرقہ قرآن کریم کے احکام کو اس بے دردی سے ٹھکراتا ہے کہ الامان سندی اور ہندو کی بات ایسے عذر قبول کرتا ہے جیسا کہ بجو اور گوہ کو۔ اور ثابت ہوا کہ جو فرقہ یہ عقیدہ رکھے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس کا کوئی فائدہ نہیں وہ مکذب قرآن ہے۔

کیوں وہابیو! بتاؤ؟ قرآنی تاول سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ ہوا یا ناں اور وہابی فرقہ مکذب قرآن ثابت ہوا یا ناں۔

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فائدہ دیا یا ناں اب آگے قرآنی آیت سے فقیر ثابت کرتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نقصان بھی دیتے ہیں۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکرین کو نقصان دینا قرآن مجید میں

(۶) الانفال ۹/۲ } وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۝

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے کفار کو کنکریاں ماریں وہ آپ کی نہ تھی بلکہ اللہ تعالےٰ کی مار تھی۔

کیوں جی وہابی ملاؤں ؟ بتاؤ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد میں کنکریاں پھینکیں جب وہ حملہ آور ہونے تھے تو اندھے اگر واپس لوٹتے ہیں نظر آنکھ اب یہ کفار کی آنکھوں کو نقصان کس کے ہاتھ سے پہنچا اور رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو ایسا کر دیا گیا اگر کہو کہ نبی علیہ السلام کسی کا کچھ نہیں کر سکتے تو یہ طاقت خداوندی کا انکار ہے کیونکہ دست مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں خداوندی موجود ہے جس نے کفار کی آنکھوں کو نقصان پہنچایا تو ثابت ہوا کہ کفار کو صلے اللہ علیہ وسلم کے نقصان نہ کرنے کا عقیدہ رکھنے والا قرآن خداوندی کا مکذب

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مار اللہ تعالےٰ کی مار ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نقصان پہنچانا اللہ تعالےٰ کا نقصان پہنچانا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ آپ نقصان نہیں پہنچا وہ طاقت خداوندی کا منکر ہے اور جو طاقت خداوندی کا منکر ہے وہ خداوند کریم کا منکر ہے۔

بطن ۲۹/۲ } وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝ اور جو شخص اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا

یقیناً وہ ابدی ناری ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے وہ اللہ تعالےٰ کا نافرمان ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے وہ ابدی ناری ہے یہ حکم خداوندی ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ نقصان نہیں کر سکتے وہ مکذب قرآن ہے کیونکہ آپ کی نافرمانی و گستاخی ابدی دوزخی بنادیتی ہے جس کی عبادت نیکی قبول نہیں بلکہ مردود ہے ملاں جی اس سے زیادہ اور کیا بگڑے ؟ ۔ یہ مختصراً تمہارے اس عقیدے کا رد جو تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کفار مکہ کو تو کچھ وقت کے لئے اندھا بنادیا اب تمہیں رحمۃ للعالمین کی رحمت کا کیا قدر تمہیں تو نوح علیہ السلام جیسا نبی درکار ہے۔

ایمانداروں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ احادیث سے

(۱) ابوداؤد شریف ۲/۳۲ } حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا يعقوب يعني الاسكندراني عن عمرو عن المطلب عن جابر بن عبد الله قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الاضحى في المصلى فلما قضى خطبته نزل من منبره وأتي بكبش فذبحه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال بسم الله والله اكبر هذا عني وعمن لم يضح من امتي =

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر عیدگاہ میں حاضر ہوا۔

جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کو پورا کیا اپنے منبر سے اُترے تو ایک مینڈھا لایا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر یہ قربانی میری طرف سے ہے اور میرے اس امتی کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی ۔

قیامت کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ہر امیر کے ساتھ اس کی قربانی کھڑی ہو گی لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہر غریب و مسکین کے ساتھ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کھڑی ہو گی ۔

بتاؤ وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ مسکین اُمتیوں کو ہر وقت پہنچا یا نہ ؟

اور وہابیوں کا عقیدہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کسی فائدے یا نفع کے مالک نہیں یہ عقیدہ از روئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جھوٹا ثابت ہوا یا نہ ؟ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر وہ دنیا میں تمام امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ہو[ئے] مسجدیں اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ کنویں کھانا پینا رشتہ داریاں نماز اوقات نماز روزہ اوقات روزہ کلمہ اور زکوۃ الگ تمہارا وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نفع کے مالک نہیں لہٰذا قبر میں آپ کی پہچان سے محروم وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پہچان کرسکتا ہی نہیں کیونکہ دنیا میں تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مخالفت رہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع نقصان کا وہابی منکر لہٰذا شفاعت سے محروم روضہ اطہر پر سفر کر کے جانے کا منکر آپ کے درود شریف کا منکر ذکر میلاد شریف کا منکر آپ کی طرف سے کوئی امتی صدقہ خیرات کرے تو وہ کھانا وہابی کے لئے حرام ہو گیا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنے کا منکر یا رسول اللہ کہنے کا

[منکر] مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہابی معاذ اللہ مردہ سمجھتا اور کہتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اختیار کا منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ جبرائیل علیہ السلام کا [نوکر] سمجھتا ہے مسلمان کے کھانے پر قرآن مجید پڑھا جائے تو وہابی کے لئے حرام [اور] کیوا" خارپشت اور بجو وہابی کی محبوب خوراک معاذ اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ [وسلم] کو جبریئل علیہ السلام سے علمی طاقت میں کم سمجھتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ [وسلم] کو گناہ کبیرہ کا مرتکب اور غلطیوں کا حامل سمجھتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی [محبو]ب شئی کو نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے ۔ وسیلھما اثنیتما فرمان خداوندی کا مکذب [اسلام] کا منکر عزت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا منکر ۔

اللہ تعالےٰ اس فرقہ وہابیہ نجدیہ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے قبر میں بھی فائدہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے محب کو ضرور پہنچے گا وہابی محروم رہیگا حشر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے بھی نہیں آسکتا کیونکہ مخالف ہے اور جھنڈے تلے [آنے وا]لے سے فائدہ پہنچے گا

[محمد] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نفع نقصان دینا

(۲) بخاری شریف ۲/۹۴۳ — بخاری شریف ۱/۱۷۳

وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ سعد بن ابی وقاص ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کو فرمایا شاید تو پیچھے چھوڑے گا حتیٰ کہ نفع پکڑیں گے تیرے سبب کئی قومیں اور تیرے سبب دوسرے مخالفین نقصان اٹھائیں گے۔ اے اللہ میرے اصحاب کی لغزشیں درگزر فرما اور ان کو بد لنے سے بھی بچا۔

کیوں بھئی اہلحدیث بننے کا دعویٰ کرنے والو اب اگر تمہارا مذہب واقعی اہلحدیث ہے تو بخاری شریف کی حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے ہے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابی کو فرمایا کہ تجھ سے پیچھے آنے والے ایسے پیدا ہوں گے کہ تیری برکت سے کئی قوموں کو نفع پہنچے گا اور جو مخالفین ہوں گے ان کو تیری مخالفت کی وجہ سے نقصان پہنچے گا اگر واقعی تمہارا مذہب سچا اہلحدیث ہے تو تقلید کو ترک کرتے ہوئے ایمان درست کر لوگے کہ واقعی اللہ کے بندوں کی برکت سے نفع پہنچتا ہے اور ان کی مخالفت کی وجہ سے نقصان جب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے افراد سے بعض افراد کو نفع پہنچتا ہے اور بعض کو نقصان تو آقا و مولےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے امت کو کیسے نفع نہیں پہنچ سکتا اور ان کی مخالفت یا گستاخی سے نقصان کیوں نہیں پہنچ سکتا تو تمہارا یہ عقیدہ کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امت کو کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی آپ نفع پہنچا سکتے ہیں ایسے ہی نہ آپ کی گستاخی "نافرمانی اور مخالفت نقصان دے سکتی ہے تو یہ قرآن و حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صراحۃً خلاف ہے اور یہ عقیدہ رکھنے والا دشمن و مبغض مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور مخالف مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اسلام سے خارج ہے۔ اَللّٰهُ يَجْتَبِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۔

(۳) ابوداؤد شریف ۲/۳۰۴، ترمذی شریف ۲/۶۶، مستدرک ۲/۳۸۲، ابوداؤد الطیالسی ۲۷۰

حدثنا سلیمن بن حرب نا بسطام بن حدیث عن اشعث الحدانی عن انس بن مالکؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ شَفَاعَتِىْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِىْ ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے بھی میری سفارش ہو گی۔

اس حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے کبیرہ گناہ مثلاً زنا چوری اللہ کے سوا سجدہ کرنے والوں کو سفارش کر کے چھڑائیں گے جہنم سے بچائیں گے اس حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع امت کو ضرور پہنچتا ہے اور پہنچتا رہے گا گو کبیرہ گناہ ہوئے ہی کیوں نہ ہوں اور یقینی امر ہے کہ جس کو آپ نے اپنی شفاعت سے محروم کر دیا وہ کبھی ناجی نہیں ہو سکتا خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ تو مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امت کو نفع و نقصان دینا احادیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا منکر حدیث کا کوئی علاج ہی نہیں۔

(۴) ابوداؤد شریف ۲/۳۰۴

حدثنا مسدد نا یحیی عن الحسن بن ذکوان قال نا ابو رجاء قال حدثنی عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے ساتھ ایک قوم دوزخ سے نکلے گی تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور اُن کا نام جہنمیوں کے نام سے پکارا جائیگا۔

یہ ہے شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہ آپ دوزخ سے دوزخیوں کی ایک گنہگار قوم کو نکالیں گے پھر جنت میں ان کو داخل کیا جائے گا بسیں گے جنت میں لیکن ان کو جنت میں بھی جہنمی ہی کہکر پکارا جائے گا۔ جیسا کہ مہاجرین کو خواہ کتنا عرصہ ہی گزر جائے اور اولاد مقیم ہو جائیں لیکن مہاجرین کے نام سے ان کو پکارا جاتا ہے ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے جنت میں داخل کئے جائیں گے ان کو جنتی لوگ بھی کہہ کر ہی پکاریں گے گو وہ جنت میں ہی مقیم ہوں گے کیونکہ وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے جنتی ہوں گے پہلے وہ جہنمی ہی تھے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبل از وصال اور بعد از وصال فائدہ دینا :

(۵) جامع صغیر ۲/۱۲۵ } حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ مَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ (الحدیث عن انس)
انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی میں بھی تمہیں میرا فائدہ ہے اور میرے وصال کے بعد بھی تمہیں میرا فائدہ ہے۔

جامع صغیر ۲/۱۲۵ } حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَ یُحَدَّثُ لَکُمْ فَاِذَا
مجمع الزوائد ۹/۲۴ } اَنَا مِتُّ کَانَتْ وَفَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ

اَعْمَالُکُمْ فَاِنْ رَاَیْتُ خَیْرًا حَمِدْتُ اللّٰہَ وَ اِنْ رَاَیْتُ شَرًّا اِسْتَغْفَرْتُ لَکُمْ (ابن سعد عن بکر بن سعد)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے تم حدیث بیان کرتے ہو اور تمہارے لئے حدیث بیان کی جاتی ہے پھر جب میرا وصال ہو جائے گا میرے وصال کے بعد بھی تمہیں فائدہ ہو گا کیونکہ تمہارے اعمال میرے پاس پیش کئے جائیں گے تو اگر میں نے نیکی دیکھی تو میں اللہ تعالےٰ کی تعریف کروں گا۔ اور اگر میں نے تمہارے برے اعمال دیکھے تو تمہارے لئے اللہ تعالےٰ سے معافی مانگوں گا۔

آہ یا آہ یا بولو وہابیو آمنت

دیکھا میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان اب انصاف تم پر ہے۔ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ کے حکم خداوندی کو تسلیم کرتے ہو یا نہیں ؟ اور اہلحدیث کہلانے والو میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قبل از وصال اور بعد از وصال نفع و نقصان کے مالک ہوئے یا نہ ؟ اب یہ مذکورہ بالا حدیث اور مومن کا عقیدہ ہم نے تو تسلیم کیا ہوا ہے اب تمہارے امتحان کا وقت ہے دیکھتے ہیں کہ وہابیہ حقہ کو تسلیم کرنے والے ہو تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع اور نقصان کے قائلین بن جاؤ گے تو اہلحدیث کہلا سکتے ہو ورنہ نہیں اگر محض وعظ سے بندی کا فرق ہے تو سر پھیر دو گے ایسے لوگوں کے لئے رب العزت نے فرما دیا ہے۔ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُہٗ جَہَنَّمُ۔ آمنوا او لا تؤمنوا۔

مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ اس فرقہ وہابیہ سے بچ جاؤ یہ منکرین توحید لامکانی کو مکانی

سمجھنے والے یہ دشمن رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہ گستاخ خداوند کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ اسلام کے دشمن یہ اولیاء اللہ کو بکواس کرنے والے یہ عیاشی کے موجد یہ نجاست کے پتلے قرن شیطان کے پجاری یہ رحمانی بابرکت اوقات کو برا سمجھنے والے اور شیطانی وقت کو پسند کرنے والے یہی ہیں فقیر نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع ونقصان کی آیتوں اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اختصار سے کام لیا ہے۔ تاکہ طوالت کی وجہ سے پڑھنے والے تنگ نہ ہو جائیں۔

تمہیں جہنم کے وسط میں لے جائیں گے اگر اسلام کو پسند کرتے ہو تو اس فرقہ کو پس پشت ڈال کر ذکر اللہ اور ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وظیفہ بنا لو تاکہ تمہیں بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فائدہ پہنچے۔

کہدو وہابیو!

نعرہ رسالت ——— یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نجات پاؤ گے۔

وہابی عقیدہ ۲۸

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۶

وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سیدنا کہنے کا منکر ہے

فتوی ستاریہ $\frac{۳}{۳۹}$ } سوال (۳۵۷) درود شریف اصل کتنے ہیں؟ کسی درود میں لفظ سیدنا ہے یا نہیں؟

جواب: (۳۵۵)... عوام میں جو الفاظ مروج ہیں مثلاً اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

سیدنا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا وغیرہ یہ قطعاً ثابت نہیں۔ بلکہ جو درود لوگوں کے من گھڑت ہیں مثلاً درود تاج درود لکھی وغیرہ کے ان میں اس قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

یہ ہے وہابی مذہب فقیر اب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے ثبوت پیش کرتا ہے۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیدنا ومولانا

بخاری شریف $\frac{۲}{۶۱۰}$ } وَقَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولا ہے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ چھوٹے کو عزت کے خطاب دینے جائز ہیں بڑے کو اعلیٰ خطابات سے نوازنا کیسے منع ہو سکتا ہے۔

خداوند کریم نے آپ کو سیّد کا خطاب فرمایا

یٰس اے سید صلے اللہ علیک وسلم

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سید کا خطاب قرآن کریم سے ثابت ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سید کا خطاب خواہ درود شریف میں ہو سنت اللہ ہے۔

نبی کریم سید عالمین صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

حلیۃ لابی نعیم $\frac{۱}{۶۳}$ } اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ میں آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کا

سید ہوں۔

منافق کو سید کہنا منع ہے

الترغیب والترہیب ۳/۵۷۹ } عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سید افقد اسخطتم ربکم عزوجل رواہ ابو داؤد والنسائی باسناد صحیح والحاکم ولفظہ قال اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ وقال صحیح الاسناد۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کو سید نہ کہو کیونکہ وہ سید نہیں ہے تمہارا پروردگار تم پہ ناراض ہوگا ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے حاکم کے یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب کوئی آدمی منافق کو یا سید کہتا ہے تو ایسے شخص پہ اس کا پروردگار ناراض ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو عجز و انکساری سے الھم صل علی محمد فرما سکتے ہیں لیکن امت سوائے سید کے کہ نہیں سکتے کیونکہ آپ آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کے سید ہیں اب تم سوچو کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو یا نہیں اگر ہو تو الھم صل علی سیدنا و مولانا محمد پڑھا کرو ورنہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں۔

مجمع الزوائد ۹/۱۰۴ } عن رباح ابن الحارث قال جاء رھط الی علی بالرحبۃ فقالوا السلام علیک یا مولنا فقال کیف اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول

من کنت مولاہ فھذا مولاہ قال رباح فلما مضوا تبعتھم فقلت من ھؤلاء قالوا نفر من الانصار فیھم ابو ایوب انصاری رواہ احمد والطبرانی الا انہ قال قالوا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

رباح بن حارث سے روایت ہے کہ ایک گروہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیک یا مولانا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہارا مولا کیسے ہوں حالانکہ تم بھی عربی ہو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم کے دن سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ جس کا میں مولا ہوں یہ علی بھی اس کا مولا ہے رباح نے کہا جب وہ چلے گئے میں ان کے پیچھے ہو لیا میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ یہ انصار کی جماعت تھی ان میں ابو ایوب انصاری بھی تھے۔

حافظ علی بن ابی بکر ہیثمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی اس کتاب مجمع الزوائد میں دو اسنادوں سے بیان کیا ہے۔

المستدرک ۳/۱۳۴ } وقال ابن عباس وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَاِنَّ مَوْلَاہُ عَلِیٌّ۔

جس شخص کا میں مولا ہوں یقیناً علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی اس کے مولا ہیں ان احادیث مذکورہ بالا سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مولا ہونا بھی ثابت ہوا لہٰذا درود شریف میں اور علاوہ درود شریف کے بھی سیدنا و مولانا محمد پڑھ سکتے ہیں۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کو مولٰنا کہنا

مجمع الزوائد ۹/۱۰۶

وعن جرير قال شهدنا الموسم في حجة الوداع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فبلغنا مكانا يقال له غدير خم فنادى الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَقَامَ رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وسلم وسطنا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ بِمَ تَشْهَدُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالُوْا وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَمَنْ وَلِيُّكُمْ قَالُوْا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَانَا قَالَ مَنْ وَلِيُّكُمْ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى عَضُدِ عَلِيٍّ رضي الله تعالى عنه فَاَقَامَهٗ فَنَزَعَ عَضُدَهٗ فَاَخَذَ بِذِرَاعَيْهِ فَقَالَ مَنْ يَّكُنِ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُ فَاِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ۔

غدیر خم کے مقام پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا اذان ہوئی مہاجرین اور انصار جمع ہو گئے ہمارے درمیان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے فرمایا اے لوگو کس کی شہادت دیتے ہو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں لا الہ الا اللہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کسی کا انہوں نے عرض کیا اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فرمایا تمہارا ولی کونسا ہے انہوں نے عرض کیا اللہ تعالٰے اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا مولی ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کون ولی ہے پھر آپ نے

علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰے اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم مولا ہیں یہ علی بھی اس کا مولا ہے یا اللہ جو علی المرتضٰی سے دوستی کرے تو اسے دوست بنالے اور جو شخص اس سے دشمنی کرے تو اس کا دشمن ہو جا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف میں صرف ایک ہی مقام عرض کرتا ہوں کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مولانا اللہ تعالٰے اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا مولی ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو مولا کہنا سنت اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۹

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت ۱۷

مرزائی الہاموں کی ابتدا اور جعلی نبوۃ کی بنیاد وہابیوں سے ہوئی

(۱) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مؤلفہ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ص ۳

اور فرماتے تھے کہ جب میں الہام کو نہ سمجھتا تھا اور توحید سے بجز بی واقف نہ تھا ایک بار میں اپنے دادا محمد شریف کی قبر کے پاس جو اس دیار میں مرجع اور مقبول انام ہے گیا تو الہام ہوا لا الہ غیرک لیکن اس وقت میں نے غلطی کی اور میں نے خیال کیا کہ یہ ورد مجھ کو وظیفہ کرنے کے لئے سکھایا گیا ہے اب میں نے جان لیا کہ وہ اللہ کی طرف سے الہام تھا کہ میرے سوا دوسروں کی طرف رجوع کرنا عبادت اور استعانت میں شرک ہے اکیلے اللہ کی طرف پوری توجہ چاہیے قبروں پر اس نیت سے جانا کہ میرا فلاں مطلب حاصل

ہو جاوے توحید میں رخنہ ڈالتا ہے اور کلمہ شہادت یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول
کے معنی کے مخالف ہے۔

مولوی عبدالرحمن لکھوی کو الہام

سوانح عمری (۲) مولوی عبداللہ غزنوی ص۹ } مولوی عبدالرحمن بن شیخ محمد بارک اللہ کہ وقت کے
سے مشہور عالم ہیں اور زہد اور تقوی اور صلاحیت میں
اپنے زمانے کے امام آپ کی صحبت بابرکت سے فیض حاصل کرنے کے لئے ملک
پنجاب سے سفر کرکے ملک غزنی تک جو دو ماہ کی مسافت ہے گئے راستے میں
جو انہوں نے مخالفوں سے کچھ کلمات آنجناب کی نسبت سنے تو حیران ہوئے اسی
رات ان کو یہ الہام ہوا فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم
تنطقون دوسری بار یہ الہام ہوا وانہ عندنا لمن المصطفین الاخیار
تیسری بار یہ الہام ہوا ان ھو الا عبد انعمنا علیہ

سوانح عمری (۳) مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ص۱۴ } جنگل کی کسی غار میں اکیلے جا کر چھپ گئے اور کچھ مدت
رہے ان دنوں میں یہ الہام ہوا فقطع دابر القوم
الذین ظلموا فالحمد للہ رب العالمین اور یہ شعر
الہام ہوا اے مدعی مپیچ کہ سر پیچ میشوی من سبزہ دمیدہ زبستان کیستم
انہی دنوں میں اس کی سلطنت الٹ پلٹ ہو گئی

سوانح عمری (۴) مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ص۱۵ } بارہا مجھ کو الہام ہوا ہے یا عبدی ھذا کتابی وھذا
فاقرء کتابی علی عبادی۔ یعنی اے میرے بندے

میری کتاب ہے اور یہ میرے بندے ہیں پس پڑھ میری کتاب میرے بندوں پر
اور یہ بھی الہام ہوتا ہے ولئن اتبعت اھواءھم بعد الذی جاءک
من العلم مالک من اللہ من ولی ولا نصیر =

سوانح عمری (۵) مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ص۲۰ } جو الہام اور خواب آپ کو کتاب وسنت پر ثابت رہنے اور
خلق اللہ کو کتاب وسنت کی طرف بلانے اور تقوی اور توکل
اور صبر اور خشیت اور زہد وقناعت وترک ماسوی اللہ
اور انابت اور آپ کے مقام امانت میں پہنچنے اور آپ کی حفظ اور نفرت اور مغفرت
کے وعدہ پر ہوئے ہیں وہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچتے ہیں ان کے جمع کے لئے
ایک بڑی کتاب چاہیئے۔

مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کا دعوی کہ حبیب اللہ قندھاری نے خداوند کو دیکھا

سوانح عمری (۶) مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ص۳۵ } فجر کی نماز کے بعد میں نے رب العالمین کو
خواب میں دیکھا۔
کیوں جی وہابیو تم تو کہتے ہو کہ خداوند کریم کا دیدار دنیا میں محال ہے اب تو تمہارے
نے اقرار کر لیا اب اس پر کیا فتوی لگاؤ گے۔ تمہارا بڑا منکر قرآن ہوا یا نہ؟

سوانح عمری (۷) مولوی عبداللہ غزنوی ص۳۵/۳۶ } اور سکندرپور کے باغ میں جو ہزارہ کے علاقے میں ہے اللہ
تعالے کی طرف سے فجر کی نماز کے بعد یہ القاء ہوا کہ ایمان
کی لذت حاصل نہیں ہوتی جب تک ان لوگوں کی طرف مائل ہونے
سے پرہیز نہ کیا جائے یعنی اس آیۃ کریمہ کا مضمون الہام ہوا کہ لا ترکنوا الی الذین

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اور ظلم کی تعریف ان لفظوں سے معلوم کرائی والظالمون
هم الذين يخالفون عن امره ثم لا يتوبون یعنی ظالم وہی ہیں جو اللہ
کے ارشادوں کی مخالفت کرتے ہیں اور باز نہیں آتے اور جن لوگوں کی صحبت اختیار
کرنی چاہیئے ان کو اس مضمون کے ساتھ آگاہ کیا واصبر نفسك مع الذين يدعون
ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه اور فرماتے تھے کہ الہام
ہوا فاذا قرأناه فاتبع قرآنه ثم ان علينا بيانه یعنی جو کچھ الہام ہوا
ہے اس کے لفظ یاد رکھ اور اس کا بیان کرنا اور تفسیر ہمارا ذمہ ہے اور فرماتے تھے
الہام ہوا واما من خاف مقام ربه الاية یعنی وہ شخص کہ ڈرا اپنے رب کے
سامنے کھڑا ہونے سے اور یہ الہام ہوا کہ ہمیشہ بدل غور و مطالعہ کردہ باش مبادا کہ دل
از ما سوی بنشیند یعنی ہمیشہ اپنے دل میں جھانکتے رہو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے
سوا اور کدورت بیٹھ جاوے اور شہر دہلی میں یہ الہام ہوا ولا تمدن عينيك
الى ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحيوة الدنيا اور مت پھیلا اپنی
آنکھیں طرف ان کی کہ فائدہ دیا ہم نے ساتھ اس کے بھانت بھانت لوگوں کو زندگانی
دنیا کی تازگی سے اور باغ سکندریہ میں یہ الہام ہوا قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَأَوْلَادِكَ
وَأَتْبَاعِكَ قُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ یعنی کہہ دے اپنی بیبیوں اور اولاد اور تابعداروں
کو کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے تابعدار ہو کر اور اس کے اخیر میں یہ الہام ہوا انا
حسيبك وكفيلك فلا تحزن یعنی میں تیرا مددگار ہوں تو غم نہ کھا اور یہ بھی
الہام ہوا ما اودعت في قلبك فان رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين
جزءا من النبوة

یعنی جو تدبر اور تفکر قرآن کا تیرے دل میں ہم نے ڈال دیا ہے اس کو مت
بھول کیونکہ مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوۃ کے چھیالیس حصوں میں سے اور
فرماتے تھے دہلی میں یہ الہام ہوا ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا
واتبع هواه وكان امره فرطا اور فرمانبرداری نہ کر اس شخص کی جو غافل
کیا ہم نے اس کے دل کو اپنی یاد سے اور پیچھے پڑا اپنی خواہش کے اور ہے کام
اس کا حد سے بڑھا ہوا یعنی غافلوں کی غفلت میں پیروی نہ کر اور یہ بھی القا ہوا
کن فی الناس کاحد من الناس یعنی ہو تو لوگوں میں جیسے دوسرے لوگ ہیں اور
القا ہوا اگر وقتے غفلت شد تدارک آن وقت دیگر لازم است یعنی اگر وقت غفلت
ہو جاوے تو دوسرے وقت میں اس کا تدارک لازم ہے۔

(۸) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۳۶

اور فرماتے تھے تین بار الہام ہوا ولله على الناس حج
البيت من استطاع اليه سبيلا اور واسطے اللہ کے
ہے اوپر لوگوں کے حج کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھے
طرف اس کی راہ کی اور فرماتے تھے الہام ہوا ولسوف يعطيك ربك
فترضى یعنی اور البتہ جلدی دے گا تجھ کو رب تیرا پھر تو خوش ہو جاوے گا
اور فرماتے تھے الہام ہوا الم نشرح لك صدرك یعنی کیا نہیں کھولا ہم نے
سینہ تیرا۔

وہابیو! تمہیں اس خاص پیشے کی قسم ذرا انصاف سے کہنا کہ تمہارے مولوی محمد عبداللہ
صاحب نے پہلے الہاموں کی ابتدا کی اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
کو راستہ مل گیا کہ اگر یہ الہامی سلسلہ ہو سکتا ہے جاری ہے تو نبوت بھی جاری ہو سکتی ہے

مرزا غلام احمد صاحب نے بعد میں نبوت کا دعویٰ کر دیا تو نبوت کی ابتدا پہلے وہابیوں سے ہوئی اب قیامت تک جتنے مرزائی ہوں گے اُن سب کے کفر کا بوجھ وہابیوں پر ہے۔ جیسا کہ قابیل نے سب سے پہلے قتل کی ابتدا کی تو رب العزت نے فرمایا فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا قیامت تک جتنے قتل ہوں گے۔ جتنا عذاب ہر قاتل کو ہوگا اتنا ہی ان سب کا عذاب قابیل پر ہوگا۔

او مرزائیت کے بانیو تم فرقہ وہابیہ تو اسلام میں منہ دکھانے کے قابل نہیں۔

خدائی فیصلہ

البقرہ ۱/۱۹ } فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا کَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَ وَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَکْسِبُوْنَ۔

ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنے ہاتھوں سے کچھ لکھ لیتے ہیں پھر دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے تاکہ اس کے کچھ پیسے بٹوریں جو ان کے ہاتھوں نے لکھا ہے ان کے لئے ہلاکت ہے اور جو وہ عمل کرتے ہیں وہ بھی ان کے لئے ہلاکت کا باعث ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کے لئے ویل کا اعلان فرمایا ہے جو خود لکھ کر اعلان کرتے ہیں کہ یہ الہام خداوندی ہے تاکہ ہمارے فرقے کی اشاعت ہو اور میرے الہاموں کی کتابوں کو میرا فرقہ خریدے اور فخر کریں کہ ہمارے فرقے میں بھی خداوند کریم کی طرف سے الہامی حضرات ہیں تو رب العزت نے ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت کی خوشخبری فرمائی تو مسلم

...فرقہ وہابیہ خداوندی ہلاکت کی زد میں پڑا ہوا ہے اور پھر کتاب اللہ کو تغیر وتبدل کرنے والا بھی فرقہ وہابیہ ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا اللہ تعالےٰ کی طرف سے عذاب الٰہی کا مستحق بھی فرقہ وہابیہ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی عذاب الٰہی کا مستحق یہی فرقہ وہابیہ نجدیہ موجود ہے۔

ال عمران ۳/۸ } وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْکِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْکِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ۔

اور بے شک بعض ان سے اپنی زبانی لکھ لیتے ہیں تاکہ تم اس کو کتاب اللہ سے یقین کرو حالانکہ وہ کتاب اللہ سے نہیں ہے اور وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں

اللہ تعالےٰ نے یہ وہابیوں کے الہاموں کا پول نکال دیا اور رب العزت نے واضح فرما دیا کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے مسلمانوں کا نہیں ہے کیونکہ قرآن کریم مکمل کتاب ہے اس کے بعد کسی تحریر یا الہام کی ضرورت نہیں فرمان خداوندی ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ میں نے آج دن سے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔

کیوں جی وہابیو کتاب اللہ کی تحریف میں بھی تم سبقت لے گئے اور اپنے ہاتھوں سے لکھ کر خدائی الہاموں کا دعویٰ کر کے تم نے مرزائیوں سے فوقیت حاصل کر لی اب تم سوچو کہ تمہارا فرقہ عند اللہ کیسا ہے اور مرزائیت کے بانی تم ہی ہو یا نہ۔

وہابی عقیدہ ۳۰

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوة ۱۸

وہابی خداوند تعالےٰ کے اشرف المخلوقات کو تمام کائنات سے حقیر سمجھتا ہے

تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی ۱۶ } اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

"محمد عمر" اس مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کو یقین ہے کہ خدا کے روبرو قوم چمار جو ابوجہل، ابولہب، فرعون وشداد سے کفر میں زیادہ اکفر اور نجاست میں بدتر ہیں انبیاء اللہ، شہداء علیہم السلام اولیاء اللہ اور ملائکہ ان چماروں سے بھی معاذ اللہ زیادہ ذلیل ہیں ان کا عند اللہ کوئی وقار نہیں اور انبیاء اللہ، شہداء علیہم السلام" اولیاء اللہ اور ملائکہ جن کی عزة قرآن کریم میں صراحۃً مذکور ہے ان کی توہین کا ایک نجدی ہے۔

اللہ تعالےٰ کی تمام مخلوق میں عزة وقار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے پھر اولیاء اللہ کا پھر ایمان والوں کا۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

خدائی فیصلہ

(۱) اَلْمُنٰفِقُوْنَ ۲۸/۱ } وَلِلّٰہِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اللہ تعالےٰ کی عزة ہے اور رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم کی عزة ہے اور ایمان داروں کی عزة ہے۔

لیکن منافقین نہیں جانتے او وہابیو اللہ تعالےٰ نے خالق انبیاء اللہ اور اعیانداروں (؟) العزة بناکر ان کی عزة کا اعلان کرے اور جن کو رب العزة نے تمام مخلوق سے اعلیٰ عزة عطا فرمائی وہابی ان کو رب العزة کی بدترین مخلوق سے بھی زیادہ ذلیل کہے اور اس کے متبعین اس کو توحید سمجھیں تو یہ اس فرقے کے کفر کی دلیل واضح نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی لئے رب العزة نے ایسے لوگوں کے متعلق فیصلہ فرمایا وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ لیکن منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی عزة نہیں جانتے مولوی اسمٰعیل صاحب بموجب اس آیۃ قرآنی منافق ثابت ہوئے۔

بھلا بتی وہابیو میں ایک مسئلہ تم سے دریافت کرتا ہوں کہ عاص بن وائل سہمی نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کہا کہ اس کے پیچھے تو نام لینے والا کوئی نہیں غیرت خداوندی جوش میں آئی اور فرمایا۔

دوسرا جواب

(۲) اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔
یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم ہم نے آپ کو کثرت عطا کر دی آپ اپنے رب کریم کی نماز پڑھیئے اور قربانی کیجیے اور آپ کا دشمن وہی ساری کائنات سے زیادہ ذلیل ہے۔

کیوں بتی وہابیو اب بتاؤ عاص نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خسیس کلمہ استعمال کیا تو اللہ تعالےٰ نے شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بالا تر فرماتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم ہم نے آپ کو ہر قسم کی کثرت عطا کر دی فضائل میں ساری کائنات

سے کثرت عطا کردی عہدے میں امت تمام امتوں سے زیادہ بنادی لِلْعٰلَمِیْنَ
سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام عالمین کی حکومت عطا فرمادی وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا
رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ سے تمام عالمین کے لئے رحمت مقرر کردیا جو شخص اپنے حاکم "آقا و مولیٰ
عالمین کی رحمت کو چمار سے زیادہ ذلیل کہے ثابت ہوا کہ یا تو ایسا شخص عالمین سے خارج ہے یا
عالمین میں ذلیل ترین ہے کیونکہ خداوند کریم کی عزیز ترین مخلوق کو جس کی نگاہ میں ذلیل ترین
نظر آئے ایسا وجود کائنات میں ذلیل ترین ہے۔

عاص نے جب شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعتراض کرتے ہوئے
آپ کے شان میں ذلت کے اظہار کا کلمہ استعمال کیا تو ربّ العزۃ نے (۱) عاص کو دشمن
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرار دیا (۲) اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
اس دشمن رسالت کو خود جواب دیا فرمایا ھُوَ الْاَبْتَرُ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم یہ آپ کے شان میں ذلیل کلمہ کہنے والا ساری کائنات سے زیادہ ذلیل ترین ہے اور
منقطع النسل ہی مرے گا اس کی نسل میں آگے نشو نہیں ہے میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کو خفیف کلمہ استعمال کرنے والا میرے نزدیک میری تمام کائنات سے زیادہ ذلیل
ہے اب وہابیو تم بتاؤ کہ تمہارے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے رب العزۃ کی بڑی مخلوق جس
میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام اور ملائکہ بھی شامل ہیں چمار سے بھی زیادہ ذلیل کر
دیا اس کے الفاظ سے پہلی بات تو یہ ثابت ہوئی کہ اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین
دشمن تمام انبیاء علیہم السلام تمام ملائکہ اور اولیاء اللہ اور تمام مومنین صحیح العقیدہ ہیں
دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ذلیل ترین مخلوق سے بھی زیادہ
ذلیل ہیں اور قیامت تک جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں گستاخانہ کلمہ کہے گا وہ بھی

اسی جواب کا مستحق ہے اور جس پر دنیا میں یہ فتوےٰ خداوندی ثبت ہوا وہ عالمین میں رسوا
اور ابتر ثابت ہوا۔ یہ گستاخانہ الفاظ انبیاء علیہم السلام کے حق میں ابلیس، نمرود، شداد
اور فرعون نے بھی استعمال نہیں کئے اور مخلوق کے سب سے بڑے گستاخ کو پیشوا
اور رہبر صادق ماننے والے کے متبعین بھی اسی زمرے میں شامل ہیں اور ہوں گے
ان سب گستاخان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقتداؤں اور مقتدیوں کا ٹھکانا
اللہ تعالےٰ کے نزدیک ابلیس، نمرود، شداد اور فرعون سے بدتر ہوگا فافہم وتدبّر۔

تیسرا جواب

(۳) اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ وَاَنْذِرْ
عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم آپ اپنے بہت قریبی
رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیے تو آپ نے اپنے سب قریبی قبائل کو جمع
کرکے احکام الٰہی کی تبلیغ فرمائی تو ابولہب جس کا نام عبد العزیٰ تھا کہنے لگا کہ جس
انگلی کے اشارے سے آپ نے ہمیں تبلیغ کی ہے وہی معاذ اللہ ٹوٹ جائے
تو ربّ العزۃ نے آپ کی ایک انگلی کو بُرا سمجھنے کا رد کئی جوابات سے فرمایا۔

(۱) تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ اے ابولہب تیرے دونوں ہاتھ تباہ ہوں۔
(۲) وَّتَبَّ ابولہب خود تباہ ہو۔
(۳) مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ ابولہب کا مال بھی عذاب الٰہی سے نہ بچا سکے گا۔
(۴) وَمَا کَسَبَ ابولہب کے اعمال بھی نہ بچا سکیں گے۔
(۵) سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ دہکتے ہوئے دوزخ میں داخل ہوگا۔

(۶) وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ابولہب کی بیوی لکڑہارن ہے۔ جس کا کوئی وقار نہیں۔

(۷) فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ اُس کی گردن میں کھجور کی رسی ڈال کر پھانسی دی گئی۔
رب العزت نے ابولہب کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی کے متعلق گستاخی کا کلمہ کہنے سے اتنی سزائیں سنائیں تو جو شخص آپ کی ذات مطہرہ کا گستاخ ہو بھلا اس کے متعلق تو قعر جہنم کا ٹھکانہ بھی اللہ تعالےٰ کے نزدیک کم ہوگا۔

ابولہب نے تو صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی سے گستاخانہ کلمہ استعمال کیا جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کے متعلق اس سے بڑھ کر گستاخی کا کلمہ استعمال کرے تو ایسا شخص اللہ تعالےٰ کے نزدیک ابولہب سے بھی زیادہ گستاخ اور سزاوار ہے۔

اب وہابی بولیں کہ فرقہ وہابیہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کفار مکہ سے بھی بدتر ہے یا نہ؟

رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات سے زیادہ عزت بخشی

(۴) یوم میثاق میں رب العزت نے تمام انبیاء علیہم السلام کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع بنا دیا اور لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ کا حکم ثبت فرما دیا جس کی وضاحت مقیاس نبوت میں بیان ہوچکی ہے۔

(۵) معراج شریف کی رات رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ عزت عطا فرمائی جو تمام مخلوقات سے کسی کو حاصل نہیں ہوئی جس کا مفصل واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔ ایک جملہ ہی کہدینا اظہار کے لئے کافی ہے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنا قرب حاصل ہوا جیسا کہ دو کمانوں کے

سرے مل جاتے ہیں یا اس سے بھی زیادہ قریب کا مگر کسی ملاؤ بتاؤ چمار کو خداوندی قرب حاصل ہے یا ہوا یا ہوگا؟ تمہارا تمام فرقہ وہابیہ چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذلیل ترین گستاخ ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اس کو ہر نجس چیز کا حامل بنا دیا ہے بدن نجس، خوراک نجس، لباس نجس، مقام نجس، عبادتہا الہیہ سے محرومی اور خداوند کریم کے دربار میں راندے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا بھی نہیں مانگ سکتے اور نہ ہی اس فرقے کی دعا منظور ہوتی ہے اس کی دلیل ان کے چہروں سے عیاں ہے مسلمان ان کو دور سے ہی پہچان لیتے ہیں۔ دنیا میں بھی ان کی مسلمانوں سے علیحدگی قیامت میں بھی یہ فرقہ علیحدہ ہی پہچانا جائے گا اور جہنم میں بھی ان کو رب العزت علیحدہ ہی ڈالے گا۔ کیونکہ رب العزۃ کی قریب ترین مخلوق کی اس فرقہ نے ذلیل ترین گستاخی کی ہے۔ تُوْبُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔

اولیاء اللہ کا شان رب العزت کے نزدیک

(۶) یونس پ۱۱ } اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
خبردار بے شک اللہ تعالےٰ کے اولیاء پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے اولیاء اللہ مومنین اور خدا سے ڈرنے والے ہوسکتے ہیں ایسے لوگوں کو دنیا و عقبیٰ میں مبارک ہو اللہ تعالےٰ کے کلمات بدل نہیں سکتے ہیں۔

بہت بڑا مرتبہ ہے۔ دشمنوں کی نکتہ چینی آپ کو غمناک نہ کرے بے شک تمام عزتیں اللہ کے قبضے میں ہیں۔ وہ بڑا ہی سننے والا بڑا ہی جاننے والا ہے۔

(۱) اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کا شان بیان فرمایا ہے۔

(۲) اولیاء اللہ کو دنیا و عقبیٰ میں کسی قسم کا غم اور خوف نہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے درجہ ولایت صحیح العقیدہ ایمانداروں متقیوں کو حاصل ہوتا ہے بد عقیدہ بے ایمان بے حیا گستاخ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی ولی اللہ نہیں بن سکتا جس فرقے جماعت اور مذہب میں ولی اللہ نہیں وہ باطل ہے

(۴) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اولیاء اللہ کو دنیا و عقبیٰ میں مبارک کا پیغام ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کے کلمات بدل نہیں سکتے اللہ تعالیٰ وعدے کا پختہ ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ ولایت بہت بڑا عظیم الشان مرتبہ ہے۔

(۷) اولیاء اللہ پر نکتہ چینی کرنے والوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔

(۸) انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ اور دیگر مومنین کی عزۃ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اور کوئی نہ عزۃ دے سکتا ہے نہ چھین سکتا ہے نہ کم کر سکتا ہے۔

(۹) اللہ تعالیٰ ہر دوست و دشمن کی بات فوراً سننے والا ہے اور اسے فوراً معلوم بھی ہو جاتا ہے۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک نے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو اس آیت میں تھپکی دی ہے اور دشمنان رسالت و ولایت سے بے فکر رہنے کی تسلی دی کہ رسالت و ولایت تمہارے مراتب میں فرق نہیں کر سکتے اور نہ ہی ذلت کی طرف لے جا سکتے ہیں کیونکہ تمام کی عزتیں میرے قبضے میں ہیں میں وحدہٗ لاشریک ہوں

میں نے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو عزۃ دی ہے تو ان کے دشمنوں کو ذلیل بھی میں ہی کروں گا۔

اور وہابیو! تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ خداوند کریم کے شان کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی وہابی کا یہ سراسر جھوٹ اور کفر ہے کیونکہ شان خداوندی ہے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ شان خداوندی نے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کو عزت و فضیلت عطا فرمائی اولیاء اللہ کو مذکورہ آیت میں ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ سے اور تمام انبیاء علیہم السلام کو تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سے عزۃ بخشی اب ان آیات قرآنیہ کا مکذب مولوی اسمٰعیل دہلوی یہ دعوے کرے کہ وہ خدا کے شان کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں تو مولوی اسمٰعیل مکذب قرآن کریم ہے منکر خداوند کریم انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کے شان میں ایسے ذلیل کلمات تو ابوجہل ابولہب ہندو عیسائی نے بھی آج تک استعمال نہیں کئے۔

فقیر نے قرآن کریم سے عزۃ انبیاء علیہم کا ذکر سنا دیا اور اولیاء اللہ کا شان بھی قرآن کریم سے بیان کر دیا۔ اب بھی اگر کوئی وہابی تسلیم نہ کرے اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کو اپنا پیشوا سمجھے تو وہ بھی اسی زمرے میں شامل ہے موت یاد کرو اور خداوند کریم کے عزیزوں کو عزیز یقین کرو اور ذلیلوں کو ذلیل سمجھو اور خداوند کریم کے عزیزوں کو ذلیل سمجھنے والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام کائنات سے زیادہ ذلیل ہے۔

مذکورہ آیت خداوندی سے اولیاء اللہ کا وجود دنیا میں صحیح اور بہترین ثابت ہوا

اللہ تعالیٰ سے دوستی سچی ہے

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی دوستی حق سچ ہے۔

قرآن کریم میں اولیاء اللہ کا ذکر خیر فرض ہے

مریم ۱۶ } وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریم علیہا السلام کا ذکر خیر فرمایئے۔

الکہف ۱۶/۱۱ } وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے فرما دیجئے اسکا ذکر خیر میں تم پر پڑھتا ہوں۔

اولیاء اللہ پر ملائکہ سلام پڑھتے ہیں

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

قیامت کے دن اولیاء اللہ سے حساب نہیں لیا جائے گا

مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

اولیاء اللہ سے ایک ذرے کا بھی حساب نہ لیا جائے گا

بولو وہابیہ! اللہ تعالیٰ نے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے دوستی کا دعویٰ فرمایا۔ ان کو دنیا میں بے غم و بے خوف قرار دیا ان کے ذکر خیر کو قرآن کریم سے بیان کرنا فرض بنا دیا انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو قیامت کے حساب سے ممتاز کر دیا اب فرقہ وہابیہ ان کو معاذ اللہ خداوند کریم کی بدترین مخلوق چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہے تو ایسا فرقہ مکذب قرآن کریم منکر خداوند کریم اور دشمن انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ ثابت ہوا۔

اعمال فرقہ وہابیہ اسلامی نگاہ میں

وہابی عقیدہ ۳۱

وہابی نجاست ۱

وہابیوں کے نزدیک وہابی پاخانہ پاک ہے

عرف الجادی ۱۱ } وطہارت پاپوش آلودہ بنجاست ہمیں سودنش بزمین است وبس ودرساں نماز گذاردن ومسجد درآمدن رواست۔

گندگی سے لبریز جوتے کا زمین سے رگڑنا ہی پاک کر دیتا ہے یہی کافی ہے اور اس میں نماز ادا کرنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔

وہابیوں کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کی مسجد میں پاکیزہ مسلمانوں کو نماز پڑھنا بلکہ داخل ہونا منع ہے تاکہ نجاست غلیظہ سے بچ جائیں۔

فیصلہ خداوندی

التوبہ ۱۱/۱۶ } وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور لیکن جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو زیادہ کرتی ہے ان کو گندگی پر گندگی اور وہ کفر کی حالت میں مرتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے واضح ہوا کہ جن کے دلوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بغض وحسد ہے وہ بیمار ہیں وہ گندگی ہی گندگی کو پسند کرتے ہیں اور گندگی میں ہی تجاوز کرتے ہیں

اور اللہ تعالےٰ نے پاک لوگوں کو پسند فرماتا ہے لہٰذا ایسے لوگوں کا انجام جہنم ہے کیونکہ جنت میں نہ گندگی ہے نہ ہی نجس شخص وہاں داخل ہو سکتا ہے۔

بتاؤ وہابیو تم گندی چیزوں کو زیادہ پسند کرتے ہو مثلاً قلبی منی، خنزیر اور کتے کا عرق ہی ایک تو تم فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ سے دائم المریض ہو دوسرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عناد سے فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا کے قانون نے وہابیوں کی پلیدی کو زیادہ کیا اِلٰی رِجْسِهِمْ یہ تمہاری جسمانی پلیدی کی دلیل ہے۔ تو فرقہ وہابیہ کی باطنی اور ظاہری پلیدی ل کر دونوں پلیدیوں کا ذکر رب العزۃ نے قرآن پاک میں فرما دیا فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ یہ محض تمہارا وہابیوں کا ہی حصہ ہے اور تمہیں ہی مبارک ہے۔

التوبہ ۱۱/۱۳ } لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

البتہ مسجد کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی ہے زیادہ بہتر ہے کہ ابتدا سے ہی آپ اس میں کھڑے ہوں اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ پاک ہونے والوں کو دوست بناتا ہے۔

(۱) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس مسجد میں پاک لوگ نماز پڑھتے ہوں مسلمانوں کو اس میں نماز پڑھنے کا حکم ہے جو ٹٹی کو پسند کرتے ہیں ٹٹی بھرے جوتوں کو صرف زمین پہ رگڑ کر ہی مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں وہ نجس لوگ ہیں ان کی مسجدیں پلید ہیں اور ظاہر ہے کہ جو لوگ ٹٹی بھرے جوتے صرف زمین پر رگڑ کر مع جوتوں کے مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں یقیناً وہ ٹٹی کر کے اپنی دبر کو صرف ڈھیلے سے ہی صاف کرنے کو کافی سمجھتے ہیں۔

کیونکہ جیسا کہ پاخانہ بھرے جوتے زمین پر رگڑنے سے مسجد میں داخل ہو سکتا ہے نماز ادا کر سکتا ہے تو پاخانہ بھری دبر کو بھی زمین پر رگڑنے سے صاف کر کے نماز پڑھ سکتا ہے یہ ہے وہابی مذہب کا عمل جس کو وہابی اپنی تطہیر سمجھتا ہے تو فرقہ وہابیہ کی مسجدوں میں مسلمانوں کو جانا نماز پڑھنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے ایسے ہی وہابیوں کو مسلمانوں کی مسجد میں داخل ہونا منع ہے تا کہ مسلمانوں کی مسجدیں نجاست وہابیہ سے پاک رہیں ورنہ یہ لوگ مسلمانوں کی مسجدوں کو اپنے جوتوں کی ٹٹی سے اور منی بھرے تہمت سے پلید کر دیں گے صرف مساجد اللہ میں ٹٹی بھرے جوتوں پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ منی بھرے کپڑوں سے بھی داخل ہو جاتے ہیں کیونکہ فرقہ وہابیہ کے نزدیک منی بھی پاک ہے اسی واسطے اس فرقہ وہابیہ میں کوئی ولی اللہ نہیں کیونکہ فرمان خداوندی ہے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ اللہ تعالٰے پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتا ہے یہ فرقہ وہابیہ پاخانے اور منی کو استعمال کرنے سے پرہیز نہیں کرتا۔

اب فقیر فرقہ وہابیہ کا منی کے متعلق ان کی کتابوں سے فیصلہ تحریر کرتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۳۲۰

وہابی نجاست ۲

وہابیوں کے بدن اور برتن منی سے شرعاً پلید ہیں

(۱) عرف الجادی ۱۰ } منی ہر چند پاک است۔ منی ہر صورت پاک ہے۔
وہابی مذہب میں منی خواہ ذکر سے نکلے یا فرج سے دخول سے یا بغیر دخول کے احتلام سے نکلے یا مشت زنی سے ہر صورت پاک ہے۔

(۲) فقہ محمدی کلاں ۱۴۱ } لیکن صحیح قول یہی ہے کہ منی پاک ہے۔ (اسی صفحہ پر لکھا ہے) اور صواب یہ ہے کہ دونوں کی منی پاک ہے (یعنی مرد وعورت کی)

(۳) فتوی نذیریہ ۱/۱۹۷ } بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ منی پاک ہے

سبحان اللہ! وہابیوں کا بدن اور کپڑے منی سے پگے وضو یا غسل کئے خنزیر اور گندگی وغیرہ کا معرق پانی ہو ٹٹی بھرے جوتے اور دبر بعض مٹی سے صاف ہو وہابی اس ہیئت کذائیہ میں دربار خداوندی میں پیش ہونا پسند کرتا ہے۔ ایسے لطف سے تو بھنگی، ہندو، عیسائی، یہودی اور گگڑے بھی محروم ہیں۔

(۴) الروضۃ الندیۃ ۱۳ } وَالْحَقُّ اَنَّ الْاَصْلَ الطَّهَارَةُ۔
حق بات یہ ہے کہ منی کا اصل پاکیزہ ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہابیوں کے لباس وغیرہ سے بھی پرہیز کریں کیونکہ منی سے لبریز ہوتے ہیں اسی لئے وہابی لوگ اپنی مسجدیں مسلمانوں سے علیحدہ بنا لیتے ہیں کہ کوئی مسلمان یہ اعتراض نہ کرے کہ وہابیوں نے ہماری مسجد پلید کر دی ہے کیونکہ پہلے مسلمانوں کا یہ وطیرہ تھا کہ اُن کی مسجد میں جب کوئی وہابی آ گھستا تو فرش اکھاڑ دیتے کہ اس کی نجاست اینٹوں میں بھی سرایت کر گئی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے بدن اور کپڑے اس سے نجاست غلیظہ کے حامل ہوتے ہیں تو ہاتھ منی کے مرطوب کپڑوں کو لگا کر اس سے کھانا کھائے گا تو وہابی کا کھانا بھی پلید۔ لہٰذا مسلمانوں کو وہابیوں کے برتاؤ سے پرہیز کرنا فرض ہے۔ جس مذہب میں منی پاک ہے بھلا ان کی عبادت اور نمازوں کا کیا حال تم خود اندازہ لگا دو منی کریم

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا بِطُھُوْرٍ یا پاک ہوئے کے بغیر نماز قبول نہیں اب تم خود سوچو کر وہابیوں کا نماز پڑھنا صحیح ہے یا غلط۔

منی کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری فیصلہ

مسند امام احمد حنبل ۶/۲۳۵ { حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا یزید قال انا عمرو بن میمون قال اخبرنی سلیمان بن یسار قال اخبرتنی عائشۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَہُ الْمَنِیُّ غَسَلَ مَا اَصَابَ مِنْ ثَوْبِہٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰی بُقْعَۃٍ فِیْ ثَوْبِہٖ ذٰلِکَ مِنْ اَثَرِ الْغُسْلِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ ہمیشہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو جب بھی منی لگتی تو کپڑا دھوتے پھر نماز کے لئے تشریف لے جاتے آپ کے کپڑے میں دھلے ہوئے کپڑے میں تری کا نشان میں خود دیکھتی۔

قرآنی فیصلہ

(۱) اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ کیا ہم نے تمہیں ذلیل پانی سے پیدا نہیں فرمایا۔
اللہ تعالے نے منی کو ماء مھین یعنی گندا پانی فرمایا تم کہیں تمام قرآن کریم میں دکھا دو کہ اللہ تعالے نے ماء طھورا فرمایا ہو ورنہ ہم سمجھیں گے کہ تم منکر قرآن کریم ہو
پھر اللہ تعالے نے فرمایا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ تم کھاؤ جو ہم نے تمہیں

پاک رزق دیا ہے قرآن کریم سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پاک چیز کو اللہ تعالے نے کھانے کا بھی ارشاد فرمایا ہے وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے تو کھاتے کیوں نہیں مرو کھن جمع کرو اور کھا کر لطف اٹھاؤ اگر منی نہ کھاؤ تو پھر بھی تم قرآن کریم کے منکر ہو کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے جو تمہیں ہم نے پاک رزق دیا ہے کھا لو۔ تو تمہارا منی کو نہ کھانا یہ بھی منی کے پلید ہونے کی دلیل ہے۔ پھر فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَآ اُحِلَّ لَھُمْ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے سوال کرتے ہیں ان کے لئے کونسی چیز حلال ہے آپ فرمائیے پاک چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔
اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالے کی طرف سے پاک چیزیں حلال ہیں۔
مسلمانوں! بلاشک محلے کی منی اکٹھی کر کے محلے کے کسی وہابی کو عطا کر دی جاوے وہابی کو یہی نعمت کافی رہے گی پھر مَا خَرَجَ مِنَ السَّبِیْلَیْنِ جو دو راستوں سے نکلے مفسد وضو ہے۔ جس چیز کے نکلنے سے پاکیزگی دور ہو جاتی ہے وہ خود پاک کیسے ہو سکتی ہے اور سنئیے۔

(۲) السجدہ ۲۱/۱ { ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ۔ پھر ہم نے انسان کی نسل کو مخلوط گندے پانی سے پیدا کیا۔
اس آیۃ کریمہ میں بھی منی کو گندا پانی کہا گیا۔

انسانی تطہیر قرآن کریم میں

(۳) المائدہ ۶/۲ { مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَھِّرَکُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔

اللہ تعالےٰ کا ارادہ تمہیں تنگ کرنے کا نہیں اور لیکن اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ تمہیں
پاک رکھے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔

"محمد عمر" کیوں بھئی وہابیو اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرا ارادہ ایمانداروں کو پاک
رکھنے کا ہے اور تم پاک رہو گے تو تم پر اس کا انعام پورا ہوگا ورنہ تم نعمت
خداوندی سے محروم رہ جاؤ گے۔ جب وہابیوں نے نجاست کو پسند کیا تو قرب
خداوندی سے محروم رہ گئے کیونکہ خداوند کریم کو طہارت پسند ہے جس فرقے کو نجاست
پسند ہے ان میں ایک بھی اللہ والا نہیں بن سکتا۔ تو وہابی کا جیسا کہ باطن عداوت
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پلید ہے ایسے ہی وہابی فرقے کا ظاہر بھی پاخانہ
اور منی سے پلید ہے وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ اور انہیں یقین
ہے کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

(۴) المدثر ۲۹ } وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم پلیدی
کو ترک کیجئے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے پلیدی کو ترک کرو اور تم پسند کرتے ہو خود سوچو کہ تم کس
درجے میں ہو۔ بقانون خداوندی تم نے نجاست کو ترک نہیں کیا بلکہ پسند کیا تو
از روئے قرآن کریم تم نجاست پسند منکر قرآن ثابت ہوئے۔ اللہ رب العزت
نے کفار و مشرکین و منافقین کو پلید فرمایا اور ایسے پلید لوگوں سے اجتناب کا حکم

نجس لوگوں سے مسلمانوں کو اجتناب کا حکم خداوندی

(۵) التوبۃ ۱۱/۱۲ } فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۔
مسلمانو! کفار و منافقین سے اعراض کرو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کے اعمال کا
بدلہ جہنم ہے۔
چونکہ وہابی فرقہ بھی نجس ٹٹی اور منی کو پاک سمجھتا ہے نجاست پسند فرقہ ہے لہٰذا مسلمانوں
کو اس فرقہ وہابیہ سے پرہیز کرنا اسلامی فریضہ ہے۔

پلیدی اللہ تعالےٰ نے بے ایمانوں کے لئے پسند فرمائی ہے

(۶) الانعام ۸/۱۵ } كَذٰلِكَ یَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ
اسی طرح اللہ تعالےٰ بے ایمان لوگوں کے لئے پلیدی کا
تیار رکھتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ نجاست ٹٹی، منی، بجو، گدہ، بیوی کا دودھ، خنزیر
اور کتا وغیرہم اللہ تعالےٰ نے بے ایمانوں کے لئے مقرر فرمایا ہے ایماندار پلیدی
اور نجاست سے پرہیز کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے اور
دوست بناتا ہے نجاست کھانے پینے والوں کو نہ پسند فرماتا ہے نہ ہی دوست بناتا
ہے اسی لئے وہابیوں سے نہ آج تک کوئی ولی اللہ ہوا اور نہ ہے اور نہ ہی ہو
سکتا ہے اور نہ ممکن ہے جب تک توبہ نہ کریں غیر مقلد وہابی نے جب گو، بجو، گدھا،
کتا، اور بیوی کا دودھ خنزیر اور کتے اور ٹٹیوں کے معرق پانی سے بھرے ہوئے
کوزے اپنے دسترخوان پر چنے تو ہندو، سکھ، بھنگی اور چمار نے بھی اپنی تیار کردہ مٹھائی
وہابی کے پاس نذرانہ کردی تو وہابی نے شکریہ سے اسے بھی شرف قبولیت بخشا اور

جواز کا فتویٰ صادر فرما کر خود بھی تناول فرمایا اور اپنی امت وہابیہ کو بھی خوب

تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی جو وہابی کے عین مرافق طابق

ہے سنیئے۔

التوبہ ۱۱/۱۷ } وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۔

اور لیکن جن لوگوں کو قلبی مرض ہے اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کو پلیدی ہی پلیدی کا

انعام فرماتا ہے اور وہ کفر کی حالت میں ہی مرجاتے ہیں۔

اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کے دلوں میں رب العزۃ مصطفےٰ

علیہ وسلم، اولیاء اللہ اور مومنین کے حق میں گستاخی، بدعقیدگی اور کمزوری کی بیماری

اختیار کرلی تو اس کا علاج گوہ کچھوے اور بجو کی خوراک اور پینے کے لئے

اور مٹی اور اپنی بیوی کا دودھ بطور علاج مقرر کیا ہوا ہے تو اللہ تعالےٰ کا

کا چناؤ صرف وہابی فرقہ کے لئے ہی ہے باقی مسلمان ان پسندیدہ وہابیہ کو حرام

یقین کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ان چیزوں کو مسلمانوں کے لئے حرام فرما

وہابی عقیدہ ۳۳

وہابی نجاست کا نمونہ

وہابی کا وضو بھی شرعاً وضو نہیں

فقہ محمدیہ کلاں ۱/۴۹ } اور اسی طرح جائز ہے مسح کرنا صرف پگڑی
وہابی اگر غسل کرتا ہے پلید پانی سے کپڑے

بریز جس سے بدن اور کپڑے دونو پلید پھر وہابی کو اگر وضو کی ضرورت

کر بوجھڑ کے پلید پانی سے یا کتا بلہ کنویں میں مرا ہوا ہو تو اس پانی سے وضو

وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کا انکار کرکے وضو بناتا ہے

پانی سے بھی وضو کرے وہ بھی ناقص یعنی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ

کرکے پگڑی پر مسح کرکے جان چھڑاتا ہے اور صراحۃً قرآن کریم کی مخالفت

پلید پانی کے استعمال سے تو وضو ہوسکتا ہی نہیں پلید پانی سے جنابت

ہے تو ناکام رہتا ہے۔ پاک پانی سے اگر وضو کرتا ہے تو سر کے مسح کا منکر ہے

پلیدی کی وجہ سے سر پہ ہاتھ پھیرنا پسند نہیں کرتا۔

قرآنی فیصلہ

کا مسح از روئے فرمان خداوندی وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ فرض ہے تاویل کی کوئی

بھی نہیں وضو میں ایک فرض کو بھی ترک کردیا تو وضو کالعدم ہے جیسا کہ نماز میں ایک

ترک سے نماز نماز ہی نہیں عمداً چھوڑے تو ایمان سے گیا ایسے ہی وہابی وضو میں

کے مسح کو چھوڑتا ہے بلکہ پگڑی پر کرتا ہے تو منکر قرآن کریم ہے دشمن خداوند کریم

ہے جب وضو ہی نہیں تو نماز کیسے درست ہوئی او اہلحدیث کے مدعیو کیا مصطفےٰ

علیہ وسلم نے تمہیں فرمایا ہے کہ قرآن مجید کو بھی اپنی مرضی سے بدل لیا کرو۔

الیٰ اللہ۔

عقیدہ ۳۴۴

وہابی نجاست کا نمونہ ۴۴

وہابی مذہب میں جنبی اذان پڑھ سکتا ہے۔

(۱) عرف الجادی ۲۴ } وجائز است تا ذین محدث اگرچہ با طہارت افضل است
جنبی کا اذان پڑھنا جائز ہے اگرچہ طہارت افضل ہے۔

مسلمانو! ثابت ہوا کہ وہابی اذان کہے تو دعا و کلمہ پڑھنا جائز نہیں اور وہابی ... کا جواب دینا اور درود شریف پڑھنا بھی جائز نہیں کیونکہ پلید کا جواب پاک کیسے ... سکتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان کہنے والے کی آواز سن کر شیطان ہوا چھوڑتا ہوا بھاگتا ہے لیکن وہابی چونکہ جنبی اذان کہتا ہے اس لئے وہابی ... اذان کہتا ہے تو ابلیس وہابی کی طرف ملاقات کے لئے آتا ہے جیسا کہ آگے انشاء اللہ ذکر ہوگا۔

اسی لئے اللہ تعالےٰ نے وہابی کے دل میں ڈال دیا کہ اذان کے بعد درود شریف نہ پڑھنا کیونکہ تم جنبی ہو۔

وہابی بلا وضو اذان پڑھتا ہے

(۲) فقہ محمدیہ ۹۷ } بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بے وضو اذان کہنا مکروہ نہیں۔

وہابی مذہب میں بلا وضو اذان پڑھنا جائز ہے اس لئے وہابی کی اذان کا جواب

... گا، ہے اسی واسطے وہ بلا وقت اذان پڑھتا ہے وہابی فرقہ اس پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ جنبی بھی اذان کہہ دیتا ہے سنئیے۔

(۳) فتویٰ ستاریہ ۱/۸ } سوال (۱۱۸) اگر موذن بغیر وضو اذان دے دے تو جائز ہے یا نہیں؟ (سائل عبد الغفار از بادل حسن پور)

جواب (۱۱۸) جائز ہے مگر افضل نہیں جیسا کہ کھڑے ہو کر پانی پینا جائز ہے افضل بیٹھ کر ہے۔

اذان عبادۃ اللہ ہے جو وہابی بے وضو ادا کرتا ہے۔

اہلحدیث کا دعوے کرنے والو یہ ہے تمہارے مولویوں کا مذہب اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عرض کر دیتا ہوں تاکہ مجھے یقین ہو جائے کہ تم اپنے مولویوں کے حکم کو مقدم سمجھتے ہو یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنئیے۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی نجاست ۴ کا فیصلہ

(۱) ترمذی شریف ۱/۲۸ } حدثنا علی بن حجر نا الولید بن مسلم عن معاویۃ بن یحیٰی عن الزہری عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے باوضو ہونے کے کوئی اذان نہ کہے۔

(۲) کنز العمال ۴/۱۴۸ } لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ۔
بے وضو اذان نہ کہی جاوے۔

اور اہلحدیث کہلانے والو یہ ہے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تم دکھاؤ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ بے وضو ہی اذان کہہ دیا کرو۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق

(۳) ترمذی شریف ۱/۲۸ { حدثنا یحیی بن موسیٰ نا عبد اللہ بن وهب عن یونس عن ابن شہاب قال قال ابو ھریرۃ لا ینادی بالصلوٰۃ اِلّا مُتَوَضِّیٌ : ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بغیر وضو کے اذان بھی نہ دی جائے وہابیو! اہلحدیث نام رکھا لیا اور حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آشنا نہ ہوئے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات میں مخالفت طہارۃ سے پرہیز اور نجاست کو پسند کرتے ہو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں کہ بلا وضو اذان نہ پڑھی جائے اور تم وہابی جنبی بھی پڑھ لیتے ہو بتاؤ

تمہارا اہلحدیث کہلانا محض مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے یا نہ؟ کیا اَطِیْعُوا الرسول کا یہی مطلب ہے اور وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اسی کو کہتے ہیں؟

مسلمانو وہابی فرقہ نے تو عبادۃ خداوندی کو مذاق بنا رکھا ہے ان سے بچ جاؤ۔

وہابی عقیدہ ۳۵

وہابی نجاست کا نمونہ ۵

وہابی مذہب میں سجدہ تلاوت بلا وضو جائز ہے

فتاویٰ نذیریہ ۱/۳۴۸ { پس اس حدیث سے جواز سجدہ تلاوت بے وضو نیز ثابت

قرآنی فیصلہ

رب العزۃ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا۔

اللہ کے بندے اپنے رب کے پاس رات گزارتے ہیں سجدہ کرنے والے اور قیام کرنے والے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو دربار خداوندی میں حاضر ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہابی فرقہ دربار خداوندی میں بھی پاک پیش ہونا پسند نہیں کرتا ابلیس ناپاکی کو زیادہ پسند کرتا ہے پاکیزہ بندے کے قریب نہیں جاتا اب تم سوچو کہ تمہارا مطمع نظر کیا ہے خداوند کریم تک پہنچنا ہوتا تو دربار خداوندی میں وضو با طہارۃ پیش ہوتے لیکن تم نے طہارۃ کو پسند نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرقہ وہابیہ سے اعراض فرمایا اور جواب دے دیا کہ وَمَا اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ تم نے اے وہابیو طہارۃ کو پسند نہیں کیا اس لیے تم اب میری حفاظت میں نہیں ہو تو وہابی نے عرض کیا کہ اے میرے الہ اب مجھے کس کے سپرد کیا تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ اب میں نے تم پر شیطان مسلط کر دیا ہے وہی ہر وقت تمہارے پاس رہے گا اسی لئے وہابی شیطان کو حاضر و ناظر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ عقیدہ عین قرآن کے موافق ہے یہ نہیں کہتا کہ میں نے رجس کو پسند کیا ہے طہارۃ اور طاہر چیزوں سے گریز کیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہم پر شیطان کو ہر وقت مسلط کر دیا ہے اسی لئے نماز میں بھی وہابی شیطانی حرکات کا عامل رہتا ہے کبھی داڑھی

میں ہاتھ مارتا ہے کبھی سر کھجلاتا ہے کبھی ٹانگیں کھجلاتا ہے کبھی گردن کو ہاتھ مارتا ہے
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کے بالکل مخالف
گھوڑے کی طرح ٹانگیں چوڑی رکھتا ہے رکوع و سجود میں تنگ کرتا رہتا ہے کھڑا ہو
کر پھر حد سے زیادہ چوڑی کر لیتا ہے۔ شیطان اس کو عبادۃ میں بھی آرام نہیں کرنے
سوائے مقلد حنفی کے کیونکہ وہ پاکیزگی کو پسند کرتا ہے سجدہ خداوندی کا ارادہ ہو تو
سجدہ نہیں کرتا اذان کہنی ہو تو پاک ہو کر جنبی اور بے وضو اذان کہنے کی جرأت نہیں
کرتا تو ایسے پاک لوگوں پر اللہ تعالے نے اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نگران کیا
ہے فرماتا ہے وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ یہ پاک لوگ میرے ذکر میں صبح و شام
رہتے ہیں آپ بھی ان کو اپنی نگاہ میں رکھئے ہم سنی بھی سچے ہیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کی ہم پر نگرانی ہوتی ہے یہ وہابی لوگ بھی سچے ہیں کیونکہ ان پر شیطان مسلط ہوتا ہے
اسی لئے ان کو اللہ تعالے اپنا نام بھی پاکیزگی میں نہیں کہنے دیتا ہم مسلمان حنفی مقلد
یا طہارت خانوں میں بھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہہ کر
خداوند کریم کی حفاظت میں ہوتے ہیں اور شیطان کو قریب نہیں بھٹکنے دیتے لیکن تم
وہابی فرقہ بیت الخلاء اور طہارت خانوں میں بھی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کے خلاف بسم اللہ کہہ کر شیطان کو پاس بلا لیتے ہو تاکہ برہنہ کر اپنی
چھیڑ چھاڑ سے لطف دیتا ہی رہے اذان اور سجدہ تلاوۃ میں تم بے وضو اور جنبی
ادا کر لیتے ہو کہ کہیں رحمت کا فرشتہ ہی قریب نہ آجائے شیطان اذان و سجدہ میں بھی
تمہیں نہیں چھوڑتا کیونکہ وہ بھی بے وضو اور نجس تم بھی بے وضو اور نجس تم مسجدوں میں
جاتے ہو تو نماز میں شیطان تمہارے ساتھ ہوتا ہے جب کھڑے ہو تو ٹانگوں کے درمیان

لطف پذیر ہوتا ہے اور تم بھی ایسے لطف پذیر ہو کر پہلو کی جانب سے شیطانی گزرگاہ کو بند
کرتے ہو لیکن ٹانگوں کے درمیان میں شیطان کی جائے پناہ بناتے ہو۔
طہارۃ خانوں اور بیت الخلاؤں میں بھی شیطان سے تمہاری ملاقات وہابیہ مساجد
میں بحالت نماز شیطان سے تمہاری ملاقات سر پر سینگ یعنی بوقت دوپہر اور بوقت غروب
اور حاجات میں اذان کہہ کر شیطان کو دعوت دے کر شیطانی ملاقات کرنا اور نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم کا تمہاری جماعت کو قرن شیطان کا خطاب فرمانا تمہارے فرقے کی اصلیت
کو واضح کرتا ہے۔ ہم اپنی مساجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھ کر
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ پڑھ لیتے ہیں کیونکہ جہاں حضور حاضر و ناظر ہوں ابلیس
وہاں جانے کی کیا مجال کہ ہمارے قریب بھٹکے مسلمانوں کے پاس حضور حاضر و ناظر ہیں
کیونکہ فرمان الٰہی ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ رَحْمَتَهٗ عَلٰی مَنْ يَّشَاءُ فرقہ وہابیہ کے
نزدیک ابلیس حاضر و ناظر تم بھی سچے ہمارے مسلمانوں کے پاس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
حاضر و ناظر ہم بھی سچے۔ یہ تو اپنے اپنے دھڑے کی طرفداری کی بات ہے۔

وہابی نجاست ۵ کا حل

بے وضو آدمی کے قریب سے رحمت و مغفرت کا فرشتہ دور بھاگتا ہے

فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم باوضو آدمی پر فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور
اللہ تعالے اسے مغفرت چاہتے ہیں۔

ابوداؤد ۱/۴ } حدثنا القعنبی عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن

ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ مَالَمْ یُحْدِثْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ہر ایک پر جب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے یا کھڑا نہ ہو جائے اے اللہ اس شخص کو معاف فرمادے اے اللہ اس پر رحم فرما۔

کیوں جی وہابیہ فرما اپنے وھرم کی بات کہنا کہ بے وضو کے نزدیک رحمت الٰہی کے فرشتے بھی قریب نہیں ہوتے دور چلے جاتے ہیں اور اس کے لئے دعا بھی نہیں کرتے اب تم سوچ کر تم اذان کہنے لگو یا سجدہ تلاوۃ پڑھنے لگو تو رحمت الٰہی کا فرشتہ تمہاری معافی اور رحمت کی طلب کے لئے قریب آنے کا ارادہ رکھتا ہوگا لیکن جب تمہیں بے وضو دیکھتا ہے تو فوراً دور بھاگتا ہوگا۔ یار تم نے اچھا مذہب اہلحدیث قبول کیا کہ بخشش اور رحمت کے فرشتے کو بھی تمہارا ملا بھگا دیتا ہے اب تم فیصلہ کرو کہ تم کس دھن میں لگے ہوئے ہو دنیا میں تمہارا یہ حال ہے تو قبر و حشر میں تمہارا کیا گزرے گی فافھم وتدبر۔

وہابی عقیدہ ۳۶

وہابیوں کی نجاست ۶

وہابیوں کے کنویں شرعاً پلید ہیں"

وہابیوں کے مذہب میں کتا وغیرہ کنویں میں گر جائے تو پانی پلید نہیں"

ا۔ فتوی نذیریہ $\frac{1}{200}$ } چہ فرمایند علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر سگ در چاہ افتاد چہ حکم است بینوا۔ الجواب حکم چاہ مذکور آنست کہ اگر آب ان چاہ از افتادن سگ متغیر نہ شدہ است بلکہ بر حال خود است آں چاہ طاہر است۔

سوال :۔ اس مسئلہ کے متعلق علماء دین کیا فرماتے ہیں کہ اگر کنویں میں کتا گر جائے کیا حکم ہے بیان کرو۔

جواب :۔ ایسے کنویں کا حکم یہ ہے کہ اگر کنویں میں کتا گرنے سے کنویں کے پانی کی رنگت تبدیل نہیں ہوئی بلکہ سفید ہے تو کتے گرے ہوئے والا کنواں پاک ہے۔

نوٹ :۔ مسلمانوں کو لازمی ہے کہ وہابی کنوؤں سے اجتناب کریں تاکہ ان کا بدن کپڑے اور برتن نجاست غلیظہ سے پلید نہ ہو جائیں اور نہ ہی وہابیوں کا جھوٹا پانی پیا جائے کیونکہ وہ اور پانی پینے والے ہیں۔ اس کی وضاحت فقیر نے مقیاس صلوۃ میں مدلل بیان کردی ہے۔

دیہاتوں کے جوہڑ (چھپڑ) وہابیوں کے لئے شراباً طہوراً ہے

(۲) معیار الحق مصنفہ سید نذیر حسین دہلوی وہابی ۱۲۹ } جبکہ ہو پانی بقدر قلتین تو ناپاک نہ ہوگا

وہابیوں کے نزدیک دو بڑی مشکیں پانی کتے بلے خنزیر وغیرہ گرنے سے پلید نہیں ہوتا بلکہ پانی جاری کا حکم رکھتا ہے۔ اس میں پیشاب بھی ہوتا ہے جیساکہ دیہاتوں کے چھپڑ وہابیوں کے نزدیک پیشاب پاخانہ اس کو پلید نہیں کرسکتا ملاحظہ ہو۔

(۳) معیار الحق ۱۳۲ } ف مراد پانی سے یہاں پانی قلیل ہے دو دو بڑی مشکوں سے کم اگر کثیر ہو دو دو بڑی مشکیں ہوں، حکم جاری کا رکھتا ہے اور نجس نہیں ہوتا پیشاب وغیرہ سے۔

دیہاتوں کے چھپڑ جس میں سامنے گاؤں کی ٹٹی پیشاب گندگی وغیرہ پڑتی ہے۔ وہابی اس سے غسل وضو وغیرہ کرلیتا ہے۔ جوہڑ کے پانی میں چونکہ گندگی غالب ہے مسلمانوں کو ایسے پانی سے پرہیز کرنا فرض ہے۔

وہابی کے نزدیک پانی شرط ہے پاکیزگی شرط نہیں پلیدی اس میں جتنی بھی ہو پاخانہ، پیشاب، خنزیر، کتا اور بلا مردے سب کچھ پانی میں گرنے سے پانی بھی پاک اور اس میں سب مردار کتے وغیرہ گرنے سے پاک ہو جاتے ہیں پانی کی مقدار کم از کم بڑی دو مشکیں ہوں۔

فرمان خداوندی

البقرہ ۳/۲۶۷ } وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ پاک شے میں تم پلیدی کو نہ ملاؤ۔

بتاؤ وہابیو تم نے کنویں کے پاک پانی میں حرام کو ملایا استعمال کرنے کو حلال اور پاک بنا لیا کیا یہ قرآن کریم کی ضد نہیں ہے اور تمہارا فیصلہ قرآنی فیصلے کے متضاد ہے یا نہ؟ تم نے کنویں میں خنزیر کتا بلا مرا ہوا ملا کر گلا کر حلال کہہ کر کھا پی جاتے ہو یہ کام صرف وہابی فرقہ کا ہی ہے کہ حرام شے کو حلال میں ملا کر ہضم کر جانا مسلمان کو ایسی نجاست کے قریب جانا حرام ہے لیکن وہابی ہضم کرتا ہے کہو مسلمانو! بتاؤ کتا اسلام میں پاک ہے یا پلید؟ تم ضرور جواب دو گے کہ پلید ہے حرام ہے تو جب وہابیوں کے کنویں میں گرے رنگ بو اور مزہ نہیں بدلا تو وہابی کہتا ہے کہ پاک ہے وہابی بیچارے کا دماغ و عقل کچھوے بجو اور گوہ وغیرہم نجاست چیزیں کھا کھا کر خراب ہوچکا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پانی کا رنگ، بو اور مزہ نہ بدلے وہ پاک ہے وہ صرف اکیلے پانی کی بات ہے یا اس میں کسی چیز کی ملاوٹ کا ذکر ہے وہ تو صرف اکیلے پانی کا ہی ذکر ہے کہ صرف اکیلا پانی بغیر کسی ملاوٹ کے رنگ، بو اور مزہ بدلنے سے پلید ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا رنگ بو اور مزہ بدلنا یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی اور چیز سوائے پانی کے مل چکی ہے جس سے رنگ بو مزہ بدل چکا ہے لہٰذا پلید ہے نجس عین ہے بھلا ان عقلمندوں سے کوئی ذی شعور یہ سوال کرے کہ جب پانی صرف رنگ، بو اور مزہ بدلنے سے ہی نجس ہے تو نجس عین چیز کتا بلا اور خنزیر وغیرہ کی ملاوٹ سے پاک کیسے رہ سکتا ہے تو ایسا پانی جس میں کتا بلا خنزیر وغیرہم مرجاتے تو ایسا پانی صرف فرقہ وہابیہ غیر مقلدین کے لئے ہی خصوصی پاک ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مسلمہ کے لئے تو ایسا پانی حرام ہے نجس ہے۔

وہابیو! کتا بلا خنزیر مرا ہوا پانی میں ڈال کر کیوں استعمال کرتے ہو سیدھا ...
دے دو کر کتے اور خنزیر کا گوشت بھی وہابیو کھا لیا کرو کان کو سیدھا ہاتھ لگا ...
ہاتھ سے کیوں پکڑتے ہو شاید کتے بلے خنزیر کو پانی میں گلا کر تمہیں زیادہ لطف ...
ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کے کنوئیں بھی پلید ہیں مسلمانوں کو ان سے پانی
پینا قطعاً حرام ہے۔

(نوٹ) ایک حدیث ایسی دکھا دو کہ جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہو کہ قلتین پانی میں کتا بلا خنزیر وغیرہ مر جائے تو پانی پاک ہی رہتا ہے پی لیا کرو
وضو کر لیا کرو یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر میں ایسا پانی استعمال فرمایا ہو کہ جس
کنوئیں میں کتا بلا خنزیر مرا ہوا ہو اور آپ نے اس پانی کو استعمال فرمایا ہو تو ایسے شخص کو ...

پانچ روپے نقد انعام
فقیر دے گا۔

کنوئیں کی پاکیزگی حدیث شریف سے

بخاری شریف ۲/۸۲۸ } وَقَالَ ابن عباس وَفِیْ بَعِیْرٍ تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ فَذَکّٰہٗ مِنْ حَیْثُ قَدَرْتَ عَلَیْہِ وَرَأٰی ذَالِکَ عَلِیٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَۃُ رضی اللہ عنہم۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ فتویٰ ہے کہ
جس کنوئیں سے اونٹ پانی پئیں جتنا ہو سکے اس کو پاک کیا جائے۔

اور یہ فتویٰ حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔
بتاؤ وہابیو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالےٰ عنہا کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ جس کنوئیں سے اونٹ پانی پئیں اس کو بھی پاک کیا جائے
اور حدیث شریف میں کنوؤں کے پانی کو پاک کرنے کا حکم تم کہتے ہو کہ کنوئیں سمندر میں
ان کو پاک کرنے کی ضرورت ہی نہیں عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ
المہدیین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے فافہم

وہابی مذہب میں مردہ انسان بھی حلال ہے

فتاویٰ ستاریہ ۲/۵۳، ۵۴ } سوال (۵۰۱) ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً دس بارہ سال تھی کنوئیں میں گر کر مر گئی اور مردہ حالت میں باہر نکالی گئی جس کا سر بالکل پھٹا ہوا تھا کنوئیں کی گہرائی تقریباً ۳۵ گز سے ۴۰ گز ہے اس
میں تقریباً پانی آٹھ نو فٹ موجود رہتا ہے اس کی صفائی کا حکم کس طرح ہے؟ تقریباً اس
لڑکی کی لاش کنوئیں میں دو گھنٹہ رہی۔

جواب (۵۰۱) صورۃ مسئولہ میں واضح ہو کہ پانی کا مزہ یا بو یا رنگ بدل گیا ہے
تو تمام پانی نکالا جائے ورنہ کوئی ضرورت نہیں لقولہ علیہ السلام الماء طہور
لا ینجسہ شیءٌ الا ما غلب ریحہ او طعمہ او لونہ بنجسۃ تحدث
فیہ نیز نبی علیہ السلام کا فرمان ہے اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث یعنی جبکہ
دو مٹکے پانی ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اب خواہ اس کو کوئی استعمال کرے یا نہیں کرے لیکن

شرعاً وہ ناپاک نہیں

خط میں طوالت تھی اس لئے نہیں لکھا گیا

(۵) فتویٰ ستاریہ ۴/۱۶۷ } جواب (۶۶۸) کنویں میں چوہا وغیرہ گر جائے تو کنواں ... نہ ہوگا کیونکہ آنحضور صلعم کے زمانہ میں مدینہ کے نواح میں

بیرِ بضاعہ تھا جس میں حیض کے کپڑے مردار کے گوشت ہڈیاں گرا... لوگ اس کنویں سے پانی پیتے تھے آپ کو بھی اسی سے پانی دیا جاتا تھا آپ سے اس کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا ان الماء طھور لا ینجسہ شیئٌ کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی (عبد الستار دہلوی)

شاد بنی وہابیو! اب تو مردہ انسان بھی تمہارے مذہب میں حلال طیب ثابت ہوگیا تمہارے مذہب میں چونکہ سب حلال بجز مردے خود نے تمہیں بھی مردہ خور بنا... چاہے مرغے پھوسے گوہ اور بجو جو خبیث شئی ہے وہ تمہارے مذہب نے حلال ہونے کا فتویٰ دے دیا اب تو تمہیں یار بہاریں ہیں اس بہار سے تو میرے خیال کے ... بھنگیوں اور سانسیوں کو بھی محرومی نصیب رہی ہوگی۔

"وہابی" جب حدیث میں آتا ہے۔ اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ تو ہر قسم کا بھی پانی ہو تو پاک ہے خواہ اس میں کچھ بھی گر جائے۔

"محمد عمر" فقیر تمہارے مسلم بزرگ محدث کی زبانی ان دو نو حدیثوں پر روشنی ڈالتا ہے جو تم نے اپنے مذہب کی صداقت کے لئے اور نجاست اور حرام کو حلال بنانے کے لئے استدلال بنایا ہے۔

وہابی کے اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ کا حل وہابی امام کی زبانی

نیل الاوطار ۱/۳۹ } اَنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ اَبُوْ سُفْیَانَ طَرِیْفُ بْنُ شِھَابٍ وَھُوَ ضَعِیْفٌ مَتْرُوْکٌ۔

حدیث اَنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ اس کی سند میں ابو سفیان طریف بن شہاب ضعیف ہے متروک ہے یعنی اس کی بات قابل اعتبار نہیں۔

نیل الاوطار ۱/۳۹ } اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَیْہِ رِیْحُہٗ اَوْ طَعْمُہٗ" وَفِیْ اِسْنَادِہٖ رُشْدِیْنُ بْنُ سَعْدٍ وَھُوَ مَتْرُوْکٌ

وقال الدارقطنی لَا یَثْبُتُ ھٰذَا الحدیث وقال النووی اتفق المحدثون علیٰ تَضْعِیْفِہٖ۔

حدیث اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَیْہِ رِیْحُہٗ اَوْ طَعْمُہٗ اس کی سندوں میں رشدین بن سعد متروک ہے۔

کیوں بنی وہابیو! اب تم بتاؤ کہ جس حدیث کو تم نے اپنے مذہب کا ستون بنایا ہوا ہے وہ توریت کا ڈھیلہ نکلا اس کے راوی کی بات تو قابل ترک ہے قابل عمل نہیں۔

پانی کی نجاست وہابی امام کی زبانی

نیل الاوطار ۱/۴۰ } وذھب ابن عمر و مجاھد والشافعیۃ والحنفیۃ واحمد بن حنبل واسحٰق ومن اھل البیت الھادی والمؤید باللہ وابوطالب والناصر الی اِنَّہٗ یُنَجِّسُ الْقَلِیْلَ بِمَا لَاقَاہُ مِنَ النَّجَاسَۃِ

وَاِنْ لَمْ تَتَغَيَّرْ اَوْصَافُهُ اِذْ تُسْتَعْمَلُ النَّجَاسَةُ بِاسْتِعْمَالِهِ وَقَدْ قَالَ تَعَالٰى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔

ابن عمرؓ مجاہدؒ تمام شوافع اور تمام احناف، احمد بن حنبلؒ اسحٰقؒ اہل بیت سے ہادی مؤید باللہ، ابوطالب اور ناصر اسی طرف گئے ہیں کہ تھوڑے پانی میں نجاست پڑ جائے اگرچہ اس کا رنگ بو اور مزہ نہ بدلے پلید ہے اور اللہ تعالےٰ نے بھی فرمایا ہے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور پلیدی کو چھوڑ دو۔

کیوں جی وہابیو! اب تو تمہارے شوکانی صاحب نے بھی فرما دیا کہ تھوڑے پانی میں نجاست گرنے سے گو رنگ بو اور مزہ نہ بدلے پانی پلید ہو جاتا ہے اور جب پانی کو استعمال کیا جائے تو ضروری ہے کہ وہ پلیدی اور حرام شئی بھی ساتھ ہی مستعمل ہو گی جس کنویں میں خنزیر یا کتا گرا تم نے اس پانی کو استعمال کیا ضروری ہے کہ خنزیر اور کتا بھی ساتھ ہی کھایا گیا تو ثابت ہوا کہ وہابی کتا اور خنزیر خور ہے۔ بلکہ کتے اور خنزیر کے استعمال کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اب رہی تمہاری قلتین والی حدیث اس کے متعلق تمہارے امام شوکانی سے لکھتا ہوں۔

نیل الاوطار ۱/۴۴ { وَعَنْ حَدِيْثِ الْقُلَّتَيْنِ بِاَنَّهُ مُضْطَرِبُ الْاِسْنَادِ والمتن . . . وَقِيْلَ اَنَّهُمَا مَوْضُوْعَتَانِ۔

اور قلتین والی حدیث کی سند میں اور متن بھی مضطرب ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حدیثیں دونوں ہی موضوع ہیں۔

کیوں جی وہابیو جب تمہاری دونوں موضوع اور منسوخ الرجال حدیثیں

اور کہ قرآن کریم اور صحیح احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنا صرف اس لئے کہ سنیوں کی مخالفت ہو جائے پاکیزگی رہے یا نہ عبادۃ منظور ہو یا نہ نسل درست خراب ایمان رہے یا نہ لیکن یاد رکھو ہمارا کچھ نہیں بگڑتا پلید رہو گے تو تم پلیدی کہ اگر تم پلیدی استعمال کرو گے تو تمہاری نسل خراب ہوگی ہمارا کچھ نہیں بگڑ سکتا۔ یا تمہارے مذہب کا دار و مدار اسلام میں جو حدیث موضوع، منکر، مضطرب، ضعیف، پلیدی تمہیں پسندیدہ ہے اور نجاست حقیقی کے ساتھ تو تمہیں بہت انس ہے جس رب العزۃ نے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کہ پلیدی کو چھوڑ دو، فرمایا تمہیں خداوند کریم کے اس حکم سے کہ پلیدی نجاست سے پرہیز لازم آئے وہابیوں کو وہ قبول نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے وہابیوں کی نجاست کا پورا نقشہ قرآن کریم میں کھینچ دیا ہے سنیئے

وہابی رجس کا فیصلہ قرآن کریم سے

التوبہ ۱۱/۱۶ { وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور لیکن جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے پلیدی ہی پلیدی ان کو زیادہ کرتی ہے اور کفر کی حالت میں وہ مریں گے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ بزبان خداوندی جن کے دلوں میں کفر و نفاق سرایت کر گیا ہے ان پر پلیدی ہی پلیدی ترقی کرتی ہے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو کفر کی حالت میں ہی موت آئے گی ان کو توبہ کا موقع ہی نہ ملے گا کیونکہ پلید ہیں۔

تو اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کا ظاہر و باطن پلید ہے۔ اسی لئے وہ ہر

پلید شئی کو پسند کرتے ہیں۔

وہابی عقیدہ ۳۷

وہابی نجاست

وہابی مذہب میں چوپایوں کا پیشاب پینا جائز ہے

ا۔ فتویٰ ثنائیہ ۶/۵۵۵ } سوال ؟ اونٹ کا پیشاب پینا مریض کے لئے ... میں ہے مگر بڑی مکروہ چیز ہے۔ کیسے جائز ... لوگ عورت کو نفاس کی حالت میں گائے کا پیشاب پلاتے ہیں۔ کیا باعث اعتراض نہیں ہے (سائل مذکور)

جواب! حدیث شریف میں بطور دوائی استعمال کرنا جائز آیا ہے جس کو نفرت ... نہ پیئے لیکن حلت کا اعتقاد رکھے ایسا ہی گائے بکری کے بول کے متعلق بھی آیا ہے ... ببول ما یوکل لحمہ (ایضاً)

کیوں جی وہابیو تم تو پکے ہندو ثابت ہوئے فرق صرف اتنا ہے کہ ہندو گائے کا پیشاب بغیر فتوے کے پی لیتے ہیں تم اپنے ملاؤں سے حلت کا فتویٰ لے کر پیتے ... ایک فتوی میں تو تم ہندوؤں کے برہمن ثابت ہوئے کیونکہ وہ بوقت ضرورت صرف ... خاص عورت کو پلاتے ہیں لیکن تمہارا فتویٰ عام ہو گیا کہ گائے بکری یا جس کا گوشت کھانا حلال ہے اس کا پیشاب پینا بھی تمہارے مذہب میں جائز ہوا تمہارے مذہب میں تو گوہ، کچھوا اور بجو وغیرہم حلال ہیں تو تمہارے نزدیک ان کا پیشاب پینا بھی وہابیوں کے لئے سنت ثابت ہوگا جب تمہارے مذہب میں جن کا پیشاب پینا حلال ہوا تو ان کا

... بھی ضرور حلال ثابت ہوا یا تمہارا مذہب تو ہندو، سکھ، عیسائی اور سیاہ فیدوں سے ... بدترین ثابت ہوا۔

"قرآنی رو سے غیر مقلد وہابی مسلمانوں کی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا"

التوبۃ ۱۱/۱۳ } لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ... اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ اس مسجد میں قیام فرمانے کے زیادہ حقدار ہیں جس کی بنیاد ابتدا سے ہی تقوے پر ہو اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے پاک رہنے والوں کو دوست بنا لیا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص کتے بلے، خنزیر، مٹی کا پانی پینے، غسل کرنے، کپڑے دھونے منی اور برتن صاف کرنے کے لئے استعمال میں لائے بجو، کچھوے، گوہ اور ہندو چمار وغیرہ کی مٹھائی خوراک پسند کرے ایسا شخص مسلمانوں کی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ مساجد اللہ پاک لوگوں کے لئے رب العزۃ نے تعمیر فرمائی ہیں لہٰذا وہابی کا داخلہ بھی آیۃ مذکورہ بالا کی بنا پر مسلمانوں کی مساجد میں ممنوع ہے۔ اور مسلمانوں کو وہابیوں کی مساجد میں داخلہ حرام ہے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ۔ اے مسلمانو تم پلیدی سے بچو۔

وہابی عقیدہ ۳۵

وہابی نجاست ۸

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک گوہ حلال پاک ہے

تفسیر ثنائی ضمیمہ (د) ۴۲۶ } ضب یعنی گوہ حلال ہے۔

وہابی گوہ کا فیصلہ حدیث مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے

گوہ کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

(۱) ابو داؤد ۲/۱۷۴ مشکوۃ شریف ۳۶۱ } حدثنا محمد بن عوف الطائی ان الحکم بن نافع حدثهم قال نا ابن عیاش عن ضمضم بن زرعة عن شریح بن عبید عن ابی راشد الحبرانی عن عبد الرحمن بن شبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحم الضب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

(۲) ابن عساکر ۵/۱۱۵ } رواہ ابن عدی واخرج عن عائشة انها قالت نهى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضب۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

وہابیو! آمنا

کہ یا اللہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمادیا ہے اب ہم گوہ نہیں کھائیں گے۔ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ۔

(۳) مسند الدارمی ۲۵۷ نسائی شریف ۲/۱۹۸ } اخبرنا سهل بن حماد ثنا شعبة ثنا الحکم قال سمعت زید بن وهب یحدث عن البراء بن عازب عن ثابت بن ودیعة قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بضب فقال امة مسخت واللہ اعلم۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کھانے کے لئے پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ پہلی امتوں سے ایک مسخ شدہ امت ہے۔

(۴) ابن ماجہ ۲۴۰ } حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا یحیی ابن واضح عن ابن اسحق عن عبد الکریم بن ابی المخارق عن حبان بن جزء عن خزیمة بن جزء قال قلت یا رسول اللہ ما تقول فی الضبع قال ومن یاکل الضب۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گوہ کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے فرمایا گوہ کو کون کھاتا ہے۔

وہابی "نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو کھایا نہیں اور منع بھی نہیں فرمایا۔

محمد عمر" جی تم پوری حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں پڑھتے آ...
پوری حدیث سناتا ہے۔

(۵) مسند امام احمد بن حنبل ۶/۱۰۵ } حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا ابو سعید
ثنا حماد بن سلمۃ عن حماد عن ابراھیم

الاسود عن عائشۃ قال اُتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضب
یَأْکُلْہُ وَلَمْ یَنْہَ عَنْہُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُطْعِمُہُ الْمَسَا...
قَالَ لَا تُطْعِمُوْھُمْ مِمَّا لَا تَاْکُلُوْنَ ○

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم کے سامنے گوہ پیش کی گئی تو آپ نے اس کو کھایا نہیں اور نہ ہی منع فرمایا
میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم یہ گوہ مساکین کو نہ کھلا
دیں آپ نے فرمایا ان کو بھی نہ کھلاؤ جو تم نہیں کھاتے۔

(۶) کنز العمال ۷/۱۴ } کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَّاْکُلَ الضَّبَّ (خد عن عائشۃ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
گوہ کے کھانے کو ہمیشہ بُرا سمجھتے ہے۔ فقیر نے یہ چند حدیثیں گوہ کی حرمت کے متعلق ...
اب اگر تمہارا مذہب واقعی اہلحدیث ہے تو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتماد کر...
گوہ کھانا حرام سمجھو اور گوہ کھانا ترک کر دو اگر فرقہ بندی مقصود ہے تو بے شک لا الٰہ الا ...
مولوی رسول پڑھتے رہو۔ اور گوہ کھالو۔

وہابی عقیدہ ۳۹

وہابی نجاست ۹

وہابیہ کے نزدیک کچھوا کوکرا گھونگا کھانا جائز ہے

فتاویٰ ثنائیہ ۲/۵۵ ، ۵۹۸ } (س) کچھوا کوکرا اور گھونگا حرام ہیں یا حلال ؟ از ...
قرآن وحدیث جواب ہو (امیر میاں مظفر پور)

(ج) قرآن وحدیث میں جو چیزیں حرام ہیں ان میں یہ تینوں نہیں اور حدیث شریف
میں آیا ہے خدا نے جن سے سکوت کیا ہے تم ان سے سوال نہ کیا کرو
ان تینوں سے شرع شریف نے بند نہیں کیا لہٰذا حلال ہیں۔

تفسیر ستاری
تفسیر (د) ۴۲۶ } کچھوا حلال ہے۔

سبحان اللہ وہابی فرقہ جو موحد اور اہلحدیث کہلاتا ہے اور دنیا کی نجس شئی کو اپنی
لذیذ خوراک بتاتا ہے۔
کیوں جی وہابیو! دیکھا اسی لئے اللہ تعالےٰ نے تمہیں غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی
طرف سے قرآن پڑھا ہوا کھانا پاک گوشت پاک کھیر پلید گوہ بجو اور کچھوے کھانے
والوں اور مرے ہوئے کتے کے گلے سڑے گوشت کا عرق پانی پینے والوں کے پلید
اندر کیسے جانے دے۔
ثابت ہوا غیر مقلدین وہابیوں کے کنویں پلید ہیں مسلمانوں کو استعمال
کرنا حرام ہے۔ اس کی تفصیل مقیاس مناظرہ میں حصہ اول میں ملاحظہ ہو۔

وہابی عقیدہ ۴۰

وہابی نجاست ۱۰

عرف الجادی ۱۰ } گوشت اسپ حلال است گھوڑے کا گوشت حلال ہے

کیوں بھئی وہابیو! اب بتاؤ کہ بجو، گوہ، کچھوے، گھوڑے اور کوے میں
تم نے لطف اٹھایا کسی وقت گیارھویں شریف کا حلوہ بھی کھا کر دیکھو اور بتاؤ
کہ لطف کس کا زیادہ ہے مگر جس پیٹ میں کچھوے، کوے، گھوڑے، گدھے
اور کتے بلے اور خنزیر کا گلا سڑا پانی ہو اس کے اندر رب کریم حلوا جس میں پاک گھی
سوجی اور پاک ہی پانی سے پاک مسلمان کے پاک ہاتھوں نے تیار کیا ہو، کیسے داخل
ہونے دیتا ہے حکیم اور ڈاکٹر بیمار آنتوں والے مریض پر صحیح گوشت اور حلوہ وغیرہ
کو حرام کر دیتا ہے کیونکہ مرض بڑھنے کا خطرہ ہوتا ہے ایسے اللہ تعالیٰ نے ان پر گیارھویں
شریف، میلاد شریف اور شب براۃ کا حلوہ حرام بنا دیا ہے تاکہ ان کے پلید پیٹ
میں پاک شی نہ جائے اور کہیں یہ تندرست نہ ہو جائیں کیونکہ اس کا مقصد دشمن خدا
دشمن رسالت و اولیاء اللہ کو فزادھم اللہ مرضا میں ترقی دینا ہے۔ ناظم

وہابی عقیدہ ۴۱

وہابی نجاست ۱۱

وہابیہ کے نزدیک بجو کھانا جائز ہے

عرف الجادی ۲۳۵ } و ابن ابی عمار گفتہ جابر را گفتم گفتار یعنی بجو صید است بجو شکار

وہابیو! اب فقیر تم سے سوال کرتا ہے کہ بجو ایسا نجس جانور ہے جو مردے کھاتا ہے
کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کھایا یا بجو کھانے کا حکم دیا کسی صحابی نے تابعی، تبع
تابعی یا ائمہ مجتہدین سے کسی نے کھایا ہو یا حکم دیا ہو اگر دکھا دو تو فقیر تمہیں مبلغات
پانچ روپے نقد انعام دے گا۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت
للکافرین۔

فتاویٰ ستاریہ ۲/۲۱ } سوال (۲۷۷) ایک شخص بنام منشی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کے متعلق فرمایا ہے کہ بجو حلال ہے
اور جو شخص بجو کا کھانا حلال نہ جانے وہ منافق بے دین ہے اس کی امامت ہرگز جائز نہیں
اور دوسرا شخص بنام محمد کہتا ہے کہ بجو کا کھانا حلال نہیں ہاں شکار جائز ہے اور بجو کے
کھانے کو حلال نہ جاننے والے کو منافق و بے دین کہنا جائز نہیں بلکہ تشدد ہے دونوں میں سے کس کا قول
صحیح ہے (رسائل حاجی محمد صاحب بہاولپوری)

جواب (۲۷۷) منشی کا قول صحیح اور موافق حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے
بجو کو طبعاً مکروہ ممنوع ہے مگر شرعاً ممنوع نہیں۔

وہابی بجو کا حل قرآن کریم سے

(۱) المائدہ ۶/۷ } افحکم الجاہلیۃ یبغون ومن احسن من اللہ حکما
لقوم یوقنون۔

کیا جاہلیۃ کا فیصلہ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے زیادہ بہتر ین فیصلہ کرنے والا

اور کون ہے یقین کرنے والوں کے لئے تو اللہ تعالےٰ ہی سب سے اچھا ہے

(۲) المائدہ ۷/۱۳ } قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خبیث اور پاک دو نو یکساں نہیں ہو سکتے گو خبث کی زیادتی تمہیں اچھی معلوم ہو اے عقل مندو اللہ تعالےٰ سے ڈرو تاکہ تم عذاب الٰہی سے بچ سکو۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ خبیث چیز خبیث چیزوں کے استعمال کرنے والے ترقی بھی کر جائیں تو تعجب نہ کرنا اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے مسلمانو اگر عقلمند ہو تو متقی بن جاؤ اور خبیث اشیاء اور خبیث آدمیوں سے بچ جاؤ تو تمہاری نجات ہو گی اللہ رب العزت نے یہ ایسے لوگوں کے لئے حکم جاری فرمایا کہ جو خبیثا سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے بنیادی وقار پر متعجب ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ خبیث اور پاک یکساں نہیں ہو سکتے جس کھانے پر قرآن کریم پڑھا جائے وہ پاک کھانا اور بجو گیدڑ کتا، خنزیر اور مردہ کبھی یکساں نہیں ہو سکتے۔ مسلمان چونکہ پاک ہے اس لئے مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے پلید چیزوں اور پلیدی کھانے والوں سے اجتناب کا حکم جاری فرمایا۔

اللہ تعالےٰ کے نزدیک رجس کو پسند کرنے والے عقل سے بھی کورے ہیں،

(۳) یونس ۱۰/۱۱ } وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ۔

اللہ تعالےٰ کی اجازت کے بغیر کوئی آدمی ایمان نہیں لا سکتا اور بے عقل لوگوں کو

اللہ تعالےٰ نے پلیدی تیار کرتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رجس چیزیں بے عقل لوگ کھاتے ہیں اور بے عقل اللہ رب العزت کے نزدیک کافر ہے۔ اب تم سوچ کر تم کون ہو۔

رجس چیزوں کو استعمال کرنیوالوں سے مسلمانوں کو اجتناب کا حکم خداوندی،

(۴) التوبۃ ۱۱/۱۲ } فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝

منافقین اور کفار سے اے مسلمانو تم بائیکاٹ کرو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

وہابی فرقے کے اعمال چونکہ عند اللہ برے ہیں نیکی نہیں ہے عقیدہ بھی توحید و رسالت کے خلاف اعمال سیۂ ہیں اور حرام چیزیں کھاتے اور استعمال کرنے میں چوڑے اور دوسروں سے بڑھ چکے ہیں لہٰذا اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ فرقہ رجس ہے اور اللہ تعالےٰ کے اس قانون کے رو سے مسلمانوں کو وہابیوں سے بائیکاٹ کا حکم نافذ فرمایا کیونکہ فرقہ وہابیہ عند اللہ جہنمی ہے اور جو شخص ان سے میل ملاقات کسی قسم کا بھی کرے گا وہ بھی انہی کے ساتھ جہنم میں جائیگا کیونکہ جہنم میں ناپاک لوگوں کو پہنچایا جائیگا اور نہ ہی وہاں پاکیزگی اور جنت میں نہ رجس ہے اور نہ ہی نجس منی استعمال کرنے والوں کو بجو، گوہ، کچھوا کھانے والوں کو جنت میں گنجائش ہو گی بتاؤ وہابیو جنت میں نہ انسان کی منی ہو گی نہ جنتی عورتوں کو حیض و نفاس آئیگا معلوم ہوا کہ یہ سب پلید چیزیں ہیں اسی لئے جنت ان سے پاک ہے اور جو لوگ منی سے لبریز ہیں حیض و نفاس اور مردود ہیں

گندگی کے کنڈوں کا پانی پیتے ہیں ۔ لوگ پلیدی کی بنا پر جنت سے محروم ہی رہیں گے

وہابی عمل نمبر۴۲

وہابی نجاست نمبر۱۲

وہابی مذہب میں ہندوؤں کے گھر کی خوراک حلال پاک ہے

فتاوی رشیدیہ ۱/۸۱ } سوال (۱۲۶) اہل ہنود کی بنی ہوئی مٹھائی اور روٹی کھانا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب (۱۲۶) اہل ہنود وغیرہ کفار کی تیار کردہ شیئی صرف کافر ہونے کی وجہ سے حرام نہیں ہوئی تاوقتیکہ اس پر غیر اللہ کا نام نہ آئے لہٰذا جائز و درست ہے۔

ہندو کے گھر کی شیئی کا خدائی فیصلہ

(۱) التوبۃ ۱۰/۴ } یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ ۔
اے ایمان والو اور کوئی بات نہیں مشرکین نجس ہیں۔

اللہ جل شانہٗ نے اس آیۂ کریمہ میں ایمان والوں کو خطاب فرمایا کہ تمہارے لئے مشرکین بت پرست سورج پرست درخت پرست پلید ہیں اب وہابی ان کے گھر کی ہوئی چیز حلال سمجھتے ہیں شاید یہ یا ایہا الذین امنوا کے خطاب خداوندی میں شامل نہیں

(۲) المائدہ ۶/۹ } یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَاءَ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۰

اے ایمان والو جو تمہارے دین کو پہلے اہل کتاب سے مذاق سمجھتے ہیں۔ ان کو اور منکرین کفار کو دوست نہ بناؤ اگر ایماندار ہو تو اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔

کیوں جی وہابیو! دیکھا جنس کو ہمجنس مل گیا تو فوراً وہابی نے ہندو کے گھر کی مٹھائی روٹی وغیرہ الحمدللہ کہہ کر درست کر دی لیکن گیارھویں والے ولی اللہ اور بارھویں والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صدقہ اور جس کھانے پر قرآن پڑھا جاتے وہ چونکہ وہابی کے ہم جنسوں کی شیئی نہیں ہے وہابی کے لئے حرام ہے۔

(۳) ال عمران ۳/۳ } لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ ۰

ایمان والے کافروں سے میل جول نہ بنائیں سوائے ایمان والوں کے اور جو شخص یہ کام کرے گا اللہ تعالےٰ کی طرف سے وہ بد مذہب ہے۔

کیوں جی وہابیو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ بت پرست کافروں سے برتاؤ نہ کرو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں سے برتاؤ رکھو اور جس نے کفار سے برتاؤ رکھا اور ایمان والوں سے انقطاع کیا وہ خداوند کریم کے نزدیک بد مذہب ہے اب تم سوچ کر تم کون ہو؟

مشرکین کی خوردنی چیزیں استعمال کرنے والوں سے مسلمانوں بچ جاؤ

(۴) التوبہ ۱۱/۱۲ } فَاَعْرِضُوْا عَنْھُمْ اِنَّھُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۰

اے مسلمانو کفار و منافقین سے بائیکاٹ کرو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا

جہنم ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے نزدیک چونکہ دین صرف اسلام ہی ہے اور اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے جیسا کہ فرمایا۔

آل عمران ۳/۷ { وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دوست ہے۔

منافق کافر اللہ تعالیٰ کو پسند ہی نہیں اسی لئے کافر سے اللہ تعالیٰ متنفر ہے لہٰذا کافر کے ساتھ تعلق رکھنے والے سے بھی رب العزت کو نفرت ہے اور ایماندار ہر بُرائی اور بُری چیز سے پرہیز کرتا ہے اور ایسے ایماندار کا لقب اللہ تعالیٰ نے متقی رکھا ہے جیسا کہ

آل عمران ۳/۸ { فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔
یقیناً اللہ تعالیٰ متقین کو دوست بناتا ہے۔

لہٰذا اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ بُرائی سے بچنے والا ہر جس شئی سے پرہیز کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور یہ یقینی امر ہے کہ جس شخص کو جس چیزوں سے پرہیز نہیں وہ خداوند کریم کا دشمن ہے۔

وہابیو اللہ جب فرماتا ہے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دوست بناتا ہے محبت کرتا ہے سارے قرآن کریم میں یہ کہیں مذکور نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ اللہ تعالیٰ کفار و بت پرستوں کو دوست رکھتا ہے یا محبت کرتا ہے لیکن تم وہابی ایسے ہو کہ اولیاء اللہ اور انبیاء اللہ کو بُرا سمجھتے ہو ان کی گستاخی اور توہین کرتے ہو جس کھانے پر قرآن حکیم پڑھا جائے تم اس کو حرام سمجھتے ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کی تعریف کی جائے ان کے شان کی مجلس قائم کی جائے ان کے میلاد شریف کا ذکر پاک کیا جائے تم اس کو حرام کہتے ہو ہندوؤں کے گھر کی روٹی مٹھائیاں حلال کہتے ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہابی مذہب جو شہر حران بت پرستوں کا مرکز رہا ہے اور وہابیہ کا مرکز بھی حران ہے کیونکہ وہابیت کے تمام مابہ النزاعی مسائل کا موجد بھی ابن تیمیہ حرانی ہی ہے۔ تو داناؤں نے سچ فرمایا ہے کند ہم جنس باہم جنس پرواز تم اپنے ہم جنسوں کی حق پر کر دیتے ہو بات سچی ہو یا جھوٹی۔ کیونکہ کافر کی غذا کا اثر ہے۔

احناف کا فتویٰ ہندو کی شئی کے متعلق

کتاب المبسوط للسرخسی ۱/۹۷ { وَقَدْ رُوِيَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشُّرْبِ فِي اَوَانِي الْمَجُوْسِ

فَقَالَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ اشْرَبُوْا فِيْهَا وَاِنَّمَا اَمَرَ بِهِ لِاَنَّ ذَبَائِحَهُمْ كَالْمَيْتَةِ وَاَوَانِيْهِمْ -

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آتش پرستوں کے برتنوں میں پینے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر تمہیں اس کے سوا کوئی اور برتن نہ ملے تو اس کو دھو کر استعمال کر و پھر اس میں پیو اور یہ اس لئے حکم کیا گیا ہے کہ ان کا ذبیحہ اور ان کے برتن مردار کی طرح ہیں۔

کیوں جی وہابیو تمہیں تمہارے نجدی کی قسم ذرا انصاف سے بتانا کہ جن کو تم بدعتی اور مشرک کہتے ہو وہ عبادت میں سب سے بالاتر اتقا رہیں تم سے کہیں زیادہ کافر کے

برتن استعمال کرنے کو حرام کہیں لیکن تم کفار کے گھر کی پکی ہوئی چیز حلال طیب کہتے ہو اور اپنے آپ کو پکے موحد اور اہلحدیث کہلاتے ہو کیا یہ کاغذ کے پھولوں کی مثال تم پر صحیح چسپاں نہیں؟ دوزخ کی آگ سے ڈرو۔

وہابی فرقے کو نجس چیزوں سے انس و محبت ہے اور احناف کو پاکیزہ چیزیں محبوب ہیں اب تم سوچ کر کونسا فرقہ اسلام میں بہترین ہے۔

مذکورہ بالا وہابی فرقہ کے معمولات عامہ سے مسلمانوں کو ثابت ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ کے کنویں کا بلّے وغیرہ گرنے سے ہر وقت پلید رہتے ہیں منی سے کپڑے بدن اور تمام اشیاء مستعملہ پلید اور حقیقتہً وہابیہ بغض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پلید تو یہی رب العزۃ کی طرف سے عتاب خاص ہے اور فضل خداوندی سے محرومی کی دلیل ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

النور $\frac{18}{3}$ } وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور اگر تم پر اللہ تعالےٰ کا فضل اور رحمت نہ ہو تو تم سے کبھی کوئی بھی پاک نہ ہو لیکن اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں رب العزۃ نے واضح فرما دیا کہ جس پر اللہ تعالےٰ کا فضل اور رحمت ہو وہ پاکیزہ ہو سکتا ہے جو پاکیزگی سے اجتناب کرتا ہے نجاست کو پسند کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت سے محروم ہے۔

مسلمانوں کی پسندیدہ چیزیں وہابیوں کی زبانی

وہابی مسلمانوں کے گھپڑے کو ترستا ہے

فتوی ستاریہ $\frac{2}{125}$ } فاتحہ خوانی کے لئے علاوہ مٹھائی، کھیر اور وہ شئی جس میں شکر پڑی ہوئی ہو کیونکہ مومن میٹھے ہیں اور میٹھی چیزوں کو پسند کرتے ہیں اسی طرح گوشت پر فاتحہ دیا ہے اور میٹھے نئے پھل اور شہد شربت، دودھ، پلاؤ، زردہ غرض کہ جتنی اچھی اور لذیذ چیزیں ہیں سب پر فاتحہ درست ہے لیکن یہ چیزیں سب سے بہتر ہیں۔

ناظرین دیکھا آپ نے فاتحہ خوانی میں یہ گھپڑے اڑائے جاتے ہیں بھلا جب پلاؤ اور زردہ دودھ اور پھل کمانے کو ملے تو پھر کون بدعت کو چھوڑے قیامت کو دیکھا جائیگا جو کچھ ہوگا۔ بنا فاسد کی فاسد پر ہوتی ہے جب حقیقۃً کذا یہ فاتحہ خوانی ہی ثابت نہیں تو اشیاء مذکورہ کا تقرر و تعین کہاں سے ثابت ہو گیا سب ڈھکوسلے بازی اور من سازی کی باتیں ہیں فاتحہ خوانی کیا ہے تن پروری کی ایک خاص مشین ہے۔

فتوی ستاریہ $\frac{2}{124}$ } ہم اہلحدیث ایصال ثواب کے قائل و عامل ہیں مُردوں کی طرف سے اپنی وسعت کے مطابق بغیر قیود و شروط مخترعہ کے بغیر تعین وقت یوم کے بغیر کسی مخصوص شئی کے تقرر کے دیا دیتے لیتے ہیں۔ مُردوں کی طرف سے اگر زندے کچھ خرچ کریں تو برابر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۴۳

وہابی نجاست ۱۳

وہابی خوراک اور لطف

(۱) عرف الجادی ۱۳۰ } اِرْضَاعُ کبیر بنا بر تجویز نظر جائز است
غیر عورت کا دودھ بڑے آدمی کو پلانا جائز ہے
تاکہ اس کے پیٹ وغیرہ کو دیکھ سکے۔

روضۃ الندیہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی ۲۳۶ } وَيَجُوْزُ اِرْضَاعُ الْكَبِيْرِ وَلَوْ كَانَ ذَا الْحِيَةِ لِتَجْوِيْزِ النَّظَرِ۔
اور غیر عورت کا بڑے آدمی کو دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہو تاکہ اس مرد کو اس عورت کا دیکھنا جائز ہو جائے۔

(۲) نزول الابرار ۲/۷۷ } وَيَجُوْزُ اِرْضَاعُ الْكَبِيْرِ وَلَوْ كَانَ ذَا الْحِيَةِ لِتَجْوِيْزِ النَّظَرِ خلافا للجمهور۔
اور بڑے آدمی کو غیر عورت کا دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہو تاکہ اس عورت کو دیکھنا جائز ہو جائے جمہور محدثین اس کے مخالف ہیں۔

(۳) النہج المقبول من شرائع الرسول نور الحسن بن صدیق الحسن ۶۱ } وجائز است ارضاع کلاں سال اگرچہ ریش بروت داشتہ باشد از برائے تجویز نظر۔

بڑے آدمی کو عورت کا دودھ پلانا جائز ہے گو منہ پہ داڑھی رکھتا ہو۔

کیوں جی وہابیو! یار مذہب تو تمہارا ہے عجیب عجیب لطف اٹھاتے ہو۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ بھلا داڑھی والا آدمی جب کسی غیر جوان عورت کا پستان منہ میں ڈالے گا تو دونوں کی شہوت اٹھے گی یا نہیں؟ کیونکہ عورت کے پستان اور پیٹ ننگے ہوں گے تو منہ میں ڈالے گا جوان عورت کو تو مرد ہاتھ لگائے دونو شہوت سے بے قابو ہو جاتے ہیں چہ جائیکہ جوان عورت کے پیٹ اور پستان ننگے کرکے غیر جوان مرد اپنے منہ میں ڈال کر پستانوں کا دودھ پیئے جوان عورت کے ننگے بدن کو جوان مرد کا ہاتھ بھی ضرور لگے گا یہ ممکن ہی نہیں کہ بغیر ہاتھ لگائے پستان منہ میں ڈالے پھر ایک ہاتھ اور لمبی داڑھی جب جوان عورت کے پیٹ پہ دودھ پینے سے حرکت میں آئے گی تو اس کی پیمائش کہاں تک ہوگی وہاں داڑھی والے کی داڑھی زیر ناف ہوتی ہے تو عورت کے پستانوں سے پیمائش کی جائے تو تم سوچ لو کر عین صراط مستقیم پہ ہوتی ہوئی کہاں پہنچی تو وہابی صاحب نے تگنا لطف اٹھایا اور یہ تو مزے کا مقدمۃ الجیش ہے اور بیوی کا خاوند بھی ملا جی پہ اعتراض نہیں کرسکتا کہ کیا کر رہے ہو کیونکہ مقامات تو داڑھی سے ڈھک چکے ہیں اور اگر کوئی متقدی غیرت کا مارا بول بھی اٹھے کہ ملاں جی کیا کر رہے ہے تو ملا جی فوراً جواب دیں گے کہ کیا تم اہلحدیث نہیں میں حدیث پہ عمل کر رہا ہوں اور دودھ پینے کی میعاد بھی مقرر نہیں کہ کتنی دیر پیئے اور دن میں کتنی بار پیئے۔

کیوں جی اہلحدیث دوستو! بتاؤ اللہ تعالیٰ نے غیر کے گھر میں داخل ہونے کی ممانعت فرمائے۔ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا بغیر اجازت

کہ تم کسی کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے اور وہابی صاحب غیر عورت کا دودھ پینے
کے جواز پر فتوی دیتے ہیں اور پھر یہ بھی قید نہیں کہ خاوند کی اجازت سے دودھ پینا
ہے۔ ورنہ نہیں اللہ تعالے نے تو آنے والے کے لئے یہ قید بھی لگائی ہے کہ وَاِنْ
قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ کہ
مرد گھر میں نہیں ہے تو تم بغیر ناراضگی کے واپس چلے جاؤ لیکن وہابی صاحب فرماتے
ہیں کہ اگر دودھ پینے کے لئے جاؤ تو جائز ہے اجازت کی کوئی قید نہیں فقیر حیران تھا
کہ وہابی اتنی لمبی داڑھی کیوں رکھتے ہیں لیکن جب ان کا یہ مسئلہ دیکھا تو فلسفہ سمجھ میں آگیا
اور ان کی عورتوں کا زیادہ مساجد میں جانا اور ان کے ملاؤں کے پاس جانے کا فلسفہ
سمجھ میں نہیں آتا تھا جب سے یہ مسئلہ دیکھا تو تسلی ہو گئی کہ یہ تو چک پھیر کی کوشش
وہابی کی لمبی داڑھی والی سنت دو دو کاج بنا گئی پردے کا پردہ اور سنت کی سنت
حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بِالْعَیْنِ زِنَاءٌ غیر عورت کو دیکھنے
سے بھی زنا ہے لیکن وہابی مقام شہوۃ کو منہ میں ڈال لے تو سنت سمجھتا ہے یہ ہے
کل اہلحدیث کا مذہب۔

چونکہ وہابی بیوی کو دودھ پینے اور پلانے کا لطف مجبور کرتا ہے اگر وہابی اور وہابیہ
کو وہ لطف یاد آجائے تو وہابی نے فتوی دے دیا کہ جب اپنی بیوی کے علاوہ غیر
عورت کا دودھ پی سکتا ہے تو اپنی کا بھی پی لے تو مضائقہ نہیں دیکھئے

وہابی عقیدہ ۴۴۴

وہابی نجاست ۱۴

وہابی مذہب میں مرد اپنی بیوی کا دودھ پی سکتا ہے

فتوی نذیریہ ۲/۳۹۶ از سید نذیر حسین صاحب دہلوی وہابی

سوال: ایک شخص زوجہ اپنی سے ہم خلوت تھا اور طلیان شہوت بوقت مجامعت کے زوجہ اپنی سے مساس کرتے ہوئے پستان منہ میں لے گیا اور زوجہ اس کی طفل یکسالہ کو دودھ پلاتی تھی اس شخص کے حلق کے اندر ایک بار یا دو بار دودھ چلا گیا آیا وہ شخص زوجہ اپنی کا فرزند رضاعی ہو گیا یا کہ شوہر رہا اور اس فعل کے باعث سے زوجہ اس کے نکاح میں داخل رہی یا کہ نہ رہی۔ سوال دیگر یہ کہ مدت رضاعت کی آیا خورد سالی میں ہے یا کہ جوانی میں رہیگی اور عورت کا دودھ اگر کسی زخم میں یا ذکر کے سوراخ میں یا کان میں بحبت کہنے طبیب کے ڈالا جائے تو اس کا کیا حکم ہے بینوا وتوجروا۔

الجواب:۔ وہ شخص اپنی زوجہ کے دودھ پینے کی وجہ سے اپنی زوجہ کا فرزند رضاعی نہیں ہو گیا بلکہ وہ علٰی حالہٖ شوہر رہا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح میں داخل رہی اس وجہ سے کہ مدت رضاعت میں دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور بعد مدت کے ثابت نہیں ہوتی اور مدت رضاعت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ڈھائی برس ہے صاحبین اور علماء جمہور کے نزدیک دو برس ہے اور کسی زخم یا سوراخ ذکر یا کان میں عورت کا دودھ ڈالنے سے حرمت رضاعت

ثابت نہیں ہوتی واللہ اعلم بالصواب حررہ السید شریف حسین عفی عنہ

وسید محمد نذیر حسین ۔

کیوں جی ! اب تو وہابی مذہب کا پول نکل آیا کہ جب آدمی اپنی بیوی کا دودھ پی لے تو بیوی حرام نہیں اور اس کی صحبت میں فرق نہیں آتا تو غیر عورت جوان کا اگر دودھ پی لے تو کونسی حرمت آجائیگی اپنی عورت کا بھی دودھ اس نے اسی لئے پیا کہ اس کو وہ لطف غیر عورت کے دودھ پینے سے آتا تھا وہ نہ آیا اب تم سوچو کہ وہابی مذہب کیا ہے جس پر عمل کرکے صراط مستقیم پر داڑھی زن ہے ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

وہابی نماز بھی لطف کے لئے پڑھتا ہے ۔ ایک وہابی نظر کے جائز بنانے کے لئے داڑھی والے کو دودھ پینے کا جواز لکھ دیا دوسرے وہابی نے اپنی بیوی کے دودھ سے غیر عورت کا لطف اُٹھانے کا فتویٰ دے دیا ۔

فتاویٰ ثنائیہ $\frac{۲}{۱۲۴}$ } س : ایک شخص نے اپنی بیوی کے سینہ کا پیار جوش محبت میں کیا ابھی اس کے اولاد نہیں ہوئی اور نہ دودھ آتا ہے اور اس نے اس کی چھاتی کو بھی منہ سے چوسا جس سے عورت جوش شہوت سے بیتاب ہو گئی اور مرد اس سے واصل ہو گیا تو کیا یہ درست ہو سکتا ہے عورت کا نکاح فسخ تو نہیں ہوا اور کیا مرد عورت کا رشتہ قائم رہیگا ؟

ج ۔ صورت مسؤلہ میں نکاح فسخ نہ ہوگا اللہ اعلم (اہلحدیث امرتسر ۱۳ جمادی ۲۰ ...)

خدائی فیصلہ

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ ۔ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں

ثابت ہوا کہ دودھ پلانا ماں کا فعل ہے اور دودھ پینے والا از روئے قرآن کریم بچہ ہے

انساء $\frac{۴}{۴}$ } وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ
اور تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں ۔

اب فیصلہ تم پر ہے کہ بچہ تو ماں کا دودھ پی سکتا ہے قرآن کریم سے ثابت ہو گیا کیونکہ بچہ شہوت انسانی سے مبرا ہے اور داڑھی والا مجسمہ شہوت کا پتلا ہے جو جوان عورت کو مس کرنے سے ہی تیزی میں گرم ہو جاتا ہے اور جو شخص دودھ پیتے پیتے وقت صرف کرے گا تو شہوت کی کتنی پاور بڑھ جائیگی اور جانبین کہاں تک متحرک ہو جائیں گے ؟

انساء $\frac{۴}{۱}$ } وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔
خبیث کو طیب سے نہ تبدیل کرو ۔

غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے کو حرام کہنے والو دیکھا میرے اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیسی کیسی خوراکیں عطا فرمائیں ۔ اور خداوندی حلال کو تمہارے حرام کرنے سے تمہیں کیا کیا سزائیں ملیں اور کیسی کیسی حرام چیزیں تمہارے نصیب ہوئیں یہ تمہارے پاک چیزوں کو حرام کرنے کا نتیجہ ہے ۔

وہابی عقیدہ ۴۵

وہابی نجاست ۱۵

وہابیوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر حرام کھانے کا بہتان لگایا

وہابی مذہب میں چوری کا مال حلال ہے

عرف الجادی ۱۰ واکل شیی ماکول مجسوب از ارض کفار حرام نیست

آنحضرت صلعم پنیر را کہ از بلاد نصاریٰ آمدہ بود بخورد و از بزار مغان یہود پنیر تناول کردہ۔

کفار کی زمین سے چھینی ہوئی کھانے کی چیزیں حرام نہیں ہیں آنحضرت صلعم نے نصاریٰ کے شہروں سے پنیر آیا ہوا کھایا۔

کیوں جی اگیارھویں شریف کا کھانا اور مٹھائی وغیرہ تمہیں خداوند کریم اس لئے نہیں کھانے دیتا وہابی کے دل میں ڈالتا ہے تم کہدو کہ بڑے پیر کی گیارھویں کا کھانا حرام ہے۔ پلید پیٹ میں پاک شی کیسے جانے دے۔ عیسائیوں کی چوری کی ہوئی چیزیں حلال ہیں وہابی مذہب نے چوری کا مال بھی حلال کر دیا اب تو تمہارا مذہب پوتر ہو گیا۔

فیصلہ قرآنی

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا۔

چوری کرنے والا آدمی ہو یا عورت دونوں کو چوری کی سزا دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔

وہابی مذہب میں آزادی ہے کہ عیسائی، ہندو، سکھ، کمیونسٹ سے چھین کر کھائے تو حرام نہیں وہابی نے بڑے داؤ سے مسلمانوں کا مال کھانا حلال بنایا پہلے مقلدین پر کفر کا فتویٰ لگایا کہ کُلُّ مُقَلِّدٍ کَافِرٌ ہر مقلد کافر ہے پھر لکھ دیا کہ کافر کے گھر سے کھانے والی چیز چھین کر کھائے تو جائز ہے۔ یعنی وہابی غیر مقلد کے نزدیک حنفیوں کے گھر کی پکی ہوئی چیزیں چھین کر کھا جاؤ جائز ہے تو گیارھویں کا کھانا کیوں نہ ہو یہ ثابت ہوا کہ وہابی مذہب حلال کھانا جانتا ہی نہیں اب کافر اور چوری کا مال بھی حلال کر دیا سبحان اللہ کیا

پاک مذہب ہے۔

غیر مقلد وہابی کے نزدیک منی پاک ہے اس لئے اس کا جسم کپڑے مسجد اور مسجد کی چٹائیاں پلید ہیں۔ غیر مقلدین وہابیوں کے کنوئیں پلید ان کے کنوؤں سے پانی استعمال کرنا حرام ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کی اقتدا کرنے والا امت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ہے کیونکہ وہابی مذہب میں حرامزادے کو امام مقرر کرتے ہیں۔

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک غوث پاک رضی اللہ عنہ کی طرف سے نیاز پکائی جائے تو اس کا کھانا حرام ہے لہٰذا غیر مقلدین وہابیوں کے گھر کی پکی ہوئی چیز حرام ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کی اذان کے بعد کلمہ طیبہ ودعا راذان پڑھنا گناہ بلکہ لاحول پڑھے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ جنبی ہو منی سے لتھڑا ہوا تو یقیناً ہے۔

مسلمان "مولوی صاحب وہابی نماز کا تو بڑا پابند ہے گو پوری تمام نہیں پڑھتا۔

"محمد عمر" بھئی وہابیوں کے کنوئیں "گھڑے پانی" بدن اور کپڑے کی نجاست اور چوری کا مال تو فقیر نے ان کی کتب سے سنادی اب ان کی نماز خوانی کا پُرلطف شغل مسلمان کے سامنے آئیگا تو وہابیت کی اصل شکل قرآن واحادیث صحیحہ کے شیشے میں نظر آجائے گی۔

مسلمانو! وہابیوں کی توحید اپنی موحد کہلا کر خداوند کریم کے لئے صفات حادثہ کو منسوب
کرنا جو ذات خداوندی کے برعکس ہے اہلحدیث نام رکھ کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کی احادیث صحیحہ کو پس پشت ڈالنا اور اپنے اختراعی مسائل کو اپنا معمول بنانا مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم کی معصومیت کے خلاف متہم کر کے ان کو اپنے سے کمتر ثابت کرنا مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی کرنا عبادۃ خداوندی سے مسلمانوں کو بدعت کہہ کر غافل
کرنا نوافل اور سنن کو ترک کر کے مساجد میں لہو و لعب کا مشغلہ بنانا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کی ذات سے مسلمانوں کو متنفر کرنا دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ہٹا کر دنیاوی
کاموں کو ترقی دینا طہارۃ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھ کر نجاست کا عادی بنانا پاک خوراک سے
اجتناب کر کے پلید اور حرام کو استعمال کرنا اسلام سے نفرت اور کفر کو پسند کرنا مسلمانوں کو
کافر و مشرک بدعتی کہنا مسلمان کی اشیاء کو حرام بتانا اور کافر و مشرک کی اشیاء کو پسند کرنا
مسلمانوں میں دھڑے بندی بنا کر تفرقہ بازی کا پیدا کرنا یہ ان کے اقوال و افعال سے واضح ہے
جو بیان ہو چکا اب ان کی نماز کے مسائل عرض کرتا ہوں جس سے مسلمانوں کو ان کی ظاہری
نمازوں کا حال واضح ہو جائے گا۔

وہابی نماز کے مسائل

وہابی نماز اسلامی نماز سے جُداگانہ ہے

مقیاس الحنفیۃ
المقیاس پبلشرز
نمبر ۵ دربار مارکیٹ لاہور

وہابی نماز کے مسائل

وہابی نماز اسلامی نماز سے جداگانہ ہے

وہابی عقیدہ ۴۶

وہابیوں کی مسجدیں مسلمانوں سے ممتاز ہیں

وہابی مذہب میں مساجد میں محراب بنانا بدعت ہے

فتوی ثنائیہ ۱/۶۴۳ } سوال (۰۰) زید کہتا ہے کہ مسجد میں محراب بنانا ناجائز ہے اور عمرو کہتا ہے کہ جائز ہے جواب طلب امر یہ ہے کہ قولین میں سے کونسا قول صحیح اور قابل قبول ہے ؟ (عبدالودود قصبہ جھالو)

جواب (۰۰) بیشک مساجد میں محراب مروجہ کا بنانا ناجائز اور بدعت ہے۔

قرآن مجید

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا

جب زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف لاتے اس کے پاس رزق موجود تھا۔

ثابت ہوا کہ محراب سابقہ انبیاء علیہم السلام کی مساجد میں بھی ہوتا تھا جس کو انبیاء علیہم السلام استعمال کرتے تھے آج جو شخص محراب مسجد کی مخالفت کرتا ہے وہ دشمن قرآن کریم ہے اور مساجد اللہ کا مخرب ہے اس مذکورہ بالا وہابیوں کے حوالہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کی مسجدیں بھی مسلمانوں کی مسجدوں سے مختلف ہیں۔ اور کتاب اللہ کے خلاف ہیں۔

وہابی عقیدہ ۴۷

وہابی مذہب میں شب بیداری اور نوافل بدعت ہیں

فتوی ثنائیہ ۱/۶۴۷ } سوال (۸۱) شب برات یعنی ۱۴ تاریخ شعبان کو اکثر عورتیں مرد نفلیات رات بھر پڑھتے ہیں اس کا ثبوت شریعت محمدیہ میں ہے یا نہیں ؟ (سائل مذکور)

جواب (۸۱) شب برات کو رات بھر نفلیات وغیرہ پڑھنا بدعت ہے اور اپنی جانب سے دین اکمل کے اندر زیادتی کرنی ہے جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔

مسلمانو! سن لو یہ ہے وہابی مذہب جن کا یہ عقیدہ ہے کہ نوافل جو محض خدائی عبادت ہے جس میں غیر اللہ نبی اللہ، ولی اللہ کو کوئی دخل نہیں وہابی اس کو بھی بدعت سمجھتا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہابی مذہب عبادۃ خداوندی میں بعد المشرقین میں پڑا ہوا ہے۔ جس مذہب کو عبادۃ خداوندی بھی بدعت لیکر خدا شامل نہ ہونے دے اس مذہب سے زیادہ بدنصیب اور کون ہو سکتا ہے

خدائی فیصلہ

(۱) الحشر ۲۸/۳ } وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالےٰ کو بھلا دیا اللہ تعالےٰ نے ان کے نفسوں کو بھلا دیا۔ یہی لوگ بدکار ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ذکر اللہ کو ترک کرنے والا اجتناب کرنے والا اللہ تعالےٰ کے نزدیک فاسق ہے بدکار ہے۔ صالح کہلانے کا حقدار نہیں۔

(۲) الصّٰفّٰت ۲۳/۱ } فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مجھے قسم

ہے ذکر پڑھنے والوں کی ۔

او وہابیو! اللہ تعالے نے اپنے ذکر کرنے والے فرشتوں کی قسم کھا کر حلفیہ بیان دیا
کہ وہ ٹھیک ہیں اور تم ان کو بدعتی کہو تو ثابت ہوا کہ تمہارا مذہب لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِص
سے علیحدہ ہے کیونکہ جو اللہ تعالے کا ذکر کرنے والا نوافل میں مشغول ہے وہ اللہ تعالے
کی طرف جا رہا ہے ۔ خصوصاً شب برأت جس رات میں مخلوق کا ایک سالہ حساب
لکھا جا رہا ہے اس رات اللہ تعالے کے بندے نوافل میں مشغول ہوتے ہیں تاکہ ہمارے
اعمال نامے میں یہ لکھا جائے کہ ہم خداوند کریم کی طرف جا رہے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے فرمایا ۔

(۳) الصّٰفّٰت ۲۳/۳ { وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ ۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے رب
کی طرف جا رہا ہوں جو مجھے جلدی ہدایت دے گا ۔

تو ثابت ہوا کہ جو عبادۃ خداوندی میں مشغول ہے وہ خداوند کریم کی طرف جا رہا
ہے اور وہابی اس کا خداوندی راستہ روکے ہوئے اس کو روکتا ہے اب تم سوچو کہ تم
کون ہو ۔

(۴) فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ (۵) وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (۶) وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

ابلیس نے کہا تھا کہ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ تیری عزت کی
قسم میں ان تمام کو تیرے راستے سے بھٹکاؤں گا ابلیس کا ٹھیکہ اب تم وہابیوں نے
لے رکھا ہے کہ عبادۃ خداوندی نوافل وغیرہم کو بھی بدعت کہکر ابلیس کا ٹھیکہ پورا کر رہے ہو

وہابیو! یار تمہاری وہابی جماعت میں تو سارے ابلیسی اعمال سے بھرپور ہیں اللہ والوں کی
ایک بات بھی تم میں نہیں ۔
اس لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تمہیں قریب نہیں بھٹکنے دیتے فرمان خداوندی ہے
(۵) فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝
یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص ہمارے ذکر سے روگردانی کرتا ہے
وہ اپنی خواہشات کے تابع ہے اس کا کام زیادتی کرنا ہے آپ ایسے شخص سے
توجہ ہٹا لیجئے ۔

(۶) آل عمران ۴/۱۲ { وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝
اور جو نیک کام تم کرو گے وہ ہرگز ضائع نہ کیا جائیگا اور اللہ تعالے
ڈرنے والوں کو جاننے والا ہے ۔

کیوں بھئی وہابیو! ۱۴ شعبان کے نوافل کو تم کہتے ہو بدعت اور ممنوع ہے اللہ تعالے نے
فرمایا ہے کہ جو نیکی جس دن بھی تم کرو گے اللہ تعالے کے ہاں کبھی ضائع نہیں ہو سکتی لیکن وہابی
کہتا ہے کہ تم نے چودھویں شعبان کو عبادۃ خداوندی ادا کی ہے یہ منحوس تاریخ ہے لہذا بدعت
ہے ممنوع ہے خداوند کریم کو وہابی فرقہ نے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے جس کو ہمارا اور
کہے رب کریم ثواب دے گا ورنہ نہیں سبحان اللہ یہ ہے وہابی مذہب جن کو خدا کی عبادت
ہی بدعت نظر آتی ہے ۔ بتاؤ وہابیو تمہاری نگاہ خراب ہے یا عبادت الٰہی ممنوع ہے ؟

وہابی عقیدہ ۴۸۰

وہابی مذہب میں مرد کے لئے چاندی پہننا جائز ہے

فتاوی ستاریہ ۳/۱۱ { سوال (۳۳۵) ایک شخص چاندی کے بٹن پہنتا ہے ۔

بکر کہتا ہے مرد کو چاندی کے بٹن ناجائز ہیں زید کہتا ہے کوئی حرج نہیں۔

(ڈڈو جیوری عارف والہ)

جواب (۲۳۵) زید کا قول صحیح ہے مرد چاندی کے بٹن پہن سکتا ہے مشکوٰۃ

میں ہے۔ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا۔

کیوں جی وہابیو! بتاؤ چاندی کے بٹن پہن کر نماز میں وہابی امام کھڑا ہو اور قیام میں چاندی کے بٹنوں کا چھنکار پڑتا ہو تو وہابیوں کی نماز میں امتیازی صورت مسلمانوں سے کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے میرے خیال میں تو وہابیوں کو تکبیر کہنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ چاندی کے بٹنوں کا چھنکار ہی کافی ہے۔ دوسری بات وہابی مذہب میں عورت بھی مرد کے ساتھ نماز میں کھڑی ہو سکتی ہے۔ تو چاندی کا استعمال اس لیے کیا کہ عورت خوبصورت بٹن دیکھ کر ہی فریفتہ ہو جائے فافہم

وہابی نماز کا نمونہ ۱

وہابی مذہب سخت عیسائیت اور یہودیت کا تابعدار ہے
وہابی ننگے سر نماز پڑھنا افضل جانتا ہے

فتوٰی ستاریہ ۱/۹۳ } سوال (۹۸) اگر ننگے سر نماز ہو جاتی ہے تو مابین ٹوپی اوڑھنے والے اور نہ اوڑھنے والے کے کچھ فرق ہے یا نہیں یعنی ثواب دونوں کو برابر ملے گا یا کم و بیش؟

جواب (۹۸) جس وقت لوگ ننگے سر نماز پڑھنے کو معیوب سمجھیں اور پڑھنے والا

لیں تو واقعی یہی افضل ہے کہ برہنہ سر پڑھے تاکہ لوگوں کو مسئلہ سے واقفیت ہو جائے۔

محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے تمام عمر ننگے سر نماز ادا نہیں کی ایک حدیث دکھا دو تو پانچ روپے نقد انعام حاصل کرو۔

عیسائی اور یہودی بھی اپنے مذہب کے مطابق عبادت کے وقت سر سے ننگا ہوتا ہے وہابی بھی اب فیصلہ تم پر ہے کہ وہابی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا تابعدار ہے یا عیسائیت اور یہودیت کا؟ اس کی تفصیل مقیاس صلوٰۃ میں ملاحظہ ہو۔

غیر مقلدین وہابیوں کا نماز میں استغراق

فتوٰی ثنائیہ ۱/۳۹۵ } (س) نماز کی حالت میں کوئی سلام کرے تو جواب دینا چاہیے یا نہیں؟
(ج) حدیث شریف میں آیا ہے اِنَّ فی الصلوٰۃ لَشُغْلًا یعنی نماز میں شغل ہوتا ہے اس لیے سلام کے جواب میں صرف ہاتھ اٹھا دینا آیا ہے (جمادی الاوّل)

(نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے ہاتھ سے سلام کا جواب دینے کا جواب)

مسلم شریف ۱/۱۸۱ } حدثنی القاسم بن زکریا قال نا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن فرات یعنی القزاز عن عبید اللہ عن جابر بن سمرۃ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنا اذا سلمنا قلنا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فنظر الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَا شَانُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَلَا يُوْمِیْ بِيَدِهٖ۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب ہم سلام پھیرتے تو اپنے ہاتھوں سے
اشارے کرتے ہو جیسا کہ تیز گھوڑے اپنی دمیں ہلاتے ہیں جب بھی تمہارا
کوئی سلام کہے تو اپنے ساتھی کی طرف توجہ کرے ہاتھ سے اشارہ نہ کرے
کیوں بھئی وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نماز کے سلام کے وقت ہاتھ کے
اشارے کو ممنوع فرمایا اور تم داخل نماز کے سلام کہنے والے کے جواب میں ہاتھ
کو جائز کہتے ہو اب تم سوچو کہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق ہے یا
اور داخل نماز کا فعل نماز کا مفسد ہے یا نہیں؟

وہابی نماز کا نمونہ ۲

وہابی ناف ننگا ہو تو اس کی نماز میں کوئی خلل نہیں

فتویٰ ستاریہ ۳ / ۱ } سوال (۳۳۶) ناف کھل جانے سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں
ایک صاحب کہتے ہیں کہ ناف کھلنے سے نماز نہیں ہوتی۔

(عبدالکریم عارف والا)

جواب (۳۳۶) حدیث میں لیس علی عاتقہ منہ شئ مونڈھے کھل جانے سے
نماز نہیں ہوتی ناف کا ذکر نہیں ہے مدعی کو دلیل پیش کرنی چاہیئے ہاں اگر ناف
نیچے تہ بند ہو جائے تو اسے اونچا کرے۔

مسلمانو شریعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں ناف سے گھٹنوں تک فرج ہے

اور جس کا فرج ننگا ہو نماز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

وہابی نماز کا نمونہ ۳

وہابن عورت امام بن سکتی ہے

عرف الجادی ۳۷ } وزن را میرسد کہ امامت زن کند
اور عورت کو حق پہنچتا ہے کہ عورت امامت کرے۔

فقہ محمدیہ وطریقہ احمدیہ حصہ اوّل ۶۷ } بوڑھا مرد اور غلام اگر عورت کے پیچھے نماز پڑھے تو
جائز ہے وہابیہ عورت بحیثیت امام جب پہلے جھکے
جائے اور مرد پیچھے خوب لطف اٹھاتا ہوگا۔

مسلمانو! اب تم سوچو کہ جس قوم کے مرد عورتوں کے مقتدی ہوں ان کے مذہب
کا کیا حال ہوگا یہ بات بھی فقیر تمہیں آگے بیان کریگا۔

قرآن کریم

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
مرد حاکم ہیں عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔
لیکن وہابی مذہب میں عورتیں مردوں پر حاکم ہیں جو قرآن کریم کے برعکس ہے

وہابی نماز کا نمونہ ۴

حرامزادہ کو وہابی مذہب میں امام الوہابین کا مرتبہ حاصل ہوجاتا ہے

مجموعۃ الفتاویٰ
مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی
۴۹

سوال۔ امامت ولد الزنا چہ حکم دارد
الجواب۔ امامت ولد الزنا نزد جمہور صحیح است

سوال حرامزادے کی امامت کا کیا حکم ہے۔
جواب۔ حرامزادے کی امامت جمہور (وہابیوں) کے نزدیک صحیح ہے۔

"محمد عمر" کیوں جی وہابی صاحب جبراً زنا سے اپنے نطفے کی لڑکی اور ہو وہ لڑکی تمہارے مذہب وہابین میں جو پیدا ہو اس عبارۃ مذکورہ بالا امام الوہابین کے فتویٰ کے مطابق وہ امام الوہابین بن جاتا ہے۔ سبحان اللہ۔
ایسے امام تمہیں کو مبارک ہوں لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ؕ

وہابی نماز کا نمونہ ۵

وہابی مذہب میں مرد عورتیں اکٹھے نماز پڑھ سکتے ہیں

فقہ محمدی کلاں
۱۵۷

ف اور اسی طرح اگر عورت مردوں کے ساتھ کھڑی ہوجاوے تو جمہور علماء کے نزدیک اس کی نماز بھی نہیں ٹوٹتی اور حنفیہ کہتے

ہیں کہ اگر عورت مرد کے برابر کھڑی ہوجاوے تو مرد کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور عورت کی نماز نہیں ٹوٹتی لیکن یہ قیاس مع الفارق ہے۔

"محمد عمر" کیوں جی وہابی مسجدوں میں کیا عجیب لطف ہوتا ہے مسلمان بچوں کے مدارس میں مخلوط تعلیم سے سیخ پا ہوتے ہیں یہاں وہابی مخلوط نماز پر عجیب لطف اٹھاتا ہے عورتیں اور مرد اکٹھے نماز پڑھتے ہیں مرد اپنی ٹانگیں چوڑی کرکے اور عورتیں اپنی ٹانگیں چوڑی کرکے ٹخنے سے ٹخنیں ملاتیں ہونگے۔ لیکن وہابی امام بیچارہ۔ اس لطف سے محروم رہ کر ترستا ہوگا کہ ہائے میں بدقسمت اکیلا کھڑا ہوں میرے ساتھ کسی عورت کا ٹخنہ نہیں۔

چونکہ وہابی مذہب میں وہابیہ اور وہابی اکٹھے ٹخنے سے ٹخنہ ملاکر پاؤں چوڑے کرکے نماز پڑھتے ہیں اسی لئے انہوں نے مرد کی منی اور عورت کے رحم کے پانی کو بھی پاک بنا دیا ہے تاکہ اگر عورت مرد کے ٹخنے ٹکرانے سے پاؤں چوڑے رکھنے سے عورت کا پانی مسجد کی چٹائی پر بہہ جائے یا مرد کی منی بہہ جائے تو پاکیزگی میں فرق نہ آئے۔

وہابی "مولوی صاحب کیا ہمارے مذہب میں عورت کے رحم کا پانی پاک ہے؟
"محمد عمر" ہاں جناب! تمہاری کتاب سے دکھا دیتا ہوں سنیئے

وہابیہ عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے

فقہ محمدی کلاں
۲۳

جب بچہ عورت کے فرج سے باہر نکلے اور اس پر فرج کی رطوبت ہو تو وہ بھی پاک ہے۔

فقہ محمدی کلاں ۴۱ } عورت کے شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرد اور عورتیں اکٹھے نماز پڑھ رہے ہوں عورت کی رطوبت نکلے تو مرد اپنے تہمت سے بے شک صاف کرے۔ یہ آسانی ہو گئی۔ دوسری وجہ یہ ہے کیونکہ وہابیہ عورت جماعت بھی کرا سکتی ہے اس لئے تاکہ امام صاحبہ کی فرج کی رطوبت کو پاک کر دیا تاکہ امامت میں فرق نہ آئے۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں عورتوں کو ارشاد فرماتا ہے۔ وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ جو تم پر پڑھا گیا ہے اے عورتوں تم اپنے گھروں میں ذکر کرو۔ کیا عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ مساجد میں کھڑا کرنا قرآن کریم پر عمل ہے نفس امارہ کو درست کرنے کے لئے مساجد مقرر کی گئیں اور نماز سکھائی گئی یا نفس پرستی کے لئے مساجد اللہ مقرر کی گئی ہیں پھر جب کوئی مسلمان اعتراض کرتا ہے کہ غیر عورت کے ساتھ شانہ بشانہ ٹخنے سے ٹخنہ کندھوں سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا خصوصاً جب عورتیں اور مرد ٹیڈی ہوں بدن پر فٹ کپڑے پہن کر اکٹھے کھڑے ہوں کیا لطف میں خلل ہو سکتا ہے تو وہابی جلدی سے اپنے منہ میں ٹیڈی لپستان بھی ڈال لیتا ہے۔ نہیں جی میرے لئے اس کا دیکھنا جائز ہے جب وہابی ٹیڈی پستان کو ننگے پیٹ پر مع گز داڑھی کے منہ لگاتا ہوگا تو کیا زیر ناف داڑھی کے بال نہ پہنچتے ہونگے شرم کرو یہ عبادت ہو رہی ہے یا شہوت پوری کی جاتی ہے مسجد ہے یا زنا باغ ہے اسی لئے اندھیرے میں یا دوپہر کے وقت اذانیں دیتے ہو خداوند کریم تو ان اوقات میں غیر محرمان کے گھروں میں جانے کی اجازت نہیں دیتا اور تم گھر والوں کو مسجد میں بلا لیتے ہو قرآن کریم کے صراحتاً خلاف ہے۔

خدائی فیصلہ

(۱) الاحزاب ۲۲/۴ } وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ
اے مسلم عورتو تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے اسلام والی مستورات کے لئے اپنے اپنے گھروں میں ٹکے رہنے کا حکم جاری فرمایا ہے۔

(۲) الاحزاب ۲۲/۴ } وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۝

اور اے مسلم عورتو اللہ تعالےٰ کی آیتوں اور حکمت سے جو تمہارے سامنے پڑھی جاتی ہیں اپنے اپنے گھروں میں ذکر کرو بے شک اللہ تعالےٰ بڑا مہربان خبردار ہے۔ اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزت نے عورتوں کو تاکید فرمائی کہ اپنے گھروں میں اللہ تعالےٰ کی آیتیں پڑھو اور وہ نانی گھر بیٹھی سیکھو اللہ تعالےٰ یہ سب کچھ جانتے اور دیکھتا ہے۔

وہابی اپنی عورتوں کو مسجدوں میں بلا کر ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر ٹانگیں چوڑی کر کے نماز ادا کرتا ہے اب تم سوچو قرآن کریم کے موافق ہے یا خلاف؟

(۳) النور ۱۸/۴ } وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِھِنَّ ۔
اور عورتیں سوائے اپنے خاوندوں کے کسی کے لئے اپنی زینت نہ ظاہر کریں۔

کیوں جی وہابیہ بتاؤ پازیب والے پاؤں عورت جب مرد کے ٹخنے سے ملا ئیگی اور

کندھے سے کندھا ملے گا تو بتاؤ فرقت شہوانی سے طرفین کا کیا حشر ہوگا۔

فرمان خداوندی ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ نماز [illegible]

اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ یہ ہے خدائی نماز کا نمونہ لیکن وہابی نماز [illegible]

اور بے حیائی کا درس دیتی ہے جیسا کہ آپ نے اوپر ملاحظہ فرما لیا۔

(۴) النور ۱۸/۷ } وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ

اٰیٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝

تم سے جب لڑکے بالغ ہو جائیں تو جیسا کہ پہلے بڑے آدمی اجازت لے کر

آتے ہیں وہ بھی اجازت لے کر آئیں اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنی آیتیں ایسے

ہی بیان فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے گھروں میں بالغ بچوں کو داخل ہونے سے منع فرمایا

تاکہ بے حیائی بند ہو جائے لیکن وہابی نے مسجدوں کو بے حیائی کا مرکز بنایا

ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

عورتوں کا فیصلہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

المستدرک ۱/۲۰۹ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب انبا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم انبا ابن وھب انبا عمرو بن الحارث ان دراجا ابا السمح حدثہ عن السائب مولی ام سلمۃ عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم خَیْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُیُوْتِهِنَّ۔

ام سلمہ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے

لئے مساجد سے بہترین جگہ ان کے گھروں کا اندر ہے۔

کہدو وہابیو! امنّا

وہابی نماز کا نمونہ ۶

فقہ محمدی کلاں ۶۹ } اور اسی طرح اگر منی اتر کر ذکر کے درمیان آئے اور وہ شخص نماز کے اندر ہو وہ اپنے ذکر کو کپڑے کے

اوپر سے پکڑ رکھے اور منی باہر نہ نکلے یہاں تک کہ سلام پھیرے تو اس کی نماز

درست ہو جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ پاک ہے یہاں تک کہ منی باہر نکلے اور عورت

کا حکم بھی مانند مرد کی ہے۔

مسلمانو! اب بتاؤ وہابی کی نماز نرالا تماشہ ہے یا نہیں؟

عبادت ہے یا وہابی تفریح مسجد ہے یا چڑیا گھر؟

وہابی نماز میں ذکر پکڑے نماز پڑھ رہا ہو تو دیکھنے والا کیا کہے گا کہ داڑھی والا

مشت زنی کر رہا ہے یا نماز ادا کر رہا ہے بھلا مرد نے نماز میں ذکر پکڑ لیا تو عورت

کیا کرے گی ہاتھ اندر رکھ لے گی جب مرد و عورت اکٹھے ایک صف میں کھڑے ہوں

عورت نے اندر ہاتھ رکھا ہو اور مرد نے ذکر پکڑا ہوا ہو وہابی جماعت ادا ہو رہی

ہو ماشاء اللہ وہابی نمازیوں کو دیکھ دیکھ کر ابلیس بھی مذاق اڑاتا ہوگا کہ یہ کام مجھ سے

نہیں ہو سکا جو وہابی کر رہا ہے وہ بھی رات کو بستر پہ ملاقات کرتا ہے لیکن وہابی
مسجدوں میں نمازی حالت میں سب کچھ کر گزرتا ہے وجہ صرف یہ ہے چونکہ وہابی
عورتیں بھی مساجد میں وہابیوں کے شانہ بشانہ ٹخنہ بٹخنہ کھڑی ہو سکتی ہیں تو منی
کیوں نہ اترے تو جب اتر آوے تو وہابی ملاؤں نے فتویٰ صادر فرما دیا کہ کوئی حرج
نہیں ذکر کپڑے کے اوپر سے پکڑ رکھے تاکہ منی باہر نہ نکلے ایسے قیام میں رکوع
سجود میں ذکر ہاتھ میں رکھے شانے بشانے عورتیں کھڑی ہوں اور وہابی ذکر پکڑے ہوں
ہاتھ رکھ کر رکوع سجود کر رہی ہو وہابی مسجدوں میں وہابی کیا لطف اٹھاتے ہوں گے
خیال میں وہابی مسجدوں نے تھیٹروں کو اسی لئے فیل کر رکھا ہے کہ مساجد کو تھیٹر سے اچھے
طریقے پر استعمال کیا جاتا ہے سلام پھیر کر اپنے تہبند پاجامے ہی ڈال کر لے کیونکہ وہابی
مذہب میں منی پاک ہے باہر جانے کی ضرورت ہی نہیں یہ ہے وہابی نماز کا نمونہ میرے
خیال میں تھیٹر والوں کو پہلے وہابیوں کی مساجد میں تعلیم حاصل کرنی چاہیے تاکہ بہتر طریقے
سے فائدہ زیادہ اٹھائیں اور جن لڑکوں اور لڑکیوں کو کافی تنخواہ دے کر بلاتے ہیں اور ان
کے فوٹو لیتے ہیں اگر وہابی مساجد سے فوٹوگری کا مفت فائدہ اٹھائیں تو بلا خرچ کے
سینما تیار ہو جاتے یہ ہے وہابی فرقے کا نماز میں خشوع کرنا یہ فرقہ اشکنو الی اللہ
کا نمونہ خاص ہیں۔

مسلمانوں تمہیں وہابیوں کے خورد و نوش، وضو، نماز کا کچھ صحیح صحیح علم ان کی کتابوں
سے ہو گیا اب سمجھئے کہ یہ افعال ان سے کیوں سرزد ہوتے ہیں یہ ان کے اختیار میں
نہیں ہے ان کی فطرت ہی انسانی طبقہ سے نرالی ہے۔

وہابی نماز کا نمونہ

وہابی امام قوم کے بچے بھی کھلائے اور امامت کا فریضہ بھی ادا کرے

فقہ محمدی کلاں ۱۴۶ } اور اسی طرح جائز ہے کرنا تھوڑے فعل کا نماز میں اور اس سے نماز
فاسد نہیں ہوتی اور اسی طرح جائز ہے کرنا بہت فعلوں کا نماز میں
جبکہ متفرق ہوں اور پے در پے نہ ہوں اور یہی ہے مذہب امام شافعی وغیرہ کا کہ
لڑکے اور لڑکی کا نماز میں اٹھانا درست ہے برابر ہے کہ فرض نماز ہو یا نفل ہو اور
برابر ہے کہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا اور اسی طرح جائز ہے نماز میں اٹھانا ہر جانور
پاک کا پرندے اور بکری وغیرہ سے۔

کیوں جی تم تو کہتے ہو وہابی بڑے نمازی ہوتے ہیں نمازی ہیں یا آیا؟ وہابی
تو ایک کام میں دوہرا کاج کرتے ہیں ایک وقت میں خدا کی نماز بھی ادا کر لی اور آیا
کی ڈیوٹی بھی بھگت لی۔

اور وہابی مذہب میں عورت مرد کے ساتھ کھڑی بھی ہو سکتی ہیں بچے بھی اٹھا سکتے
ہیں وہابی نماز فاسد بھی نہیں ہوتی ثابت ہوا کہ وہابی مرد عورت اکٹھے کھڑے
کا دل چاہے کہ بڑے داڑھی والے آدمی جوان عورتوں کا دودھ بھی پی لیں تو وہابی
نماز فاسد نہیں ہو گی اور اگر دودھ پیتے پیتے نماز میں منی اتر آئی وہ آلہ تناسل کو ہاتھ
میں پکڑ رکھے اور نماز بھی پڑھتا ہے وہابی نماز میں کوئی فرق نہیں آتا تو اس سے
یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ اگر عورت کو منی اتر آئے تو وہ اپنا دوپٹہ جلدی سے آگے اندر

کرے تاکہ کہیں منی نہ بہ جائے نماز کے بعد کپڑا نکال لے وہابی کی نماز کیا [illegible]
کی ہوتی ہے جماعت ہو رہی ہے مرد اپنے ذکر پکڑے ہوئے نماز پڑھ رہے
ہیں عورت اپنی اندام نہانی میں کپڑا رکھے اوپر ہاتھ رکھا ہوا ہے کہ کہیں منی نہ [illegible]
فقیر کو یہ بات شاق گزرتی ہے کالج کے لڑکے وہابی مذہب کو کیوں پسند کرتے ہیں
ثابت ہوا کہ اس وہابی کھیل کو وہ پسند کرتے ہوئے کالج کے لڑکوں کی تعداد وہابی مساجد میں
بکثرت ہوتی ہے۔

نماز میں سکون کا فیصلہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

نماز میں بغیر نماز کی حرکت کرنا یہودی سنت ہے

کنز العمال ۴/۱۱۲ } اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَسْكُنْ اَطْرَافُهٗ وَلَا يَتَمَيَّلْ كَمَا يَتَمَيَّلُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّ تَسْكِيْنَ الْاَطْرَافِ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ (عد عل عن ابی بکرۃ)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی بھی جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ پاؤں بلکہ تمام پہلوؤں کو سکون سے رکھے اور یہودیوں کی طرح اِدھر اُدھر نہ کرتا رہے کیونکہ نماز اپنے ہاتھوں پاؤں کو سکون سے رکھ کر نماز کی تکمیل کرے تو نماز مکمل ہے۔

یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو اِدھر اُدھر کرتے رہنا یہودیوں کی سنت ہے جس نے ایسا کیا اس کی نماز ناقص ہے مکمل نہیں اور وہ

[illegible] ہے مسلمان نہیں اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

وہابی نماز کا نمونہ ۸

عرف الجادی ۲۲ } وگریستن مشروع اگرچہ باواز باشد و تنحنح وبسط کف بجواب سلام وحمل و وضع اطفال خردسال در سجدہ و قیام در حالت امامت وقتل مار و کژدم عمل کثیر نیست و احادیث وارد در ایں اعمال در نماز بصحت رسیدہ۔

رونا اگر باواز بلند ہو اوہ ہو اوہ ہو کھانسنا اور سلام کے جواب میں ہاتھ آگے بڑھانا اور چھوٹے بچوں کا سجدے میں رکھ دینا اور اٹھانا حالت امامت میں سانپ اور بچھو کو مار ڈالنا زیادہ عمل نہیں ہے اور نماز میں یہ اعمال کرنا صحیح حدیثوں میں آیا ہے۔

"محمد عمر": کیوں جی وہابیو بتاؤ؟ مذہب تو یار تمہارا ہے امام وہابیوں کی امامت بھی کرائے بچوں کے کھیلنے کا کام بھی دے امام اور مقتدی دونوں کی نماز بھی وہابی مذہب میں صحیح ہو جائے ان مذکورہ تینوں نمونوں کا فیصلہ اکٹھا ہی عرض کر دیتا ہوں

خدائی فیصلہ

۱۸/۱ } وَالَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ایماندار لوگ اپنی نماز میں خشوع (عاجزی) کرنے والے ہیں۔ آگے اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ مومنین لوگ لغویات یا کام سے اعراض کرنے والے ہیں۔

کیوں جی وہابیو سچ سچ بتانا تمہیں تمہارے شیخ نجدی کی قسم سچے کو کھلا نام کر کے

واسطے لغویات میں داخل ہے یا نہیں اور تمہاری نماز لغویات یعنی بچے کھلونے
درست ہے تم خود فیصلہ کرلو کہ تمہارا مذہب تمہاری نماز محض لغویات ہے۔

نابالغ بچے کو امام مقرر کیا جائے تو وہابیہ کے نزدیک جائز ہے

عرف الجادی ۳۷ } وصحیح است امامت طفل نابالغ ۔ اور نابالغ بچے کی امامت صحیح ہے۔

وہابی نماز میں سلام کر سکتا ہے

فتوی ثنائیہ ۱/۳۲۳ } حالت نماز میں سلام کرنا جائز ہے صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کرتے جواب نہ دینے کی پوچھنے پر فرمایا ان فی الصلوۃ لشغلا مگر سلام نہ کرنے کو منع نہیں فرمایا اللہ اعلم (اہلحدیث امرتسر ۱۳ ۲۵ راگست ۱۹۳۱ء)

وہابی نماز کا نمونہ ۹

فتوی ثنائیہ ۱/۳۳۷ } س : کوئی شخص عورتوں کو عیدگاہ میں لے جانے کی کوشش کرے تو اس کی مخالفت کرنی جائز ہے یا نہیں ؟

ج : ہرگز مخالفت جائز نہیں ۔

محمد عمر: وہابنیں بن ٹھن کر خوشبو لگا کر عیدگاہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتی ہوئی بازار میں نکلیں تو جائز منع نہ کیا جائے لیکن میلاد شریف میں صرف

مرد ہی جلوس نکالیں تو گناہ ، سبحان اللہ ۔

فیصلہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ابوداؤد شریف ۱/۹۱ } حدثنا القعنبی عن مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبدالرحمٰن انها اخبرته ان عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لعمرة اَمُنِعَتْ نساء بنی اسرائیل قَالَتْ نعم ۔

وہابی کا مختصر نقشہ

وہابیوں کو جب نفسانی شہوت غلبہ کرتی ہے تو نماز کا وقت ہو یا نہ ہو فوراً اذان کہنا شروع کر دیتے ہیں ۔ عموماً بے وقتی کو زیادہ مقدم سمجھتے ہیں ۔ مثلاً صبح سخت اندھیرے میں ظہر دوپہر کے وقت عشا کو بھی سخت اندھیرے میں پسند کرتے ہیں ۔ جلدی میں بلا وضو اور جنبی اذان دوہری پڑھتے ہیں تاکہ سمجھنے والے سمجھ جائیں کہ ایک اذان وہابیوں کے لئے اور دوسری وہابیات کے لئے دونوں تھوک فوراً پہنچ جاتے ہیں وہابی کتوں کتے بلے وغیرہ گرنے سے خوب معطر تیار ہوتے ہیں اس معرق پانی سے وضو بناتے ہیں فاغسلوا وجوھکم حکم خداوندی کے بجائے جلدی میں پگڑی پر ہی مسح کر لیا جاتا ہے پاؤں

دھونے سے چونکہ وقت زیادہ ضائع ہوتا تھا جرابوں پر ہی مسح کر لیا جاتا ہے اور لباس و بدن بھی منی سے لبریز ہوتا ہے بغیر سنتیں پڑھے جماعت کھڑی ہو جاتی ہے عورتیں اور مرد خوب چوڑی چوڑی ٹانگیں ٹخنے سے ٹخنے ملا کر کھڑے ہو جاتے ہیں جو قوت شہوانی کی وضاحت کرتی ہے سینہ تان کر ان کا کھڑا ہونا قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ کا عکس نقیض نتیجہ نکلتا ہے۔ وہابیوں کی تو نماز عبادۃ ہی نہیں کیونکہ عبادۃ کا لفظی مطلب ہے غایۃ تذلل یعنی دربار خداوندی میں نہایت عجز اب مسلمانو تم ان کی ہیئت قیامیہ کو ملاحظہ فرماؤ کہ واقعی وہ صورہ عجز و انکسار ہے یا متکبرانہ اور فاخرانہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ ان کو دربار خداوندی سے جواب ملتا ہے ثابت ہوا کہ وہابیوں کی ہیئت قیامیہ یہ عبادۃ پر دال نہیں ہے بلکہ بازیگری کا عجب کھیل و تماشہ ہے فقیر تو کہا کرتا ہے کہ شادیوں میں بجائے کھیل تماشہ کے وہابیوں کو نماز پڑھا دی کافی ہے۔ مساجد کو تو ان لوگوں نے ایک مظہر شہوت اور چڑیا گھر بنا رکھا ہے۔ وہابی عورت کی اقتدا میں نماز بھی پڑھ لیتا ہے امام بنے تو بچہ کو کھلونے کا کام بھی دیتا ہے اور جماعت وہابیہ میں فرق بھی نہیں آنے دیتا اگر نماز کے دوران ذکر میں منی آ جائے تو نماز کے ارکان بھی پورے کرتا رہتا ہے اور ہاتھ میں ذکر بھی پکڑے رکھتا ہے بعد از فراغت نماز اپنے کپڑوں سے منی مل لیتا ہے کیونکہ وہابی مذہب میں منی پاک ہے۔ وہابیات اپنی فرج کو نماز میں ہاتھوں سے دبا رکھتی ہیں تا کہ منی نہ بہ جائے۔ وہابی فرقہ نے تو نماز میں بازی گر کا کمال حاصل کر لیا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہو چکا۔

○

غیر مقلدین وہابیوں کی نسل دنیائے

اسلام

سے خارج ہے

○

وہابیت کا طلوع دنیا میں کیسے ہوتا ہے

وہابیوں کی پہلی نسل

غیر مقلدین وہابیوں کے مذہب میں اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے

عرف الجادی مصنفہ نور الحسن ابن نواب صدیق حسن خان بھوپالی ۱۰۹ } و نیست وجہ از برائے منع نکاح با دختریکہ ایں کس با مادرش زنا کردہ زیرا کہ تحریم محارم محرمات بشرع است و شرع بتحریم بنت شرعی آمدہ و ایں دختر بنت شرعی نیست تا داخل باشد زیر قولہ تعالےٰ و بناتکم و نتوان گفت کہ اسم بنت لاحق مخلوقہ ار اوست زیرا کہ ایں طرق اگر بشرع است پس باطل است اگر مراد آنست کہ غیر شرعی است پس مضر ما نیست چہ اگرچہ مخلوق از آب اوست لیکن ایں آب زنائے است کہ بداں طرق نسب ثابت نشدہ بلکہ آبے است کہ صاحب او را جز حجر حاصل نیست

مطلب یہ کہ جو بیٹی اس کی ماں سے زنا کرنے سے پیدا ہوئی اس بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کی ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لئے کہ محرمات کا ذی محرم کے لئے حرام ہونا شرعی ہے شرعی بیٹی کی حرمت آئی ہے اور یہ شرعی بیٹی نہیں ہے تاکہ حکم الٰہی وَبَنَاتُکُمْ کے ماتحت آئے اور یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ بیٹی کا نام اس کے مخلوقہ پانی سے لاحق ہے اگر اس کو شرعی سے تشریح کی جائے تو غلط ہے اور اگر اس کو غیر شرعی کہا جائے تو ہمارے خلاف نہیں ہے اگرچہ وہ لڑکی اسی کے نطفے سے پیدا ہوئی ہے لیکن یہ نطفہ نطفہ نہیں ہے کہ اس طرق سے نسب ثابت ہوئی ہو بلکہ وہ ایسا نطفہ ہے کہ سوائے پتھر کے

کچھ حاصل نہیں ہوا۔

"محمد عمر": وہابی صاحب! بھلا یہ بتاؤ کہ زانی کو سوائے پتھر کے یعنی رجم کے اس کو کچھ حاصل نہیں ہوا لیکن جو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا ہوئی ہے وہ حرامزدی ہوگی یا حلال اگر وہ حلالی ہے تو وہابیہ اور اگر حرامزدی ہے تو غیر کے نطفے ہونے کی وجہ سے جب حرامزدی کہلائے گی تو لڑکی کو خطاب حرامزادی کا ملا غیریت کے نطفے کا اثر باقی رہا یا نہ؟ یا یہ کہدو کہ جب تک نطفہ نطفہ رہا زانی کا رہا جب پیدا شکل سے لڑکی بن ہوگئی تو حقیقت بدلنے سے حرامی کا اثر بھی جاتا رہا اب حلال زادی بن گئی پھر بھی وہابی کیونکہ حنفی مذہب میں تو حرامزادے کی سات پشتوں تک برتاؤ جائز نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ حرامزادی لڑکی کی نسب ظاہرا صاحب نطفے کی طرف نہیں تاکہ والدین کی بے عزتی کا باعث نہ بنے حقیقۃً وہ اسی زانی کا نطفہ ہے اور لڑکی بھی اسی زانی کی ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی غیر کی زمین میں بیج بو دے جیسا کہ شاہ ایران یا ملکہ برطانیہ یا سعود نجدی ہمارے گورنر یا وزیر میں آم کا پودا لگا دے ملکیت ہماری حکومت کی ہوگی لیکن پودے کی نسب ہمیشہ لگانے والے کی طرف ہی کی جائیگی پودے کی ملکیت صاحب زمین کی ہی ہوگی اور اس کو فخریہ دوسرے لگانے والے کی طرف منسوب کیا جاوے گا ایسے ہی عورت جس میں نطفہ زانی کا ہے لڑکی ناکح کی کہلائے گی گو کہ اس کے ساتھ اس کا نکاح صرف شرفاً ناکح کی طرف منسوب ہوگی حقیقۃً لڑکی زانی ہی کی ہے۔

"وہابی" لڑکی تو شریعت کے لحاظ سے ہوتی ہے نہ کہ نطفے سے جب نکاح شرعی نہیں ہوا تو مزنیہ اس کی بیوی نہیں تو اس کے نطفے کا اعتبار کیسے ہوگا کہ لڑکی اسی

کے نطفے کی ہے چونکہ تعلق شرعی نہیں لہٰذا اس کے نطفے کی لڑکی سے نکاح شرعی جائز ہوا۔

"محمد عمر": وہابی صاحب ہیرا پھیری کرکے اپنی لڑکی کا لطف نہیں چھوڑ سکتا مال وہابیں سے زنا کا لطف اٹھایا اور حرام کا لطف زیادہ لطیف معلوم ہوتا ہوگا اس لئے اپنے لطف پر اپنی نسل کو قربان کرتا ہے ساری نسل ہی حرامزادی بنا دیتا ہے اچھا بھئی یہ تو بتاؤ کہ ایک خاندان سکھ، عیسائی یا ہندو وغیرہم اسلام قبول کرتا ہے اب بتاؤ کہ سابقہ کافر مسلم کی لڑکی جوان ہے لیکن شرعی نکاح پیدا شدہ نہیں کیا بعد از قبول اسلام تم اس باپ بیٹی کا نکاح کردو گے؟ ہرگز نہیں! ثابت ہوا کہ نطفے کا اعتبار ہے جس آدمی کا نطفہ ہے اس سے لڑکی پیدا ہوگی تو مذہب اسلام میں اس کے نطفے کی لڑکی سے نکاح حرام ہوگا اور جو اس سے پیدا ہوگا وہ حرامزادہ ہی کہلائیگا ہاں! جس آدمی نے اپنی لڑکی سے نکاح کیا وہ وہابی ہے لڑکی بھی وہابن ہی ہوگی وہابی باپ نے اپنی وہابن لڑکی سے نکاح کر لیا تو نکاح خوان اور گواہاں بھی وہابی ہی ہوں گے اور جو باپ بیٹی سے اولاد پیدا ہوگی وہ بھی وہابی سبحان اللہ دنیا میں وہابیوں کی کیا نسل پلید ہے جس سے مسلمانوں کو رشتہ داری حرام ہے۔

آدمی کا نطفہ عورت کے رحم میں پڑا جب عورت نے جنا تو لڑکی پیدا ہوئی جس آدمی کے نطفے سے اپنی لڑکی جوان ہوئی تو اس کے ساتھ نطفے والے کا وہابی نے نکاح پڑھ دیا لوگ اس کو بیٹی کا خاوند کہیں گے وہابیہ یا وہابی پیدا ہوا بھلا اس کو کیا کہا جاوے گا۔ یہ ہے وہابی کی پہلی نسل۔

چیلنج

بکصد روپیہ انعام اس وہابی کو دیا جائے گا۔

جو قرآن، حدیث، صحابہ کرام، تابعین اور تابعین سے ثابت کرکے ایک جزئیہ دکھا
دے کہ کسی نے اپنی مزنیہ کی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح کیا ہو ورنہ سارے مسلمان
وہابیوں کو کیوں جہنم کی آگ میں لے جاتے ہو۔ غیر مقلدین وہابیوں کے مقتدیوں کو
چاہیئے کہ وہ اپنے مذہب کے مولوں پر زور دیں کہ تم اہلحدیث ہونے کا دعوے
کرتے ہو اور حدیث شریف میں جو مسئلہ مذکور نہ ہو اس کو بدعت کہتے ہو اب ہمیں
جزئیہ دکھاؤ کہ جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا ہو تو جوان ہونے
پر اس کی ماں کا زانی اس کے نطفے کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے اور اس کی اولاد جو
ہوئے وہابی حلال پیدا ہوئے یا حرامی ؟ اگر یہ جزئیہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
سے نہ دکھا سکیں تو اپنے مولویوں کو مجبور کرو کہ یا تو اس مسئلہ سے توبہ کرو یا ہم وہابیت
سے تائب ہوتے ہیں کیونکہ ہمارے اس مسئلہ کی بنا پر لوگ ہمیں دھنی و خصم طعن دیتے
ہیں ہم دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں۔ کہلاتے ہیں اہلحدیث اور نسل ایسی پیدا
ہو یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ دوسروں پر فوراً بدعت اور شرک کا فتویٰ کہ یہ مسئلہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لہٰذا بدعت ہے شرک ہے اور
خود دنیائے حدیث سے کوسوں دور نکل جائیں پھر بھی اہلحدیث کہلائیں توبہ کوئی عقلمند
تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

قرآنی فیصلہ ۲

النساء ۴/۴ } رَبَائِبُكُمُ قرآنی فیصلہ ہے کہ تمہاری بیٹیاں تم پر حرام ہیں
کفر کی حالت میں بیٹی پیدا ہو یا اسلامی حالت میں جماع سے یا زنا سے ہر

عورت اپنے نطفے کی لڑکی سے بفرمان خداوندی نکاح کرنا حرام ہے۔ نکاح خواں گواہان
کا نکاح بھی باطل ہوگیا اور ان دونوں سے اولاد حرامی ہوگی۔

(۲) فتویٰ نذیریہ ۲/۱۶۶ } سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے باغوائے نفس امارہ ایک عورت سے زنا کیا بعد اس کے مزنیہ کی لڑکی سے
نکاح کیا اور بعد نکاح کے بھی دونوں سے وطی کی تو نکاح درست ہوا یا نہیں بر تقدیر عدم
جواز صورۃ نباہ کی ہے یا نہیں بینوا و توجروا۔ الجواب نکاح مذکورہ درست ہوا
اس لئے کہ یہ عورت ان عورتوں میں سے نہیں جن سے نکاح حرام ہے۔

(۳) نزل الابرار ۲/۲۱ } فَلَوْ زَنَا بِامْرَءَةٍ تَحِلُّ لَهُ اُمُّهَا وَبِنْتُهَا =
اور اگر کسی شخص نے زنا کیا کسی عورت سے اس کے
لئے اس مزنیہ کی ماں اور بیٹی جائز ہے۔

پہلے زمانے میں مشہور تھا کہ گھوڑی مرجائے تو اس کی بچی پر زین ڈال لیا جائے
تو جائز ہے یا نہیں یہ کسی وہابی کا ہی مسئلہ ہے سنی یہ کام نہیں کرسکتا۔
ایک وہابی نے ایک عورت سے زنا کیا اس سے لڑکی پیدا ہوگئی مزنیہ نے لڑکی
کی پرورش کرکے جوان ہونے پر اپنے زانی کو دے دی کہ تم اپنی لڑکی لے جاؤ
اس کو کرلی لیتیا۔ یار کھتا نہیں تو اس کے زانی نے اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح کرلیا
حنفی یا عام مسلمان تو اس سے نکاح کر نہیں سکتا وہابی ہی پڑھیگا گواہان بھی وہابی ہی
ہوں گے تو شرعاً نکاح خواں گواہان وغیرہم کے نکاح فاسد ہوگئے اب باپ اور
بیٹی کے اکٹھے ہونے سے جو اولاد پیدا ہوگی یقیناً وہ وہابی ہیں۔

قرآنی فیصلہ ۳

پشت کے نطفے کا اعتبار قرآن کریم سے

الاعراف ۹/۲۲ } وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا ۔

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پروردگار نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشتوں کی اولاد سے ان کی نسل نکالی اور انہی پر ان کو گواہ بنایا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں سب نے عرض کیا ہاں ہم نے گواہی دی ۔

اس آیت خداوندی میں اللہ تعالےٰ من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم جو آدم علیہ السلام کی پشتوں سے اولاد نکلی ان کا ذکر فرمایا یعنی مردوں کی پشتوں سے جو نطفے منتقل ہوتے ہیں ان کا اعتبار کیا من ظھورھم ذریتھم نے تمہارے وہابی مذہب کا قلع قمع کر دیا یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک بھی مرد کی پشت میں جو نطفہ منتقل ہو کر عورت کی رحم میں اترتا ہے اسی کا اعتبار ہے ۔

قرآنی فیصلہ ۴

دوسری دلیل قرآنی ۔

النساء ۴ } وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ اور تمہارے صلبی

بیٹوں کی بیویاں تم پر حرام ہیں ۔

اس آیتہ کریمہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے صلبی بیٹے کی جورو کو حرام کیا یعنی صلب کا لحاظ کیا ۔

مسئلہ (۱)

تیسری قرآنی دلیل

اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا اس سے اس کے نطفے کا لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کی آگے شادی ہو گئی اب اس حرامی لڑکے نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو قرآن کریم کے لحاظ سے وہ مطلقہ عورت اس کے طلاق کے باپ زانی پر حرام ہے وہ نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ حکم خداوندی وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ کے قانون خداوندی کی زد میں ہے لیکن تمہارے مصنوعہ وہابی قانون کے مطابق حلال ہے تو از روئے قرآن کریم تمہارا فرقہ وہابیہ مکذب قرآن ثابت ہوا اور قرآن کی قرآنی تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ زانی کے نطفے کا اعتبار ضرور ہے تو زانی کے نطفے سے جو لڑکی پیدا ہوئی ہے اس کا باپ وہی ہے جس کا وہ نطفہ ہے لیکن اس کی نسبت مجازاً اس کی والدہ کے خاوند حقیقی کی طرف ہو گی اور سات پشتوں تک حلالی اس کو اپنے نکاح میں نہیں لا سکتا اب اگر اس لڑکی کو جس کا وہ نطفہ ہے ۔ اس مرد نے اس لڑکی سے نکاح کر لیا تو از روئے قرآن کریم باپ نے بیٹی سے نکاح کیا کیونکہ اسی کے نطفے کی لڑکی ہے ۔

مسئلہ (۲)

چوتھی قرآنی دلیل

بتاؤ وہابیو کسی عورت نے کسی لڑکی کو دودھ پلایا اب اس مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی کا خاوند اس کی عورت کے دودھ پینے والی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟ ہرگز نہیں کیونکہ وہ اس کا رضاعی باپ ہے اگر رضاعی باپ بیٹی سے جس نے صرف اس کی

بیوی کا دودھ پیا ہے نکاح نہیں کرسکتا تو مرد اپنی مزنیہ اپنے نطفے کی لڑکی سے کیسے نکاح کرسکتا ہے۔

تو قرآنی دلائل سے ثابت ہوا کہ زانی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا حرام ہے اس کی اولاد حرامی

قرآنی فیصلہ ۵

السجدہ ۲۱/۱ { ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝
پھر ہم نے اس کی نسل کو گندے پانی ملے ہوئے سے پیدا کیا۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزۃ نے نطفے سے نسل کو فرمایا ثابت ہوا کہ اس آیۃ قرآنیہ کے رو سے بھی نطفے سے نسل کا اعتبار کیا گیا۔

کیوں جی وہابیو تم کہتے ہو کہ نسل قطرے والے کی نہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نسل میں قطرے کا اعتبار ہے اب تم سوچو کہ تم قرآن کریم کے قائل ہو یا منکر

وہابیوں کی دوسری نسل

وہابی باپ بیٹے کی مشترک عورت

(۱) نزل الابرار ۲/۲۸ مصنف وحید الزمان حیدرآبادی { وَلَوْ جَامَعَ اَحَدٌ زَوْجَةَ اَبِيْهِ سَوَاءٌ كَانَ بَالِغًا اَوْ غَيْرَ بَالِغٍ صَغِيْرًا اَوْ مُرَاهِقًا لَمْ تَحْرُمْ عَلٰى اَبِيْهِ لِمَا قَدَّمْنَا اَنَّ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ لَا تَثْبُتُ بِالزِّنَا۔

اور اگر کسی شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے جماع کیا بالغ ہو یا نابالغ چھوٹا ہو یا ہیجڑا اس کے باپ پر وہ عورت حرام نہ ہوگی جیسا کہ حرمت مصاہرہ میں ہم بیان کرچکے ہیں زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور اس سے جو لڑکی یا لڑکا پیدا ہوگا وہابی یا وہابیہ۔

قرآنی فیصلہ

النساء ۴/۴ { حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ۔
تمہاری مائیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔

النساء ۴/۴ { وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ۔
جس کے ساتھ تمہارے باپ دادے نے نکاح کیا ہے تم نکاح نہ کرنا۔

وہابیوں کے مذہب میں باپ بیٹے کی مشترکہ عورت ہوسکتی ہے

(ب) نزل الابرار ۲/۲۱ { فَلَوْ زَنٰى بِامْرَءَةٍ تَحِلُّ لَهٗ اُمُّهَا وَبِنْتُهَا وَكَذٰلِكَ لَوْ زَنٰى ابْنُهٗ بِامْرَءَةٍ تَحِلُّ لِاَبِيْهِ وَكَذٰلِكَ لَوْ زَنٰى اَبُوْهُ بِامْرَءَةٍ تَحِلُّ لِابْنِهٖ خِلَافًا لِلْجُمْهُوْرِ

اگر کسی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس زانی کے لئے حلال ہے اور اسی طرح اگر کسی کے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تو وہی عورت باپ کے لئے بھی حلال ہے اور اسی طرح اگر اس کے باپ نے کسی عورت سے زنا کیا تو وہی عورت بیٹے کے لئے بھی حلال

ہے یہ مسلک جمہور محدثین کے خلاف ہے۔

قرآنی فیصلہ

وامھات نساء کم تمہاری عورتوں کی مائیں تمہارے لئے حرام ہیں۔

وہابی کی تیسری (۳) نسل

وہابی اگر ماں یا بہن سے زنا کرے تو لطف کے بدلے مہر مثل دے

نزل الابرار $\frac{۲}{۳۱}$ } ولو دخل بالمحرم منہ فلھا مھر المثل۔
اگر کسی شخص نے محرمات (یعنی ماں بہن بیٹی) سے زنا کیا تو اس کو حق مہر بھی دینا پڑے گا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم غیر مقلد وہابی کو اپنی ماں بہن کے دخول کرنے سے لطف آتا ہے پھر ماں بہن سے لطف اٹھانے سے مہر مثل کی رقم بھی ادا کرے تاکہ ماں بہن سے جو اس کے نطفے کا بچہ پیدا ہو گا وہ صحیح وہابی بن جائے کیونکہ مہر مثل دیا ہوا ہے کیوں جی یہ ہے نسل وہابین جس ہی اور کسی مذہب کا حصہ نہیں آریہ سناتن دھرمی، سکھ، عیسائی اور کمیونسٹ وغیرہ بھی اس سے مبرا ہیں یا ماں اپنے سگے بیٹے یا بہن اپنے سگے بھائی سے زنا کرے تو صرف زانی بیٹے اور بھائی کو حق مہر جو باپ یا بہنوئی نے دیا ہے ادا کرے اور وہابی نسل مضبوط ہو جائے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ یہ حرامی ہے بلکہ وہ پکا وہابی ہے۔

وہابی کی چوتھی نسل

سسر نے اگر بہو سے جماع کیا تو بیٹے پر حرام نہیں

نزل الابرار $\frac{۲}{۲۸}$ } وکذالک لو جامع زوجۃ ابنہ لا تحرم علی ابنہ اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنے بیٹے کی بیوی سے جماع کیا اس کے بیٹے پر عورت حرام نہیں ہو گی۔

(۱) کوئی آدمی اگر اپنی بہو سے زنا کرے تو وہابی کہتا ہے اس نے جماع کیا۔

(۲) جب بہو سے سسر نے زنا کیا تو وہابی مذہب میں لڑکے پر وہ عورت حرام نہیں ہوئی بلکہ بلاشک بیٹا بھی اس کو استعمال کرتا ہے۔

(نوٹ) وہابی صاحب بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب سسر نے اپنی بہو سے زنا کیا تو اس سے کون پیدا ہو گا؟ وہابی یا وہابن کیونکہ اور کسی مذہب میں تو وہ داخل ہو سکتا ہی نہیں کسی مذہب میں اس کا جواز ہے تمہارے وہابیوں کے سرغنہ سید نذیر حسین صاحب دہلوی کا فتویٰ سنا دیتا ہوں۔

فتاویٰ نذیریہ $\frac{۲}{۱۵۹}$ } سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے اپنے لڑکے کی بیوی سے جبراً زنا کیا آیا وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح میں رہی یا نہیں اور وہ عورت خاوند سے کس قدر مہر لینے کی مستحق ہو گی۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب حنابلہ اور حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح سے نکل گئی اور اس کو مہر مثل دینا پڑے گا اور مہر مثل کے معنی یہ ہیں کہ اس عورت کی ہم جنس

عورتوں میں جس قدر کم سے کم مہر کا رواج ہو دلوایا جائے لیکن شافعیہ اور اہلحدیث کے نزدیک وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح سے باہر نہیں ہوتی صرف زنا کرنے والے پر گناہ ہوا اور اس عورت کو گناہ کچھ نہیں۔ اس لئے کہ وہ مجبور تھی اور حرام کرنے سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی۔

فتوی ستاریہ ۱/۱۱۶
فتوی ستاریہ ۲/۱۱۸ } سوال (۱۹۹) زید نے اپنے لڑکے حقیقی کی منکوحہ سے زنا کیا اب اس کے لڑکے کا نکاح قرآن وحدیث کی رو سے ہے یا نہیں۔ دیگر زید سے سلام کلام اور اس کے گھر کا کھانا پینا جائز ہے یا نہیں زید نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی ہے اور نمازی پکا ہے شیطان کے پھندے میں آگیا اور گناہ ہو گیا۔ (سائل مولوی عبدالرحمٰن خان ضلع حصار)

جواب (۱۹۹) زید اور اس کے لڑکے کی منکوحہ پر حد شرعی رجم ہے زید کے زنا کرنے کی وجہ سے اس کے لڑکے پر اس کی منکوحہ حرام نہیں ہوتی نکاح قائم ہے۔

قرآنی فیصلہ

النساء ۲۳/۴ } وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ جو تمہاری پشتوں سے بیٹے ہوئے ان کی بیویاں تم پر حرام ہیں۔

وہابیو! اب تم بتاؤ کہ ایسی وہابی جس سے سسر نے زنا کیا اب اس سے جو وہابی پیدا ہوگا۔ بتاؤ اس بیوی مزنیہ وہابیہ کے پیٹ سے وہ اس کے خاوند کا بھائی بھی ہوا کیونکہ اس کے باپ کا نطفہ ہے اور بیٹا بھی کیونکہ تمہارے نزدیک اس کا نکاح باقی ہے تو اس کو دوہرا فائدہ ہوا بھائی اور بیٹا تو وہ دو کا وارث بنا کیونکہ بھائی

کا اور بیٹا بھی تو ایک ہی رحم سے دوہرا رشتہ ثابت ہو گیا۔

وہابیو یا تم تو حیوانات کی جنس بن گئے جیسا کہ ان میں ایک مونث پہ باپ بیٹا دونوں یکساں ہیں ایسے ہی تمہارے مذہب میں بھی یکساں ہیں۔

وہابی کی پانچویں نسل

وہابی کے نزدیک ساس سے جماع

نزل الابرار ۲/۲۸ } وَكَذَلِكَ لَوْ جَامَعَ اُمَّ امْرَاَتِهٖ لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ اِمْرَاَتُهٗ۔

اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنی ساس سے جماع کیا اس پر اس کی عورت حرام نہیں ہوتی۔

(۱) وہابی کے اس مسئلہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہابیوں میں ساس سے جماع ہوتا ہے زنا نہیں۔

(۲) وہابیوں کے نزدیک ساس سے جماع کرنے والے پر عورت حرام نہیں ہوتی بلکہ دونوں کو استعمال کرتا ہے جو اس سے پیدا ہوگا وہ وہابی یا وہابیہ اب تم سوچو کہ وہابی سے رشتہ ناطہ کرنا کیسا ہے؟

قرآنی فیصلہ

النساء ۲۳/۴ } وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ اے مسلمانو تمہارے لئے تمہاری عورتوں کی ماؤں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جن سے نکاح کرنا حرام ہے اس سے صحبت کر
ہر حالت میں حرام ہے۔

وہابی کی چھٹی نسل

وہابیوں کے مذہب میں اپنی سگی نانی اور دادی سے نکاح جائز ہے

کتاب التوحید والسنۃ مولفہ مولوی عبد الاحد خانپوری وہابی ۳، ۲ } (مولوی ثناء اللہ امرتسری نے) دادی اور نانی کے ساتھ نکاح کرنے کو مباح اور جائز کر دیا سو تیلے بھائی کی پوتی سے نکاح جائز کر دیا اپنی اخبار (اہلحدیث) مورخہ ۲ محرم ۱۳۳۰ھ میں سگی نانی اور دادی کو وہابی نواسا اور پوتا نکاح کرکے اپنے گھر علی الاعلان آباد کر سکتا ہے اور اس سے جو اولاد ہو وہ اصل غیر مقلد وہابی ہو گا کیونکہ اور کسی مذہب میں اس کی گنجائش ہی نہیں۔

واہ واہ وہابیوں کی عجیب نسل ہے۔

کیوں بھئی مسلمانوں ہم اہلسنت وجماعت سچ کہتے ہیں کہ غیر مقلد وہابی سے رشتہ ناطہ حرام ہے اب تو تمہیں تسلی ہو گئی یا دنیائے وہابیت کو کچھ جواب دیں کہ یہ ہمارے اکابرین کا مسلک نہیں ہے۔

النساء ۴ } حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئی ہیں۔

لفظ ام والدہ پر بھی بولا جاتا ہے والدہ کی والدہ اوپر تک سب پر لفظ ام استعمال ہوتا ہے ایسے ہی ام والد پر دادی پر اوپر تک لفظ استعمال ہوتا ہے۔

مفردات راغب ۲۱ } الام بازاء الاب وهي الوالدة القريبة التي ولدته والبعيدة التي ولدت من ولدته

ماں باپ کے مقابلے میں اور وہ والدہ قریبہ ہے جس نے اسے جنا اور بعیدہ بھی جیسے اس کی والدہ کو جنا۔

ثابت ہوا کہ ام ماں اور باپ دونو جانب سے تمام ماؤں پر بولا جاتا ہے جس نے نانی اور دادی کے ساتھ نکاح جائز کر دیا تو ماں کے ساتھ اس نے نکاح حلال کر دیا پہلے سنا کرتے تھے کہ فلاں نانی دا خصم دادی دا خصم لیکن جب سے وہابیوں کی کتابیں پڑھیں اور تعلقات بنے تو پتہ چلا کہ واقعی نانی اور دادی کے خصم بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہ صرف ایک وہابی فرقہ ہے ورنہ ان کے علاوہ بھنگی اور سانسی بھی ایسا فعل نہیں کر سکتے۔

وہابی کی ساتویں نسل

غیر مقلدین وہابیوں کے مذہب میں کنجری بازی جائز ہے

نزل الابرار مصنفہ وحید الزمان ۲/۳ } وَكَذَّ الك بعض اصحابنا في نكاح المتعةِ فجوزوها لانهُ كان ثابتا جائزا في الشريعة كما ذكره في كتابه فَمَا استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن قراءة ابي بن كعب وابن مسعود فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى يدل صراحة على اباحة المتعة فالاباحة قطعية لكونه اللدفع الاجماع عليه التحريم ظني۔

اور اسی طرح ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک نکاح متعہ جائز ہے اس لئے کہ متعہ پہلے شریعت میں جائز و ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ کی کتاب سے ثابت ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ قراءۃ ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى تک دلالت کرتی ہے متعہ کے مباح ہونے پر تو اباحت قطعی ہے اور کیونکہ اس پر وہابیوں کا اجماع وہابیوں میں یقینی ہے اور حرمت ظنی ہے۔

(نوٹ) مسلمانو! اب تم فیصلہ کرلو کہ پیسے دے کر کچھ وقت کے لئے عورت سے صحبت کی پھر اس کے بعد وہ دوسرے کے پاس گئی جتنوں کے پاس بعد میں وہ گئی بچے پیدا ہوں گے وہ وہابی یا وہابیہ۔ اب تم سوچو کہ وہابی سے رشتہ ناطہ میل جول ہے یا نہیں؟

(نوٹ ۲) کیوں جی وہابیو! تمہارے حافظ جی تو کہا کرتے ہیں کہ کنجریاں سب گیارھویں پکاتی ہیں اور تمہارے اکثر ملاں بھی سٹیجوں پر للکار للکار کر کہتے ہیں اور اس وقت یوں معلوم ہے کہ دنیا کے کنجروں کے دلال اعلان کر رہے ہیں حالانکہ کوئی کنجری میرے خیال میں کہ نماز میں پڑھتی ہوگی کوئی روزہ بھی شاید رکھتی ہوگی لیکن قربانی کے بڑے بڑے تو کنجر بازاروں میں سجا سجا کر لئے پھرتے ہیں کیا قربانی کو حرام کر دو گے نماز روزہ بند کر دو گے نہیں ان کی نیکی میں فرق نہیں آئے گا اگر ان سے اعمال عاملین بد ترین ہی کیوں نہ ہوں ایسے ہی کنجریاں اگر گیارھویں کا کھانا پکائیں تو نفس گیارھویں حرام نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ کام نیک ہے البتہ فاعل کے فعل بد کرداری کی وجہ سے گیارھویں کے مسئلہ پر کوئی حرامت لازم نہیں آئی کیونکہ

کی کمائی کا کھانا حرام ہے خواہ گیارھویں کا ہو یا خدا واسطے کیوں نہ ہو۔

اب تمہارے علماء نے تو کنجری بازی کا فتوٰی ہی تحریراً ثبت فرما دیا تو تمہارے مذہب میں کنجر بازی جائز ثابت ہے تو یہ پیشہ وہابی مذہب کو مبارک ہو پھر کنجریاں تو میرے خیال سے فرج میں عطر کا پنبہ نہ رکھتی ہوں گی لیکن وہابی ملاؤں نے تو گاہک بڑھانے کے لئے اپنی وہابنوں کو حیض سے فراغت کے بعد عطر کا پنبہ رکھنے کا اعلان بھی کر دیا جو انشاء اللہ العزیز اس کا ذکر آئیگا۔ اس حوالہ وہابیہ سے ثابت ہوا کہ یہ مذکورہ فرقہ تو سارے کا سارا ہی فرقہ وہابیت میں پکا ثابت ہوا سبحان اللہ کیا مسنونہ مذہب ہے؟

وہابی فرقہ فرج پرست ہے

فقہ محمدیہ حصہ اول ۳۲	حائض حیض سے پاک ہو کر جب غسل کرے تب ذرا یار وئی کے ساتھ خوشبو لگا کر شرمگاہ کے اندر رکھے۔

مسلمانو! وہابیہ عورت استرے سے زیر ناف بال صاف کرکے اور خوشبودار روئی یا کپڑے کا ٹکڑا اپنی شرمگاہ میں رکھے تو یہ سب گاہکی کی زیادتی کے علامات سے نہیں ہے؟ ادھر تم نے کنجری بازی کو جائز کر دیا ہے ادھر سودا عام کرنے کے لئے فرج میں خوشبودار پنبہ رکھنے کا حکم صادر فرما دیا اب فیصلہ تم پر ہے کہ وہابی مذہب فرج پرست ثابت ہوا یا نہ؟ اور کیا یہ سنت مہاراجوں مہاجنوں کی نہیں ہے؟ مہاجن بھاشے فرج پرستی تو کرتے ہیں جیسا کہ ان کے بتوں سے عیاں ہے شاید ان کے مذہب میں بھی فرج میں خوشبو کا پنبہ رکھنا نہ ہوگا ہم احناف اگر کسی بزرگ کی قبر پر خوشبودار کپڑا بچھا دیں تو تم فوراً ہم پر قبر پرستی کا فتوٰی جڑ دیتے ہو لیکن تم تو یار فرج پرستی میں ہندو بل

سے بھی تجاوز کر جاؤ تو مضائقہ نہیں اسی لئے تم جس کھانے پر قرآن مجید پڑھا جائے نہیں
کھا سکتے۔ انبیاء علیہم السلام کی طرف سے مسنون طریقہ پر صدقہ کیا جائے یا اولیاء اللہ
کی طرف سے نیاز تقسیم کی جائے تو وہ تمہارے اندر نہیں جا سکتا تمہارے لئے حرام
باقی مسلمانوں کے حلال پاک تمہارے لئے ہندو کے گھر کی پکی ہوئی چیز مبارک حلال
طیب مومن کے لئے حرام رجس اور خبیث ہوتی ہے۔ یہ تمہاری فرج پرستی اور
پرستی کا نتیجہ ہے۔

او اہلحدیث بھائیو! آؤ اس فرج پرست مذہب کو ترک کر کے اولیاء اللہ
اپنا رابطہ قائم کرو اور ان نفس پرست خواہشات کو ترک کر کے خدائی عبادت میں
ترقی کرنے کے لئے سنی مذہب میں شامل ہو جاؤ۔

"مسلمان" مولوی صاحب وہابیوں میں اتنی زیادہ شہوت پرستی کیوں ہے؟
"محمد علی" ان کے اکثر اقوال و اعمال ہی کا دارومدار ہی نفسانی شہوۃ پر ہے۔
مثلاً زیر ناف بال ان کی عورتیں استرے سے مونڈتی ہیں یہ وہابی مذہب کا
فتویٰ ہے سنئیے۔

وہابن کو زیر ناف بال استرے سے مونڈنے کا حکم

فتویٰ ستاریہ ج ۳ } سوال (۲۰۲) کیا عورتیں زیر ناف کے بال استرے سے صاف کر سکتی
ہیں میں نے سنا ہے کہ جو عورت استرہ استعمال کرے گی اس کی لاش
اتنی بھاری ہو جائے گی کہ اس کا جنازہ اٹھایا نہیں جا سکے گا۔ اس لئے عورتوں کو
صرف پاؤڈر سے ہی صفائی کرنی چاہیئے شرعاً کیا حکم ہے؟ (محمد دین ریاستی)

جواب۔ (۲۰۲) عورتیں مردوں کی طرح استرہ استعمال کر سکتی ہیں یہ محض وہم اور
ڈھکوسلہ ہے کہ استرہ کے استعمال کرنے سے عورت کا جنازہ بھاری ہو جاتا
ہے یہ خیال سراسر لغو اور باطل ہے استرہ بال صفا کرنے کا ایک اوزار ہے اور
مقصود صفائی اور پاکیزگی ہے۔

کیوں وہابی صاحب اس مسئلہ میں تو یار تم نے سب کمینوں کو بھی مات کر دیا پھر
اپنی شرافت کا ڈھنڈورا تمام دنیائے اسلام میں پیٹتے ہو کچھ خدا کا خوف کرو وہابی
کمپنی اسلام کے باقی سب مخالفین فرقوں سے لطف میں ترقی کر گئی ہے۔

عورت استرے سے زیر ناف بال صاف کرے فرج کے اندر عطر کا پھنبہ رکھے
اگر مسجد میں مردوں کے شانہ بشانہ ٹخنہ سے ٹخنہ ملا کر ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑی ہو اور
اگر فرج میں منی اتر آئے تو نماز میں آگے ہاتھ یا کپڑے سے روکاوٹ بنائے نماز میں فرق
نہ آئے گا۔

وہابی کی آٹھویں نسل

تین وہابی اور ایک وہابن

نزل الابرار ج ۲ } وَاِذَا اشْتَرَكَ ثَلٰثَةٌ فِیْ وَطْءِ اَمَةٍ فِیْ طُهْرٍ مَلَكَهَا
كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِيْهِ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ وَادَّعَوْهُ جَمِيْعًا
فَيُقْرَعُ بَيْنَهُمْ وَمَنِ اسْتَحَقَّهُ بِالْقُرْعَةِ فَعَلَيْهِ لِلْاٰخَرِيْنَ
ثُلُثَا الدِّيَةِ۔

جب ایک مشترکہ لونڈی کے ایک ہی طہر میں تین آدمیوں نے صحبت کی اور اگر

بچہ پیدا ہوا تینوں نے بچے کا دعویٰ کیا تو ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائیگا قرعہ نے جس کو مستحق بنا دیا وہ مستحق ہے اور اس پر دوسروں کو حصہ ادا کرنا ہوگا۔

(نوٹ) جو اس سے پیدا ہوگا وہ بچہ وہابی ہی کہلائیگا۔

قرآنی فیصلہ

النساء ۲۴ } وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اور خاوند والیاں عورتیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔ اسلام میں خاوند ایک ہی ہے لیکن وہابی مذہب میں تین تین کی مشترکہ بن سکتی ہے؟

وہابی کی نویں نسل

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق رجعی واقع ہوتی ہے بلا نکاح رجوع کر سکتا ہے

(۱) عرف الجادی ۱۲۱ } از ادلہ متقدمہ ظاہر است کہ سہ طلاق بیک لفظ با الفاظ در یک مجلس بدون تخلل رجعت یک طلاق باشد اگرچہ مدخولہ

سابقہ دلائل سے ظاہر ہے کہ تینوں طلاقیں ایک ہی لفظ سے یا کئی الفاظ سے ایک مجلس میں بغیر حیض کے رجوع کرے طلاق ایک ہی واقع ہوگی اگرچہ طلاق مدخولہ ہوگی۔

کسی شخص نے اگر ایک وقت میں تین طلاقیں دے دیں تو رجوع کرے کوئی حرج نہیں اور اس سے جو پیدا ہوگا وہابی اصلی ہوگا۔

(۲) فقہ محمدی $\frac{۲}{۱۱۱}$ } اور جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو تین شمار میں نہ ہوں گی،

ایک رجعی ہوگی

(۳) فقہ محمدی کلاں ۸۹ } تین طلاقیں ایک دفعہ دے دینی یعنی کہنا کہ میں نے تجھ کو تین طلاقیں دیں حرام اور منع ہیں اور اسی طرح تین طلاقیں ایک مجلس میں دینی بھی حرام ہیں لیکن اگر ایک بار تین طلاقیں دے دیوے تو فقط ایک طلاق رجعی پڑے گی جس میں رجوع حلال ہے یا نکاح کرنے کی اس میں کوئی حاجت نہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاقیں دے مفتی وہابی نے رجوع کا فتویٰ دے دیا اس نے رجوع کر لیا مفتی کا نکاح ٹوٹ گیا اس سے جو بیٹا پیدا ہوگا وہابی جس نے تین طلاقیں دے کر پھر رجوع کر لیا جو اس سے پیدائش ہو اوہ وہابی یا وہابن ارجع۔

(۴) فتاویٰ نذیریہ $\frac{۲}{۱۷۹}$ } سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں بیک جلسہ دیں پس یہ طلاق بائن ہوئی یا رجعی بینوا و توجروا

الجواب یہ طلاق رجعی ہوئی اس واسطے کہ ایک جلسہ میں تین طلاق دینے سے صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔

(۵) فتاویٰ ستاریہ $\frac{۱}{۴۰}$ } سوال (۹۳) درمیان زید اور ہندہ کے کچھ تکرار ہو گئی زید نے مجلس واحد میں ہندہ کو تین طلاقیں دیدیں بعدہٗ دونوں رضامند ہو گئے چاہتے ہیں کہ رجوع کر لیں اس میں شریعت کیا فیصلہ دیتی ہے رسائل عبدالکریم از دہلی)

جواب (۹۳) زید ہندہ سے بخوشی رجوع کر سکتا ہے۔

یہ مذکورہ مسئلہ غیر مقلدین وہابیوں نے عیسائیوں سے لیا ہے عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام اور خداوند کریم یعنی اقانیم ثلثہ ایک خداوند ہے

یعنی عیسائی انیس سو برس سے آج تک یہ نہیں سمجھ سکے کہ گنتی میں تین اعداد ایک ہیں یا تین
علیحدہ علیحدہ کیونکہ تین کی گنتی ایک نہیں ہو سکتی اور ایک تین نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر ایک ہے تو
تین نہیں اور اگر تین ہیں تو ایک نہیں وہابی مذہب بھی چونکہ عیسائیت سے نکلا ہے اس لئے
وہابی بھی کہتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان بیک وقت اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو ایک ہی ہوگی
لہٰذا بلا نکاح اور دوسرے خاوند سے نکاح کرنے کے رجوع کر سکتا ہے کیونکہ بیک وقت تین
طلاق کہنے سے ایک ہی واقع ہوگی۔ سبحان اللہ

وہابیو! تم بھی عیسائی چکر میں گھر گئے ان کی سمجھ وتکہ میں بھی تین ایک نظر آتا ہے اور تم
بھی تین ایک ہی نظر آنے لگا۔

مختصراً اس کے متعلق احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اور آپ کے
خلفاء الراشدین المہدیین و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فیصلے عرض
کرتا ہوں سنئیے۔

تین طلاقوں کے متعلق قرآنی فیصلہ

البقرہ ۲/۲۹ } فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

پھر اگر مرد نے عورت کو طلاق دی تو اس مرد کے لئے وہ عورت حلال
نہیں ہے جبتک کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

یہ حکم خداوندی اس شخص کے لئے ہے کہ جس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے
دیں پھر جب تک عدۃ گزرنے کے بعد کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے پہلے خاوند کے
پاس کسی صورت سے نکاح میں نہیں آسکتی اگر کوئی شخص ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دے دے تو

اس طلاق کی بیوی اس کے لئے حرام ہو جاتی تھی یہ تو ہے قرآنی فیصلہ جس میں ہر ماہ
ایک طلاق دینے کا ذکر ہی نہیں ہر ماہ طلاق دے یا اکٹھی ایک ہی دفعہ مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنی امت کی آسانی کے لئے فرمایا میں تمہیں آسان صورت بتاتا ہوں کہ
جس کا ارادہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ہو اس کی بیوی جب حیض سے پاک ہو تو
ایک طلاق دے یہ طلاق رجعی ہوگی یعنی ایک طلاق کہنے کے بعد بلا کسی سزا کے اپنی عورت
سے رجوع کر سکتا ہے اگر اس کا ارادہ فیصلے کا ہو تو رجوع نہ کرے اور دوسری دفعہ
حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسری طلاق دے دے دوسری طلاق دینے کے بعد وہ
اس خاوند کے لئے بائنہ ہو جائے گی یعنی وہ خاوند پھر ویسے ہی رجوع نہیں کر سکتا بلکہ
دوبارہ نکاح کر کے بغیر عدۃ کے رجوع کر سکتا ہے اور اگر اس کا ارادہ فیصلے کا ہی ہو
تو دوسری طلاق دینے کے بعد کچھ نہ کرے بلکہ تیسرے حیض سے فارغ ہونے کے بعد پھر
تیسری طلاق دے تو اس خاوند کے لئے وہ عورت مطلقہ مغلظہ ہو جائے گی وہ قطعی حرام
ہو گئی اب بعد ازاں اگر اس خاوند کا ارادہ رجوع کا ہو تو عدۃ گزرنے کے بعد پھر کسی اور
خاوند سے نکاح کرے پھر وہ دوسرا خاوند ایسے ہی تین طلاقیں دے پھر عدۃ گزرنے کے بعد
اپنے پہلے خاوند سے نکاح کر کے اس کی منکوحہ بن سکتی ہے ورنہ نہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم نے یہ تجویز محض مسلمان کو اس مصیبت سے بچنے کے لئے ہر طہر یا ہر مہینے میں ایک
طلاق کی آسانی کی اجازت فرما دی کیونکہ ایک ہی دفعہ تین طلاق دینے سے تو رجوع کی کوئی
گنجائش ہی نہ رہ جاتی تھی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے یہ نہیں کہ ایک
دفعہ تین طلاقیں دینے سے بھی خاوند رجوع کر سکتا جیسا کہ وہابیہ کا عقیدہ ہے اگر ایک ہی دفعہ تین
طلاق کہنے سے رجوع کرنا باقی رہتا تو آپ کو تین ماہ یا تین طہر سے مقید کرنے کی کیا ضرورت

تھی اب رہا یہ کہ ایک دفعہ ہی تین طلاق کہنے سے عورت حرام ہوتی ہے یا نہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلے عرض کرتا ہوں۔

باب من طلق ثلاثا فی مجلس واحد

باب ہے جس شخص نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیں

(۱) ابن ماجہ ۱۴۷ } حدثنا محمد بن رمح انبأ اللیث بن سعد عن اسحاق بن ابی فروہ عن ابی الزناد عن عامر الشعبی قال قالت لی فاطمہ بنت قیس حَدِّثْنِیْ عَنْ طَلَاقِکِ قَالَتْ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ ثَلَاثًا وَهُوَ خَارِجٌ اِلَی الْیَمَنِ فَاَجَازَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عامر شعبی سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے فاطمہ بنت قیس سے اس کی طلاق کے متعلق سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ میرے خاوند نے یمن سے (ایک ہی دفعہ) تین طلاقیں لکھ بھیجیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو جائز قرار دیا۔

کیوں بھئی وہابیو! یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ ایک دفعہ ہی تین طلاقیں کہنے یا لکھنے سے تین طلاقیں مغلظہ واقع ہو جاتی ہیں اور یہ فیصلہ عین قرآن کریم کی آیت فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ کے موافق ہے اور اس حدیث شریف کی تائید دوسرے مقام سے بھی عرض کرتا ہوں سنیئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فیصلہ کہ ایک دفعہ تین طلاق واقع ہوتی ہیں

(۲) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا ابو بکر نیسابوری نا یوسف بن سعید نا ابو حمید قال نا حجاج عن ابن جریج اخبرنی عطا اخبرنی عبد اللہ بن عاصم بن ثابت اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَیْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَیْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا وَخَرَجَ اِلٰی بَعْضِ الْمَغَازِیْ۔

فاطمہ بنت قیس ضحاک کی ہمشیرہ نے خبر دی کہ وہ بنی مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی اس کو خبر ملی کہ اس کے خاوند نے فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں دے کر کسی غزوے میں چلا گیا ہے۔

یہ طلاق مغلظہ ایک ہی دفعہ تین طلاق کہنے سے واقع ہوئیں اس کی تشریح آگے اسی کتاب حدیث دار قطنی میں مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۳) دار قطنی ۲/۴۳۰ } قال ونا سلمۃ بن ابی سلمۃ عن ابیہ ان حفص بن المغیرۃ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَیْسٍ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ عَلَیْهِ وسلم ثَلٰثَ تَطْلِیْقَاتٍ فِیْ كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ فَاَبَانَهَا مِنْهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ یَبْلُغْنَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَابَ ذٰلِكَ عَلَیْهِ۔

حفص بن مغیرہ نے اپنی عورت فاطمہ بنت قیس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بار ہی تین طلاقیں کہ دیں تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے اس سے جدائی کا حکم جاری فرمایا اور حفص بن مغیرہ کے ایک بار ہی تین
طلاق دینے کو معیوب نہیں سمجھا۔

کیوں جی وہابیو! ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دینے کو مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے صحیح قرار دیا
اب تم رجعی کہو تو کیا یہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں ہے۔ اور تم جو ایک بار تین
طلاقوں کو رجعی کہتے ہو اب بتاؤ کہ مفتی و گواہان کا نکاح بھی فاسد ہوا وہ بھی تمام عمر حرام کرنے
میں رہے اور اولاد بھی بے نکاحی سے اور جس کو رجوع کا حکم دیا وہ بھی حرام اس سے جو اولاد
پیدا ہوئی وہ بھی وہابی یہ ہے وہابی کی زریں نسل وہابیہ۔

(۴) بیہقی شریف ۷/۳۲۹-۳۳۰ { اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انا علی بن عمر الحافظ انا ابو عبید القاسم بن اسماعیل نا احمد
بن عبد الملک بن زنجویہ نا نعیم بن حماد عن ابن المبارک عن محمد بن راشد
سلمہ بن ابی سلمہ عن ابیہ انہ ذکر عندہ ان الطلاق الثلاث
مرۃ مکروہ فقال طلق حفص بن المغیرۃ فاطمۃ بنت قیس بکلمۃ
واحدۃ ثلاثا فلم یبلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاب ذالک
علیہ وطلق عبد الرحمن بن عوف امرأتہ ثلاثا فلم یعب
ذالک علیہ احد وکذالک رواہ شیبان بن فروخ عن محمد بن راشد۔

حفص بن عمرو بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو ایک ہی کلمے سے تین طلاقیں
دے دیں ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو
برا منایا ہو ...... اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالے عنہ نے
اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اس پر کسی نے ان کو برا نہیں منایا اور اسی طرح

شیبان بن فروخ نے محمد بن راشد سے روایت کی ہے۔

(۵) احکام الاحکام ۲/۶۲ لابن اشین الحلبی { عن فاطمۃ بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص طلقھا البتۃ وھو غائب وفی روایۃ طلقھا ثلاثا فارسل الیھا وکیلہ بشعیر فسخطتہ
فقال واللہ ما لک علینا من شیء فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فذکرت ذالک لہ فقال لیس لک علیہ نفقۃ وفی لفظ
ولا سکنی فامرھا ان تعتد فی بیت ام شریک ثم قال تلک
امرأۃ یغشاھا اصحابی اعتدی عند ابن ام مکتوم فانہ رجل
اعمی تضعین ثیابک فاذا حللت فآذنینی قالت فلما حللت ذکرت
لہ ان معاویۃ بن ابی سفیان وابا جھم خطبانی فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما ابو جھم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ اما معاویۃ
فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ بن زید فکرھتہ ثم قال
انکحی اسامۃ فنکحتہ فجعل اللہ فیہ خیرا واغتبطت بہ۔

قولہ طلقھا البتۃ یحتمل ان یکون حکایۃ اللفظ الذی اوقع
بہ الطلاق وقولہ طلقھا ثلاثا تعبیرا عما وقع من الطلاق بلفظ البتۃ
وھذا علی مذھب من یجعل لفظ البتۃ للطلاق الثلاث ویحتمل
ان یکون اللفظ الذی وقع بہ الطلاق ھو الطلاق الثلاث کما جاء
فی الروایۃ الاخری ویکون قولہ طلقھا البتۃ تعبیرا عما
وقع من الطلاق بلفظ الطلاق ثلاثا وھذا ا یتمسک بہ من یری جواز

اِیْقَاعُ الطَّلَاقِ الثَّلٰثِ دَفْعَةً وَّاحِدَةً لِعَدَمِ الْاِنْکَارِ مِنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا اَنَّهٗ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ قَوْلُهٗ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا اَیْ اَوْقَعَ طَلْقَةً یُتِمُّ بِهَا الثَّلٰثُ وَقَدْ جَاءَ ذٰلِکَ فِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ اٰخِرُ ثَلَاثَ تَطْلِیْقَاتٍ۔

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ اس کے خاوند عمرو بن حفص نے اس کو فوری تین طلاقیں دے دیں اور وہ مسافر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن حفص نے فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں مغلظہ دیں اور فاطمہ کی طرف تھوڑا سا سامان دے کر اپنا وکیل بھیجا تو فاطمہ بنت قیس عمرو بن حفص سے ناراض ہو گئیں۔ عمرو بن حفص نے جواب دیا کہ خدا کی قسم مجھ پر تیرا کوئی حق نہیں بنتا تو فاطمہ بنت قیس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ واقعی اس پر تیرے لئے کوئی حق نہیں بنتا نہ نفقہ نہ سکنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو حکم دیا کہ تو ام شریک کے گھر عدۃ کے دن گزار پھر آپ نے فرمایا کہ اس نے میرے اصحاب کو فریفتہ بنا لیا ہے تو عبد اللہ ابن ام کلثوم کے گھر عدۃ گزار وہ نابینا ہے۔ اپنی زیبائش کے کپڑے اتار دے بعد از عدۃ مجھ سے اجازت لینا فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ جب عدۃ گزر گئی تو میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم مجھے نکاح کے پیغام بھیجتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہم ہر وقت لاٹھی تیار رکھتا ہے اور معاویہ بن ابی سفیان غریب ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں تو اسامۃ بن زید سے نکاح کرے فاطمہ بنت قیس نے کہا

کہ میں نے خدا کا برا منایا آپ نے مجھے پھر فرمایا اسامہ سے نکاح کرے آپ کے فرمان کے موافق میں نے اسامہ سے نکاح کر لیا اس میں اللہ تعالیٰ نے بہتری کر دی اور فاطمہ بنت قیس مالدار ہو گئی۔

اب مذکورہ حدیث شریف کی تشریح ابن اثیر حلبی کی زبانی

ابن اثیر حلبی مصنف نے کہا ہے کہ فاطمہ کا قول طلاق البتۃ کا مطلب یہ ہے کہ جس سے فوری طلاق واقع ہو جاتی ہے اور تین طلاقوں سے مراد کہ فوری تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور یہ مطلب اس شخص کے لئے ہے جو ایک دفعہ ہی تین طلاقوں کے وقوع کا قائل ہے اور طلاق واقع ہونے کا مطلب ہے کہ تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی ہو گئیں جیسا کہ دوسری روایت میں بھی مذکور ہے۔ اور طلاق البتۃ کا مطلب ہے کہ فوری تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور اسی حدیث سے ایک ہی دفعہ تین طلاقوں کے وقوع کی دلیل لیتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حفص کو ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دینے کو برا نہیں سمجھا اور نہ ہی ایک دفعہ تین طلاقوں کے مغلظہ ہونے کو بند کر کے رجعت کا حکم فرمایا بلکہ ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دینے کو برقرار رکھ کر عدۃ کا حکم جاری فرما دیا اور پھر تین طلاقوں کے وقوع سے کیا مراد ہو گی؟ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ طلاق مغلظہ واقعی ہو گئی کہ جس سے فوری تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ اور دوسری روایتوں میں تین طلاقوں کا ایک ہی دفعہ واقع ہونے کا ذکر آیا ہے۔

(۶) مجمع الزوائد ۴/۳۳۸ } عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قَالَ طَلَّقَ جَدِّیْ اِمْرَاَةً لَهٗ اَلْفَ تَطْلِیْقَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَمَا اتَّقَى اللّٰهَ جَدُّكَ أَمَّا ثَلَاثٌ فَلَهُ وَأَمَّا تِسْعُمِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فَعُدْوَانٌ وَظُلْمٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے دادا نے اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق کر دی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے مسئلہ دریافت کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تیرے دادا کو خدا سے خوف نہیں آیا تین تو صحیح ہو گئیں باقی نو سو ستانویں ظلم میں شمار ہو گئیں اللہ تعالیٰ نے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے معاف فرما دے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ ایک دفعہ ہی تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے۔

خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ہی دفعہ عورت حرام ہونے کا فتویٰ

(۲) موطا امام مالک ۲۰۰ { مالك انه بلغه انه كتب الى عمر بن الخطاب من العراق أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَأَتِهِ حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى عَامِلِهِ أَنْ مُرْهُ أَنْ يُوَافِيَنِيْ بِمَكَّةَ فِي الْمَوْسِمِ فَبَيْنَا عُمَرُ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ إِذْ لَقِيَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا الرَّجُلُ الَّذِيْ أَمَرْتَ أَنْ أُجْلَبَ عَلَيْكَ فَقَالَ عُمَرُ أَسْأَلُكَ بِرَبِّ هٰذِهِ الْبَنِيَّةِ مَا أَرَدْتَ بِقَوْلِكَ حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوِ اسْتَحْلَفْتَنِيْ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ

مَا صَدَقْتُكَ أَرَدْتُ بِذٰلِكَ الْفِرَاقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هُوَ مَا أَرَدْتَ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف عراق سے ایک آدمی نے لکھا کہ اس نے اپنی عورت کو یہ الفاظ کہے ہیں کہ تیری رسی تیری گردن پہ ہے تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عامل کی طرف لکھا کہ اس کو حکم دے کہ حج کے موقعہ پر مجھے مکے میں ملے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکے میں بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے وہی عراقی آدمی ان کو ملا اور اس نے سلام کہا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں وہی آدمی ہوں کہ جس کو آپ نے حکم فرمایا تھا کہ میں آپ سے مکے میں ملاقات کروں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تجھے اس بیت اللہ کے رب کی قسم سے میں سوال کرتا ہوں کہ اپنی بیوی کو تیرا کہنا کہ تیری رسی تیری گردن پر ہے اس سے تیرا کیا ارادہ تھا اس عراقی آدمی نے جواب دیا کہ جب آپ نے مجھ سے بیت اللہ میں حلفیہ دریافت کیا ہے اگر اس کے علاوہ آپ دریافت کرتے تو میں کبھی سچی بات نہ کہتا اب جھوٹ نہیں بولوں گا میرا ارادہ تین طلاقیں دے کر علیحدہ کرنے کا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو نے جو ارادہ کیا وہی ہو گیا یعنی تین طلاقیں ایک ہی دفعہ واقع ہو گئیں۔

کیوں نجدی وہابیو کیا تم نے قرآن وحدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ سمجھا ہے یا خلیفہ دوم امیر المومنین اعدل الاصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین

نے زیادہ سمجھا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فیصلہ کہ تین طلاقیں اکٹھی ایک ہی مجلس میں واقع ہونے کا فیصلہ بیت اللہ میں کھڑے ہو کر کیے ہیں ہمارے نزدیک تم جھوٹے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فیصلہ کہ ایک ہی دفعہ تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے سچے ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا دوسرا فیصلہ کہ ایکبار تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے

(۸) بیہقی شریف ۷ / ۳۳۴ } اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ نا ابو العباس محمد بن یعقوب نا محمد بن عبید اللہ المنادی نا وھب بن جبیر نا شعبۃ عن سلمۃ بن ھیکل عن زید بن وھب ان بطالا کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَطَلَّقَ اِمْرَءَ تَہٗ اَلْفًا فَرُفِعَ ذَالِکَ اِلٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّمَا کُنْتُ اَلْعَبُ فَعَلَاہُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بِالدِّرَّۃِ وَقَالَ اِنْ کَانَ لَیَکْفِیْکَ ثَلَاثٌ ۔

زید بن وھب سے روایت ہے کہ بطال مدینے میں رہتا تھا اس نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق کہدی یہ واقعہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا اس نے کہا کہ میں تو مذاق کرتا تھا تو حضرت عمرؓ نے درے کا چوکا مارا اور کہا کہ تجھے تین طلاق دینا ہی کافی تھا

(۹) کنز العمال ۵ / ۱۶۱ } عن زید بن وھب قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اِمْرَءَ تَہٗ اَلْفًا فَلَقِیَہٗ عُمَرُ فَقَالَ اَطَلَّقْتَھَا اَلْفًا قَالَ اِنَّمَا کُنْتُ اَلْعَبُ فَعَلَاہُ بِالدِّرَّۃِ وَقَالَ اِنَّمَا یَکْفِیْکَ مِنْ ذَالِکَ ثَلٰثٌ (عب وابن شاھین فی السنۃ ق)

زید بن وھب سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ کے ایک آدمی نے اپنی بیوی کو

ایک ہزار طلاق کہدی اس کو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ملے فرمایا کیا تو نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق کہی ہے اس نے جواب دیا میں تو مذاق کرتا تھا آپ نے اس کو درہ مارا اور فرمایا کہ ہزار سے تمہیں تین ہی کافی ہیں ۔

کیوں بھئی وہابیو! او خلفاء راشدین کی اطاعت کے دعویدارو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعدل الاصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فیصلہ ہے کہ ایک ہی مجلس میں ایک ہی دفعہ تین طلاقیں کہ دینے سے عورت حرام ہو جاتی ہے اب تم سوچ لو کہ تمہارے غیر مقلدین مولوی جن کی مخالفت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھا ہے وہ سچے ہیں یا خلفاء الراشدین المحدثین سچے ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین المہدیین نے قرآن کریم اور کلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ سمجھا ہے یا تمہارے مُلاؤں نے ؟ ۔

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰؓ کا فتویٰ ایک ہی مجلس میں حرمت کا

(۱۰) کنز العمال ۵ / ۱۶۱ } عن ابن تیمی عن ابیہ ان علیا و زیدا افتیا بین رجل و امرأتہ قَالَ ھِیَ عَلَیَّ حَرَامٌ ۔

ابن تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہما حرام ہونے کا فتویٰ دیتے اور جدائی کا حکم فرما دیتے جو شخص یہ کہدیتا کہ تو اسے بیوی مجھ پر حرام ہے ۔

یہ ہے خلیفہ چہارم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ کہ ایک ہی مجلس میں فوری تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

(۱۱) کنزالعمال ۵/۱۶۱ { عن عامر اَنَّ علیاً قَالَ فِی الرَّجُلِ جَعَلَ اِمْرَأَتَهٗ عَلَيْهِ حَرَامًا قَالَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ كَمَا حَرَّمَ

اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ لَحْمَ الْجَمَلِ فَحُرِّمَ عَلَيْهِ (عبد بن حمید)

حضرت عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ علی المرتضیٰؓ سے جب کوئی ایسے شخص کے متعلق سوال کرتا کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو کہہ دیا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو فتویٰ دیتے کہ وہ عورت اس شخص پر تین طلاقوں سے حرام ہو گئی جیسا کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے نفس پر اونٹ کا گوشت حرام کر لیا تو اللہ تعالےٰ نے بھی حرام کر دیا۔

(۱۲) کنزالعمال ۵/۱۶۱ { عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ فِی الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَأَتِهٖ اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ قَالَ هِیَ ثَلَاثٌ (عب)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ اس آدمی کے متعلق فتویٰ دیتے جو اپنی بیوی کو کہتا کہ تو مجھ پر حرام ہے کہ وہ تین طلاقوں سے اس پر حرام ہو گئی۔

کیوں جی وہابیہ! اب بتاؤ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہوئیں یا نہ؟ اور یہ فتویٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفے کا ہے۔

(۱۳) موطا امام مالک ۲۰۰ { مالك اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ كَانَ يَقُوْلُ فِی الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَأَتِهٖ اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ اَنَّهَا

ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایسے آدمی کے متعلق فرمایا کرتے تھے جو نے

اپنی عورت کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے کہ وہ تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی واقع ہو گئیں۔

(۱۴) دارقطنی ۲/۴۳۳ { نا ابن صاعد نا محمد بن ذبنود نا فضیل بن عیاض عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت قال جاء رجل" اِلٰى عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَأَتِیْ اَلْفًا قَالَ عَلِیٌّ تُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ ثَلٰثٌ۔

ایک آدمی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق دی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ عورت تین طلاقوں سے حرام ہو گئی۔ یعنی باقی تمہارا کہنا فضول گیا تو اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا عقیدہ کہ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں

(۱۵) دارقطنی ۲/۴۳۳ { نا ابو محمد بن صاعد نا بحر بن نصر الخولانی بمصر نا یحیی بن حسان نا منصور بن ابی الاسود عن مسلم الاعور الملائی عن سعید بن جبیر و مجاهد عن ابن عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهٗ عَدَدَ النُّجُوْمِ فَقَالَ اَخْطَأَ السُّنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ اِمْرَأَتُهٗ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ جس شخص نے اپنی عورت کو ستاروں کی گنتی جتنی طلاقیں دے دیں آپ نے

فرمایا کہ اس نے سنت کے خلاف کیا ہے لیکن پھر بھی اس پر اس کی عورت حرام ہو گئی کیونکہ تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو گئیں۔

(۱۶) دار قطنی ۲/۴۳۳ } نا ابو عبید القاسم بن اسماعیل نا احمد بن محمد بن سعید الصیرفی ابو عبد اللہ نا محمد بن کثیر نا مسلم الاعور عن سعید بن جبیر عن ابن عباس اَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ اِمْرَءَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ فَقَالَ اَخْطَاءَ السُّنَّةَ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ اِمْرَءَتُهُ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو ستاروں کی گنتی جتنی طلاقیں دے دیں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اس کی عورت اس پر حرام ہو گئی گو خلاف سنت ہے کیونکہ اگر وہ موافق سنت ہر ماہ یا ہر طہر میں طلاق دیتا تو گنجائش ہو سکتی تھی کیونکہ پہلی طلاق کے بعد وہ بلا عذر رجوع کر سکتا تھا دوسری کے بعد نکاح سے رجوع کر سکتا تھا اس میں گنجائش تھی لیکن اس نے اکٹھی ہی طلاقیں دے دی ہیں اس لئے اب اس پر وہ عورت حرام ہو گئی کوئی گنجائش نہیں ثابت ہوا کہ ایک بار ہی تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے یعنی عورت حرام ہو جاتی ہے لیکن سنت طریقے کے خلاف ہے کیونکہ اس میں گنجائش ہوتی ہے اکٹھی تین طلاقیں کہنے سے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی

(۱۷) بیہقی ۷/۳۳۷ } (ن) اخبرنا ح ابو عبد اللہ الحافظ و عبید بن محمد بن محمد بن مہدی قالا نا ابو العباس محمد بن یعقوب نا یحیی بن ابی طالب انا عبد الوہاب بن عطا انا ابن جریج عن عطاء بن رافع عن عطا اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ طَلَّقْتُ اِمْرَءَتِيْ مِائَةً قَالَ تَاْخُذُ ثَلَاثًا وَتَدَعُ سَبْعًا وَتِسْعِيْنَ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے سوال کیا گیا کہ میں نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا ستانویں چھوڑ دے اور تین سے کام ہو گیا یعنی فیصلہ ہو گیا۔
یعنی سو طلاق ایک دفعہ کہنے سے تینوں طلاقوں سے عورت حرام ہو گئی باقی فضول گئیں۔

مَا جَاءَ فِی الْبَتَّةِ

ایک ہی دفعہ طلاق کے وقوع کا بیان

(۱۸) موطا امام مالک ۱۹۹ } مالک انہ بلغہ قال لابن عباس اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَءَتِیْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرَیٰ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلُقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اِتَّخَذْتَ بِهَا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق دی ہے میرے متعلق کیا حکم ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا تین طلاقوں سے وہ مغلظہ ہو گئی اور ستانویں طلاقیں لیکر تو نے اللہ تعالے کی آیتوں سے مذاق کیا ہے۔

(۱۹) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا ابو بکر نا یوسف بن سعید نا حجاج نا شعبہ عن الحمید الاعرج و ابن ابی نجیح عن مجاہد

عن ابن عباس سُئِل عن رجلٍ طلّق امرأتہ مائۃ قال عصیتَ ربّک وفارقتَ امرأتک لم تتّقِ اللہ فیجعل لک مخرجا ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے متعلق جس نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق دی اس نے کہا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور اپنی عورت کو حرام کر دیا ہے تو اللہ تعالے سے نہیں ڈرا کہ تیرے لئے وہ کوئی نکلنے کا راستہ بنا دیتا ۔

(۲۰) دار قطنی ۲/۴۳۰ { قال ونا ابن المبارک انا سفین عن عمرو بن مرۃ عن سعید بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عباس فقال انی طلّقتُ امرأتی الفا قال اما ثلٰثٌ فتحرم علیک امرأتک وبقیتھنّ وِزرٌ اتّخذتَ آیاتِ اللہ ھُزوا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ہزار طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تینوں طلاقوں سے تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی اور باقی گناہ ہے جو تو نے اللہ تعالے کی آیتوں سے مذاق کیا ہے ۔

(۲۱) دار قطنی ۲/۴۳۰ { نا ابو بکر النیسابوری نا ابو الازھر نا عبدالرزاق انا ابن جریج اخبرنی عکرمۃ بن خالد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس انّ رجلا طلّق امرأتہ الفا فقال یکفیک من ذالک ثلٰثٌ وتدع تسعمائۃ وسبعا وتسعین ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق کہدی آپ نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے کام پورا ہو گیا اور نو سو ستانویں لغو گئیں ۔

(۲۲) دار قطنی ۲/۴۳۰ { نا ابو بکر نا ابو حمید المصیصی نا حجاج نا شعبہ اخبرنی عمرو بن مرۃ قال سمعت ما مان یسأل سعید بن جبیر عن رجل طلّق امرأتہ ثلٰثا فقال سعید سُئل ابن عباس عن رجل طلّق امرأتہ مائۃ فقال ثلٰثٌ یُحرّم علیک امرأتک وسائرھنّ وزرا اتّخذت آیات اللہ ھزوا ۔

سعید بن جبیر رضی اللہ تعالے سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں تو سعید رضی اللہ تعالے عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کی طرح فتوی دیا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق کہدی تو آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے تیری عورت تجھ پر حرام ہو گئی باقی کا گناہ تیرے سر پر رہا کہ تو نے اللہ تعالے کی آیتوں کو مذاق بنایا ۔

ایک ہی مجلس میں تین طلاقوں کا مغیرہ بن شعبہؓ کا فتوی

(۲۳) بیہقی شریف ۷/۳۳۶ { اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ اخبرنی محمد بن احمد بن بالویہ نا محمد بن غالب نا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا شعبہ عن طارق بن عبد الرحمٰن قال سمعت قیس بن ابی حازم قال سأل رجلٌ المغیرۃَ بن شعبۃ وانا شاھدٌ عن رجلٍ طلّق امرأتہ مائۃ قال ثلاثٌ تُحرّم وسبعٌ وتسعون فضلٌ ۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو سو طلاق کہدی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جواب دیا کہ تین طلاقوں سے حرام ہوگئی ستانویں فالتو گئیں۔

(۲۴) موطا امام مالک ۲۰۰ } مَالِكٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَأَتِهِ بَرِأْتِ مِنِّي وَبَرِئْتُ مِنْكِ أَنَّهَا ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ بِمَنْزِلَةِ الْبَتَّةِ۔

امام مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابن شہاب سے سُنا ایسے آدمی کے متعلق فرماتے تھے جو اپنی بیوی کو کہتا ہے تو میری طرف سے علیحدہ ہے اور میں تجھ سے علیحدہ ہوں یہ کلمات فوری تینوں طلاقوں کے قائم مقام ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ بھی فوری ایک ہی مجلس میں تینوں طلاقوں کے وقوع پر تھا۔

حضرت حسن بن علی المرتضیٰ عنہما کا فیصلہ کہ ایک دفعہ ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں مغلظہ ہوتی ہیں

(۲۵) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا احمد بن محمد بن زیاد القطان نا ابراہیم ابن عبد نا ابراہیم بن محمد بن ابراہیم صاحب المطعام نا محمد بن حمید نا سلمۃ بن الفضل عن عمرو بن ابی قیس عن ابراہیم بن عبد الاعلیٰ عن سوید ابن غفلۃ قال کانت عائشۃ الخثعمیۃ عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا أُصِيْبَ عَلِيٌّ وَبُوْيِعَ

الْحَسَنُ بِالْخِلَافَةِ قَالَتْ لِتَهْنِئْكَ الْخِلَافَةُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ يُقْتَلُ عَلِيٌّ وَتُظْهِرِيْنَ الشَّمَاتَةَ اِذْهَبِيْ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا قَالَ فَتَلَفَّعَتْ بِسَاجِهَا وَقَعَدَتْ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَبَعَثَ إِلَيْهَا بِعَشْرَةِ آلَافٍ مُتْعَةً وَبَقِيَّةٍ بَقِيَ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا فَقَالَتْ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ مِنْ حَبِيْبٍ مُفَارِقٍ فَلَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهَا بَكٰى وَقَالَ لَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ جَدِّيْ أَوْ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّيْ يَقُوْلُ أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلٰثًا مُبْهَمَةً أَوْ ثَلٰثًا عِنْدَ الْأَقْرَاءِ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ لَرَاجَعْتُهَا۔

عائشۃ خثعمیہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھی جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کی بیعت کی گئی تو عائشہ خثعمیہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلافت کی مبارکباد دی حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قتل کی خوشی کا اظہار کرتی ہے۔ چل جا تجھے میں نے تینوں طلاقیں دے دیں عائشہ خثعمیہ نے میلے کچیلے کپڑے پہن لئے اور عدۃ کے دن گزار لئے تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عائشۃ خثعمیۃ کو دس ہزار حق مہر اور خرچہ وغیرہ بھیج دیا عائشۃ خثعمیۃ نے اعتراض کیا کہ محبوبہ بیوی کی طلاق کا خرچ تھوڑا ہے جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو عائشۃ خثعمیۃ کی بات پہنچی تو روئے اور فرمایا کہ اگر میں نے اپنے نانا سے حدیث سنا ہوتا یا فرمایا کہ میرے باپ نے میرے نانا سے حدیث بیان فرماتے تھے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو یکلخت تین طلاقیں دے دیں یا تین حیضوں کے بعد تین طلاقیں دیں اس کے لئے وہ مطلقہ

عورت حلال نہیں ہے حتیٰ کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے اگر یہ حرمت نہ ہوتی تو میں ضرور عائشہ خثعمیۃ سے رجوع کر لیتا۔

کیوں جی وہابیو! بتاؤ حضرت حسن بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنی بیوی کو ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دے کر حرام کر دی اور اس پر قرآنی آیت بیان فرمائی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فیصلہ سنا دیا جس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی مجلس میں ایک دفعہ کی تین مغلظ طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں جو اس کے بعد رجوع کرے یا فتویٰ دے وہ شرعاً حرام وہابی فرقہ رجوع کر لیتا ہے اب تم سوچو کہ تمہارے وہابی کیسے پیدا ہوتے ہیں؟

(۲۶) بیہقی شریف ۷/۳۳۶ { اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان انا احمد بن عبید الصفار نا ابراہیم بن محمد ابو اسحٰق نا محمد بن حمید ابو زھیر نا سلمۃ بن الفضل عن عمرو بن ابی قیس عن ابراہیم بن عبد الاعلی عن سوید بن غفلۃ قال کانت عائشۃ الخثعمیۃ عند الحسن بن علی رضی اللہ فَلَمَّا قُتِلَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ قَالَتْ لِتَهْنِئْكَ الْخِلَافَةُ قَالَ بِقَتْلِ عَلِیٍّ تُظْهِرِیْنَ الشَّمَاتَةَ اِذْهَبِیْ فَاَنْتِ طَالِقٌ یَعْنِیْ ثَلَاثًا قَالَ فَتَلَفَّعَتْ بِثِیَابِهَا وَقَعَدَتْ حَتّٰی قَضَتْ عِدَّتَهَا فَبَعَثَ اِلَیْهَا بِبَقِیَّةٍ بَقِیَتْ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا وَعَشَرَةِ آلَافٍ صَدَقَةً فَلَمَّا جَاءَهَا الرَّسُوْلُ قَالَتْ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ مِنْ حَبِیْبٍ مُفَارِقٍ، فَلَمَّا بَلَغَهٗ قَوْلُهَا بَکٰی ثُمَّ قَالَ لَوْ لَا اَنِّیْ سَمِعْتُ جَدِّیْ اَوْ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ جَدِّیْ یَقُوْلُ اَیُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاِقْرَاءِ اَوْ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ

تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ لَرَاجَعْتُهَا (وکذا الله) روی عن عمران بن مسلم وابراہیم بن عبد الاعلی عن سوید بن غفلۃ -

عائشہ خثعمیۃ حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نکاح میں تھی جب حضرت علی المرتضیٰ شہید کیے گئے تو عائشۃ خثعمیۃ نے کہا کہ اے حسن تمہیں خلافت کی مبارک ہو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ تو میرے باپ حضرت علی المرتضیٰ کے قتل کی خوشی کا اظہار کرتی ہے چلی جا میں نے تجھے تینوں طلاقیں دے دیں اس نے کپڑے تبدیل کر لئے اور عدت بیٹھ گئی عدۃ پوری ہوئی تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کے حق مہر کا بقیہ اور دس ہزار نذرانہ قاصد کے ہاتھ عائشہ خثعمیۃ کو بھیج دئیے جب قاصد اس کے پاس رقم لے کر پہنچا تو عائشہ خثعمیۃ نے کہا محبوب کی جدائی پر مجھ کم ہے جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اس کی یہ بات پہنچی تو رو پڑے پھر فرمایا اگر میں نے اپنے نانا سے نہ سنا ہوتا یا میرے باپ نے مجھے یہ حدیث نہ سنائی ہوتی کہ میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں ہر حیض کے بعد دے دیں یا تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی دے دیں تو اس کے لئے حلال نہیں ہے حتی کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے، تو میں عائشہ خثعمیۃ کی طرف رجوع کر لیتا۔ یہ ہے حضرت حسنؓ کے واقعہ کی دوسری حدیث اب تیسری حدیث عرض کرتا ہوں۔

(۲۷) دار قطنی، ۲/۴۳ { نا احمد بن محمد بن سعید نا یحیی بن اسماعیل الجوزی

ناحسین بن اسماعیل الجریری نا یونس بن بکیر نا عمرو بن شمر عن عمران
بن مسلم وابراهیم بن عبد الاعلی عن سوید ابن غفلة قال لما ماتَ
عَلِیٌّ رضی الله تعالٰی عنه جاءتْ عائشةُ بنت خلیفة الخثعمیة اِمْرَءَةُ
الحسنِ بن علیٍّ فقالتْ لَهُ لِتَهْنِئْكَ الامارةُ فقالَ لَها اَتُهَنِّئِینی بِمَوْتِ
امیرِ المؤمنینَ انْطَلِقی فانتِ طالقٌ فتقنّعتْ بثوبها وقالتْ اَللّٰهُمَّ
انّی لم اُرِدْ الاخیرَ فَبَعَثَ الیها بِمُتْعَةٍ عشرةِ الافٍ وبقیّةِ
صداقِها فلمّا وُضِعَ بَیْنَ یَدَیْها بَکَتْ وقالتْ متاعٌ قلیلٌ مِنْ
حبیبٍ مُفارقٍ فاَخْبَرَهُ الرّسولُ فبکی وقالَ لولا انّی اَبَنْتُ الطّلاقَ
لَها لَراجَعْتُها ولکنّی سمعتُ رسولَ الله صلی الله علیه وسلم یقولُ
اَیُّما رجلٍ طلّقَ امرأتَه ثلاثًا عندَ کلّ طُهْرٍ تطلیقةً او عندَ
کلِّ شهرٍ تطلیقةً او طلّقها ثلاثًا جمیعًا لم تَحِلَّ لَهُ حتّی تنکحَ
زوجًا غیرَهُ ۔

جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ شہید کئے گئے تو عائشہ بنت
خلیفہ خثعمیہ حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی بیوی حضرت حسن رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کے پاس آئی اور امارۃ کے انتخاب کی مبارک پیش کی تو حضرت
حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے باپ امیر المؤمنین حضرت
علی المرتضیٰ کی موت کی مبارک پیش کرتی ہے چلی جا تو مطلقہ ہے تو اس نے
اپنے کپڑے اتار دیئے اور کہا کہ یا اللہ میں نے اچھے ارادے سے کہا تھا
تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دس ہزار نذرانہ اور حق مہر کا بقیہ

عائشہ خثعمیہ کو بھیجا جب اس کے سامنے رقم رکھی گئی رو پڑی اور کہنے
لگی کہ محبوب کی جدائی کا نذرانہ تھوڑا ہے قاصد نے آکر حضرت حسن رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کو اطلاع دی تو آپ بھی رو پڑے اور فرمایا کہ اگر میں نے مغلظہ
طلاق نہ دی ہوتی تو اس کی طرف رجوع کر لیتا لیکن میں نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جس آدمی نے اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں ہر
طہر میں یا ہر مہینے میں دیں یا تینوں طلاقیں اکٹھی دے دیں تو اس کے لئے وہ
حلال نہیں جب تک کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے ۔

کیوں بچی وہابیو! حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم سے بیان فرمائی ہے کہ تینوں طلاقیں اکٹھی ایک ہی دفعہ کہنے سے فوری واقعہ ہو
جاتی ہیں تو جب تک غیر خاوند سے نکاح نہ کرے اوّل کے لئے جائز نہیں اور جو
شخص بغیر غیر خاوند کے نکاح کے رجوع کرے تو حرام ہے اب تمہاری مرضی ایمان
لاؤ یا نہ ۔

(۲۸) **بیہقی شریف ۷/۳۳۲** { اخبرنا ابو عبد الرحمن السلمی انا علی بن عمر
الحافظ نا الحسین والقاسم ابنا اسماعیل المحاملی
قالا نا ابو السائب مسلم بن جنادة نا حفص بن غیاث عن الاعمش ۔ فذکرہ ۔ ونحن و
نحن ھکذا نستحب ان یفعل (وقد روینا) ایضا عن عبد اللہ بن مسعود
انّه جعل العدوان فی الزیادة علی الثلاث واللہ اعلم (وھو فیما) رواہ
یوسف القاضی عن عمرو بن مرزوق عن شعبة عن الاعمش عن مسروق قال سأل
رجل لعبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال رجلٌ طلّقَ امرأتَه مائةً قال

بَانَتْ بِثَلَاثٍ وَسَائِرُ ذٰلِكَ عُدْوَانٌ ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے عورت حرام ہو گئی باقی زیادتی ہے۔

(۲۹) دار قطنی ۲/۴۳۰ } حدثنا ابو احمد محمد بن ابراہیم الجرجانی نا عمران بن موسیٰ بن مجاشع السختیانی نا شیبان ابن فروخ نا محمد بن راشد عن سلمة بن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابیه ان عبد الرحمن بن عوف طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْاَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ وَهِيَ اُمُّ اَبِيْ سَلَمَةَ ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ فِيْ كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ فَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَابَ ذٰلِكَ ۔

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی تماضر بنت اصبغ کلبیہ ام ابی سلمة کو ایک ہی کلمے میں تینوں طلاقیں دے دی ہیں کسی اصحاب سے یہ اطلاع نہیں ملی کہ کسی نے اس کو معیوب سمجھا ہو۔

(۳۰) کنز العمال ۵/۱۵۸ } اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً اَوْ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً اَوْ طَلَّقَ ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ (قط فی الافراد والامالی عن الحسن بن علی) ۔

حضرت حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو ہر طہر کے وقت طلاق دی یا ہر طہر کے سرے پہ طلاق دی یا ایک

ہی دفعہ تین طلاقیں دے دیں اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتی جب تک کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے۔

(۳۱) دار قطنی ۲/۴۳۸ } نا عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز نا داؤد بن رشید نا ابو حفص الابار عن عطاء بن السائب عن الحسن عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ وَالْبَتَّةُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو کہا جگہ خالی کر دے" تو بری ہے" "تو قاطع ہے" تو علیحدہ ہے تو حرام ہے تین طلاقیں واقع ہو گئیں اس کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہے حتیٰ کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

(۳۲) کنز العمال ۵/۱۵۸ } اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاَقْرَاءِ اَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ (طب عن الحسن بن علی)

طبرانی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ جب کسی آدمی نے اپنی عورت کو حیض کے بعد تین طلاقیں دے دیں تو جب تک وہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے پہلے خاوند پہ وہ حلال نہیں ہو سکتی۔

(۳۳) کنز العمال ۵/۱۵۸ } اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاَقْرَاءِ اَوْ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

(قط عن السید الحسن ابن عساکر عنه عن ابیه)

ابن عساکر نے حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ سے روایت بیان کی ہے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو حیض کے بعد تین طلاقیں مبہم یعنی اکٹھی دے دیں تو جب تک وہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔

(۳۴) بیہقی $\frac{۷}{۳۳۲}$ { اخبرنا ابوعبد اللہ الحافظنا ابو العباس بن یعقوب نا یحیی بن ابی طالب انا عبد الوھاب بن عطا انا حمید واقع بن سحبان اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ وھو فی المسجد فَقَالَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا وَھُوَ فِیْ مَجْلِسٍ قَالَ اَثِمَ بِرَبِّهٖ وَحُرِّمَتْ عَلَیْهِ امْرَاَتُهٗ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابی عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کسی شخص نے مسجد میں دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں کر دیں عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حکم دیا کہ اپنے رب کا گنہگار ہے اس کی عورت اس پر حرام ہو گئی۔

(۳۵) کنز العمال $\frac{۵}{۱۹۲}$ { عن حبیب بن ابی ثابت عن بعض اصحابہ قال جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ اَلْفًا قَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَیْكَ وَاقْسِمْ سَائِرَھَا بَیْنَ نِسَائِكَ۔

(ق) بعض اصحاب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ہزار طلاقیں دی ہیں آپ نے فرمایا تین طلاقوں نے عورت تجھ پر حرام کر دی اور باقی تمام عورتوں میں تقسیم کرے۔

(۳۶) کنز العمال $\frac{۵}{۱۹۲}$ { عن الشعبی قال قال علیؓ اَلْخَلِیَّةُ الْبَرِیَّةُ وَالْبَتَّةُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ اِذَا نَوٰی فَھُوَ بِمَنْزِلَةِ الثَّالِثِ۔

(ق) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا علیحدہ ہو جا، دور ہو جا، "فوری طلاق" جدا ہو جا، جب کہنے والے نے تین طلاقوں کی نیت کی تو تینوں ہی واقع ہو گئیں۔

اسلام کے ائمہ اربعہ کا اتفاقی عقیدہ ایک دفعہ تین طلاقوں کے وقوع پہ

(۳۷) مسلم مع نووی $\frac{۱}{۴۷۸}$ { واختلف العلماء فیمن قال لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا فَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْ حَنِیْفَةَ وَاَحْمَدُ وَجَمَاھِیْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ یَقَعُ الثَّلَاثُ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَبَعْضُ اَھْلِ الظَّاھِرِ لَا یَقَعُ بِذٰلِكَ اِلَّا وَاحِدَةٌ۔

کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہی دفعہ تین طلاقیں کر دیں تو اس میں بعض کا اختلاف ہے امام شافعی، امام مالک، ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام جمہور علماء سلف وخلف کا عقیدہ یہی ہے کہ تینوں طلاقیں اکٹھی واقع ہو گئیں لیکن طاؤس اور بعض ظاہر یین نے کہا ہے کہ نہیں ایک ہی ہوتی ہے۔ ان احادیث صحیحہ مذکورہ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فیصلے کے موافق اس مسئلہ محدث کی زبانی ثابت ہوا کہ ائمہ اربعہ کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ ایک دفعہ ایک ہی مجلس میں تینوں طلاقیں کہنے سے تینوں طلاقیں مغلظ واقع ہو جاتی ہیں

اور یک لخت وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

"وہابی" نرس صاحب نے تو اکٹھی تین طلاق کو تین ہی کی حدیثیں بیان کر کے انبار لگا دیئے لیکن اس کے خلاف رکانہ کی حدیث ہے کہ آپ نے رکانہ کو رجوع کا حکم دے دیا۔

"محمد عمر" جی وہابی صاحب پہلے لوگ شراب پی لیتے تھے لیکن بعد میں اس کی حرمت نازل ہو گئی ایسے ہی پہلے طلاق رجعی ہی تھی خواہ ایک کہے یا دو یا تین لیکن بعد میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرمت کا حکم جاری فرما دیا جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہوا آپ نے خود ایک دفعہ تین طلاقوں سے عورت کو حرام کر دیا اور کئی واقعات آپ کے زمانے میں ہوئے اور آپ نے حرمت کا فتویٰ دیا آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ واکابرین صحابہ کرام رضوان اللہ کے فیصلے فقیر نے لکھ دیئے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کبھی عمل نہیں کر سکتے تھے۔

رکانہ بن عبد یزید نے اپنی عورت سہیمہ کو طلاق دی تو آپ نے یک لخت طلاق سے رجوع کرا دیا یہ سابقہ عمل ہے۔

وہابیوں کی دسویں نسل

وہابیوں کے نزدیک کسی نے زنا بالجبر کیا تو جائز ہے

عرف الجادی ۲۴۰ { ہر کہ مکرہ شد بر زنا او را زنا جائز است و حد غیر واجب چہ احکام شرعیہ مقید باختیار است۔

جو شخص زنا پر مجبور ہو جائے اس کو زنا جائز ہے اس پر حد واجب نہیں کیونکہ

احکامات شرعیہ اختیار سے مقید ہیں۔

کیوں جی وہابیو! اب بتاؤ مجبوری زنا سے جو پیدا ہو گا وہ وہابی کہلاوے گا یا نہ؟

لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ۝ اے مسلمانو تم زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی اور برا طریقہ ہے۔

زنا بالجبر ہو یا برضا زنا زنا ہی ہو گا اصل میں فرق نہیں ہو سکتا۔ دو زنا کے فعل ہونے میں کوئی فرق اور نہ ہی برائی میں کوئی کمی تم نے تو متعہ اور زنا کی بھی حد توڑ دی ہے۔

اور وہابی شریعت میں زنا کی حد بھی معاف ہے۔ فافہم

گیارھویں وہابی نسل

فقہ محمدیہ ۶۵ { اور اگر سارا حشفہ غائب نہ ہو یعنی بلکہ بعض غائب ہو اور بعض باہر رہے تو اس کے ساتھ کوئی حکم متعلق نہیں ہوتا یعنی نہ اس پر غسل واجب ہوتا ہے اور نہ کوئی اور حکم اس کے ساتھ متعلق ہوتا ہے

"محمد عمر" کیوں جی وہابی صاحب اگر کچھ حشفہ کسی وہابی مرد کا کسی غیر عورت وہابن کی فرج میں داخل ہوا اور انزال ہو گیا وہابی شریعت میں تو نہ اس پر حد زنا ہے اور نہ غسل شرعی وہابی مذہب میں لیکن اگر بچہ پیدا ہو گیا تو وہ اصل وہابی ہو گا یا نہ؟

فقہ محمدیہ ۶۵ { اجماع ہے سب علماء وہابین کا اس پر کہ اگر مرد اپنے ذکر کو عورت کے ختنے کی جگہ پر رکھے اور اس کے اندر داخل نہ کرے تو نہانا واجب نہیں ہوتا نہ مرد پر اور نہ عورت پر۔

کیوں جی وہابی صاحب اب تو لطف اٹھاؤ اور غسل کی ضرورت بھی نہیں بن غسل

کے بھی پاک ہے۔

وہابی مہتابی

وہابی مذہب میں عیاشی کی اجازت ہے

نزل الابرار ۲/۲۸ } وَلَوْ اَيْقَظَ زَوْجَتَهُ اَوْ اَيْقَظَتْهُ هِيَ لِجِمَاعِهَا فَمَسَّتْ يَدُهُ بِنْتَهَا الْمُشْتَهَاةَ سَوَاءٌ كَانَ مِنْهُ اَوْ مِنْ غَيْرِهِ اَوْ مَسَّتْ يَدُهَا اِبْنَهُ سَوَاءٌ كَانَ مِنْهَا اَوْ مِنْ غَيْرِهَا لَا تَحْرُمُ الْاُمُّ عَلَيْهِ خِلَافًا لِلْاَحْنَافِ وَاسْتَوٰى فِيْ ذٰلِكَ الْعَمْدُ وَالنِّسْيَانُ وَالْخَطَاءُ وَالْاِكْرَاهُ۔

اور اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو جگایا یا بیوی نے اپنے خاوند کو جگایا یا خاوند نے اپنی بیوی سے جماع کیا پھر اس آدمی کی بیوی جس سے اس نے جماع کیا ہے اس کی بیٹی شہوۃ زدہ نے اپنے باپ کو چھوا اسی خاوند سے بیٹی ہے یا کسی دوسرے خاوند سے یا عورت نے اپنے بیٹے کو چھوا اسی خاوند سے ہو یا کسی اور خاوند سے (تو وہ عورت اس پر حرام نہیں ہوگی، اس کا نتیجہ اگلی عبارت میں لکھا ہے سنیئے۔

وہابی پٹاخہ

نزل الابرار ۲/۲۸ وحید الزمان } وَلَوْ قَبَّلَ اُمَّ امْرَأَتِهِ بِشَهْوَةٍ اَوْ بِلَا شَهْوَةٍ اَوْ فِيْ مَوْضِعٍ كَانَ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ خِلَافًا

لِلْاَحْنَافِ وَكَذٰلِكَ لَوْ مَسَّهَا اَوْ عَانَقَهَا اَوْ قَرَصَهَا اَوْ عَضَّهَا۔

اور کسی شخص نے شہوۃ سے اپنی ساس کا بوسہ لیا شہوۃ یا بلا شہوۃ یا کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اس کی عورت اس پر حرام نہ ہوگی احناف اس کے خلاف ہیں۔ اسی طرح اگر آدمی نے ساس کا بوسہ لیا یا معانقہ کر لیا یا ساس کو کھرچا یا کاٹا تو اس کی عورت اس پر حرام ہوگی۔

نوٹ: اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بوسہ بازی میں بیوی اور ساس یکساں ہیں اس کے نکاح میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ایسے ہی بیوی اور ساس سے سینہ لگا کر ملنے اور نوچنے اور دانتوں سے کاٹنے میں یکساں ہیں خواہ ساس کی کسی جگہ کو نوچے یا کسی جگہ بوسہ بازی کرے یا دانتوں سے کاٹ بھی لے تو اس کی عورت وہابی مذہب میں حرام نہ ہوگی وہابی نواب صاحب خود تحریر فرماتے ہیں کہ احناف کے نزدیک ساس سے ایسے افعال کرنے والے کا نکاح بھی گیا اور اس کی عورت بھی اس پر حرام ہو گئی لیکن وہابی مذہب تو یار عجیب ہے بیوی اور ساس کا اس مذہب میں کوئی فرق ہی نہیں۔

ساس کے متعلق قرآنی فیصلہ

نساء ۴/۴ } وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری عورتوں کی مائیں بھی تم پر حرام کی گئی ہیں

وہابی ٹوٹکہ

فقہ محمدی کلاں ۲/۵ } نکاح اور شادیوں میں تاالفہ رنڈیوں کا گانا جائز ہے بشرطیکہ

اس میں فحش اور جھوٹ نہ ہو جب کوئی عورت خاوند کے پاس بیاہی جائے تو مستحب ہے
اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا جائے جو اس کے ساتھ یہ شعر پڑھتی جائے۔

شعر: اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

ہم تمہارے پاس آئی ہیں ہم تمہارے پاس آئی ہیں اللہ تعالے ہمیں بھی زندہ رکھے
اور تمہیں بھی زندہ رکھے۔

وَلَوْ لَا الْحِنْطَةُ السَّمْرَاءُ لَمْ تَسْمَنْ عَذَارَاكُمْ

اور اگر گندم سرخ رنگ کی نہ ہوتی تو تمہاری کنواریاں موٹی نہ ہوتیں۔

نزل الابرار ۲/۷۳ وحید الزمان حیدرآبادی } وَلَا بَأْسَ بِالْغِنَاءِ وَالْمَزَامِيرِ فِي زَوَاجٍ اَوْ خِتَانٍ اَوْ نَحْوِهِمَا مِنْ مَوَاسِمِ الْفَرَحِ بِشَرْطِ اَنْ لَا يَكُونَ الْمُغَنِّي امْرَأَةً اَجْنَبِيَّةً مُشْتَهَاةً اَوْ اَمْرَدَ صَبِيحَ الْوَجْهِ اِمَّا لَوْ غَنَّتْ جَارِيَةٌ مِنَ الْجَوَارِي اَوْ غَنَّى رَجُلٌ شَابٌّ اَوْ شَيْخٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ ... وَمِنْ اَصْحَابِنَا مَنْ مَنَعَ عَنْهُ وَالَّذِي يُشَدِّدُ فِيهِ وَهُوَ مُخْطِئٌ آثِمًا

نکاح اور ختنوں میں یا اس کے علاوہ خوشیوں کے مواقع پر گانا اور باجے بجانا جائز
ہے بشرطیکہ عورت اجنبیہ شہوت کے قابل یا ہیجڑا خوبرو نہ ہو اگر لونڈی ہو
یا بوڑھا گائیں تو کوئی حرج نہیں اور ہمارے بعض دوست منع کرتے ہیں اور
اس میں سختی کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں گمراہ ہیں۔

وہابی علماء کی زبانی یہ بھی ثابت ہوا کہ مساجد میں دف رمضان شریف کے روزہ
افطار کرنے کے لئے بجائی جائے تو خوشی کا وقت ہے جائز ہے۔

وہابی مذہب میں نابالغ لڑکیوں کا گانا اس لیے جائز کیا گیا کہ اگر سننے والے وہابی
پر شہوۃ غالب ہو جائے تو مضائقہ نہیں کسی وہابن سے زبردستی زنا کرلے تو جائز ہے
اس پر کوئی حد نہیں اور جو اس سے پیدا ہوگا وہ وہابی ہی کہلائے گا۔ فنا فہم
وتب عن هذا المذهب۔

فتوی ثنائیہ ۲/۹۱ } نکاح میں دف بجانا مشروع بلکہ نکاح کا اعلان دف کے ذریعہ سے مستحب معلوم ہوتا ہے۔

ملاحظہ ہو مشکوۃ ۲۷۳ عن عائشہ ... واضربوا علیہ بالدف

کہدو وہابیو آمین

اور خوشیوں میں باجے اور گانے دف وغیرہ شروع کردو۔
وہاں اگر کسی صورت سے میسر نہ ہو تو وہابی مذہب میں ایک اور طریقہ بھی رائج ہے سنیئے

وہابی پھلجھڑی

نزل الابرار ۲/۵۷ } اِمَّا لَوْ جَامَعَ اَجْنَبِيَّةً بِالطَّرِيقِ الْغَيْرِ الْمُعْتَادِ اَوْ بِاِصْبَعٍ اَوْ الْحَدِيدِ اَوْ الْخَشَبَةِ وَهَلَكَتْ فَعَلَيْهِ اَرْشُ الْجِنَايَةِ وَلَا مَهْرَ اَوْ لَا عُقْرَ وَقِيلَ يَجِبُ الْعُقْرُ اَيْضًا كَمَا فِي الْمَغْلُوطَةِ بِهَا۔

اگر کسی آدمی نے کسی اجنبیہ عورت کے ساتھ خلاف عادت جماع کیا یعنی
دبر میں یا فرج میں پتھر لوہا یا لکڑی گھسیڑدی عورت مرگئی تو اس پر قتل کی

چھٹی ہے نہ زنا کا حق مہر۔ بعض نے کہا ہے کہ زنا کا حق مہر دینا پڑے گا۔ جیسا کہ جس نے غیر عورت کے ساتھ غیر آدمی نے دبر زنی کی تو زنا کا حق مہر دینا پڑتا ہے۔

وہابی مسئلہ

اگر کسی شخص نے کسی غیر عورت اجنبیہ کے ساتھ دبر زنی کی یا اجنبیہ کی فرج میں خنجر یا لکڑی داخل کر دی اور عورت ہلاک ہو گئی، تو ایسے شخص پر کوئی سزا نہیں۔

بالفرض اگر زن وہابیہ کا کوئی اور چارہ نہ چلے تو ننگا رہ کر بھی گزارہ کر سکتی ہے۔

وہابی مہتابی

نزول الابرار ۲/۲۴ { وَيَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ النَّظْرُ إِلَى الرِّجَالِ الْأَجَانِبِ وَحَدِيْثُ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا مَحْمُوْلٌ عَلَى أَنَّهُ خَاصٌّ بِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَذٰلِكَ يَجُوْزُ لِلرَّجُلِ النَّظْرُ إِلَى فَرْجِ امْرَأَتِهِ وَحَدِيْثُ يُوْرِثُ الطَّمْسَ أَوِ الْعَشَاءَ ضَعِيْفٌ۔

اور عورت کو غیر آدمیوں کو دیکھنا جائز ہے اور حدیث کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو فرمایا عبداللہ بن ام کلثوم تو اندھا ہے کیا تم بھی اندھی ہو یہ صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے تخصیص ہے اور اسی طرح آدمی کے لئے بھی جائز ہے اپنی عورت کی فرج کو دیکھنا اور جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عورت کی شرمگاہ کو دیکھنے والا اندھا نہیں کہ

اللہ تعالیٰ اس کو اندھا کر دے یا اس کی آنکھوں پر پردہ آ جائے

نوٹ :- وہابی ان سب عیشوں سے اسلام کو غیر مسلموں کے سامنے بدنام کرتا ہے اور غیر مسلموں کو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم اہلحدیث ہیں اسلام اصل مذہب ہمارا ہی ہے جو قرآن و حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے براہ راست ماننے والے ہیں باقی سب غیروں کے ماننے والے ہیں لیکن غیر بیچارے کیا سمجھیں کہ داڑھی کے پردے میں یہ کیا کچھ کرتے ہیں حالانکہ جب تک اولیاء اللہ کا دامن نہ لیا جائے انسان اپنی عقل سے بھٹکتا ہے اور اس کو ابلیس راہ مستقیم پر چلنے ہی نہیں دیتا اور اولیاء اللہ اور انبیاء علیہم السلام کی حد میں ابلیس آ نہیں سکتا کیونکہ رب العزت کا وعدہ ہے إِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اے ابلیس میرے بندوں پر تیرا تسلط نہیں ہوگا۔ لہٰذا اولیاء اللہ کے دامن پکڑنے سے انسان نبی اللہ تک پہنچ سکتا ہے اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم تک پہنچا دیتی ہے فافہم عیشوں سے خداوند کریم نہیں ملتا۔

وہابیوں کو چیلنج

اور انعام

جو وہابی ان مذکورہ نسخوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے صراحتہً دکھا دے گا یا یہ ثابت کرے کہ اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی ان وسعوں امورات سے کسی پر عمل کیا تو اس کو فقیر مبلغات یکصد روپیہ انعام دیگا۔

وہابی چونکہ عیاشی میں غیر مسلموں سے بھی ترقی کر چکا ہے جب اس کو کوئی عورت میسر نہ ہو تو عیاشی میں اس کی زندگی اس کی قوۃ شہوانی کو بھڑکاتی ہے آخر بیچارہ

سے نہیں بلکہ پھر مشت زنی پر اتر آتا ہے۔ سنئے وہابی کتب سے عرض کرتا ہوں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

بازند بخدیاں ورون کوچہ ہائے زن
مہتاب وڑلکہ وپشانہ وچلبوڑی

وہابی تطہیر

فقہ محمدیہ کلاں ۱/۲۸ } جماع کے بعد نہانا فی الفور واجب نہیں بلکہ واجب ہوتا ہے نہانا وقت نماز کے۔

وہابی چونکہ دن رات اپنی عورت سے مشغول رہتا ہے اگر عورت سے موقعہ نہ ملا تو کبڑی بازی سے فائدہ اٹھا لیا اگر وہ بھی چارہ نہ چلا تو مشت زنی سے گزارہ کر لیا سارا کو لپیٹ گیا اس لئے وہابی بیچارے کو شہوۃ ہر وقت مجبور رکھتی ہے تو جنابت کے غسل میں ڈھیل دے دی۔

وہابن کی حقیقی طہارۃ

فتوی ثنائیہ ۲/۱۳۶ } س۔ ایک عورت اپنے خاوند کے گھر سے چوری سے کسی غیر آدمی کے ساتھ چلی جاتی ہے تین ماہ کے بعد واپس لائی گئی کیا اس عورت کا نکاح پہلے خاوند سے دوبارہ کرنا چاہئے یا نہیں؟

ج۔ اغوا شدہ عورت کا نکاح خاوند سے بحال رہتا ہے اگر وہ واپس خاوند کے گھر لائی جائے تو نکاح جدید کی ضرورت نہیں۔ اللہ اعلم۔ (اہلحدیث امرتسر ۱۳ ۱۲ جنوری ۱۹۴۰ء)

اس سے پیدا ہوا تو پکا غیر مقلد وہابی اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

وہابی فرقے میں مشت زنی واجب ہے

وہابی جتابی

(۱) عرف الجادی ۲/۲۰ } باجملہ استنزال منی بکف و بچیزے از جمادات نزد دعائے حاجت مباح است ولاسیما چوں فاعل خاشی از وقوع در فتنہ یا معصیت کہ اقل احوالش نظر بازیست باشد کہ دریں حین مندوب است بلکہ گاہے واجب گردد۔

حاصل کلام کا یہ ہے کہ مشت زنی یا کسی سخت چیز سے رگڑ کر منی بہانا قوۃ شہوانی کے وقت مباح ہے خاص کر جب فاعل کو گناہ میں پڑنے کا خطرہ ہو کیونکہ اس کی نگاہ نے اس کو مجبور کر دیا ہو تو اس وقت مباح بلکہ کبھی واجب بھی ہو جاتی ہے۔

محمدی جب وہابی سے مشت زنی کی دلیل طلب کی جاتی ہے کہ تم اہلحدیث ہونے کا دعوی رکھتے ہو اور اپنے آپ کو قرآن و حدیث پر براہ راست عمل کرنے کے مدعی ہو ذرا اپنے مذہب کی مشت زنی کے وجوب کی دلیل قرآن سے دکھاؤ تو وہ فوراً (معاذ اللہ) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تہمت لگاتا ہے حالانکہ کسی صحابی نے نہ مشت زنی کی ہے اور نہ ہی مشت زنی کا فتوی دیا ہے اب وہابی ٹولہ سنا دیتا ہوں ثابت ہوتا ہے کہ وہابی کی قوت باہ بڑی طاقتور ہے منکوحہ سے تجاوز کر کے اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح کر لیتا ہے پھر بھی قوت شہوانی غالب ہے تو پھر ساس سے صحبت کرتا ہے پھر بہو کے ساتھ پھر نانی دادی سے بھی نکاح کر لیتا ہے کئی اوروں سے تجاوز کر کے پھر بھی نہیں ہوتا تو کہتا ہے مشت زنی بھی واجب ہے معلوم ہوا کہ وہابی مذہب میں دنیا کی کوئی ایسی برائی

نہیں جو اس مذہب میں داخل نہ ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہابی مذہب میں اگر سو دا فتا ہے کنواری مل جاتی ہے نہ ملے تو اس سے مجسٹری کر کے اس کی اولاد نکال لے اور نکاح کرے متعہ کرے وہابی اپنے مسلک سے کسی کو خارج نہیں کرتا۔

وہابی بہتان
مشت زنی کے متعلق وہابی ڈھنگ

عرف الجادی ۲۰۷ } بعض اہل علم نقل ایں استمنا ء از صحابہ نزد غیبت از اہل خود کردہ اند و در مثل ایں کار حرجے نیست بلکہ ہم استخراج دیگر فضلات مرذیہ بدن است۔

مشت زنی کو بعض اہل علم نے صحابہ سے نقل کیا ہے کہ جب مرد اپنی بیوی سے غائب ہو دوسرے فضلات موذیہ کی طرح اس کو بدن سے نکال دیا جائے تو مشت زنی میں کوئی حرج بھی نہیں۔

محمد عمر: یہ تھا وہابی ڈھنگ وہابی صاحب! قرآن و حدیث کا نام لے کر مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیتے ہو کیا یہ قرآن و حدیث پر عمل ہے کہیں قرآن و حدیث سے دکھا سکتے ہو؟ منی کو تم نے پاک کر دیا ہے تاکہ مساجد میں مشت زنی کر لی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اسی لئے وہابی مسجدوں میں مسلمانوں کی نماز حرام ہے۔

ہم مسلمان اگر قرآن و حدیث صحیحہ پر عمل کرتے ہوئے میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم منائیں اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ باسعادت کا ذکر خیر قرآن و احادیث صحیحہ سے بیان کریں نوافل پڑھیں اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ذکر اللہ کریں ہیں یکمت

اولیاء کو پڑھیں ختم شریف پڑھیں درود شریف بکثرت پڑھیں کنویں پاک رکھیں پاک پانی سے غسل و وضو بنائیں مرد و عورت منی سے بغیر دھوئے کپڑے نہ پہنیں حلال پاک کھائیں اور حلال پاک بہترین مال جو جمع ہو ان سے خرچ کر کے اپنے اکابرین اور بزرگان دین کو اس کا ثواب پہنچائیں۔

تو تم ہم پر شرک و بدعت اور کفر کے فتوے جڑ دو تم قرآن کریم کے معانی بدلو قرآن کریم کو چٹائیوں پر رکھ کر بے ادبی کرو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مشت زنی سے متہم کرو کچھوے گوہ اور بجو سے پیٹ بھرو کتے بلے اور خنزیر کا معرق پانی پیو اور اسی سے وضو اور غسل بناؤ منی سے اپنے کپڑے، بدن، چٹائیاں اور مسجدوں کے فرش گندے رکھو۔ نانی، دادی اور بیٹی سے نکاح کرو ساس، بہو سے جماع کر کے نسل وہابیہ کو ترقی دو کنواری عورتوں سے متعہ کر کے فتوی دے کر لطف اٹھاؤ مشت زنی کرو اور کراؤ تاکہ وہابی نامرد ہو جائیں اور وہابی ملاؤں کا کام بنے وہابی ملاؤں نے اسی لئے منی کو پاک کر دیا ہے تاکہ کپڑا بھی نہ بدلنے کی ضرورت پڑے تمہارا مذہب تو یار ہندو سے بدتر ہے یہ تمہاری توحید ہے کچھ خدا کا خوف کرو نوافل، دعا شب بیداری اپنا وظیفہ بناؤ اور یہ امور پاک رہنے اور حلال پاک کھانے اور برائی سے پرہیز کرنے پر مبنی ہیں اللہ تعالے تمہیں ہدایت دے اور نیکی کی توفیق دے اور وہابی مذہب سے نجات دے تم نے تو غیر مسلم مذاہب کے روبرو اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔

غیر مقلد وہابی کی قربانی مرغا

فتوی ستاریہ ۲/۴۷ } (سوال نمبر ۲۹۰) معروض آنکہ زمانہ حال میں چیزوں کی گرانی حد سے بڑھ گئی ہے اس وجہ سے امسال قربانی کا جانور پندرہ بیس روپے سے کم ملنا دشوار ہے۔ بندہ نے سنا تھا کہ پہلے کسی صحیفہ میں یہ مضمون نکل چکا ہے کہ مرغ کی قربانی بھی جائز ہے فرمان نبوی الدین یسر اور فرمان الٰہی ما جعل علیکم فی الدین من حرج کے عموم کے تحت اگر آپ مرغ کی قربانی جائز سمجھتے ہوں تو بندہ کی تحقیق کرا دیں۔ (از مولوی محمد صاحب) ضلع فیروز پور)

جواب (۲۹۰) شرعاً مرغ کی قربانی جائز ہے۔

وہابیہ آؤ انعام حاصل کرو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی نے عید الاضحیٰ کے موقعہ مرغا قربانی دیا ہو دکھا دو تو فقیر ایسے شخص کو مبلغات

دس روپے نقد انعام

پیش کرے گا۔

یہ فرقہ صرف اہلحدیث نام رکھا کر سابقہ اصل حدیث مصطفےٰ کے رفقاء کو بدنام کر کے دھوکہ دے رہے ہیں "حقیقۃً" یہ فرقہ سیاسی ہے اور خداوند کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ اور اسلام کا دشمن ہے۔

وہابیوں کا جنازہ مسجد میں

فتوی ستاریہ ۲/۴۴ } سوال (۲۸۱) مفصل طور سے واضح فرما دیں کہ آیا مسجد میں نماز

جنازہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب (۲۸۱) کتاب و سنت کی رو سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز و درست بلکہ مسنون ہے۔

محمد عمر: سنی وہابیہ ہم نے تو کتاب اللہ کو اپنا معمول بنایا ہوا ہے جیسا کہ تم نے ملاحظہ فرما لیا بعد ازاں مسند حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں تو ہم نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہیں منع فرما دیا کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے والے کا جنازہ نہیں ہوتا لہٰذا ہم تو مسجد میں جنازہ نہیں پڑھتے جنازگاہیں ہمارے سینوں نے مستقل علیحدہ بنائی ہوئی ہیں فقیر تمہیں بھی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنا دیتا ہے۔

ابوداؤد شریف ۲/۹۸ } حدثنا مسدد نا یحییٰ عن ابن ابی ذئب حدثنی صالح مولی التوأمۃ عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَا شَیْءَ لَہٗ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جنازے پر مسجد میں نماز پڑھی جنازہ نہیں ہوا اور نہ ہی پڑھنے والے کو کوئی ثواب ملا۔

ابن ماجہ ۱۱۰ } حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن ابن ابی ذئب عن صالح مولی التوأمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَیْسَ لَہٗ شَیْءٌ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جنازے پر مسجد میں نماز پڑھی اس کی نماز جنازہ نہیں ہوئی۔

کیوں جی وہابیو تمہارے تو جنازے بھی گئے تمہارے ملاں تمہیں بغیر جنازے اور دعا کے ہی دفن کر دیتے ہیں تمہیں سمجھ نہیں آتی کہ جنازے کے بعد دعا نہیں مانگتے تمہیں یقین ہے کہ نماز جنازہ ہی نہیں ہوئی تو دعا کس لئے اور صرف دعا ہی رب العزت سے مانگ دیں کہ یا اللہ ہماری میت کے گناہ معاف فرمائے لیکن تمہارے ملاؤں کو یقین ہے کہ ہماری تمام عمر تو شرک اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی سنجاست کھانے اور استعمال کرنے میں گزری ہے یہ بخشش کے قابل ہی نہیں اور انہیں یہ بھی یقین ہے کہ ہم نبوت ورسالت وولایت کے منکرین ہیں۔ اور فرمان خداوندی ہے کہ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ کہ اللہ تعالےٰ کفار کی دعا ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔ ہمارے دعا مانگنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں کیونکہ نامنظور ہے۔ وہابیو تمہاری تو زندگی تمہارے ملاؤں نے برباد کر دی اب بھی وقت ہے بچ جاؤ اور وہابیت سے توبہ کر لو۔ وَمَا علینا الا البلاغ المبین۔

وہابی فرقے کی مختصر تاریخ

وہابیت اور سلاطین اسلامیہ
وہابی فرقے کی ابتدا اسلام میں

درر کامنہ ۱۴۴ لابن حجر عسقلانی

احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن
ابی القاسم بن تیمیۃ الحرانی ثم الدمشقی الحنبلی
تقی الدین ابو العباس بن شہاب الدین بن مجد الدین
ولد فی عاشر ربیع الاول سنہ ۶۶۱ھ ۔ احمد بن عبد الحلیم المعروف
ابن تیمیہ حرانی ثم الدمشقی حنبلی کنیت ابو العباس ابتداء ربیع
الاول ۶۶۱ھ میں پیدا ہوا۔

ابن تیمیۃ نے فتوی حمویۃ لکھا جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء
اللہ کے متعلق بہت زیادتیاں لکھیں جس سے مسلمان بہت مخالف ہو گئے۔

الدرر الکامنۃ ۱۴۵

وَاَوَّلُ مَا اَنْکَرُوْہُ عَلَیْہِ مِنْ مَقَالَاتِہٖ فِیْ شَھْرِ
رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سنہ ۶۹۸ھ قَامَ عَلَیْہِ جَمَاعَۃٌ مِّنَ
الْفُقَہَاءِ ابن تیمیہ کی پہلے تھوڑی باتوں کا لوگوں
نے ربیع الاول ۶۹۸ھ میں انکار شروع کیا اور ابن تیمیہ کے
بِسَبَبِ الْفَتْوٰی الْحَمَوِیَّۃِ وَبَحَثُوْا مَعَہٗ وَ مُنِعَ مِنَ الْکَلَامِ ثُمَّ حَضَرَ مَعَ
الْقَاضِیْ امام الدین فتوی حمویہ لکھنے کی وجہ سے فقہاء کی ایک جماعت اس کے مقابلے
کے لئے کھڑی ہو گئی۔ اور ابن تیمیہ کے ساتھ مناظرے شروع ہو گئے اور
القزوینی فَانْتَصَرَ لَہٗ وَقَالَ ھُوَ وَاَخُوْہُ جلال الدین مَنْ قَالَ عَنِ

الشَّیْخِ تقی الدین ابن تیمیہ بند ہو گیا پھر قاضی امام الدین کے ساتھ حاضر ہوا قاضی نے
اس کی مدد کی قاضی اور اس کے بھائی جلال الدین نے اعلان کیا کہ جس نے تقی الدین کی طرف سے
شَیْئًا عَزَّرْنَاہُ ثُمَّ طُلِبَ ثَانِیْ مَرَّۃٍ فِیْ سَنَۃِ ۷۰۵ھ اِلٰی
مِصْرَ فَتَعَصَّبَ عَلَیْہِ کچھ کہا ہم اس کو سزا دیں گے پھر دوبارہ ۷۰۵ھ میں
عدالت میں بلایا گیا۔
بِیْبَرْسُ الْجَاشَنْکِیْرُ وَانْتَصَرَ لَہٗ سَلَارُ ثُمَّ آلَ اَمْرُہٗ اَنْ حُبِسَ
فِیْ خِزَانَۃِ الْبُنُوْدِ مُدَّۃً ثُمَّ نُقِلَ فِیْ صَفَرِ سنہ ۷۰۹ھ اِلَی الْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ
ثُمَّ اُخْرِجَ عَنْہُ وَاُعِیْدَ اِلَی الْقَاہِرَۃِ پھر صفر ۷۰۹ھ میں اسکندریہ
میں منتقل کیا گیا پھر وہاں سے نکال کر قاہرہ لوٹایا گیا پھر اسکندریہ لایا گیا۔
ثُمَّ اُعِیْدَ اِلَی الْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ ثُمَّ حَضَرَ النَّاصِرُ مِنَ الْکُرُوْکِ فَاَطْلَقَہٗ
وَوَصَلَ اِلٰی دِمَشْقَ پھر ناصر کے روبرو کرک میں پیش کیا گیا تو اس نے ابن تیمیہ کو بری کر دیا
فِیْ آخِرِ سَنَۃِ ۷۱۲ھ وَکَانَ السَّبَبُ فِیْ ھٰذِہِ الْمِحْنَۃِ مَرْسُوْمُ السُّلْطَانِ
وَرَدَ عَلَی النَّائِبِ اور ۷۱۲ھ کے آخیر میں دمشق جا پہنچا۔
بِامْتِحَانِہٖ فِیْ مُعْتَقَدِہٖ لَمَّا وَقَعَ اِلَیْہِ مِنْ اُمُوْرٍ تُنْکَرُ فِیْ ذٰلِکَ فَعُقِدَ لَہٗ
مَجْلِسٌ فِیْ ابن تیمیہ کے عقائد کے اظہار کے لئے بادشاہ کے نائب کے روبرو پیش کیا گیا جب
ابن تیمیہ نے پھر غلط مسائل بیان کئے تو اس کے لئے سات رجب کو ایک مجلس منعقد کی
سَابِعِ رَجَبٍ وَسُئِلَ عَنْ عَقِیْدَتِہٖ فَاَمْلٰی مِنْہَا شَیْئًا ثُمَّ اَحْضَرُوا الْعَقِیْدَۃَ
الَّتِیْ تُعْرَفُ گئی اور اس کا عقیدہ دریافت کیا گیا ابن تیمیہ نے ان مسائل سے کچھ تحریر کر دیئے
پھر انہوں نے ابن تیمیہ کے عقیدے کو پیش کیا وہ جو واسطیہ میں مشہور تھا۔

بالواسطية فقرئ منها وبحثوا في مواضع ثم اجتمعوا في ثاني مجلس وقرروا الصفي يبحث معه ثم أخروه وقدموا الكمال الزملكاني ثم انفصل الأمر على أنه شهد على نفسه أنه شافعي المعتقد ۔

ابن تیمیہ کی کتاب عقیدہ واسطیہ سے ابن تیمیہ کے عقائد کو بیان کیا گیا اور کئی مقامات پر مناظرے ہوئے پھر بارہ رجب کو اجتماع ہوا اور انہوں نے صفی ہندی کو ابن تیمیہ سے مناظرے کے لئے تیار کیا پھر لوگوں نے اس کو پیچھے ہٹا کر کمال زملکانی کو آگے کیا پھر حاکم نے فیصلہ دیا کہ ابن تیمیہ خود اقرار کرتا ہے کہ وہ امام شافعی کا مقلد ہے

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ابن تیمیہ غیر مقلدیت کے دلائل پیش کرتے رہے اس وقت غیر مقلد کوئی نہ تھا اخیر ابن تیمیہ نے شکست کھا کر اقرار کیا کہ میں امام شافعی کا معتقد ہوں تقیہ کیا کیونکہ ابن تیمیہ پہلا غیر مقلد تھا اس سے پہلے سب مقلدین تھے۔

الدرالکامنة جلد ۱۵۵ ابن حجر عسقلانی

وأطلق ابن تيمية إلى الشام وافترق الناس فيه شيعا فمنهم من نسبه إلى التجسيم لما ذكر في العقيدة الحموية والواسطية وغيرهما من ذلك كقوله إن اليد والقدم والساق والوجه صفات حقيقية لله وإنه مستو على العرش بذاته فقيل له يلزم من ذلك التحيز والانقسام فقال أنا لا أسلم أن التحيز والانقسام من خواص الأجسام فألزم بأنه يقول

بالتحيز في ذات الله ومنهم من ينسبه إلى الزندقة لقوله أن النبي صلى الله عليه وسلم لا يستغاث به وأن في ذلك تنقيصا ومنعا من تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم وكان أشد الناس عليه في ذلك النور البكري فإنه لما عقد له المجلس بسبب ذلك قال بعض الحاضرين يعزر فقال البكري لا معنى لهذا القول فإنه إن كان تنقيصا يقتل وإن لم يكن تنقيصا لا يعزر ومنهم من ينسبه إلى النفاق لقوله في علي ما تقدم ولقوله أنه كان مخذولا حيث ما توجه وأنه حاول الخلافة مرارا فلم ينلها وإنما قاتل للرياسة لا للديانة ولقوله أنه كان يحب الرياسة وأن عثمان كان يحب المال ولقوله أبو بكر أسلم شيخا يدري ما يقول وعلي أسلم صبيا والصبي لا يصح إسلامه على قول وبكلامه في قصة خطبة بنت أبي جهل ومات وما نسيها من الثناء علي وقصة أبي العاص ابن الربيع وما يؤخذ من مفهومها فإنه شنع في ذلك فألزموه بالنفاق لقوله عليه السلام ولا يبغضك إلا منافق ۔

ابن تیمیہ کو شام کی طرف شہر بدر کیا گیا اور شام میں وہابیوں کے کئی فرقے بن گئے ایک فرقہ جو خداوند کریم کو مجسم ماننے لگا جیسا کہ ابن تیمیہ کی تصنیف عقیدہ حمویہ اور واسطیہ وغیرھا میں لکھا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا ہاتھ "قدم" پنڈلی اور منہ اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں حقیقۃً ہیں اور اللہ

تعالےٰ عرش پر بذاتہ موجود ہے تو بعض نے کہا کہ اس سے تحیز اور انقسام لازم آتا ہے۔ ابن تیمیہ نے کہا کہ ہم نہیں مانتے کہ تحیز اور انقسام اجسام کے خواص سے ہے تاکہ ذات باری تعالےٰ میں تحیز لازم آجے اور ایک فرقہ ان کو زندیق کا خطاب دینے لگا کیونکہ ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو امداد کے لئے پکارنا شرک ہے اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے روکتا ہے اور سب مسلمانوں سے ابن تیمیہ پر زیادہ سختی کرنے والا نور البکری تھا ان مسائل پر جب مجلس قائم کی گئی بعض علماء حاضرین نے فتویٰ دیا کہ سزا دی جائے نور البکری نے کہا کہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کرے اس کو تعزیر لگا کر چھوڑا جائے یہ واجب القتل ہے اور اگر تنقیص نہیں ہے تو تعزیر بھی نہ لگائی جائے مسلمانوں کا ایک فرقہ ابن تیمیہ کو منافق کہنے لگا کہ یہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا مخالف ہے کیونکہ ابن تیمیہ نے حضرت علی المرتضیٰ کو (معاذ اللہ) کہا علی جدھر متوجہ ہوا ذلیل ہوا کیونکہ وہ حق پرست نہ تھا بلکہ خلافت کے طمع کے لئے جنگ کرتا رہا اور حاصل نہ کرسکا ملک گیری کے لئے جنگ کئے دیانت داری سے کام نہیں لیا اپنی حکومت چاہتے تھے عثمان دولت پسند تھے اور ابن تیمیہ نے یہ بھی لکھا کہ ابو بکر بوڑھا اسلام لایا جو کہتا تھا سمجھتا تھا اور علی نے بچپن میں اسلام قبول کیا اور بچے کی بات کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں اور ابوجہل کی لڑکی سے رشتہ شروع کر دیا ابن تیمیہ نے مرنے تک حضرت علی المرتضیٰؓ کی

تعریف نہیں کی اور ابو العاص بن ربیع کا واقعہ اور اس کا پورا مفہوم اس میں ابن تیمیہ نے طعن کیا لوگوں نے ان تمام واقعات کی وجہ سے ابن تیمیہ کو منافق کہنا شروع کر دیا کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی المرتضیٰ کا مبغض منافق ہے۔

محمد عمر: اب یہ تمام عقائد موجودہ غیر مقلدین وہابیوں کے ہیں اور انہی پر ان کا ایمان ہے۔ تو یہ سب وہابی تیمی ہیں۔

اسلام میں وہابیت کا تفرقہ توحید و رسالت کے خلاف ابن تیمیہ نے شروع کیا

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے درر کامنہ کے ص ۱۵۰ پر جو لکھا ہے اس کا مطلب عرض کرتا ہوں۔

(۱) ابن تیمیہ کو اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے کی بنا پر مذاہب اربعہ کے مفتیوں نے شہر بدر کر دیا اور شام بھیج دیا۔

(۲) ابن تیمیہ نے شام میں اپنے تیمی عقیدے کا جو کہ آج کل وہابی حامل ہیں اسلام میں تفرقہ ڈال دیا۔ جیسا کہ ابن حجر عسقلانی نے اِفْتَرَقَ النَّاسُ فِيهِ شِيَعًا سے صاف واضح کر دیا۔

(۳) اسلام میں وہابی فرقہ جو حقیقۃً تیمی ہیں شروع سے بڑے تفرقہ باز ہیں ۶۹۸ھ میں اس نئے فرقے کی ابتدا ہوئی۔

(۴) ابن تیمیہ نے فتویٰ حمویہ اور واسطیہ میں خداوند کریم کو عرش پر جسم ثابت کیا جیسا آجکل بھی وہابیوں کا یہی عقیدہ ہے اور ابن تیمیہ اسلام میں سب سے پہلا شخص ہے

جس نے اس عقیدے کی ایجاد کی پہلے اس عقیدے کا نام ونشان نہ تھا۔

(۵) ابن تیمیہ نے اسلام میں یہ عقیدہ بھی ایجاد کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو امداد کے لیے پکارنا شرک ہے۔

(۶) ابن تیمیہ نے یہ بھی بدعت جاری کی کہ یارسول اللہ کہکر پکارنا شرک ہے پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنا اسلام کا ایک حصہ تھا۔

(۷) اسلام میں سب سے پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کی بنیاد ابن تیمیہ نے ۷۰۵ھ میں رکھی۔

(۸) ابن تیمیہ کے زمانے کے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام مفتیوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ابن تیمیہ کو یا قید رکھا جائے یا قتل کیا جائے کیونکہ یہ خداوند کریم کا بھی منکر ہے خداوند کریم کو مجسم عرش پر بیٹھا مانتا ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے۔

(۹) بعض علماء امت محمدیہ نے ابن تیمیہ کو منافق لکھ دیا۔

(۱۰) ابن تیمیہ اسلام میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کا گستاخ اور مخالف تھا اور معاذاللہ ان کو طالب دنیا و دینار سمجھتا تھا تو یہ جماعت وہابیہ شروع سے ہی پکے خارجی اور اہل بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔

(۱۱) ابن تیمیہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی دشمن تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر نکتہ چینی کرتا رہا۔ جیسا کہ مودودی صاحب بھی یہی لکھ رہے ہیں۔

ابن تیمیہ نے تقیہ کر کے اپنے آپ کو امام شافعی کا مقلد ظاہر کیا

ابن تیمیہ کے معتقدین کو اسلامی حکومت کی طرف سے سزائیں

الدرر الکامنة ۱/۱۴۵ { شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ شَافِعِيُّ الْمُعْتَقِدِ فَاَشَاعَ اَتْبَاعُهٗ اَنَّهٗ انْتَصَرَ فَغَضِبَ خُصُوْمُهٗ وَرَفَعُوْا وَاحِدًا مِنْ اَتْبَاعِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ اِلَى الْجَلَالِ الْقَزْوِيْنِيِّ نَائِبِ الْحُكْمِ بِالْعَادِلِيَّةِ فَعَزَّرَهٗ وَكَذَا فَعَلَ الْحَنَفِيُّ بِاثْنَيْنِ مِنْهُمْ۔

ابن تیمیہ نے اقرار کیا کہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہوں ابن تیمیہ کے عقیدت مند بھاگ نکلے کہ ابن تیمیہ نے غیر اللہ سے مدد لے لی تو وہ مخالفت کی وجہ سے بڑا ناراض ہوا اور پھر مسلمانوں نے ابن تیمیہ کے ایک عقیدتمند کی شکایت جلال قزوینی کے سامنے پیش کی جو عدالت اسلامیہ کا جج تھا تو اس نے ابن تیمیہ کے اس عقیدتمند کو سزا دی اور اسی طرح قاضی حنفی نے بھی ابن تیمیہ کے دو عقیدتمندوں کو سزا دی۔

(۱) "محمد عمر": ۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ابن تیمیہ بڑا تقیہ باز تھا جو جھوٹ کا بڑا عادی تھا۔

(۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اکابرین سلاطین اسلامیہ کے قضاۃ ابن تیمیہ کے اس عقیدے پر کہ روضہ اطہر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جانا جائز نہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ جائز نہیں وغیرہا اس کو اور اس کے اس عقیدہ رکھنے والوں کو سزائیں دیتے رہے۔

الدرر الکامنة ۱/۱۴۵

ثُمَّ فِي ثَانِي عِشْرِيْنَ رَجَبٍ قُرِئَ الْمِزِّي فَصْلًا
مِنْ كِتَابِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ لِلْبُخَارِيِّ فِي الْجَامِعِ
فَسَمِعَهُ بَعْضُ الشَّافِعِيَّةِ فَغَضِبَ وَقَالُوْا نَحْنُ الْمَقْصُوْدُ
بِهٰذَا وَرَفَعُوْهُ إِلَى الْقَاضِي الشَّافِعِي فَأَمَرَ بِحَبْسِهِ فَبَلَغَ ابْنُ تَيْمِيَةَ
فَتَوَجَّهَ إِلَى الْحَبْسِ فَأَخْرَجَهُ بِيَدِهٖ فَبَلَغَ الْقَاضِيَ فَطَلَعَ إِلَى الْقَلْعَةِ
فَوَافَاهُ ابْنُ تَيْمِيَةَ فَتَشَاجَرَا بِحَضْرَةِ النَّائِبِ وَاشْتَطَّ ابْنُ تَيْمِيَةَ
عَلَى الْقَاضِي لِكَوْنِ نَائِبِهٖ جَلَالُ الدِّيْنِ آذٰى أَصْحَابَهُ فِي غَيْبَةِ النَّائِبِ
فَأَمَرَ النَّائِبُ مَنْ يُنَادِي أَنَّ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْعَقَائِدِ فُعِلَ كَذَا بِهٖ
وَقَصَدَ بِذٰلِكَ تَسْكِيْنَ الْفِتْنَةِ ـ

پھر جامع میں بخاری شریف سے معاملات کا کچھ حصہ بائیس رجب کو پڑھایا
گیا بعض شوافع نے سنا تو ابن تیمیہ کی غرض کو وہ سمجھ گئے تو انہوں نے
قاضی شافعی کے پاس شکایت کی قاضی شافعی نے ابن تیمیہ کو قید کر دیا۔
جلال الدین بادشاہ کے نائب سے ابن تیمیہ کی مخالفت ہو گئی تو جلال الدین
نے ابن تیمیہ کے ماننے والوں کو سخت تکلیفیں دینی شروع کر دیں اور ملک
میں وہابی فتنے کو بند کرنے کے لئے اعلان کر دیا کہ جو شخص ابن تیمیہ کا عقیدہ
رکھے گا اس کو یہ سزا دی جائیگی۔

الدرر الکامنة ۱/۱۴۶

وَعُقِدَ مَجْلِسٌ فِي ثَالِثِ عَشَرَ مِنْهُ دله مِنْ رَمَضَانَ،
بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَادَّعٰى عَلَى ابْنِ تَيْمِيَةَ عِنْدَ
الْمَالِكِي فَقَالَ هٰذَا عَدُوِّي وَلَمْ يُجِبْ عَنِ الدَّعْوٰى

فَكَرَّرَ عَلَيْهِ فَأَصَرَّ فَحَكَمَ الْمَالِكِيُّ بِحَبْسِهِ فَأُقِيْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَحُبِسَ
فِي بُرْجٍ ثُمَّ بَلَغَ الْمَالِكِيَّ أَنَّ النَّاسَ يَتَرَدَّدُوْنَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَجِبُ
التَّضْيِيْقُ إِلَيْهِ إِنْ لَمْ يُقْتَلْ وَإِلَّا فَقَدْ ثَبَتَ كُفْرُهُ فَنَقَلُوْهُ لَيْلَةَ
عِيْدِ الْفِطْرِ إِلَى الْجُبِّ وَعَادَ الْقَاضِي الشَّافِعِيُّ إِلَى وِلَايَتِهٖ وَنُوْدِيَ
بِدِمَشْقَ مَنِ اعْتَقَدَ عَقِيْدَةَ ابْنِ تَيْمِيَةَ حَلَّ دَمُهٗ وَمَالُهٗ خُصُوْصًا
الْحَنَابِلَةَ فَنُوْدِيَ بِذٰلِكَ ـ

تیرھویں رمضان المبارک جمعہ کی نماز کے بعد مجلس قائم ہوئی قاضی مالکی کے روبرو
ابن تیمیہ پر دعویٰ ہوا ابن تیمیہ نے جواب دعویٰ پیش نہ کیا اور کہا یہ مدعی
میرا دشمن ہے۔ اس نے پھر دعویٰ دائر کر دیا اور اصرار کیا قاضی مالکی نے ابن
تیمیہ کو قید کا حکم سنا دیا مجلس سے اٹھا کر برج میں قید کر دیا گیا پھر قاضی مالکی
کو اطلاع ملی کہ لوگ ابن تیمیہ کے پاس آتے جاتے ہیں۔ قاضی مالکی نے کڑی
نگرانی کا حکم جاری فرما دیا اگرچہ قتل نہ کیا گیا مگر اس کا کفر ثابت ہو چکا ہے
عید الفطر کی رات حکام نے برج سے منتقل کر کے اندھے کنویں میں ڈال دیا
قاضی شافعی کے عہدے کی جب باری آئی دمشق میں اعلان کیا گیا جس شخص نے
ابن تیمیہ کے عقیدے کو قبول کیا اس کو پھانسی دیا جائیگا اور اس کا مال ضبط
کر لیا جائیگا خصوصاً حنبلیوں کا کیونکہ ابن تیمیہ حنبلی ہونے کا مدعی تھا،
یہ ڈھنڈورا تمام ملک میں دیا گیا۔

الدرر الکامنة ۱/۱۴۶

ثُمَّ عُقِدَ لَهُمْ مَجْلِسٌ فِي سَلْخِ رَجَبٍ وَجَرٰى فِيْهِ
بَيْنَ ابْنِ الزَّمْلَكَانِي وَابْنِ الْوَكِيْلِ مُبَاحَثَةٌ فَقَالَ

اِنَّ المتن ملکانی لانّ الوکیل ما جرٰی علی الشافعیۃ قلیلٌ حتّٰی تکون انت رئیسھم فظنّ القاضی نجم الدین ابن صصری انہ عناہ فعزل نفسہٗ

رجب میں پھر ان کے لئے مجلس منعقد ہوئی ابن زملکانی اور سرکاری وکیل کے درمیان بحث چلی ابن زملکانی نے سرکاری وکیل کو کہا شافعی کمزور نہیں ہیں کہ تو ان کا رئیس بن گیا ہے قاضی نجم الدین مصری نے سمجھ لیا کہ زملکانی مجھے کہہ رہا ہے تو اس نے استعفےٰ دے دیا۔

ابن تیمیہ کا اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے پر حکومت کی طرف سے سزا

الدرر الکامنۃ ١/١٤٨ } وَاُحْضِرَ القُضَاۃُ الثَّلَاثَۃُ الشَّافِعِیُّ وَالمَالِکِیُّ وَالحَنَفِیُّ وَتَکَلَّمَ مَعَھُمْ فِیْ اِخْرَاجِہٖ فَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّھُمْ یَشْتَرِطُوْنَ فِیْہِ شُرُوْطًا وَاَنْ یَرْجِعَ عَنْ بَعْضِ الْعَقِیْدَۃِ فَاَرْسَلُوْا اِلَیْہِ مَرَّاتٍ فَامْتَنَعَ مِنَ الْحُضُوْرِ اِلَیْھِمْ وَاسْتَمَرَّ وَلَمْ یَزَلْ اِبْنُ تَیْمِیَّۃَ فِی الْجُبِّ اِلٰی اَنْ شَفَعَ فِیْہِ مُھَنَّا اَمِیْرُ آلِ فَضْلٍ فَاُخْرِجَ فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ فِی الثَّالِثِ وَعِشْرِیْنَ مِنْہُ وَاُحْضِرَ فِی الْقَلْعَۃِ وَوَقَعَ الْبَحْثُ مَعَ بَعْضِ الْفُقَھَاءِ فَکُتِبَ اِلَیْہِ مَحْضَرٌ بِاَنَّہٗ قَالَ اَنَا اَشْعَرِیٌّ۔

ابن تیمیہ کا معاملہ تین قاضیوں شافعی، مالکی اور حنفی کے روبرو پیش کیا گیا ان کے ساتھ اس کے جیل سے نکالنے کے متعلق بات ہوئی تو تمام نے اتفاق کیا کہ کو بعض شرطوں پر رہا کیا جائے کہ وہ اپنے بعض عقائد سے توبہ کرے بار بار

ابن تیمیہ کو پیغام بھیجا گیا لیکن اس نے حاضر ہونے سے انکار کر دیا اور قید میں ہی بند رہا پھر اس کی سفارش کی گئی جن سفارش کرنے والوں سے امیر آل فضل بھی تھا تیئس ربیع الاول کو قید سے نکال کر قلعہ میں فقہا کے ساتھ بحث کے لئے پیش کیا گیا عدالت میں اس نے لکھ دیا کہ میں اشعری ہوں۔ (یہ بھی ابن تیمیہ کا تقیہ تھا) کیونکہ بعد میں بدل گیا تھا۔

اسلام میں سب سے پہلے "خداوند عرش پر حقیقۃً بیٹھا ہے" کا عقیدہ ابن تیمیہ نے نکالا

البدایۃ والنھایۃ ٤/٣٨ } وَادَّعٰی عَلَیْہِ عِنْدَ ابْنِ مَخْلُوْفِ الْمَالِکِیِّ اَنَّہٗ یَقُوْلُ اَنَّ اللّٰہَ فَوْقَ الْعَرْشِ حَقِیْقَۃً وَاَنَّ اللّٰہَ یَتَکَلَّمُ بِحَرْفٍ وَصَوْتٍ۔

ابن مخلوف مالکی کے روبرو ابن تیمیہ پر دعویٰ کیا گیا کہ ابن تیمیہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ عرش پر حقیقۃً ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ حروف اور آواز سے کلام کرتا ہے۔

الدرر الکامنۃ ١/١٥٤ } وَقَالَ فِیْ حَقِّ عَلِیٍّ اَخْطَاَ فِیْ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَیْئًا ثُمَّ خَالَفَ فِیْھَا نَصَّ الْکِتَابِ مِنْھَا اعْتِدَادُ الْمُتَوَفّٰی عَنْھَا زَوْجُھَا اَطْوَلَ الْاَجَلَیْنِ۔

اور ابن تیمیہ نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں کہا ہے کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سترہ مقامات پر خطا کی ہے پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سترہ مقامات میں قرآن کریم کی

مخالفت کی سبب بعض ان سے متوفی عنہا زوجھا کی عدۃ ابعد الاجلین کر لیا ہے۔ یہ صراحۃً قرآن کریم کے خلاف ہے۔

"محمد عمر" کیوں جی وہابیو جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہ کو قرآن کریم کے مخالف سمجھے کیا وہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو سکتا ہے حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے شان میں فرمایا ہے اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں اسلامی علم کا شہر ہوں اور علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس کے دروازہ ہیں یہ حدیث مرفوع ہے اب وہابیو تم سوچو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باب علم کو قرآن کریم کا مخالف کہے اور اپنے آپ کو حق پر کہے وہ دنیائے اسلام میں کبھی سچا کہلا سکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں وہ جھوٹا ہے اور خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ نے جو قرآن کریم سمجھا ہے سچا ہے۔

ابن تیمیہ حرانی کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ شرک کہنے پر سزا

الدرر الکامنة ۱/۱۴۸ ثُمَّ اجْتَمَعَ جَمْعٌ مِّنَ الصُّوْفِيَّةِ عِنْدَ تَاجِ الدِّيْنِ ابْنِ عطا فَطَلَعُوْا فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ شَوَّالٍ اِلَى الْقَلْعَةِ وَشَكَوْا مِنِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ اَنَّهٗ يَتَكَلَّمُ فِيْ حَقِّ الْاَ... الطَّرِيْقِ وَاِنَّهٗ قَالَ لَا يُسْتَغَاثُ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَاقْتَضَى الْحَالُ اَنْ اُمِرَ بِتَسْيِيْرِهٖ اِلَى الشَّامِ۔

پھر اولیاء اللہ کی ایک جماعت شوال کے آخری عشرے میں قلعے میں تاج الدین ابن عطا کے پاس جمع ہو کر آئے اور ابن تیمیہ کے متعلق شکایت کی کہ وہ بزرگان

طریقت کے حق میں گستاخی کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فریاد نہیں کر سکتے مقتضی حال یہ ہے کہ اس کو شام کی طرف بھیج دیا جائے۔

ابن تیمیہ حرانی کا اولیاء اللہ کی عموماً اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصاً گالیاں دینا

الدرر الکامنة ۱/۱۵۴ وَكَانَ لِتَعَصُّبِهٖ لِمَذْهَبِ الْحَنَابِلَةِ يَقَعُ فِي الْاَشَاعِرَةِ حَتّٰى اَنَّهٗ سَبَّ الْغَزَالِيَّ فَقَامَ عَلَيْهِ قَوْمٌ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَهٗ

ابن تیمیہ حنبلیوں کا سخت مخالف تھا اشاعرہ کے متعلق بکواس بھی کرتا تھا حتیٰ کہ امام غزالی رحمت اللہ علیہ کو گالیاں نکالتا مسلمانوں کی ایک جماعت ابن تیمیہ کے قتل کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"محمد عمر" یہی حال عقیدہ اور طریقہ آج کل کے وہابیوں کا ہے جو اولیاء اللہ کو معاذاللہ غیر اللہ اور مشرک کہتے ہیں۔ یہ خاص ابن تیمیہ کے پیروکار ہیں جن کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں قرآن و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین اولیاء اللہ کے سخت دشمن ہیں اور امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ مٹانے کے درپے ہیں۔

ابن تیمیہ حرانی کے آخری لمحات

الدرر الکامنة ۱/۱۴۹ ثُمَّ عُقِدَ لَهٗ مَجْلِسٌ آخَرُ فِيْ رَجَبٍ سَنَةَ عَشْرٍ ثُمَّ حُبِسَ بِالْقَلْعَةِ ثُمَّ اُخْرِجَ فِيْ عَاشُوْرَاءَ سَنَةَ ۷۲۱ ثُمَّ قَامُوْا عَلَيْهِ مَرَّةً اُخْرٰى

فی شعبان سنۃ ۷۲۶ھ بسبب مسئلۃ الزیارۃ واعتقل بالقلعۃ فلم یزل بھا الی ان مات فی لیلۃ الاثنین العشرین من ذی القعدۃ ۷۲۸ھ

پھر رجب ۷۲۰ھ میں حکومت کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی اور ابن تیمیہ کو قلعے میں قید کیا گیا پھر محرم ۷۲۱ھ میں بری کیا گیا پھر دوبارہ شعبان ۷۲۶ھ میں مسلمانوں نے شہادتیں دیں کہ ابن تیمیہ روضہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ کے لئے سفر کرکے جانے کو شرک کہتا ہے پھر حکومت نے قلعے میں پاؤں کو زنجیر باندھ کر قید کر دیا یہاں تک کہ ذیقعدۃ کی بائیسویں رات ۷۲۸ھ کو قید میں ہی مرا۔

"محمد عمر" یہ ہے وہابیوں کا پہلا پیشوا جس نے اسلام میں نیا فتنہ کھڑا کرکے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی۔

ابن تیمیہ سے پہلے اسلام میں مسلمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑتے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پکار کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد حاصل کرتے خداوند کریم کو اپنے قریب سمجھتے خداوند کریم کو زمان مکان سے مبرا سمجھتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی قبور پر سفر کرکے پہنچتے اور فیوض و برکات اہل قبور سے مستفیض ہوتے طیبات کو پسند کرتے خبائث اشیائے سے نفرت کرتے کھانے پر قرآن کریم پڑھ کر کھانا کھلایا جاتا اور کھایا جاتا۔ ابن تیمیہ نے ان سب کو حرام لکھا ہے۔

ابن تیمیہ کا شاگرد اور خلیفہ جسنے وہابی عقیدے کی افشا کی

درر کامنہ ۱/۳۰۲ } احمد بن محمد بن مخلوف الحنبلی وسلک طریق ابن تیمیۃ فی الحط علی الصوفیۃ ثم انہ تکلم فی مسئلۃ التوسل

بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی مسئلۃ الزیارۃ وغیرھما علی طریق ابن تیمیۃ فوثب بہ جماعۃ من العامۃ ومن یتعصب للصوفیۃ وارادوا قتلہ فھرب۔

احمد بن محمد بن مخلوف ابن تیمیہ کے مسلک پر چل کر صوفیوں پر برسنا شروع کر دیا (یعنی کافر و مشرک و بدعتی کہنا شروع کر دیا)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا انکار کیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ کے لئے جانے کو شرک کہنا شروع کر دیا اور اس کے علاوہ ابن تیمیہ کے عقائد کی تبلیغ شروع کر دی امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عوام اس کے خلاف بھڑکے اور اس کے قتل کا ارادہ کیا تو وہ مصر سے بھاگ گیا۔

الدرر الکامنۃ ۱/۳۱۲ } احمد بن محمد بن موسی البعلی الحنبلی کان منحرفا عن ابن تیمیۃ ثم اجتمع بہ واحبہ وتلمذ لہ وکتب مصنفاتہ وبالغ فی التعصب لہ وکان قدم القاھرۃ فتکلم علی الناس بجامع امیر حسین بن جندر بحکم جوھر النوبی وبجامع عمرو بن العاص وسلک طریق ابن تیمیۃ فی الحط علی الصوفیۃ ثم انہ تکلم فی مسالۃ التوسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی مسالۃ الزیارۃ وغیرھما علی طریق ابن تیمیۃ فوثب بہ جماعۃ من العامۃ ومن یتعصب للصوفیۃ وارادوا قتلہ فھرب فرفعوا امرہ الی القاضی المالکی تقی الدین الاخنائی فطلبہ وتغیب عنہ ثم ارسلہ الیہ واحضرہ وسجنہ ومنعہ من الجلوس وذالک بعد ان عقد لہ مجلس

بَیْنَ یَدَیِ السُّلْطَانِ وَذٰلِکَ فِیْ رَبِیْعِ الْآخِرِ سَنَۃَ ۷۲۵ھ

احمد بن محمد حنبلی ابن تیمیہ کے عقیدے سے بدل گیا پھر موافق ہو گیا اور اس کو دوست بنا لیا اور ابن تیمیہ کی شاگردی کی اور ابن تیمیہ کی تصنیفات کو لکھا اور بہت بڑا متعصب بن گیا۔ اور قاہرہ میں آ گیا اور وہاں مدرسہ جامع امیر حسین اور جامع عمرو بن عاص میں جو ہر زبان کے حکم سے مسلمانوں پر اعتراضات شروع کر دیے اور ابن تیمیہ کے مسلک کا پرچار شروع کر دیا اور اولیاء اللہ کی مخالفت سے خوب حملے کئے اور اولیاء اللہ پر خوب برسا پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر سفر کر کے جانے پر اعتراض کیا اور ابن تیمیہ کے عقیدے کے اور مسائل کی اشاعت شروع کر دی تو عام مسلمانوں کی جماعت اور جو اولیاء اللہ کے خواص معتقدین تھے بھڑک اٹھے اور انہوں نے احمد بن محمد حنبلی تیمی کے قتل کا چیلنج کر دیا تو محمد بن احمد حنبلی ثم التیمی قاہرہ سے بھاگ نکلا پھر مسلمانوں نے قاضی مالکی تقی الدین اخنائی کو اس کے خلاف درخواست دے دی تو قاضی مالکی نے ابن تیمیہ کے شاگرد احمد بن محمد کو طلب کر لیا احمد بن محمد ابن تیمیہ کا شاگرد روپوش ہو گیا قاضی تقی الدین نے بذریعہ پولیس گرفتار کر کے عدالت میں حاضر کرایا قاضی مالکی تقی الدین نے بادشاہ کی میٹنگ بلوا کر مشورے سے قید کا حکم سنا دیا اور کھڑے رہنے کی سزا دی کہ تم بیٹھ نہیں سکتے یہ حکم ربیع الثانی ۷۲۵ھ میں ہوا۔

بُرے عقیدے کی وجہ سے ابن تیمیہ کے شاگرد احمد مخلوف کو بادشاہ اسلام کی طرف سے سزا

الدرر الکامنہ ۱/۳۰۳

حَتّٰی کَادَتْ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ فَفَوَّضَ السُّلْطَانُ الْأَمْرَ لِأَرْغُوْنَ النَّائِبِ فَأَغْلَظَ الْقَوْلَ لِلْفَخْرِ نَاظِرِ الْجَیْشِ وَذَکَرَ أَنَّہٗ یَسْعٰی لِلصُّوْفِیَّۃِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَأَنَّہُمْ تَعَصَّبُوْا عَلَیْہِ بِالْبَاطِلِ فَآلَ الْأَمْرُ إِلٰی تَمْکِیْنِ الْمَالِکِیْ مِنْہُ فَضَرَبَہٗ بِحَضْرَتِہٖ ضَرْبًا مُبَرِّحًا حَتّٰی أَدْمَاہُ ثُمَّ شَہَرَہٗ عَلٰی حِمَارٍ أَرْکَبَہٗ مَقْلُوْبًا ثُمَّ نُوْدِیَ عَلَیْہِ ہٰذَا جَزَاءُ مَنْ یَتَکَلَّمُ فِیْ حَقِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَکَادَتِ الْعَامَّۃُ تَقْتُلُہٗ ثُمَّ أُعِیْدَ إِلَی السِّجْنِ ثُمَّ شُفِعَ فِیْہِ فَآلَ أَمْرُہٗ إِلٰی أَنْ سُفِّرَ مِنَ الْقَاہِرَۃِ إِلَی الْخَلِیْلِ فَرَحَلَ بِأَہْلِہٖ وَأَقَامَ بِہٖ وَتَرَدَّدَ إِلٰی دِمَشْقَ وَمِنْ إِلَّا تِّفَاقَاتِ أَنَّ شَخْصًا یُقَالُ لَہٗ ابْنُ شَاسٍ حَضَرَ دَرْسًا فَانْجَرَّ الْبَحْثُ إِلٰی أَنْ صَوَّبَ مَا نُقِلَ عَنِ ابْنِ مَرِیٍّ فِیْ مَسْأَلَۃِ التَّوَسُّلِ فَوَثَبَ بِہٖ جَمَاعَۃٌ وَحَمَلُوْہُ إِلَی الْقَاضِی الْمَالِکِیِّ الْمَذْکُوْرِ وَشَہِدَ عَلَیْہِ جَمْعٌ کَثِیْرٌ فَدَافَعَ عَنْہُ الْقَاضِیْ فَجَہَدُوْا بِہٖ أَنْ یَفْعَلَ مَعَہٗ مَا فَعَلَ بِابْنِ مَرِیٍّ۔

فساد ہونے کے قریب تھا کہ بادشاہ نے یہ امر نائب وزیر کے سپرد کر دیا
پھر بات سخت ہو گئی تو اس نے چیف ایڈمنسٹریٹر فوج کے سپرد کر دیا

اور یہ بھی بیان کیا کہ یہ تصوف سے جاہل ہے اور اولیاء اللہ کے متعلق بکواس
بکتا ہے اس کی بطالت کی وجہ سے لوگ اس کے سخت مخالف ہو گئے
ہیں اس نے یہ امر مالکی حاکم کے سپرد کر دیا تو اس نے عدالت میں ہی ابن
تیمیہ کے شاگرد محمد بن احمد مخلوف کو خوب مارا حتیٰ کہ خون آلود کر دیا پھر اس
نے گدھے پر اُلٹا سوار کر کے پھرایا اور تشہیر کی کہ جو گستاخ ہو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا منکر ہو اس کا یہی بدلہ ہے پھر قریب تھا کہ
مسلمان اس کو قتل کر دیتے اس کو قید خانے میں ڈالا گیا پھر اس کی سفارش کی گئی
تو اس کو قاہرہ سے شہر خلیل کی طرف شہر بدر کیا گیا تو وہ بمع اپنے عیال کے
شہر خلیل چلا گیا اور وہیں قیام کر لیا اور دمشق کا دورہ بھی کرتا اتفاقاً ایک
شخص ابن شاس اس کے درس میں حاضر ہوا بحث یہاں تک پہنچی کہ
وسیلے کے مسئلے میں ابن مری کا یہ عقیدہ منکر ہے عوام مسلمان پھر بھڑک اٹھے
اور یہ مقدمہ اسی پہلے قاضی مالکی کے روبرو پیش ہوا جماعت کثیر نے اس
کے خلاف شہادتیں دیں کہ اس کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جائے جو ابن بکری کے
ساتھ کیا گیا ابن حجر کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ابن تیمیہ اور اس کے
شاگرد اولیاء اللہ کے خلاف زہر اگلتے تھے۔

(۲) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا انکار بھی سب سے پہلے ابن تیمیہ اور
اس کے شاگردوں نے کیا۔

(۳) یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی مخالفت میں
یہ سب سے اول سزا یافتہ اور فسادی ہیں۔

یہی عقیدہ تیمی آجکل موجودہ مروجہ فرقہ غیر مقلدین وہابیوں کا ہے جو اس کو اپنا شیخ
تسلیم کرتے ہیں اور بعینہٖ اسی کے عقائد پر من وعن گامزن ہیں۔

ابن تیمیہ نے ۷۰ سال کی عمر میں اپنے کئی شاگرد بنائے اور اپنے مذہب میں کامیاب
بنائے چنانچہ ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن قیم سنہ ۶۹۱ھ میں پیدا ہوئے اور ابن تیمیہ
کے مذہب کی بڑی تبلیغ کی اور اس کے عقیدے پر کئی کتابیں لکھیں اور مخالفین کا بڑا رد
لکھا اور بڑا عرصہ ابن تیمیہ کی خدمت میں رہا اور اسی اثر پر کتابیں تحریر کیں اور امت
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی مسلمانوں کو گمراہ بنا لیا۔

۱۱

محمد بن اسماعیل یمنی

سنہ ۱۰۶۹ھ میں محمد بن اسماعیل پیدا ہوا جو بعد میں صنعان یمنی کا امیر بنا تیمی یعنی وہابی
عقیدہ قبول کیا اور ایسا متعصب غیر مقلد بنا کہ تقلید کو کفر کہنے لگا تعصب میں اتنا تجاوز
کر گیا کہ اس نے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا جس کا نام تطہیر الاعتقاد رکھا اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت زہر اگلا حتیٰ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا
کے متعلق بہت بکواسات کئے جو پہلے گزر چکے ہیں آخر سنہ ۱۱۸۲ھ میں فوت ہو گیا ہے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی جو ۲۸ ذیقعد سنہ ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے محمد بن عبد الوہاب
جوان ہونے پر نجد کا امیر بنا اور ابن تیمیہ کے عقیدے کو قبول کیا اور تیمی عقیدے
کے انتشار میں سر توڑ کوشش کی حتیٰ کہ محمد بن عبد الوہاب کے عقیدہ قبول کرنے والے
کو اس کے باپ وہابی کی طرف منسوب کیا جاتا رہا جو اسی نام سے آج تک شہرت
حاصل کر چکے ہیں اور مسلمانوں کو دور سے دیکھ کر ہی پہچان آ جاتی ہے کہ یہ وہابی ہے۔

ان کے بعد محمد بن علی بن محمد الشوکانی یمنی صنعانی نے ٢٧ جمادی الثانی ١٢٥٠ھ میں وہابی فرقے کا افشا کیا اور چند کتابیں بھی لکھیں۔ لیکن تقیئے سے کچھ ابن تیمیہ کے عقیدے کی تبلیغ کی اور کچھ مسلمانوں کے عقائد کی بھی امداد کی مثلاً وسیلے کا اقرار کر لیا وغیرہ وغیرہ۔

ہندوستان کے وہابی نواب

ہندوستان میں غیر مقلدین وہابیوں کے سرغنہ نواب وحید الزمان صاحب والی ریاست حیدر آباد دکن اور نواب صدیق حسن خان صاحب والی ریاست بھوپال نے تیمی اور وہابی مذہب کو فروغ دیا ان دونوں نوابوں نے ریاست کے خزانے سے ہندوستانی مولوی کو تنخواہیں مقرر کر کے خریدا اور مسلمانوں کی مسجدوں میں ان ملاؤں نے تقیہ کر کے صفت امامت کی پیش کش کر کے امامت کو سنبھال کر سادے مسلمانوں کو آہستہ آہستہ ورغلا کر اس عقیدے کو مسلمانوں کے ذہن میں بٹھاتے کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سوائے رسالت کے کچھ نہیں' کوئی اختیار نہیں کچھ سنوار بگاڑ نہیں سکتے یعنی نفع نقصان کے مالک نہیں نبی اللہ کو کوئی علم نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جبریل آ کے کچھ بتا دے تو معلوم ہو جاتا ہے اللہ تعالے کی طرف سے براہ راست کوئی تعلیم نہیں ہوتی۔ معاذ اللہ خداوند کریم کی طرف سے بے علم اور اپنی امت سے بھی بے خبر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ مر کر مٹی ہو چکے نہ سنتے ہیں' نہ دیکھتے ہیں' نہ کسی کی تکلیف دور کرتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اُمتی کی مدد نہیں کر سکتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا شرک ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا شرک ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے مدینہ شریف جانا سفر کرنا

شرک ہے' گوہ بجو وغیرہ حلال کر دیے کنووں میں کتا بلا خنزیر وغیرہ گر جائے تو بغیر پانی نکالنے کے پاک بنا دیا اپنے نطفے کی لڑکی سے ساس سے زنا کا بہانہ بنا کر حلال بنا دیے یعنی وہابیوں کو غیر مقلدیت کا جھانسہ دے کر وہابیوں کو اپنا ایسا مقلد بنایا کہ وہابیوں کی نسلیں تمام حرام بنا دیں' پانی پینے کے کنویں پلید کر دیے مسجدیں پلید کر دیں' منی کو پاک کا فتویٰ دے کر سادے وہابی بیچاروں کے کپڑے بدن پلید کر دیے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بد عقیدہ کر کے ان کو سانپوں اور جانوروں اور چار پایوں سے بدتر بنا دیا چوپائے درندے اپنے گوبروں وغیرہ سے لبریز ہوں گے لیکن ان کی منی سے ان کے بدن ضرور صاف ہوتے ہیں لیکن وہابی درندوں اور چارپایوں سے بھی بدترین ہے جس کے کپڑے اور بدن منی سے لبریز ہوتے ہیں۔ درندے گوہ' بجو کچھوے اور خارداد چوہے کو کھانے سے گریز کرتے ہیں۔ لیکن وہابی محبت سے کھاتا ہے۔ وہابیو یارتم کو اللہ تعالےٰ نے انسان پیدا کیا لیکن حقیقت وصفات وخوراک میں تم وہابی جنگلی درندوں سے بھی گئے گزرے افسوس صد افسوس اللہ تعالےٰ تمہیں بجائے انسان کے درندہ ہی پیدا فرما دیتا تو کم از کم تم ان گندگیوں سے تو بچ جاتے ان غیر مقلدین نوابوں نے کئی تصنیفات لکھیں جو اسلام' قرآن واحادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالکل خلاف ہیں ان سے اسلام میں ایسی تفرقہ بازی پیدا ہوتی مطہرین علیحدہ ہو گئے نجاست والے علیحدہ ہو گئے۔ حلال خور علیحدہ ہو گئے حرام خور علیحدہ ہو گئے۔ پاکیزہ مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کر لی مساجد وغیرہ علیحدہ بنا لیں۔ شرب واکل میں مختلف ہو گئے رشتے ناطے میں حلت وحرمت کے امتیازی مسائل میں علیحدہ ہو گئے نماز روزہ حج وزکوٰۃ میں بلکہ تمام عبادات کو ترک کر کے بلکہ عبادات خداوندیہ پر حرمت کے فتوے لگا کر مسلمانوں کو عبادت خداوندی سے

محروم کر دیا۔

ہندوستان کے وہابی علماء

ہندوستان میں مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی سید نذیر حسین صاحب پھاٹک حبش خان دہلوی محمد بشیر سہسوانی نے وہابی فرقے کی بڑی اشاعت کی سید نذیر حسین صاحب نے پھاٹک حبش خاں میں درس شروع کیا جس میں ان کے شاگرد حافظ محمد لکھوی حافظ عبد المنان وزیر آبادی اور مولوی عبداللہ غزنوی پھنسے تھے حافظ محمد لکھوی ضلع فیروز پور اور دریائے ستلج کے کنارے کو اسلام سے نکال کر وہابیت میں لے گئے اور حرمت کو توڑ کر خبائث چیزوں کے کھانے کا عادی بنا دیا اور حافظ عبد المنان وزیر آبادی نے وزیر آباد گجرات اور گوجرانوالہ و ما حولھم کو وہابی فرقے کی تعلیم سے ظاہر و باطن خراب کر دیا غیر مقلدیت پر انحصار نہیں نجاست، حرمت شرک و کفر کا بیج بو دیا ہندوؤں کی کانگرسی جماعت میں شامل ہو گئے مسلمانوں کے گھروں کی پکی ہوئی چیزوں پر بوجہ کثرۃ عبادۃ و ایمان بالتوحید اطاعت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم و عمل علی طریقۃ الاولیاء کے حرمت کا فتویٰ دے دیا اور بدھ اصدشی ہیون آواگون کالکا دیوی کے سجدہ کرنے والوں کی پکی ہوئی چیزیں حلال طیب قرار دے دیں یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے غیر مقلدین وہابیوں کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی اور عناد کی سزا ہے آج کل کے ملا غیر مقلدین بھی تمام بڑے سے چھوٹے تک درجہ بدرجہ پہلے ابن سعود نجدی کے راتب خوار تھے اب سعود امیر نجد کے راتب خوار بنے ہوئے ہیں پورے پاکستان ہندوستان میں یہی حال ہے ان غیر مقلدوں نوابوں اور ان مولویوں سے ایک بھی ولی اللہ نہ بن سکا اور نہ ہی انشاء اللہ ہو سکتا ہے کیونکہ فرمان الٰہی ہے

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

مولوی عبداللہ صاحب غزنوی وہابی

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی تالیف مولوی عبد الجبار غزنوی } امیر کابل دوست محمد خان نے کہا کہ مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ تم اس ملک سے چلے جاؤ اور شہر کابل سے آپ کو نکال دیا۔

سوانح عمری ۱۲ مولوی عبداللہ صاحب | پھر آپ پنجاب کے ملک سے ڈیرہ اسماعیل خان میں گئے پھر اس جگہ سے بڑی امید کہ اب امیر دوست محمد خان کا خیال بدل گیا ہوگا اپنے وطن مالوف میں پہنچے ایک ماہ اپنے وطن میں اقامت کئے کہ ہو گیا ہو گا کہ یکایک امیر دوست محمد خان کے اصرار آپ کے اخراج کا پروانہ لے کر پہنچے آپ وہاں سے نکل کر ملک ناوہ میں گئے اور وہاں اقامت فرمائی اس شہر کے عالم جمع ہوئے اور لشکر کو فراہم کیا تا کہ آپ وہاں سے بھی نکال دیں اور آپ کا اسباب اور کتابیں لوٹ لیں۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۳ } آخر الامر امیر دوست محمد خان نے وہاں سے بھی نکالنے کا حکم بھیج دیا بستی والے اگرچہ زبردست تھے لیکن وقت کے بادشاہ کا مقابلہ تو نہ کر سکتے تھے ناچار ہو کر آپ سمیت آپ کے اہل و عیال کے یاغستان کے پہاڑوں میں پہنچ گئے۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ ۱۳ } ملک ناوہ کے عالموں نے اس وقت کو غنیمت سمجھا کہ اس وقت پہاڑوں میں تو ان کا کوئی مددگار نہیں ہے سینکڑوں لوگوں کو جمع کر کے آپ پر چڑھ آئے اور آپ کے گھروں کو جلا دیا۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۳ — حاصل کلام آپ بڑے عالم اور ظالم حاکموں کے ہاتھ سے جور اٹھاتے دربدر اور کوہ بکوہ پھرتے رہے اور جس جگہ پہنچے وہاں کے لوگ آپ کے مخالف ہو جاتے اور وہاں سے نکال دیتے۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۴ — ان دنوں میں امیر دوست محمد خان نے شہر ہرات میں وفات پائی چونکہ ان پہاڑوں میں آپ کوئی سکونت کی جگہ نہیں پاتے تھے پھر اپنے وطن کی طرف کہ وہاں کے باشندے آپ کے عقیدت مند تھے مراجعت کی امیر شیر علی خاں ملک کا امیر ہوا انہیں بڑے عالموں نے امیر شیر علی خان کو آپ کو ایذا دینے پر ترغیب دی۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۴ — امیر نے جواب میں لکھا کہ میں ایک شخص کی تمام رعایا کے خلاف رعایت نہیں کر سکتا تم کو لازم ہے کہ تم ہماری ولایت سے باہر ہو جاؤ۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۶ — ملا مشکی اور ملا نصر اللہ وغیرہ امیر افضل خان اور اعظم خان کے پاس گئے اور بولے کہ امیر دوست محمد خان کے عہد میں ہم اس کا کفر ثابت کر چکے ہیں اب دوبارہ تحقیق کی حاجت نہیں ہے سب نے متفق ہو کر قتل کا فتویٰ لکھا مگر ملا مشکی کہ وہ ان میں سے قدرے انصاف رکھتا تھا اس فتویٰ پر ان کا شریک نہ ہوا بہت گفتگو کے بعد قتل کے فتویٰ کو چھوڑا گیا اور یہ فتویٰ دیا کہ دُرّے مارے جائیں اور سر اور داڑھی مونڈھی جائے اور منہ کالے کئے جائیں اور گدھے پر اسوار کر کے مشہور کیا جائے امیر محمد افضل خان نے بڑے عالموں اور محمد اعظم خان کی رعایت کے واسطے مجبوراً ان کی مرضی کے مطابق حکم کر دیا۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۷ — آپ کو بمعیت تینوں بیٹوں کے تمام شہر میں مشہور کیا خاص آپ کو سو دُرّوں سے زیادہ لگائے ہوں گے تین آدمی نوبت بنوبت آپ کو مارتے تھے جب ایک تھک جاتا تو دوسرا اس کے ہاتھ سے دُرّہ پکڑ لیتا۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۹ — بعض دوستوں کے استدعا سے ملک پنجاب کے شہر امرتسر میں پہنچے اور کتاب و سنت کے رواج دینے میں ایسی کوشش فرمائی کہ توحید اور اتباع سنت اور عقائد کی بہت کتابیں اور رسالے عام لوگوں کے نفع کے واسطے فارسی اور اُردو زبان میں ترجمہ کروا کر چھپوا دیے اور للہ تقسیم کر دیے۔

ابن سعود نجدی کے زمانے میں وہابیت کا فروغ

تحفہ وہابیہ مصنفہ مولوی اسماعیل غزنوی امرتسری ۵۹ — کسی بیمار کا تندرست کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد طلب کرنا شرک ہے جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگر ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئیگی گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنی ان کا فعل بہرحال شرک ہے اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔

تحفہ وہابیہ ۷۰ — ان کا ٹیڑھا پن موحدوں کی تلواریں سیدھا کریں گی۔

[illegible] — جو شخص اسی بیویاں بیک وقت اپنے نکاح میں رکھے وہ تمہارا وہابیوں کا امیر المومنین جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مثل برابر سمجھے۔ وہ تمہارا وہابیوں کا امیر المومنین جو شخص

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے خاندان کو شہید کرے۔ وہ تمہارا وہابیوں کا امیر المؤمنین اور جنتی اور جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر بیٹھنے والا ہے جس کی گردن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا اور ان کے مقام شہادت کو کرب و بلا کا مقام فرمایا وہ غلطی پر تمہارے نزدیک شہید نہیں بلکہ معاذ اللہ باغی ہیں اور جو شان رسالت میں گستاخی کرے اور شہید کرے ان کو شہید کا خطاب کرتے ہو یہ فرقہ محض سادے مسلمانوں کو دھوکہ دینے والا ہے مسلمانوں کو ان سے اجتناب دینی فرض ہے۔ شہید کرنے والا تمہارے مذہب میں جنتی اور شہید اعظم تمہارا مسلمہ مذہب میں دنیادار طالب دنیا ہے گروہ باغی

غیر مقلدین وہابیہ کا عناد صرف رب العزۃ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک تک ہی محدود نہیں بلکہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اولیاء اللہ اور خواص مومنین سے بھی ہے کچھ مذکور ہو چکا اور کچھ اب عرض کر دیتا ہوں سنیئے

امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقام عبرت!

(۱) غیر مقلدین وہابیوں کی مذکورہ بالا تحریروں اور عقائد سے ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کی ذات "حقیقت" وجود "جبلت" اسلامی اصولوں کے خلاف ہے لہٰذا غیر مقلدین وہابیوں سے رشتہ داری یعنی رشتہ دینا یا لینا حرام ہے کیونکہ اسلامی نسب بدل جائے گی۔

(۲) اور یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کے کنوئیں بھی پلید ان کے کنووں گھروں، گھڑوں، حماموں، ٹینکیوں اور برتنوں سے پانی استعمال کرنا مسلمان کے لئے حرام ہے غیر مقلدین وہابیوں کے برتنوں کو استعمال کرنا یا اپنے برتن ان کو استعمال کرانا ان کے کپڑے استعمال کرنا یا اپنے کپڑے ان کو استعمال کرانا ان کے گھر کا کھانا ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا ان کی مسجدوں میں نماز پڑھنا حرام ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔ ومن یتولھم

منکم فانہ منھم۔

(۳) غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنا پڑھانا بھی حرام ہے کیونکہ ان کی چٹائیاں پلید فرش پلید پانی پلید جسم پلید کپڑے پلید کیونکہ ان کا پانی شرعاً پلید ہے ان کے نزدیک منی پاک ہے جو بدن، کپڑوں، چٹائیوں اور فرشوں کو پاک نہیں ہونے دیتا جیسا کہ بیان ہو چکا

(۴) غیر مقلدین وہابی خداوند کریم کے منکر کیونکہ اللہ الصمد اور لَغَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ کا انکار کر کے خداوند کریم کو کرسی پر مقید اور محدود سمجھتے ہیں۔ اسی لئے خداوند کریم سے ہاتھ پھیلا کر کچھ مانگنے سے محروم ہیں۔

(۵) غیر مقلدین وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر اور دشمن ہیں اسی لئے دربار رسالت مآب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنے کو شرک کہتے ہیں جیسا کہ پہلے ثابت ہو چکا ہے اور اسی پر اکتفا نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پر زور گستاخی اور توہین کرتے ہیں۔

(۶) ولایت خداوندی سے محروم ہیں کیونکہ ولایت دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی حاصل ہوتی ہے اور یہ دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری کو ہی شرک سمجھتے ہیں۔

(۷) غیر مقلدین وہابی فرقہ خداوند کریم "قرآن کریم" محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، اولیاء اللہ، اور احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہیں یعنی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے منکرین ہیں جیسا کہ مذکور ہو چکا۔

(۸) غیر مقلدین وہابیوں کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے اہل سنت وجماعت کا سابقہ ایمان و اعمال

برباد ہو جاتے ہیں۔

(۹) غیر مقلدین وہابیوں کی نماز شرعی نماز نہیں کیونکہ اسلامی قوانین کے خلاف ہے۔

(۱۰) غیر مقلدین وہابی کی موت مسلمانوں والی نہیں بلکہ سزا یافتہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ انشاء اللہ عنقریب مذکور ہوگا۔ تُوْبُوْا وَ تَصْلِحُوْا وَ اِلَّا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

وہابیوں کا تعلق

اُمتِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں سے

وہابی اعتراضوں کے مختصر جوابات

وہابیوں کے نزدیک وہابن کا نکاح سُنّی سے حرام ہے

فتویٰ ستاریہ ۱/۴ } "سوال" ہم کا مسلمان شرکیہ افعال کرنے والے کا نکاح موحدہ عورت سے جائز ہے یا ناجائز ؟

"جواب" حرام ہے۔

فتویٰ ستاریہ ۱/۲۷ } سوال (۱۱۱) عند اللہ وعند الرسول نکاح کس بات سے ٹوٹ جاتا ہے (مسائل مذکرہ گل محمد ابو پر منڈی)

جواب (۱۱۱) عورت موحدہ مسلمہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ہو اور خاوند مشرک بدعتی مولود پرست گیارھویں پرست تعزیہ پرست وغیرہ وغیرہ یا تارک صوم وصلوٰۃ ہو وغیرہ وغیرہ یا اس کے برعکس بس نکاح ٹوٹ گیا لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۔

محمد عمر وہابیوں کے اس فتویٰ سے ثابت ہوا کہ جو وہابن کسی سُنّی مسلمان کے نکاح میں کسی وہابی نے دے دی ہو تو مسلمان کے طلاق دینے کے بغیر ہی اس وہابن سے کوئی وہابی نکاح کر سکتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں مذکورہ وہابی فتویٰ سے ثابت ہوا کہ وہابن کا نکاح سوائے وہابی فرقہ کے کسی مسلمان سے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی مسلمان کے لئے وہابن حلال ہے۔

مسلمانو! اب تم خود سوچو کہ غیر مقلدین وہابیوں کا تعلق نوافل وعبادت خداوندی میں زیادہ مشغول رہنے والے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے اور ان کی غلامی سے فیض یاب ہونے والوں سے وہابیوں کا کیا تعلق ہے اور کیا سمجھتے ہیں اب باغیرت مسلمانوں کو اس فرقہ وہابیہ سے میل جول اور رشتہ دینا حرام سمجھنا چاہیئے

اور مسلمانوں کو اس فرقہ سے قطع تعلق فرض ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے ومن یتولهم منکم فانه منهم ۔ یہ فرقہ قبر پرستی اور ذکر پرستی میں ہندوؤں سے بھی تجاوز کر گئے ہیں۔

وہابی فرقہ عوام مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں

وہابیوں کے نزدیک عیسائی سناتن دھرمی ہندو اور نبی کریمؐ کو نور کہنے والے یکساں ہیں

نور توحید ۱۴/۵ مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری } حق تو یہ ہے کہ غالیہ مسیحیہ اور سناتن دھرمی ہنود کے عقائد کو مثلث کی صورت میں دکھایا جائے تو بالکل مثلث متساوی الاضلاع بن جاتا ہے۔

مسیحی کہتے ہیں مسیح الوہیت کا اقنوم ہے ہندو کہتے ہیں رام اور کرشن وغیرہ پرمیشور کے اوتار ہیں طائفہ غالیہ کا عقیدہ اوپر آپ کے سامنے ہے پس ان تینوں گروہوں کا مثلث متساوی الاضلاع ایسا بنتا ہے جس کی صورت یہ ہے،
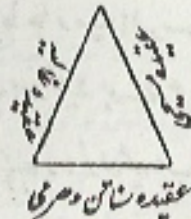
مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نور تسلیم کرنے والوں کو ہندوؤں کے سناتن دھرمی اور عیسائی تثلیثوں کو یکساں لکھا ہے حالانکہ قرآن کریم احادیث صحیحہ مصطفویہ

محدثین اور سلف وخلف کا متفقہ فیصلہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے نوری وجود پیدا فرمایا ہے۔ فقیر نے اپنی کتاب مقیاس نور میں مدلل بیان کیا ہے اور در شان نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دندان شکن جوابات دیئے ہیں جس کا جواب کسی پر سول سے کسی وہابی نے نہ دیا ہے اور انشاء اللہ نہ ہی دے سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے تو مولوی ثناء اللہ نے قرآن وحدیث کے مصدقہ مسلمانوں کو عیسائیوں اور منافقین میں شمار کیا ہے بلکہ فرقہ وہابیہ نے ہنود سے بھی بدتر لکھا ہے کہ ہنود کے گھر کی پکی ہوئی شئی وہابی مذہب میں حلال ہے لیکن مسلمان کی پکائی ہوئی حرام ہے اسکا بدلہ رب العزت نے ان کے بڑے مولوی ملا عبدالاحد خانپوری کی زبان وقلم سے لیا فقیر عرض کرتا ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا فیچر وہابیوں کے مسلمہ عالم کی زبانی

تمہارے وہابیوں کے بڑے مقتدر عالم پیشوا مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کے مسلمہ مولوی اور وہابیوں کے بڑے مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری اپنی جماعت اہلحدیثوں کا یوں نقشہ کھینچتے ہیں۔

کتاب التوحید والسنة فی رد اہل الالحاد والبدعة مصنفہ مولوی عبدالاحد خانپوری ۱/۲۶۲ } پس اس زمانہ کے جھوٹے اہلحدیث مبتدعین مخالفین سلف صالحین جو حقیقت ماجاء بہ الرسول سے جاہل ہیں وہ اس صفت میں وارث اور خلیفہ ہوتے ہیں۔ شیعہ وروافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر ونفاق کی تھے اور مدخل ملاحدہ وزنادقہ کا تھے اسلام کی طرف اسی طرح یہ جاہل بدعتی اہلحدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہ مثل اہل تشیع کے دیگر ملاحدہ نیچریہ جو کفار اور منافقین ہیں تو وہ بھی انہی کے باب اور

دہلیز اور مدخل سے داخل ہوئے اور انہی کو گمراہ کر کے ان سے اپنا حصہ مفروض کامل اور وافی مثل شیطان کے لے لیا پھر ملاحدہ مرزائیہ قادیانیہ نکلے تو انہوں نے بھی انہی کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہونا اختیار کیا اور جماعات کثیرہ کو ان میں سے مرتد اور منافق بنا دیا اور جب ملاحدہ زنادقہ چکڑالویہ نکلے تو وہ بھی انہی کے دہلیز ودروازہ سے داخل ہوئے اور ایک خلق کو ان کو مرتد بنا دیا اور جب یہ مولوی ثناء اللہ خاتمۃ الملحدین نکلا تو وہ بھی انہی جہال اہلحدیث کے باب اور دہلیز سے داخل ہو کر کیا جو کچھ کیا۔

کتاب التوحید والسنة مولوی عبدالاحد خانپوری ۲۶۳ } ان جہال بدعتی کاذب اہلحدیثوں میں ایک دفعہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے مثل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جس کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر اور بد اعتقادی اور الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلائے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں۔

نوٹ :- اس کتاب کے متعلق جماعت اہلحدیث کے اکابرین کے دستخط مع تقریظات کے ثبت ہیں ملاحظہ ہو صفحہ ۶۴۴ ۔

یہ ہے موجودہ جماعت اہلحدیث کا نقشہ اب فیصلہ اسی جماعت کے اکابرین کی زبانی عرض کر دیا ہے اور ان کے افعال واعمال کا نمونہ بھی فقیر نے عرض کر دیا اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو، تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

وہابی مذہب میں عام مسلمان مقلدین سے میل جول سلام وغیرہ ممنوع ہے

فتاویٰ ستاریہ ۲/۱۴ } سوال (۲۶۸) مشرک بدعتی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا

میل جول رکھنا جائز ہے۔ یا نہیں اگرچہ وہ کلمہ گو ہو۔ (سائل مذکور)

جواب (۲۶۸) مشرکین مبتدعین کو سلام کرنا یا ان سے اسلامی تعلقات و موالات قائم رکھنا شرعاً سخت معیوب و مذموم ہے ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کہلا بھیجا تو عبد اللہ بن عمر صحابی رسول نے اس کا جواب نہیں دیا۔ . . . پس حدیث هذا سے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہو گیا کہ مشرکین مبتدعین بد دین فساق و فجار کے ساتھ نشست و برخاست کرنا ان کے ساتھ سلام و کلام کرنا ان کے سلام کا جواب دینا معیوب و مذموم ہے الخ

وہابی کی نماز بریلوی کی اقتدا میں نہیں ہوتی

فتوی ستاریہ ۴/۱۴۳ } سوال (۲۸۸) ہمارے علاقہ میں مرزی محی الدین صاحب اہلحدیث ہیں جو فرماتے ہیں کہ بریلوی علماء کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے ! کیا یہ فتوی صحیح ہے جو بندہ بھی نماز بریلوی امام کے پیچھے پڑھ لیا کرے عقیدہ امام مذکور کا یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور آپ حاضر و ناظر ہیں اور گیارھویں دینی بڑے پیر صاحب کی ضروری ہے تیسرا ساتھ قل بر طعام امداد از غیر اللہ چالیسواں وغیرہ وغیرہ بینوا و توجروا (سائل محمد زکریا)

جواب: بریلوی حنفی ہو یا دیوبندی یہ سب مقلد ہوتے ہیں متبع سنت نہیں ہوتے ان کی امامت میں نماز پڑھنا سنت کے خلاف ہے آیت کریمہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ الخ

لہٰذا ایک اہلحدیث کا امام صرف اہلحدیث یعنی غیر مقلد متبع سنت ہی ہو سکتا ہے

سیف الدین خاں اہلحدیث۔

"محمد عمر" - اصل وجہ یہ ہے کہ بریلوی امام نماز پڑھاتے وقت وہابیوں کے بچے نہیں کھلا سکتا اور اپنے ذکر کو وہابیوں کی طرح ہاتھ میں ذکر پکڑ کر نماز نہیں پڑھاتا۔ کیونکہ بریلوی امام کے ذکر میں منی آجائے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وہابی کی نماز میں فرق نہیں آتا۔

تیسری وجہ چونکہ بریلوی امام کے کپڑے منی سے لبریز نہیں ہوتے۔

چوتھی وجہ بریلوی امام مردوں کی صفوں میں وہابیہ عورتوں کو کھڑا نہیں ہونے دیتا کیونکہ ان کے فرج میں عطر کا پھنبہ ہوتا ہے جو مردوں کو برائی کی طرف راغب کرتا ہے۔

باقی بات رہی مقلدین کی تقلید جس کو تم حرام کہتے ہو۔

آیئے فقیر صرف تمہارے اکابرین کی زبانی تقلید کا فیصلہ سنا دیتا ہے تمہارے غیر مقلدیت کے مدعیوں کا بھی تقلید کے بغیر گزارہ نہ ہوا سنیئے۔

تقلید کے متعلق مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کا عقیدہ

مجموعۃ الفتاوی مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی ۱۸۳ } مسئلہ بحکم آیۂ کریمہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ جاہل را تقلید ائمہ اسلام و مجتہدان امت بلا تعیین امام مفرد و مجتہد واحد واجبست۔

مسئلہ فرمان خداوندی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کے حکم سے جاہل کو ائمہ اسلام و مجتہدین امت کی بلا تعیین کسی ایک امام اور مجتہد کے تقلید کرنی واجب ہے۔

مولوی عبد الجبار صاحب وہابیوں کے پیشوا نے تسلیم کر لیا کہ تقلید عوام مسلمانوں کے لئے

واجب ہے اور قرآن کریم کی آیت استدلالاً پیش کرکے ثبوت دیا اب اگر تم وہابی قرآن کریم اور اپنے پیشوا کو بھی مشرک کر دو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

مولوی عبدالاحد خانپوری کی زبانی

کتاب التوحید والسنۃ ۲۶۳ } امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جن کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے۔

کہہ دو وہابیو! آمنا

"وہابی" تمہارے تمام مقلدین کا آپس میں بہت اختلاف ہے تم غیر مقلدین کو تقلید کی دعوت کیسے دے سکتے ہو۔

"محمد عمر" فقیر تمہارے گھر سے جواب عرض کرتا ہے۔

ائمہ اربعہ کے اختلاف کے متعلق مولوی عبدالجبار وہابی کا فتویٰ

مجموعہ فتوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۳ } شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے فتوی میں لکھتے ہیں۔ قالوا جب علی المسلم اذا صار فی مدینۃ من مدائن المسلمین ان یصلی معھم الجمعۃ والجماعۃ ویوالی المومنین ولا یعادیھم وان رای بعضھم ضالا او غاویا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب مسلمانوں کے شہروں میں سے کسی شہر میں جاوے تو ان کے ساتھ جمعہ جماعت پڑھے اور ایمانداروں سے دوستی رکھے دشمنی نہ کرے اگرچہ ان میں سے بعض کو گمراہ اور حد سے تجاوز کرنے والا دیکھے۔

دوسرا جواب۔ ائمہ اربعہ کا اختلاف توحید، رسالت اور ولایت یا قرآن کریم میں نہیں ہے فروعی اختلاف اصل پر حاوی نہیں ہو سکتا۔

"وہابی" جب تمہارا مقلدین کا آپس میں اختلاف ہے تو ہم کس کی تقلید کریں لہٰذا ہم غیر مقلدیت کو اختیار کرتے ہیں۔

"محمد عمر" ماں باپ کی آپس میں کسی قسم کا خلش ہو جائے تو اولاد کا کام ان کو چھوڑ دینا نہیں کیونکہ پھر اولاد کس کی کہلائے گا تمہاری چونکہ نسب میں فرق ہے اس لئے اتباع میں بھی فرق ہے فرمان خداوندی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جب تک ائمہ کرام کی اتباع نہ ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہیں ہو سکتی اور جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ ہو خداوند کریم کی اطاعت محال ہے باقی رہا ائمہ کرام کا آپس میں اختلاف تو وہ ہمارے لئے باعث رحمت ہے کیونکہ ہم ان کے اختلاف کی وجہ سے احادیث صحیحہ میں تحقیق حق کر سکتے ہیں۔ اب فقیر تمہارے امام کی زبانی جواب دیتا ہے مسئلہ تقلید کی زیادہ تحقیق مطلوب ہو تو فقیر کی تصنیف مقیاس حنفیت ملاحظہ فرما دیں۔

ائمہ کرام کا اختلاف اور غیر مقلدین کا جواب ان کے اکابرین کی زبانی

مجموعہ فتوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۳ } سلف صالحین کا اختلاف موجب ثواب و رحمت ہے کیونکہ ان کا اختلاف خالی از افراط و تفریط اور پاک از تعصب و نفسانیت تھا اور یہ اختلاف جس میں سراسر غلو اور افراط ہے بدعت اور سلف صالحین سے مخالف ہے حررہٗ عبدالجبار الغزنوی۔

وہابی اور تکفیر اکابرین وہابیوں کی زبانی

مجموعہ فتوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۲	آدمی کو کافر اور بدعتی بنانا تھوڑی سی بات پر معاذ اللہ خوارج کا طرز ہے اہلحدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وماله وعرضہ ۔

ہر مسلمان پر مسلمان کا خون اور مال اور عزت ضائع کرنا حرام ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے فتوی میں لکھتے ہیں وَالْخَوَارِجُ هُمْ اَوَّلُ مَنْ كَفَّرَ الْمُسْلِمِيْنَ يُكَفِّرُوْنَ بِالذُّنُوْبِ وَيُكَفِّرُوْنَ مَنْ خَالَفَهُمْ فِيْهَا وَاَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ يَتَّبِعُوْنَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَيَتَّبِعُوْنَ الْحَقَّ وَيَرْحَمُوْنَ الْخَلْقَ ۔

سب سے پہلے خارجیوں نے مسلمانوں پر کفر کا فتوی لگایا گنہگاروں پر فتوی کفر ثبت کرتے ہیں اور جو ان کے مخالف ہیں ان پر بھی کفر کا فتوی لگاتے ہیں حالانکہ اہل سنت وجماعت قرآن وحدیث کے تابع ہوتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں حق کی اتباع کرتے ہیں اور مخلوق پر رحم کرتے ہیں۔

فرقہ وہابیہ کے سرغنہ کی زبانی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی تکفیر کا مسئلہ وہابیوں نے شیوہ بنا لیا ہے اور فرقہ وہابیہ نے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں سے میل جول کو حرام کر دیا یہ تو ٹھیک ہے کہ مسلمانوں کو وہابیوں سے ملنا جلنا حرام ہے کیونکہ یہ فرقہ بدترین

خلق ہے انسانوں والا نہ ان کا برتاؤ ہے نہ انسانوں والے ان کے اعمال ہیں نہ خوراک ہی انسانوں والی ہے جیسا کہ فقیر پہلے بیان کر چکا ہے کہ تمام انسانوں میں یہ نجس فرقہ ہے اور فرج وذکر پرستی کے زیادہ شائقین ہیں عبادۃ خداوندی اور طہارۃ اسلامی ان کے فرقے میں محض لاشی ہے۔ کفار ومشرکین بت پرستوں کی اشیاء کو حلال پاک سمجھتے ہیں ان سے میل جول کو گناہ نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کے قرآن وحدیث سے جبینہ اعمال کو کفر وشرک کہہ کر ٹھکراتے ہیں۔

وہابی شرک و بدعت

فتوی ستاریہ ۲ / ۱۱۲	سوال (۲۹۴) اکثر لوگ کھانا آگے رکھ کر فاتحہ خوانی کرتے ہیں بغیر فاتحہ پڑھوائے اس میں سے کھانے نہیں دیتے کیا شرعاً یہ فعل اور اس قسم کے

دیگر افعال ثابت ہیں اگر نہیں تو ان کی ابتدا کیا ہے اور ایسا کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب (۲۹۴) مولود گیارھویں "نتیجہ" دسواں چالیسواں "ششماہی" برسی "عرس" قوالیاں کرنا کرانا قبروں پر میلے ٹھیلے مقرر کرنا "کھانا آگے رکھ کر مروجہ فاتحہ خوانی کرنا" ماہ رجب میں رجبی منانا "تبرک کی روٹیاں تقسیم کرنا" لکھی ہزاروی روزے رکھنا "شب برات منانا" شعبان کی پندرھویں تاریخ کو خصوصاً والتزاماً حلوا کھانا اور کھلانا "بیبی فاطمہ کی صحنک کرنا" امام ضامن کا کونڈا کرنا "امام ضامن کے نام کا پیسہ بچوں کے گلے میں ڈالنا" قل کے ڈھیلے قبر میں رکھنا "قبر پر اذان کہلوانا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور بدعات ومحدثات اور بعض ان میں سے کفریات ہیں اور ان کے قائلین وفاعلین شرعاً اہل بدعت ہیں بدعتی جب تک بدعت سے تائب نہ ہو اس کا کوئی عمل قبول نہیں حدیث میں ہے ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب

بدعۃ حق ببدع ببدعتہ۔

"محمد عمر" غیر مقلدین وہابیوں کے ان مذکورہ عقائد سے ثابت ہوا کہ اسلامی قوانین پر عمل کرنے والے مسلمان اور قرآن پڑھنے والا جس کے سامنے کھانا رکھا ہو وہ بھی بدعتی ہے۔

ان مذکورہ مسائل کے استدلال اسلامیہ فقیر کی تصنیف مقیاس توحید سے ملاحظہ فرمائیں اور مذکورہ حوالاجات سے مسلمانوں سے وہابیوں کی دلی دشمنی ثابت ہو گئی کہ مسلمانوں کے اعمال صالحہ بھی وہابیوں کو شرک اور کفر نظر آتے ہیں۔

وہابی شرک سے دُنیا کے اسّی کروڑ مسلمان سب کافر ہیں

تذکیر الاخوان ضمیمہ تقویۃ الایمان ۸۷ ربیع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب وہاں ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آوے کھڑا ہو جانا اور یہ جاننا کہ روح حضرت کی یہاں آتی ہے اور ربیع الثانی کو گیارھویں کرنا اور جمادی الاول میں مکن پور کو بدیع الزمان شاہ مدار کے چلے کے عرس میں جانا اور شعبان میں آتشبازی چھوڑنا اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا اور رمضان میں آخر جمعہ کو جمعۃ الوداع اور قضا عمری پڑھنا اور شوال میں عید کے روز سیویاں پکانا اور بعد نماز عیدین کے بغلگیر ہو کر ملنا یا معانقہ کرنا۔ ۔ ۔ وہ شخص اس آیۃ بموجب مسلمان نہیں۔

مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان اپنی اُمت کے متعلق

بخاری شریف $\frac{2}{578}$ وَاِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تم پر یہ خطرہ نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔ کیوں بھئی وہابیو اب مسلمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر ایمان رکھیں اور آپ کی اُمت کو کافر و مشرک کہنے سے اجتناب کریں یا تمہاری اقتدار کرکے دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بن جائیں۔

مسلمانوں کے اکابرین پر وہابیوں کے عناد کی حد ٹوٹ گئی سنیئے

وہابی بزرگان اسلام اولیاء اللہ کے حقیقی دشمن ہیں

شہباز شریعت مصنفہ مولوی نور محمد سوتروی ۱۳۳ ایہ جاہی کتا بھونکیا اندر تحفے کفر انوائے جو جاہی ردی شے چھلگ اوہ کافر بڑن منہ کالے

تذکیر الاخوان ۳۴۳ تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد ہے گلے میں اس کے حبل من مسد سب سے اس پر لعنت و پھٹکار ہے۔

وہی ابن تیمیہ کے عقیدے کی شاخ چلی آرہی ہے اور اسی عقیدے کی تبلیغ کی ایک رٹ ہے۔

تقویۃ الایمان ۵ کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین۔ ۔ سو وہ شرک میں گرفتار ہیں۔

مسلمانو! آپ نے سن لیا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی کفر و شرک سے کوئی مسلمان بچ نہیں سکا۔

فرقہ وہابیہ کی نسبی والدین سے محرومی

حنفی والدین کی نماز جنازہ وہابی نہیں پڑھ سکتا

فتوی ستاریہ $\frac{3}{38}$ } سوال (۳۵۴) اگر نام کا حنفی باپ ہو یا ماں ہی کیوں نہ ہو ان کی دنیاوی خدمت بجالانی کیسی ہے؟ اور ان کا جنازہ پڑھنا چاہیے یا نہیں مخالف اسلام ہونے کی وجہ سے دل تو ان کی خدمت کو بھی نہیں چاہتا (سائل مذکور)

جواب (۳۵۴) والدین کی دنیاوی امور میں اطاعت خدمت کرنی چاہیے لقولہ تعالیٰ وصاحبهما فی الدنیا معروفا الآیۃ اور اگر بے نماز مشرک ہیں تو نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔

میرے خیال میں غیر مقلدین وہابیوں کو رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ بھی نماز میں پڑھنا چھوڑ دینا چاہیے۔

اسی کروڑ مسلمانوں سے وہابیوں کا تعلق

"محمد عمر" غیر مقلدین وہابی ایسے متعصب ہیں کہ اگر ان کے والدین حنفی ہوں تو ان کا جنازہ نہیں پڑھتے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس جگہ کوئی اور حنفی نہ ہو محض ان کے والدین ہی حنفی ہوں تو یہ غیر مقلدین وہابی اس کو بغیر جنازے پڑھے ہی دفن کر دیں یہ ہے ان کا تعلق مسلمانوں سے معلوم ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو انہوں نے اصحاب صفہ سے برتاؤ کیا تھا ہم ان کی ابتدا کو جانتے ہیں خداوند کریم اس فرقہ سے بچائے۔

وہابی اعتراضوں کے مختصر جوابات

عبدالقادر: میں تمہارے حنفیوں کے پول بتاتا ہوں حنفیوں کے مذہب میں اپنی سگی ماں سے نکاح جائز ہے دیکھو ہدایہ

(۲) حنفی مذہب میں مٹی کھانا جائز ہے دیکھو ان کی فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر کسی کی انگلی یا چھری کو گوہ لگ جائے تو تین دفعہ منہ سے چاٹ لے تو انگلی پاک ہے

(۳) حنفی مذہب میں یزید کو کافر کہنا جائز نہیں۔

(۴) حنفی مذہب میں خنزیر کا چمڑا رنگا جائے تو پاک ہو جاتا ہے اس پر نماز جائز ہے

محمد عمر: وہابی مذہب جھوٹا اور وہابی مذہب کے مُلاں بھی جھوٹے اگر تم ہماری حنفیوں کی کسی کتاب سے نکال کر دکھا دو کہ اپنی سگی ماں سے نکاح جائز ہے تو فقیر تمہیں یکصد روپیہ نقد انعام دیتا ہے،

فقیر نے سو روپے کا نوٹ نکال کر سامنے کر دیا لیکن حافظ عبدالقادر صاحب بیچارے شائیں بائیں کرنے لگ گئے اور کہنے لگے جواب دو جواب دو فقیر نے کہا کہ فقیر جواب دیئے بغیر جائیگا نہیں لیکن مسلمانوں کو یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ حافظ عبدالقادر صاحب نے صراحۃً جھوٹ بولا ہے فقیر اب تمہیں اصل عبارت دکھاتا ہے اور اس کا مطلب بیان کرتا ہے سنو

ذی محرم سے نکاح کا رد

ہدایہ اولین ۴۹۴ { وَمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا فَوَطِئَهَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَلٰكِنَّهُ يُوجَعُ عُقُوبَةً إِذَا كَانَ عَالِمًا بِذٰلِكَ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَالشَّافِعِي

عَلَيْهِ الْحَدُّ إِذَا كَانَ عَالِمًا بِذٰلِكَ۔

ایک شخص نے ایسی عورت سے نکاح کر لیا جو اس کے لئے حلال نہ تھی پھر اس عورت سے اس نے وطی بھی کی ایسے شخص پر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حد شرعی واجب نہیں لیکن اس کو سخت عذاب دیا جائے گا جب اسے معلوم ہو کہ میری منکوحہ محرمات سے تھی ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ نے فرمایا کہ جب اسے معلوم ہو تو اس پر حد شرعی واجب ہوگی۔

اب ہدایہ سے والدہ کی حرمت دکھاتا ہوں ملاحظہ ہو۔

ہدایہ ۲۸۰ { لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِأُمِّهِ وَلَا بِجَدَّاتِهِ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ۔

مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنی ماں سے نکاح کرے اور نہ ہی اپنی نانیاں اور دادیاں سے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئی ہیں اور بیٹیاں بھی۔

کیوں جی ہدایہ سے ہی ثابت ہوا کہ ماں سے نکاح کرنا حرام ہے یہ کہیں نہیں لکھا کہ ماں سے نکاح کرنا حلال ہے۔

اب تمہارا اعتراض امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اس عبارت میں یہ لکھا ہے کہ محرمات سے نکاح جائز ہے یہ تمہارا بہتان ہے لعنت اللہ علی الکاذبین یہ تو ایک مسئلہ حد شرعیہ کا ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی محرمات ماں بہنیں خالہ وغیرھن سے نکاح کر لیا تو یہ صورت مسئلہ پہنچی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے پاس تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا کہ جس سے اس نے نکاح کیا ہے یہ شرعی حد سے باہر ہو گیا جب اس شخص نے حد شرعی کو توڑ دیا ہے

محرمات سے نکاح کیا تو اب اس پر حد شرعی نہیں لگ سکتی کیونکہ حد شرعی اس پر لگتی ہے جو شرعی مجرم ہو محرمات سے جان بوجھ کر نکاح کرنے والا اسلام سے خارج ہے مرتد ہے اس جرم سے مرتد پر حد شرعی نہیں لگ سکتی ایسے شخص کو عذاب سخت دیا جائے کیونکہ حد شرعی اس لئے لگائی جاتی ہے کہ مسلمان کو حد لگانے سے اس کا جرم دھل جائے اور یہ محرمات سے اس کا نکاح کرنا جرم نہیں بلکہ عمداً کفر ہے حد لگانے سے وہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کا جرم دھلنے والا ہے اس کو سخت عذاب کیا جائے کہ وہ مر جائے اس کو کافر سمجھ کر عذاب کیا جائے کیونکہ حد مسلمان کے لئے ہے عذاب کافر کے لئے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی دینا وَلٰكِنَّهٗ يُوْجَعُ عُقُوْبَةً کہ اس کو سخت عذاب دیا جائے یہ اس امر کی دلیل ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ محرمات سے نکاح کرنے والے کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اس کی دلیل فقہ سے پیش کرتا ہوں کہ سوتیلی ماں سے زنا کرنے والے کو حد لگائی جاتی ہے سنیئے

فتوی قاضیخاں ۳/۴۷۹ { وَاِنْ وَطِئَ الْاِبْنُ امْرَءَةَ اَبِيْهِ حُدَّ وَاِنْ قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِيْ وَلَوْ تَزَوَّجَ الرَّجُلُ بِامْرَءَةِ اَبِيْهِ بَعْدَ مَوْتِ الْاَبِ فَوَلَدَتْ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ الْبَلْخِيُّ رحمہ اللہ تعالیٰ اِنْ اَقَرَّ بِالْوَطْيِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيْ مَجَالِسَ مُخْتَلِفَةٍ حُدَّا جَمِيْعًا وَلَا يَثْبُتُ نَسَبُ الْوَلَدِ۔

اور اگر بیٹے نے اپنے باپ کی بیوی سے وطی کی حد لگائی جائیگی اگرچہ وہ کہے کہ میرے خیال میں یہ حلال تھی اور اگر کسی آدمی نے باپ کے مرنے کے بعد اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا اس سے اولاد بھی ہو گئی ابو بکر بلخی نے کہا کہ اگر اس نے ایک ہی مختلف مجلس میں چار مرتبہ وطی کا اقرار کر لیا دونوں کو

حد لگائی جائے گی اور نسب بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔

اور یہی فرمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے سنیئے

تمہارے بہتان اول کا حل صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی"

(۱) ابن ماجہ ۱۸۷ { قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے محرمات سے وطی کی اس کو قتل کرو اور جس شخص نے چوپائے سے وطی کی اس کو بھی اور چوپائے کو بھی قتل کر دو۔

(۲) بیہقی شریف ۸/۲۳۴ { عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَقَعَ علی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے محرمات سے وطی کی اس کو قتل کر دو۔

کیوں وہابیو! اب بتاؤ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ فرمایا کہ اس کو رجم کیا جائے شرعی حد کیوں نہ لگانے کا حکم جاری فرمایا بلکہ فرمایا فَاقْتُلُوْهُ کہ ایسے شخص کو قتل کر دو ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی محرمات سے نکاح کرنے والے کو اسلام سے خارج قرار دیا اسی لئے مرتد کا حکم سنایا کہ محرمات سے نکاح کرنے والا اسلام سے خارج ہو چکا ہے مرتد ہو گیا لہٰذا اس کو مرتدین کی سزا قتل سنائی نہ کہ حد شرعی رجم یا کوڑے۔

معلوم ہوا کہ امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ عین حدیث کے مطابق ہے ملاحظہ ہو

والدہ سے زنا کرنے والے کا فقہی فیصلہ

(۳) فتح القدیر شرح ھدایہ ۴/۱۴۸ } ابن ماجہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْہُ فَاقْتُلُوْہُ وَاُجِیْبَ بِاَنَّ مَعْنَاہُ اَنَّہٗ عَقَدَ مُسْتَحِلًّا فَارْتَدَّ بِذَالِکَ وَھٰذَا لِاَنَّ الْحَدَّ لَیْسَ ضَرْبُ الْعُنُقِ وَاَخْذُ الْمَالِ بَلْ ذَالِکَ لَازِمٌ لِلْکُفْرِ ۔

ابن ماجہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے محرمات سے وطی کی تو اس کو قتل کردو اس کا یہی جواب دیا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ثابت ہوا کہ اس نے حلال سمجھ کر نکاح کیا تو اس سے وہ مرتد ہوگیا اور قتل کا حکم یا اس کا مال لوٹ لینا حد شرعی نہیں بلکہ مرتد کی سزا ہے تو یہ کفر لازم ہوگیا اسلام کے دائرے میں نہ رہا لہٰذا اس کو سزا ارتداد ملے گی نہ کہ حد شرعی ۔

یہ ہے تمہارے بہتان کا حل جو تم نے حنفیوں پر بہتان گھڑا ۔ تیسرا جواب آگے اسی ھدایہ کی عبارت ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے فتویٰ دیا ہے علیہ الحد اذا کان عالما بذالک جس شخص نے محرمات سے نکاح کیا اور اسے محرمات کا علم ہے تو اس کو حد شرعی لگائی جائیگی کیونکہ زنا ثابت ہوگیا تو زنا کی حد بھی ضرور لگائی جائیگی اور یہ اصول فقہ میں لکھا ہے کہ عبادات میں فتویٰ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ

علیہ کا معتبر ہے اور معاملات میں صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ عنہما کا معتبر ہے اور یہ مسئلہ بھی معاملات میں شامل ہے اس لئے فتویٰ بھی صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر یعنی حد لگائی جائیگی ۔ فتح القدیر شرح ھدایہ میں لکھا ہے ۔ دیکھئے

(۴) فتح القدیر ۴/۱۵۰ } وَالْحَقُّ فِیْ ھٰذَا کُلِّہٖ وُجُوْبُ الْحَدِّ اِذَا الْمَذْکُوْرُ مَعْنًی یُعَارِضُہٗ کِتَابُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا ۔

اور اس مسئلہ میں حق یہ ہے کہ ان تمام صورتوں میں حد واجب ہے اس لئے کہ مذکورہ بالا صورۃ قرآن کے مخالف ہے ۔

یعنی قرآن مجید نے جب زانی کی حد مقرر کردی ہے تو حد ضرور لگائی جائیگی یہی مذہب حق ہے احناف کا گو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ اتقاء کی طرف ہے کہ اس کو اسلام سے خارج کیا گیا لیکن احناف کے نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول متروک ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے قول سے حد لگائی جائے پر فتویٰ صحیح ہے۔

وہابیو فقہاء نے کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ محرمات سے یعنی ماں بہن سے نکاح جائز ہے بلکہ قرآنی فیصلے کے موافق حرام لکھا ہے ہاں مسئلہ یہ ہے کہ جس نے ماں یا بہن سے نکاح کرلیا اس کو کیا سزا چاہیئے کیونکہ عام زنا کی حد تو کنواری کنوارے کو درسو درّہ اور شادی شدگان کو رجم لیکن اگر کسی نے ماں یا بہن سے نکاح کرلیا تو ایسے شخص کو کیا سزا چاہیئے تو اس میں فقہاء کا اختلاف تھا امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تو اس کو حد شرعی لگائی جائیگی کیونکہ زنا کا مصداق ہے گو محرمات سے ہی ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اتقاء میں زیادہ تھے انہوں نے ایسے شخص کے متعلق فتویٰ دیا

کہ یہ شرعی جرم نہیں ہے بلکہ یہ شخص حد شرعی سے تجاوز کر چکا ہے مرتد ہو گیا اسلام
خارج ہو چکا ہے۔ اب اس کو ارتداد کی سزا دی جائے گی لہٰذا سخت سے سخت
قتل ہے حد شرعی تب ہوتی ہے کہ دائرہ شریعت کے اندر ہوتا چونکہ ایسا شخص مرتد
لہٰذا مرتد کی سزا دی جائے گی یہ فقہاء احناف پر تمہارا بہتان بنانا صرف اپنے مذہب
کے پول کا بدلہ لینا مقصود ہے کہ تم نے ہمارے وہابی مذہب کا مسئلہ لوگوں کو سنا دیا
کہ وہابی مذہب میں اپنے نطفے کی لڑکی سے مزنیہ کی ماں سے نکاح جائز ہے لیکن ہم
حنفی مذہب میں ماں سے نکاح دکھاتے ہیں وہابی صاحب بدلہ بہتانوں سے نہیں
لیا جاتا۔

انصاف

جیسا کہ فقیر نے اپنی کتب فقہ سے دکھا دیا ہے کہ ماں نانی پرنانی دادی پر
دادی سے نکاح حرام ہے وہابیوں نے تو نانی دادی سے نکاح کو بھی حلال کر دیا
اگر یہ ہمارے نزدیک جائز ہوتا تو حرمت کا فتویٰ نہ دیتے ایسے ہی تم اپنی وہابی فقہ
سے دکھا دو کہ ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا
ہو گئی اب وہ زانی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا حرام ہے ابھی تمہارے
اکابرین لکھ دیں کہ حرام ہے فقیر ابھی وہابی کی اس نسل کو ترک کر دے گا۔ فَبُهِتَ الَّذِي
كَفَرَ۔

مولوی صاحب ان بہتانوں سے بدلے نہیں لئے جا سکتے آؤ میں اپنے تمام احناف
کی طرف سے لکھا دیتا ہوں کہ ماں سے نکاح کرنے والا پڑھنے والا گواہان سب اسلام

سے خارج ہیں مرتد ہیں مرد میدان بنو تم بھی لکھ دو کہ مزنیہ کی لڑکی سے نکاح حرام ہے
لیکن تم اپنا عقیدہ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ حرام کا لطف زیادہ ہوتا ہے۔ میدان
مناظرہ میں اس بات کا بڑا اثر ہوا اور کئی غیر مقلدین وہابی تائب ہوئے۔

فتویٰ قاضیخاں کی بھی عبارت یہی ہے قاضیخاں نے بھی یہ نہیں لکھا کہ محرمات
یعنی ماں یا بہن سے نکاح جائز ہے وہاں بھی اختلاف ایمان کا ہی ہے کہ ایسے شخص
کو ایمانی حد لگائی جائے یا ارتدادی حد تو وہاں بھی دونوں حدیں بتائی گئی ہیں اور ہمارے
احناف کے نزدیک بھی صاحبین کے فتوے کے موافق فتویٰ ہے میں تو کہوں گا کہ ایسے
شخص کو شرعی حد بھی لگائی جائے اور قتل بھی کیا جائے اور سنیئے۔

فتویٰ قاضیخاں ۱/۳۸۳ ۳/۴۶۸

إِذَا تَزَوَّجَ بِذَاتِ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ نَحْوَ الْأُمِّ
وَالْبِنْتِ وَالْأُخْتِ وَالْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ أَوْ تَزَوَّجَ
بِامْرَأَةِ أَبِيهِ أَوْ ابْنِهِ فَدَخَلَ بِهَا لَا حَدَّ
عَلَيْهِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَعَلَيْهِ
مَهْرُ مِثْلِهَا بَالِغًا مَا بَلَغَ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَالشَّافِعِي
رَحِمَهُمُ اللهُ إِنْ عَلِمَ أَنَّهَا ذَاتُ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَلَا
مَهْرَ عَلَيْهِ۔

جب کسی شخص نے محرمات یعنی ماں، بیٹی، ماں، بہن، پھوپھی یا خالہ سے نکاح کر لیا
یا اپنے باپ کی بیوی یا بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اور اس سے دخول بھی
کر لیا تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر حد شرعی نہیں مہر دینا
پڑے گا لیکن ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک۔

یہ ہے کہ اس کو محرمات کا علم ہے تو اس پر حد ہے اور اس پر حق مہر لازم نہیں ۔

وہی حد لگنے والا مسئلہ اور وہی تحقیق ہے یہ تو ہے حد کا اختلاف ہے نہ کہ یہ لکھا ہے کہ ماں سے نکاح کر لیا کرو ثابت ہوا کہ تمہارا کہنا کہ احناف کے نزدیک ماں سے نکاح کرنا جائز ہے محض بہتان ہے اور وہابی جھوٹ ہے یہ تو لکھا ہے کہ اگر کسی نے ماں سے نکاح کر لیا تو حد ایمان والی لگائی جائے یا مرتد والی جس نے نکاح کیا ایسا واسلام سے وہ خارج ہو گیا دو نو حدوں سے کوئی حد بھی لگائی جائے اسلام میں داخل نہیں ۔ کیونکہ اسلام ماں سے نکاح کی اجازت دیتا ہی نہیں اور نہ ہی فقہا نے لکھا ہے کہ ماں سے نکاح کر لیا کرو۔

اب ان کی حرمت کا مسئلہ قاضیخاں سے ہی دکھاتا ہوں سنیئے ۔

(۵) فتوی قاضیخاں ۱/۳۶۰ { (باب فی المحرمات) حُرْمَةُ النِّكَاحِ عَلَى نَوْعَيْنِ مُؤَبَّدَةٌ وَغَيْرُ مُؤَبَّدَةٍ تثبت بالنسب والرضاع والصهرية أَمَّا الْمُحَرَّمَاتُ بِالنَّسَبِ مَا نَصَّ اللهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الآية الْأُمُّ بِالرُّشْدَةِ وَالزِّنْيَةِ حَرَامٌ ۔

(محرمات میں یہ باب ہے) نکاح کی حرمت دو قسموں پر ہے ایک قسم یہ ہے کہ کبھی بھی کسی صورت میں حلال نہیں جو نسب اور رضاع اور دامادگی سے ثابت ہوتی ہے نسب سے محرمات وہ ہیں جو فرمان الہی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ سے حرام کی گئیں نکاح والی ماں ہو یا باپ کے زنا سے ہو دونو

حرام ہے۔

کیوں بھئی وہابیو اب تم ہی انصاف کرو کہ تم نے تو جس سے باپ نے زنا کیا اس کو بھی بیٹے کے لئے حلال کہتے ہو لیکن قاضیخاں نے لکھا کہ باپ کے نکاح سے جو ماں بنی بیٹے کے لئے حرام ہے اور جس سے باپ نے زنا کیا وہ بھی والدہ مزنیہ ہے وہ بھی حرام ہے کیونکہ جس سے والد نے زنا کر لیا بیٹے کے واسطے وہ بھی ماں کا مقام رکھتی ہے اس سے بھی بیٹا نکاح نہیں کر سکتا جس مذہب کا ایسا اتقا ہے وہ سگی ماں کے ساتھ نکاح کا حکم کیسے جاری کر سکتا ہے قاضیخاں کی ایک عبارت دکھا دو کہ ماں کے ساتھ نکاح کر لیا کرو تو فقیر اس کو

یکصد روپیہ انعام پیش کرے گا

سزا میں اختلاف ضرور ہے کہ ماں سے نکاح کرنے والے کو سزا شرعی حد والی دینی چاہیئے یا ارتداد کی تو اس میں فقہا کا فیصلہ ہے کہ عبادات میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی معتبر ہو گا اور عبادات میں صاحبین کا فتوی معتبر اور قابل عمل ہو گا سنیئے

شامی ۱/۶۲ { وَقَدْ جَعَلَ الْعُلَمَاءُ الْفَتْوَى عَلَى قَوْلِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ فِي الْعِبَادَاتِ مُطْلَقًا . . وَقَدْ صَرَّحُوا بِأَنَّ الْفَتْوَى عَلَى قَوْلِ مُحَمَّدٍ فِي جَمِيعِ مَسَائِلِ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَفِي قَضَاءِ الْأَشْبَاهِ وَالنَّظَائِرِ الْفَتْوَى عَلَى قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ ۔

فقہائے احناف نے عبادات میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے فیصلے پر فتوی دیا ہے کیونکہ وہ اتقا میں زیادہ ہیں . . . ذوی الارحام کے فیصلے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کے موافق عمل کیا جائے اور اشباہ والنظائر کے مسائل میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی پر عمل کیا جائے۔

نجاست چاٹنے کا رد

محمد عمر:۔ تمہارا کہنا کہ حنفی مذہب میں ٹٹی کھانا جائز ہے یہ بہتان عظیم ہے جھوٹ ہے۔ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین حوالہ دکھاؤ۔

حافظ صاحب حوالہ نہ دکھا سکے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ فقہا نے ٹٹی اور شراب کو یکساں ثابت کرنے کے لئے بیان کیا کہ جس نے پاخانہ چاٹ لیا یا شراب چاٹ لی اور اس کا اثر جاتا رہا نجاست کا اثر نہیں رہا انگلی پاک ہو گئی کیونکہ اس پر نجاست کا اثر نہیں رہا لیکن یہ نہیں کہا کہ اس کا چاٹنا بھی حلال ہوا یا حرام اس کا فیصلہ دوسری جگہ ہے۔

بحر الرائق ۱/۲۳۳ { وَکَذَا اِذَا لَحِسَ اِصْبَعَهٗ مِنْ نَجَاسَةٍ بِهَا حَتّٰى ذَهَبَ الْاَثَرُ اَوْ شَرِبَ خَمْرًا ثُمَّ تَرَدَّدَ دَرِيْقَهٗ فِيْ فِيْهِ مِرَارًا طَهُرَ حَتّٰى لَوْ صَلّٰى صَحَّتْ صَلٰوتُهٗ وَعَلٰى قَوْلِ مُحَمَّدٍ لَا تَصِحُّ وَلَا يُحْكَمُ بِالطَّهَارَةِ بِذٰلِكَ لِاَنَّهٗ لَا يُجِيْزُ اِزَالَتَهَا اِلَّا بِالْمَاءِ الْمُطْلَقِ۔

اور اسی طرح جب کسی شخص نے منجاست کی انگلی کو چاٹ لیا نجاست کا اثر زائل ہو گیا یا کسی شخص نے شراب پی لی پھر اس کے منہ میں لعاب اندر باہر کئی بار آتا جاتا رہا حتی کہ اسنے نماز پڑھ لی اس کی نماز ادا ہو گئی اور امام محمد کے فتوے کے موافق صحیح نہیں ہو گی اور پاک ہونے کا حکم بھی نہیں ہو گا کیونکہ سوا ئے صاف پانی کے نجاست کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔

جواب (۱)، اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے نجس انگلی کو چاٹ لیا تو انگلی کا کیا حکم ہے اس میں یہ نہیں لکھا کہ انگلی کو نجاست لگ جائے تو زبان سے چاٹ کر پاک کر لیا کرو اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے ایسا کر لیا تو شرعًا کیا حکم ہے۔

(ا) مسلمان دیکھ کر عمدًا نجاست کو کھا نہیں سکتا اور نہ ہی کسی حنفی کتاب میں لکھا ہے کہ ٹٹی کھانا جائز ہے یہ تمہارا صاف جھوٹ اور بہتان ہے یا ایک حوالہ دکھاؤ۔

(ب) اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ کسی کی انگلی کو نجاست لگی بعد میں وہ بھول گیا اور منہ میں ڈال بیٹھا یا گود کا بچہ ہے ٹٹی سے اس کا ہاتھ لبریز ہو گیا بعد میں اس نے منہ میں چوس لیا یا دیوانے نے ایسا کر لیا نجاست کا اثر زائل ہو گیا۔ اب اس کی انگلی کا کیا حکم ہے۔ یا کسی نے شراب پی لی وقت کافی گزرنے کے بعد اس کے منہ کا لعاب اندر باہر جانے سے منہ سے شراب کا اثر زائل ہو گیا بعد انہوں نے نماز ادا کی تو کیا اس کی نماز صحیح ہو گی یا نہ ؟ تو بعض فقہا نے فتوی دیا کہ نماز جائز ہو گئی کیونکہ نجاست کا اثر زائل ہو چکا ہے نجاست کا فورًا ازالہ ہی شرط ہے بچے نے اگر ایسا کیا پھر وہ ماں کو چوسنے لگ گیا تو کیا ماں پلید ہو گئی ؟ نہیں کیونکہ نجاست کا اثر زائل ہو چکا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ نماز ادا نہیں ہوئی کیونکہ نجاست کا ازالہ پاک پانی سے ہوتا ہے۔

اس مسئلہ کی مثال یوں سمجھیئے کہ کسی شخص نے سوال کیا کہ مولوی صاحب ایک شخص نے زنا کیا اور بعد میں غسل کر لیا پاک ہو گیا نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟

مولوی صاحب جواب دیں گے کہ وہ شخص نجاست سے پاک ہو گیا اس کی نماز صحیح ہے اب کوئی وہابی شور مچائے کہ دیکھئے دیکھئے فلاں مولوی نے فتوی دے دیا کہ زانی غسل کرنے سے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور اس نے حکم دے دیا کہ زنا کر لیا کرو۔ تو سننے والا وہابی ہی اس کی زبان پر اعتبار کرے گا کہ واقعی مولوی بڑا ظالم ہے یہ

زنا کرنے کا حکم دیتا ہے لیکن جو مسلمان عقلمند ہے وہ بات کو سوچ کر جواب دے گا کہ ظالم اس نے تو غسل سے بدن پاک ہونے اور نماز کی تصحیح کا جواب دیا ہے نہ کہ زنا کرنے کا حکم دے دیا ہے تمہارا دماغ خراب ہے کسی پر اعتراض نہ کرو اپنے دماغ کا علاج کراؤ پھر مسئلہ سمجھو پھر بات کرنا زنا کے فعل کا جرم علیحدہ ہے یعنی اس کے جرم کی سزا علیحدہ ہے شادی شدہ کو پتھر مار مار کر ہلاک کرنا اور کنواروں کو سو سو کوڑا مارنا اور اس کے بدن کے پاک ہونے اور نماز پڑھنے کا مسئلہ الگ ہے سو جو اس سے مسئلہ دریافت کیا گیا اس نے صحیح بتا دیا آمدم بر سر مطلب ایسے ہی یہ مذکورہ فقہ کا مسئلہ ہے کہ ایک شخص کی انگلی کو نجاست لگ گئی اس نے اس کو زبان سے چاٹ کر نجاست صاف کر دی اب انگلی کا کیا حکم ہے پاک ہو گئی یا نہ ؟ اس کے چاٹنے کے فعل کا مسئلہ تو الگ ہے حکم تو انگلی کا ہے کہ اس شخص بعد میں نماز بھی ادا کر دی تو کیا اس کی نماز ادا ہو گئی یا نہ ؟ بعض فقہا نے فتوی دے دیا کہ نماز ادا ہو گئی کیونکہ بدن کی طہارت شرط تھی انگلی پاک ہو گئی ایسے ہی ایک شخص نے شراب پی لی اب اس کا لعاب دہن اندر باہر جانے سے منہ صاف ہو گیا زیادہ دیر ہونے سے اس میں شراب کا اثر زائل ہو گیا اس نے نماز ادا کر لی کیا نماز ادا ہو گئی یا نہ ؟ بعض فقہا نے فتوی دے دیا کہ نماز ہو گئی ۔

اب تم کہو کہ دیکھو جی حنفیوں نے ٹٹی کھانے اور شراب پینے کا حکم جاری کر دیا یہ کیسی نادانی ہے در اصل وہابیوں کا دماغ اپنے نطفے کی لڑکی ، ساس ، بہو سے زنا کر کے اور مشت زنی کر کر کے مفلوج ہو چکا ہے کسی مسئلہ کو سمجھ نہیں سکتے انہوں نے تو نماز کی صحت کا فتویٰ دیا ہے نہ کہ حکم جاری کر دیا ہے کہ گندگی کھا لیا کرو اگر فقہا کے خیال کے موافق ان کا فتویٰ ہوتا تو وہ حرام چیزیں کھانے والے پر حد لگانے کا فتویٰ کیوں دیتے سنیئے ۔

فقہا کے نزدیک حرام اور نجس چیزیں کھانے والے کو حد لگائی جاتی ہے

فتویٰ قاضی خان ۳/۲۳۱ } إِذَا شَرِبَ قَطْرَةً مِّنَ الْخَمْرِ أَوْ سَكِرَ مِنَ الْأَشْرِبَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا أَنَّهُ يُوجِبُ الْحَدَّ فَإِنَّهُ يُحَدُّ ثَمَانِيْنَ سَوْطًا فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ ۔

جب کسی مسلمان نے شراب یا منشی چیز کا ایک قطرہ پی لیا جن کا ہم نے ذکر کر دیا ہے اس کو ایک ہی دفعہ اسی کوڑوں کی حد لگائی جائیگی ۔

کیوں جی وہابیوں اب بتاؤ کہ شراب کا ایک قطرہ پینے سے اسی کوڑوں کی سزا دی جائے اور سیر ہو کر پینے کا حکم دیا جائے کیا یہ کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے ۔ اور وہاں بھی فقہا نے ٹٹی اور شراب کو ایک ہی حکم میں رکھا تا کہ ثابت ہو جائے ہر نجس چیز کا حکم یکساں ہے لیکن وہابی دھوکہ مشہور ہے مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور بہتان لگا کر بدظن کرنے سے باز نہیں آتا جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان گھڑ گھڑ کر بدظن کر دیتا ہے اس کے لئے فقہا سے بدظن کرنا معمولی بات ہے لیکن یاد رکھئے مسلمان ابھی زندہ ہے وہ سلف صالحین اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگا کر بدظن ہونے نہیں دے گا ۔ لہٰذا فقیر نے احناف پر بہتان کو ننگا کر دیا ہے اگر ہوش ہے تو آئندہ اعتراض کا منہ نہ کھولنا ۔

اب نفس مسئلہ کو فقہا کی زبانی واضح کرتا ہوں اور ان کا فتویٰ عرض کرتا ہوں سنیئے ۔

ٹٹی وغیرہ کا نجاست غلیظہ ہونا فقہائے کے نزدیک

(۱) فتوی قاضیخاں ۱/۱۹ { والعذرة، ونحو الكلب وجميع السباع نجس نجاسة غليظة۔

نجاست مثل کتے کی ٹٹی اور درندوں کی ٹٹیاں نجس ہیں نجاست غلیظہ۔

(۲) بحر الرائق ۱/۲۴۲ { واشار بالروث والخثي الى نجاسة خرء كل حيوان غير الطيور۔

اور مصنف نے لید اور ٹٹی کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہر حیوان کا پاخانہ پلید ہے سوائے پرندوں کے۔

(۳) فتوی قاضیخاں ۱/۱۹ { واختلف المشائخ في بول الهرة والفارة اذا اصاب الثوب قال بعضهم يفسد۔

مشائخ نے اختلاف کیا ہے بلی اور چوہے کے پیشاب کے متعلق جب کپڑے کو لگ جائے بعض نے کہا ہے کہ کپڑا پلید ہو جاتا ہے۔

آدمی کتے اور تمام درندوں کی ٹٹی کے نجاست غلیظہ ہونے میں کسی فقیہ کو اختلاف نہیں،

(۴) بحر الرائق ۱/۲۴۲ { ولا خلاف في تغليظ غائط الآدمي ونجو الكلب وجميع السباع۔

آدمی کی ٹٹی، کتے اور باقی درندوں کی ٹٹی کے نجاست غلیظہ ہونے میں فقہاء میں

کوئی اختلاف نہیں۔ بحر الرائق کی اس عبارت نے فرقہ وہابیہ کے بہتان کی جڑ کاٹ کر رکھ دی اگر شرم ہو تو پھر ایسا بے تکا اعتراض نہ کرنا کیونکہ فقہاء غلط بیانی سے پرہیز کرتے ہیں۔

(۵) بحر الرائق ۱/۲۴۲ { كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء او الغسل فهو مغلظ كالغائط والبول والمني والمذي والودي والقيح والصديد والقيء۔

جو شیئ انسان کے بدن سے نکلے جس کا نکلنا وضو یا غسل کو واجب کرتا ہے وہ نجاست غلیظہ ہے مثل ٹٹی پیشاب، منی جو پیشاب کے پہلے یا بعد میں پیشاب کے رستے مادہ نکلے، پیپ کچلوہ اور قے سب نجاست غلیظہ ہیں۔

(۶) بزازیہ ۱/۲۱ { والخارج من بدن الانسان على نوعين طاهر كالعرق والنخامة واللبن والدمع والريق ونجس ذالك كل ما يوجب خروجه الوضوء او الغسل وما يخرج من ابدان سائر الحيوان فانه نجس ....

وجميع الارواث نجس بلا خلاف بين علمائنا۔

انسان کے بدن سے جو نکلے اس کی دو قسمیں ہیں ایک پاک مثل پسینے تھوک دودھ، آنسو، اور لعاب نخیں ہیں اور دوسری قسم پلید ہے اور یہ ہر وہ شیئ ہے جس کا نکلنا وضو یا غسل کو واجب کرتا ہے اور جو تمام حیوانات کے بدلوں سے نکلے وہ سب پلید ہیں۔

(۷) فتوی قاضیخاں ۱/۱۹ { ثم النجاسة الغليظة ما لا شبهة في نجاستها

ثَبَتَتْ نَجَاسَتُهَا بِدَلِيلٍ مَقْطُوعٍ بِهِ كَالْخَمْرِ وَالدَّمِ الْمَسْفُوحِ وَلَحْمِ الْمَيْتَةِ وَبَوْلُ مَا لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَاَمَّا الرَّوْثُ وَاِخْثَاءُ الْبَقَرِ فَعِنْدَ اَبِي حَنِيفَةَ نَجِسٌ نَجَاسَةٌ غَلِيظَةٌ۔

پھر نجاست غلیظ جس کی نجاست میں شبہ نہیں اس کی نجاست دلیل یقینی سے ثابت ہو گئی جیسا کہ شراب، بہنے والا خون مردے کا گوشت جس کا گوشت کھایا نہیں جاتا اس کا بول، لید گائے کا پاخانہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پلید ہے نجاست غلیظہ ہے۔

کیوں جی وہابیوں فقہا کے نزدیک نجاست غلیظ کا فیصلہ واضح ہوا یا نہ؟ اور ایسے ہی فقہاء پر تمہارا بہتان لگانا بھی واضح ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ بہتان لگا کر محض بدنام کرنا چاہتے ہیں کیونکہ خود بدنام ہیں اور بزرگوں پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔

(۸) مجمع الانہر $\frac{1}{30}$ } وَفِي اَظْهَرِ الرِّوَايَتَيْنِ عَنِ الْاِمَامِ اَنَّهُ لَا يُقِلُّ النَّجَاسَةَ بِالْعَرْكِ وَلَا نَحْكُمُ بِطَهَارَتِهِ حَتَّى لَوْ اَصَابَهُ مَاءٌ عَادَ نَجِسًا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دونوں روایتوں سے ظاہر ہے کہ نجاست کھرچنے سے کم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے پاک ہونے کا حکم لگایا جا سکتا ہے حتیٰ کہ اگر اس کو پانی لگ گیا تو اس کی نجاست ظاہر ہو جاتی ہے۔

احناف کے مذہب میں جس کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب وغیرہ پلید ہے

(۹) فتاویٰ قاضیخان $\frac{1}{19}$ } وَبَوْلُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ نَجِسٌ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيفَةَ

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ جس کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب پلید ہے۔

بحرالرائق $\frac{1}{233}$ } لو غسل الثوب المتنجس بالدم ببول ما يؤكل لحمه زالت نجاست الدم وبقيت نجاسة البول۔

نجاست کے ازالہ کا فیصلہ کتب فقہ سے

(۱) مجمع الانہر $\frac{1}{32}$ } وَقَالَ الزَّاهِدِيُّ فِي شَرْحِ الْمُخْتَصَرِ سَيْفٌ اَوْ سِكِّينٌ اَصَابَهُ الْبَوْلُ اَوِ الدَّمُ فِي الْاَصْلِ اَنَّهُ لَا يَطْهُرُ اِلَّا بِالْغَسْلِ وَالْقَذَرَةُ الرَّطْبَةُ وَالْيَابِسَةُ تَطْهُرُ بِالْحَتِّ عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ لَا يَطْهُرُ اِلَّا بِالْغَسْلِ۔

زاہدی نے شرح مختصر میں کہا ہے کہ تلوار یا چھری پیشاب یا خون سے آلودہ ہو گئیں حقیقۃً وہ بغیر دھونے کے پاک نہیں ہو سکتیں پلیدی تر ہو یا خشک شیخین کے نزدیک زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتے ہیں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بغیر دھونے کے پاک نہیں ہو سکتیں۔

کیوں جی وہابیو اب بتاؤ دیکھ لیا فقہا کا فتویٰ دشمن کو یقین آ گیا یا نہ۔

نجاست حقیقیہ کو پانی سے دھونے میں کسی کو اختلاف نہیں

(۲) مجمع الانہر $\frac{1}{32}$ } اَنَّ النَّجَاسَةَ الْحَقِيقِيَّةَ تَرْتَفِعُ بِالْمَاءِ اِتِّفَاقًا لِقَلْعِهِ النَّجَاسَةَ عَنْ مَحَلِّهَا۔

بے شک نجاست حقیقی پانی سے ہی دور ہو سکتی ہے یہ تمام ائمہ کرام کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ نجاست کو دور کرنے کے لئے پانی ہی ہے۔

یہ ہے فقہائے احناف کا اتفاقی مسئلہ جس میں کسی کو اختلاف ہی نہیں کہ نجاست حقیقی کو پانی سے صاف کیا جائے۔ فقہائے احناف کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ نجاست حقیقیہ کا بغیر دھونے کے پاک ہونا ممکن ہی نہیں۔

(۳) بحر الرائق ۲۳۳/۱ } وَيُطَهَّرُ الْبَدَنُ وَالثَّوْبُ بِالْمَاءِ ۔
بدن اور کپڑا پانی سے ہی پاک کیا جائے فقہ کی اس عبارت سے بھی واضح ہو گیا کہ بدن اور کپڑا پانی سے دھوئے بغیر پاک ہوتا ہی نہیں۔

(۴) کتاب المبسوط للسرخسی ۹۳/۱ } ثُمَّ النَّجَاسَةُ عَلٰى نَوْعَيْنِ مَرْئِيَّةٌ وَغَيْرُ مَرْئِيَّةٍ ثُمَّ الْمَرْئِيَّةُ لَا بُدَّ مِنْ اِزَالَةِ الْعَيْنِ بِالْغَسْلِ . . . فَاَمَّا النَّجَاسَةُ الَّتِيْ هِيَ غَيْرُ مَرْئِيَّةٍ فَاِنَّهَا تُغْسَلُ ثَلَاثًا ۔

پھر نجاست دو قسموں پر ہے مرئیہ اور غیر مرئیہ پھر مرئیہ جو آنکھوں سے دیکھی گئی اس کو اپنی نظروں کے سامنے دھو کر زائل کرو اور جو آنکھوں سے نہیں دیکھی جاتی مثلاً پیشاب وغیرہ اس کو تین مرتبہ دھویا جائے۔

کیوں جی وہابیو یہ دکھاؤ کہ فقہ کی کسی کتاب میں کسی فقیہ نے لکھا ہو کہ نجاست غلیظہ مرئیہ کو منہ میں ڈال کر پاک کر لیا کرو ایسے بھی ہو جاتا ہے ایسے بہتان گھڑنے پر کیوں نہ ہو وہابی فرقہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان تراشی سے نہیں ٹلتا فقہاء پر بہتان گھڑا تو مضائقہ نہیں لیکن اصل ظاہر ہو کر ہی رہتا ہے۔

تمہارا تیسرا اعتراض کہ حنفی مذہب میں یزید کو کافر کہنا جائز نہیں یہ سراسر جھوٹ ہے بلکہ تمہارے مروجہ اہلحدیث وہابیوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ناحق پر لکھا ہے کہ انہوں نے خلافت کی ہوس میں جنگ کیا اور یزید کو تم نے امیر المومنین تسلیم کیا اور علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھا اور اس کا جنگ کرنا بھی صداقت پر مبنی لکھا جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے اپنا عقیدہ ہم پر تھوپنا چاہتے ہو۔

انصاف:

اور وہابیو آؤ یزید کو تم بھی کافر بے ایمان اور جہنمی لکھ دو میں بھی لکھ دیتا ہوں ثابت ہو جائے گا کہ کون یزیدی ہے اور کون حسینی ہے کون لکھے حافظ عبد القادر وہابی کا رنگ ھباءً منثورا ہو گیا اور بغلیں جھانکنے لگے اور شائیں بائیں کرنے لگ گئے مسلمانوں کو ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ واقعی یزیدی فرقہ ہے حنفیوں پر وہابیوں کا یہ بہتان بھی جڑ سے اکھڑ گیا۔

تمہارا چوتھا اعتراض کہ حنفی مذہب میں خنزیر کا چمڑا رنگا جائے تو اس پر نماز جائز ہے یہ احناف پر سخت بہتان ہے یہ وہابیوں والا بدلہ لینے ہو کم از فقہ کی چھوٹی سی چھوٹی کتاب قدوری پڑھے ہوتے تو ایسا جھوٹ تو نہ بولتے۔

منیۃ المصلی ۴۶، قدوری ۹، کنز الدقائق ۲۶، شرح وقایہ ۸۴/۱، ہدایہ ۴۴/۱ } وَكُلُّ اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ جَازَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ وَالْوُضُوْءُ مِنْهُ اِلَّا جِلْدُ الْخِنْزِيْرِ وَالْاٰدَمِيِّ
ہر چمڑا جو رنگا جائے تو پاک ہے اس میں نماز جائز ہے اور اس سے وضو جائز ہے سوائے خنزیر اور آدمی کے چمڑے کے۔

انصاف

حافظ صاحب یہ بہتان کسی کے مذہب پر جائز نہیں ہے۔

تم اپنی کتابوں میں دکھا دو کہ کتا خنزیر کنوئیں میں گر جائے تو کنواں پلید ہے۔ تم اپنی کتابوں سے کہیں دکھا دو کہ کچھوا حرام ہے۔

تم کہیں اپنی کتابوں سے دکھا دو کہ گوہ حرام ہے۔

جو تم نے سوال کیا اس کا رد فقیر نے اپنی فقہ کی کتابوں سے دکھا دیا تم بھی کسی کتاب وہابیہ سے ان کا رد دکھا دو۔

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ۔

وہابیوں کی بددعا اور مباہلہ

وہابیو بتاؤ کیا تمہاری جماعت کے خواص عوام نے جن میں مولوی عبداللہ صاحب روپڑی مولوی اسمٰعیل صاحب روپڑی مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی لاہور کے گول باغ جماعت فرقہ وہابیہ کی معیت میں اور مولوی اسمٰعیل صاحب گوجرانوالیہ صدر جماعت اہلحدیث پاکستان اور سید عبدالغنی صاحب کاموں کے والے نے اپنے اپنے مقامات پر آٹھ دن تمام رات نوافل پڑھ پڑھ کر دربار خداوندی میں گڑگڑا کر فقیر کے خلاف بددعائیں مانگتے رہے کہ یا اللہ محمد عمر اچھروی کو تباہ و برباد کر اور فوری موت کے گھاٹ اتار دے ایک سیکنڈ کی بھی اس کو مہلت نہ دے لیکن فقیر چونکہ اپنے آپ کو محض گناہوں کا پتلا سمجھتا ہے اور میرے گناہ اتنے بڑے ہیں کہ میرے گناہوں کے سامنے آسمان و پہاڑ بھی چھوٹے

لیکن میں اس قابل نہ تھا اور نہ ہی ہوں کہ دربار خداوندی میں کچھ عرض کروں یہ میرے آقا و مولے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہے کہ دین سچا قبول کیا ہے اور دنیائے متقدین کے اولیاء اللہ کی کرم نوازی ہے اور دعا ہے کہ فقیر نے بددعا کے ہاتھ کسی کے لئے نہیں اٹھائے فرقہ وہابیہ کے اکابرین اور عوام وہابیہ کی اللہ تعالے نے ایک نہ سنی۔

یہ واقعہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۵ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۷۴ھ کا ہے۔

فقیر محمد عمر اچھروی بفضلہ تعالےٰ اور برحمت رحمت للعالمین اور اولیاء اللہ متقدین کی دعا کے صدقے ابھی ۹ جولائی ۱۹۷۰ء ۴ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

تک زندہ ہے اور دین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہا ہے

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی قرآن و احادیث صحیحہ سے بیان کرتا ہے

و اسی پر اللہ تعالےٰ نے ثابت قدم رکھ۔

لیکن فرقہ وہابیہ کے تمام ... کا اخیر بمرض فالج دائیں پہلو پر گرا اور مر گئے اور مرتے وقت کلمہ طیبہ سے بھی محروم رہ گئے اور بری حالت میں ہی مر گئے۔ مولوی عبدالرحیم کو ان بیچاروں نے اپنا پیشوا بنا کر آگے بڑھایا جس کا چند ماہ میں ہی نام و نشان مٹ گیا۔

یہ ہے عذاب الٰہی جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

آمـــــــــــــــــــــــــــــــــین

قل فانتظروا انی معکم من المنتظرین

دنیا میں سچے اور جھوٹے کا خدائی فیصلہ

لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۔ اگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہم پر بعض باتیں گھڑ کر تو ہم اس کا دایاں پہلو پکڑ لیتے پھر اس کی شہ رگ کاٹتے۔

خداوند کریم کے اس فرمان سے واضح ہو گیا کہ جو بات قرآن کریم میں موجود نہیں اور بیان کنندہ اپنی من گھڑت بات کو اللہ تعالے پر تھوپ دے تو اللہ تعالے دنیا میں ہی اس کا دایاں پہلو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس کی شہ رگ ختم کر دیتا ہے تاکہ مرتے وقت اس کی زبان سے کلمہ طیبہ بھی نہ نکلے اب تم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرو کہ فرقہ وہابیہ کے اکابرین عذاب الہٰی سے دنیا میں گرفتار ہوئے یا نہ؟

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

جامع صغیر ۱/۹۹ } قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا نتیجہ مرتے وقت ظاہر ہوتا ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کا دایاں پہلو اللہ تعالے کے عذاب میں گرفتار ہوا۔

(۲) مولوی ثناء اللہ امرتسری دائیں پہلو پر فالج گرا اور عذاب الہٰی میں گرفتار رہا۔ رفتوی ثنائیہ صمیمہ از مولینا محمد ... ۱۹۴۰ء میں مولانا پر فالج کا حملہ ہوا اور سخت دائیں جانب فالج کا حملہ تھا

سیرۃ ثنائی ۳۹۷ } ۱۳ فروری ۱۹۴۰ء کو آپ پر دائیں جانب فالج گرا حملہ مرض نہایت شدید تھا سماعت شناخت اور تکلم کی قوتیں ضائع ہو گئیں۔

(۳) مولوی حماد رضا سندھی کا دایاں پہلو فالج سے مارا گیا۔

(۴) مولوی محمد اسماعیل صاحب روپڑی کے دائیں پہلو پر فالج گرا اور ہسپتال میں مرا۔

(۵) مولوی محمد داؤد غزنوی کے دائیں پہلو پر فالج گرا اور اسی عذاب سے مارے گئے۔

(۶) مولوی عبد اللہ اوڈو دائیں پہلو پر فالج گرنے سے مرے۔

(۷) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالیہ غیر مقلدین کے محدث اعظم کے دائیں پہلو پر ڈیڑھ برس فالج گرا رہا اور اسی مرض میں بُری طرح مرے۔

(۸) ابن مسعود نجدی کا دایاں پہلو فالج سے مارا گیا۔

(۹) سید عبد الغنی شاہ کامونکی والا کے دائیں طرف فالج گرا اور اسی مرض سے مرا۔

(۱۰) مولوی احمد دین گکھڑوی بیچارے کو بھی دائیں طرف فالج گرا ہوا ہے اور صاحب فراش ہے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

وہابیو دیکھ لو اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ فرمان خداوندی فرقہ وہابیہ پر صادق آیا یا نہ؟

المائدہ ۶/۳ } وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ۔

یہودیوں اور نصرانیوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالے کے بیٹے اور محبوب ہیں فرمائیے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اگر واقعی تم ایسے ہی ہو) تو اللہ تعالے نے تمہارے

تابوں کی سزا تمہیں کیوں دی۔

اے فرقہ وہابیہ بتاؤ کہ اگر واقعی تم خداوند کریم کے نزدیک سچے ہو تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اکابرین رہنماؤں کو دائیں پہلو کے فالج سے کیوں پکڑا۔ اس سے ثابت ہوا لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ کی خداوندی سزا قرآن غلط بیان کرنے والوں کو ہی ملتی ہے جو تمہارے فرقہ وہابیہ کے باطل ہونے کی دنیا میں ہی واضح ثبوت ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بغیر جرم کے ایسی خاصی سزا خواص کو عطا نہیں کرتا جو تمہیں مل چکی اور مل رہی ہے اگر تم تائب نہ ہوئے تو انشاء اللہ قیامت کے دن بھی عذاب میں گرفتار رہو گے۔ فَافْهَمْ وَتُبْ۔

اسلامی فتویٰ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُمتی مسلمانو! ان مذکورہ غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ خوراک اور نسل اور اعمال کا جب تمہیں علم ہو گیا کہ وہابیوں کے کنویں از روئے شریعت محمدیہ پلید ہیں تو ان کے کنوؤں سے پانی استعمال کرنا چھوڑ دو۔

وہابیوں اور مسلمانوں کی مسجدوں کا شرعی حکم

(۲) وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے ان کے کپڑے اور بدن اور مسجدیں از روئے شرع محمدی پلید ہوئے لہٰذا وہابیوں سے اپنی مسجدیں بھی پاک رکھو تاکہ تمہاری مسجدیں اور چٹائیاں وہابی نجاست سے پاک رہیں ورنہ نمازیں بھی عند الشرع درست نہ ہوں گی۔

وہابیوں کے برتن استعمال کرنا حرام ہے

(۳) وہابیوں کے نزدیک جب گوہ، بجو، کچھوا، کتا اور خنزیر پلید پانی حلال ہے۔ تو ان کے برتنوں میں استعمال مسلمانوں کے لئے حرام ہے۔

وہابیوں کی مسجدوں کا شرعی حکم

(۴) مسلمانوں کی نماز وہابیوں کی مساجد میں نہیں ہوتی وہابیوں کی مساجد چونکہ پلید ہیں لہٰذا وہابیوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے مسلمان پلید ہو جاتا ہے مسلمانوں کو وہابیوں کی مساجد میں داخل بھی نہیں ہونا چاہیئے۔

وہابیوں سے رشتہ داری

(۵) وہابیوں کی نسل واصل تم سن چکے ہو اس لئے ان کو رشتہ دینا لینا اُمت محمدیہ اور ایمان سے خارج ہونا ہے جو کر چکے ہو ان کو چھوڑ دو۔ جیسا کہ قرآن مجید ہے۔ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا الخ

(۶) وہابی چونکہ یزید علیہ اللعنۃ پر صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں لہٰذا ان کے سلام کا جواب دینے اور سلام کہنے سے مسلمان اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ہو جاتا ہے۔

(۷) وہابی امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا گناہ کبیرہ ہے اگر پڑھی ہے تو توبہ کرے اور آئندہ باز رہے اور نماز دہرائے۔

(۸) وہابیوں کو زکوٰۃ وخیرات دینے سے فریضہ ادا نہیں ہوتا ثواب سے بھی محروم ہے۔ بلکہ

گنہگار ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔

(۹) وہابیوں کی میت کے لئے مغفرت کرنا جنازہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۱۰) وہابیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنے دو کیونکہ ان کے مذہب میں جب ہماری قبریں بت ہیں ان کو کہو کہ تم بت خانے میں کیوں دفن کرتے ہو اپنا قبرستان علیحدہ بناؤ کیونکہ مسلمانوں کی قبریں جنت کے باغوں سے باغیچہ ہے اور وہابیوں کی قبریں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دوزخ کا گڑھا ہیں تو اے امت محمدیہ تم ان غیر مقلدین وہابیوں سے بچ جاؤ اور اپنے ایمان کو ان سے محفوظ رکھو اور یہ فیصلہ فقیر کی زبانی نہیں اس فتویٰ کا پورا عکس فقیر قرآن کریم سے پیش کرتا ہے۔

مسلمان اور وہابی کا آخری قرآنی فیصلہ

التوبة ۱۱/۱۳ } وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّٰهُ لَا لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۔

اور جن لوگوں نے مسلمانوں کو تکلیف دینے کفر بیان کرنے، ایمان داروں میں تفرقہ بازی پیدا کرنے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی گھات مساجد تیار کر رکھی ہیں اور قسموں سے یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا نیک ارادہ ہے اللہ تعالےٰ نے شہادۃ دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں ایسی مساجد میں تم کبھی نماز نہ پڑھو البتہ جس مسجد کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقوے پر ہو اس میں تمہارا نماز پڑھنے کا حق ہے کیونکہ اس میں ایسے اشخاص نمازیں پڑھتے ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ بھی پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے کیا جس شخص نے اللہ تعالےٰ سے ڈر ڈر کر اور رضامندی کے لئے مسجد کی بنیاد رکھی بہتر ہے؟ یا جس شخص نے مسجد کی بنیاد گرنے والی کھائی کے کنارے پر رکھی پھر وہ کھائی مسجد کو جہنم کی آگ میں لے گری یہ بہتر ہے؟ اللہ تعالےٰ ظالموں کے فرقے کو ہدایت نہیں دیتا۔

کیوں جی وہابیو! منی کے بھرے کپڑے پہننے والو، گاؤں کی گندگی سے بھرے ہوئے چیچڑے غسل اور وضو کرنے والو، حالت نماز میں ذکر کو ہاتھ میں دبانے والو، جوان عورتوں کو اپنے برابر صفوں میں کھڑا کرنے والو، عورتوں کی اقتدا میں نماز پڑھنے والو، کچھوے، گوہ، اور بجو سے پیٹ بھرنے والو تمہاری مساجد کا نقشہ رب العزۃ نے قرآن کریم میں کھینچ دیا ہے اور ہماری مسلمانوں کی مساجد جو منی اور گندگی سے پاک کپڑے اور بدن نجاست سے پاک رکھنے والوں، ذکر اللہ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے درود شریف سے مساجد اللہ کو آباد رکھنے والوں کا نقشہ بھی اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی مذکورہ آیت میں کھینچ دیا ہے اور حکم صادر فرما دیا ہے کہ اے مسلمانوں تم ان لوگوں کی ایسی

مساجد میں نماز ادا نہیں کرسکتے جن میں نجس آدمی نماز ادا کرتے ہیں کیونکہ ان میں دن رات
مسلمانوں کو مشرک کافر اور بدعتی بنانے کی مشینیں لگی ہیں ایسی مسجدیں دنیا میں ہی دوزخ
کے کنارے پر واقع ہیں جو ان کے نمازیوں کو عنقریب دوزخ میں گرانے والی ہیں اور نہ
ہی وہ لوگ مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کے اہل ہیں۔ مسلمانوں کی مسجدیں ذکر اللہ
اور ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مراکز ہیں غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدیں مرد وزن
کے لئے عیاشی کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن

فہرست کتاب مقیاس وہابیت

نمبر شمار	مضامین	صفحات	نمبر شمار	مضامین	صفحات
	غیر مقلدین کا مختصر نقشہ قرآن کریم میں		۱۹	فرمان خداوندی ۷	۱۲
			۲۰	وہابی مذہب میں قرآن کی طرف پاؤں کرنا پیچھے رکھنا	۱۲
۱	کتاب مقیاس وہابیت کی تمہید	۱	۲۱	پیٹھ پیچھے رکھنا جائز ہے۔	۱۲
۲	یکصد روپے کا انعامی اشتہار	۳	۲۲	فرمان خداوندی ۸	۱۲
۳	فرمان خداوندی ۱	۶	۲۳	وہابی مذہب ۸ میں قبلے کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت نہیں	۱۳
۴	اللہ تعالےٰ کائنات کی ہر شیئ کو محیط ہے	۶			
۵	وہابی عقیدہ ۵ وہابی کا خدا عرش پر ہی ہے	۶	۲۴	فرمان خداوندی ۹	۱۴
۶	فرمان خداوندی ۲	۶	۲۵	وہابی عقیدہ ۹ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر شرعی نہیں لہٰذا منع ہے۔	۱۵
۷	ذکر اللہ زیادہ کرنا	۶			
۸	وہابی عقیدہ ۶ باآواز بلند اللہ اللہ کرنا بدعت ہے	۷	۲۶	فرمان خداوندی ۱۰	۱۵
۹	فیصلہ قرآنی	۷	۲۷	اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف قرآن میں فرمائی۔	۱۵
۱۰	فرمان خداوندی ۳	۸			
۱۱	ایمان دار کو پاک رہنے کا خداوندی حکم	۸	۲۸	شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرنا خداوندی حکم	۱۶
۱۲	وہابی مذہب میں پیشاب اور جماع کے وقت ذکر اللہ کرنا جائز ہے اور منی بھی پاک ہے	۸	۲۹	وہابی عقیدہ ۱۰ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار پڑھنے منع اور حرام ہیں	۱۷
۱۳	فرمان خداوندی ۴	۹			
۱۴	وہابی مذہب میں قبر کو سجدہ کرنا	۹	۳۰	فرمان خداوندی ۱۱	۱۷
۱۵	فرمان خداوندی ۵	۱۰	۳۱	وہابی عقیدہ ۱۱ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کرکے سفر کرنا منع ہے	۱۷
۱۶	وہابیوں کے سرغنہ مولوی ثناء اللہ نے تحریف قرآنی کی	۱۰	۳۲	فرمان خداوندی ۱۲	۱۷
۱۷	فرمان خداوندی ۶	۱۰	۳۳	وہابی عمل ۱۲ اکڑ کر نماز پڑھتا ہے	۱۷
۱۸	وہابی عقیدہ انبیاء علیہم السلام اور شہداء مردہ ہیں	۱۱	۳۴	متکبر کے دل پر خدائی مہر	۲۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۵	فرمان خداوندی ۱۳	۲۰
۳۶	وہابی مذہب ۱۳ کے موافق بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب ہے	۲۱
۳۷	فرمان خداوندی ۱۴	۲۲
۳۸	وہابی نفاق کا جواب	۲۳
۳۹	فرمان خداوندی ۱۵	۲۴
۴۰	وہابی عقیدہ ۱۵	۲۴
۴۱	فرمان خداوندی ۱۶	۲۶
۴۲	فرمان خداوندی ۱۷	۲۶
۴۳	وہابی ۱۷ میں وسیلے اور شفاعت کے منکر ہیں	۲۷
۴۴	فرمان خداوندی ۱۸	۲۸
۴۵	انصاف	۲۹
۴۶	وہابی عقیدہ ۱۸ نبی کریم کے نفع و نقصان کے منکر ہیں۔	۳۰
۴۷	خداوندی فیصلہ ۱۹	۳۰
۴۸	وہابی عقیدہ ۱۹	۳۲
۴۹	فرمان خداوندی ۲۰	۳۴
۵۰	وہابی خدا کی ۲۰	۳۶
۵۱	خدائی فیصلہ	۳۶
۵۲	وہابی نفاق پر سوال و جواب	۳۷
۵۳	فرمان خداوندی ۲۱	۳۸
۵۴	وہابی عقیدہ ۲۱	۳۹
۵۵	کافر دعا سے محروم رہتا ہے	۴۰
۵۶	وہابی اثیم بم وہابی تھے پر	۴۱
	وہابی فرقہ ننگا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے	۴۲
۵۷	علامات وہابیہ ۱ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۴
۵۸	علامات وہابیہ ۲ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۵
۵۹	علامات وہابیہ ۳ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۶
۶۰	علامات وہابیہ ۴ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۸
۶۱	علامات وہابیہ ۵ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۸
۶۲	علامات وہابیہ ۶ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۹
۶۳	وہابیت یزیدیت	۵۱
۶۴	موجودہ فرقہ وہابیہ کا امیر یزید ہے	۵۲
۶۵	فرقہ وہابیہ کا یزید پر صلوٰۃ پڑھنا	۵۲
۶۶	قرآنی فیصلہ	۵۳
۶۷	فرقہ وہابیہ کے نزدیک اسلام میں پہلا تفرقہ امام حسین علیہ السلام نے ڈالا	۵۳
۶۸	وہابیوں کے نزدیک امام حسین کا مقصد اسلامی دشمنی تھا	۵۳
۶۹	محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دشمن فرقہ وہابی نجدی تھا۔	۵۴
۷۰	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نجدی علم میں خطرناک ہے۔	۵۵
۷۱	نجدیوں کا صحابہ کرام کو دھوکے سے شہید کرانا	۵۶
۷۲	علامات وہابیہ ۷ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۵۸
۷۳	وہابی فرقہ کی خاص علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۵۹
۷۴	علامات وہابیہ ۸-۱۰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۷۵	علامات وہابیہ ۱۱	۶۱
۷۶	علامات وہابیہ ۱۲ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۲
۷۷	علامات وہابیہ ۱۳ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۳
۷۸	علامات وہابیہ ۱۴ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۴
۷۹	علامات وہابیہ ۱۵ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۵
۸۰	علامات وہابیہ ۱۶ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۶
۸۱	ابلیس نجدی کی شکل میں دارالندوہ میں گیا	۶۸
۸۲	ابلیس نے نجدی کی شکل میں حضور کی مخالفت کی	۷۰
۸۳	نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طاقت کا ابلیس نے بھی اقرار کیا	۷۱
۸۴	صفات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ابلیس نے بھی اقرار کیا	۷۳
۸۵	کفار مکہ کا عقیدہ کہ نبی ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے	۷۴
۸۶	دارالندوہ کا واقعہ	۷۵
۸۷	وہابی خطرے کا اظہار رب العزت کی زبانی	۷۶
۸۸	ننگے کی سر کی ابتدا	۷۶
۸۹	ننگے سر کی ابتدا کا دوسرا واقعہ	۷۸
	وہابی مذہب کی تفصیل وہابی کتب سے	۷۹
۹۰	وہابی توحید ۱	۷۹
۹۱	وہابی خدا صرف عرش پر بیٹھا ہے	۷۹
۹۲	وہابی خدا صرف عرش پر بیٹھا ہے	۸۱
۹۳	استویٰ کا قرآن کریم سے فیصلہ	۸۲
۹۴	اللہ تعالیٰ عالمین سے کسی کا محتاج نہیں قرآنی	۸۴
۹۵	قرآنی توحید	۸۶، ۸۸
۹۶	قرآنی توحید اور وہابی کفر	۸۹
۹۷	اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے	۹۰
۹۸	اللہ تعالیٰ نے ایسی کئی کرسیاں اور عرش پیدا کر رکھے	۹۱
۹۹	اللہ تعالیٰ عالمین کا پروردگار ہے	۹۲
۱۰۰	اللہ تعالیٰ عرش کا بھی پروردگار ہے	۹۳
۱۰۱	اللہ تعالیٰ کو عرش و کرسی کے برابر سمجھنا کفر ہے	۹۴
۱۰۲	اللہ تعالیٰ ہر شے کو محیط ہے	۹۵
۱۰۳	خداوندی کی موجودیت زمین و آسمانوں میں	۹۶
۱۰۴	اللہ تعالیٰ کا علمی احاطہ	۹۷
۱۰۵	خداوند کریم ہر وقت مسلمان کے ساتھ ہے	۹۸
۱۰۶	حضرت صالح علیہ السلام کا عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ	۱۰۱
۱۰۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ہمارے پاس موجود ہے۔	۱۰۳
۱۰۸	ملائکہ کے پاس اللہ تعالیٰ کی ذاتی موجودگی	۱۰۳
۱۰۹	اللہ تعالیٰ کی ملاقات زمین پر منکر کا فر ہے	۱۰۴
۱۱۰	اللہ تعالیٰ کی ملاقات عرش و کرسی کے بغیر	۱۰۵
۱۱۱	زمین پر اللہ کی موجودگی بلا کیف و کم	۱۰۶
۱۱۲	اللہ تعالیٰ کی بالذات موجودگی ایماندار کے پاس حدیث شریف سے	۱۰۹
۱۱۳	اللہ تعالیٰ کی بالذات موجودگی ایماندار کے پاس حدیث شریف میں	۱۱۲
۱۱۴	احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دنگا کرنے والے پر خداوندی فتویٰ	۱۱۸
۱۱۵	خداوند کریم کو کرسی پر سمجھنا تسلیم کرنا مشرکین کا عقیدہ ہے	۱۲۰

نمبر شمار	عنوان	صفحات	نمبر شمار	عنوان	صفحات
۱۱۶	مخلوق سے کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھنا کفر ہے	۱۲۱	۱۴۰	کتاب اللہ کو بدلنا کفار کا شیوہ ہے	۱۶۶
۱۱۷	الفاظی استشہاد	۱۲۱	۱۴۱	وہابی توحید ۵	۱۶۷
۱۱۸	موحدین کا عقیدہ	۱۲۲	۱۴۲	وہابی فرقہ قرآن کریم کا بے ادب ہے	۱۶۷
۱۱۹	وہابی توحید ۲	۱۲۲	۱۴۳	وہابی بے ادبی	۱۶۸
۱۲۰	وہابی مذہب قبرستان میں نماز جائز ہے۔	۱۲۴	۱۴۴	کتاب اللہ کو پشت کرنی یہودی سنت ہے	۱۷۰
۱۲۱	قرآنی فیصلہ	۱۲۵	۱۴۵	قدموں کے نیچے رکھنے کا قرآنی فیصلہ	۱۷۱
۱۲۲	مخلوق کو سجدہ کرنے کی خداوندی ممانعت	۱۲۶	۱۴۶	وہابی توحید ۶	۱۷۲
۱۲۳	وہابی توحید ۳	۱۲۹	۱۴۷	وہابی فرقہ قرآنی عزت سے محروم ہے	۱۷۲
۱۲۴	وہابی مذہب میں ذکر اللہ بھی بدعت ہے	۱۲۹	۱۴۸	وہابی توحید ۷	۱۷۳
۱۲۵	ذکر اللہ سے متعلق قرآنی فیصلہ	۱۲۹	۱۴۹	وہابی فرقے کا قرآن کریم سے انحراف	۱۷۳
۱۲۶	عورتوں کا مل کر ذکر اللہ کرنا خدا کو پسند ہے	۱۳۰	۱۵۰	وہابیوں کے نزدیک شہداء مردہ ہیں	۱۷۳
۱۲۷	مل کر اکٹھا ذکر کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے	۱۳۰	۱۵۱	شہداء کی زندگی قرآن کریم میں	۱۷۴
۱۲۸	حضرت ادریس علیہ السلام کا مل کر ذکر کرنا	۱۳۱	۱۵۲	وہابی توحید ۸	۱۷۵
۱۲۹	مل کر ذکر اللہ کرنا حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے	۱۳۱	۱۵۳	وہابی مذہب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے۔	۱۷۵
۱۳۰	ذکر اللہ سے منع کرنا لاعنہ اللہ شیطان ہے	۱۳۲			
۱۳۱	ذکر اللہ کے تارک کو خداوند کریم ترک کر دیتا ہے	۱۳۳	۱۵۴	وہابی توحید ۹	۱۷۵
۱۳۲	ذکر اللہ کا تارکین فرقہ شیطانی ہے	۱۳۴	۱۵۵	وہابیوں کے نزدیک پیشاب اور جماع کے وقت ذکر اللہ	۱۷۵
۱۳۳	ذکر اللہ ترک کرنا لاعنہ اللہ منافق ہے	۱۳۵			
۱۳۴	وہابی اسٹیشن پر ابلیسی ملاقات	۱۳۶	۱۵۶	پیشاب کی حالت میں ذکر اللہ کی ممانعت حدیث سے	۱۷۷
۱۳۵	وہابی پاخانے میں داخل ہوتے بھی ذکر اللہ کرتا ہے	۱۳۶	۱۵۷	وہابی توحید ۱۰	۱۷۷
۱۳۶	پاخانے میں داخل ہونے کا مصطفائی فیصلہ	۱۳۷	۱۵۸	وہابی فرقہ بیت اللہ کا بھی گستاخ ہے	۱۷۷
۱۳۷	وہابی توحید ۴	۱۳۸	۱۵۹	بیت اللہ کی تعظیم قرآن کریم سے	۱۷۸
۱۳۸	فرقہ وہابیہ منکر قرآن کریم ہے	۱۳۸	۱۶۰	بیت اللہ کا شان حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے	۱۸۱
۱۳۹	کتاب اللہ کی تحریف یہودی کی سنت ہے	۱۴۵	۱۶۱	حرمت بیت اللہ قرآن کریم سے	۱۸۱

نمبر شمار	عنوان	صفحات	نمبر شمار	عنوان	صفحات
۱۶۲	شعائر اللہ کی تعظیم قرآن کریم سے	۱۸۱	۱۸۲	وہابی فرقہ مسجد کو سلام پڑھتا ہے	۲۰۸
۱۶۳	مسجد حرام کے گستاخ کو سزائے خداوندی	۱۸۴	۱۸۳	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت ۶	۲۰۹
۱۶۴	بیت اللہ کا احترام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۱۸۵	۱۸۴	وہابی مذہب میں گنبد خضرا اور زیارت گاہیں شرک والحاد کا سبب ہیں۔	۲۰۹
۱۶۵	ننگے قبلے کی طرف منہ کرنے کا حکم حدیث سے	۱۸۶	۱۸۵	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت ۷	۲۱۲
۱۶۶	بیت اللہ کا گستاخ اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے۔	۱۸۹	۱۸۶	وہابیوں کو بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت عناد ہے۔	۲۱۲
۱۶۷	وہابی استدلال کا رد اور حدیثیں	۱۹۰			
۱۶۸	وہابی کی بے ایمانی	۱۹۲	۱۸۷	گنبد خضرا وہابی مذہب میں بت ہے	۲۱۳
	وہابیوں کا حضورؐ سے تعلق	۱۹۵	۱۸۸	وہابی مذہب میں قبر شریف بھی بت ہے	۲۱۳
۱۶۹	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت ۱	۱۹۶	۱۸۹	اللہ کے بندوں کی رہائش گاہ پر گنبد کی تعمیر قرآن کریم میں	۲۱۴
۱۷۰	وہابی مذہب میں درود شریف کا وقت	۱۹۶			
۱۷۱	وہابی عداوت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ۲	۱۹۷	۱۹۰	قبہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں	۲۱۶
۱۷۲	وہابی مذہب میں محمد رسول اللہ کلمے میں شامل نہیں	۱۹۷	۱۹۱	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان شریف کی حیثیت قبہ تھی	۲۱۹
۱۷۳	محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ قرآن کریم	۱۹۸			
۱۷۴	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت ۳	۱۹۹	۱۹۲	قبر مسقف مکان میں سنت ہے	۲۲۱
۱۷۵	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار وہابی مذہب میں حرام ہیں	۱۹۹	۱۹۳	حضرت عائشہؓ کے مکان مسقف میں آپ کی قبر شریف	۲۲۳
۱۷۶	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی حدیث سے	۲۰۰	۱۹۴	قبہ پر بنا کرنا سنت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے	۲۲۵
۱۷۷	وہابی اپنے مرزیوں کی نعت خوانی کرتا ہے	۲۰۱			
۱۷۸	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت ۴	۲۰۵	۱۹۵	تسویہ قبر کا حل	۲۲۶
۱۷۹	ذکر میلاد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وہابی مذہب میں شرک ہے۔	۲۰۵	۱۹۶	تسویہ قرآن کریم میں تیار کرنے کے معنی میں	۲۲۷
			۱۹۷	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی ہے حدیث سے	۲۲۸
۱۸۰	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت ۵	۲۰۶	۱۹۸	قبر زمین سے اونچی کرنا سنت ہے	۲۲۸
۱۸۱	وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بدعت ہے	۲۰۶			

نمبر شمار	عنوان	صفحات
۲۷۶	قبور کے پاس دعا و فاتحہ	۳۵۴
۲۷۷	قبر کے پاس چپڑ کٹر اکیگا وہابی محدث کا اقرار	۳۵۵
۲۷۸	وثنا یعبد کا حل	۳۵۶
۲۷۹	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۹	۳۵۷
۲۸۰	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کے تصور کو وہابی معاذ اللہ گدھے کے تصور سے بھی برا سمجھتا ہے	۳۵۹
۲۸۱	حضرت ابوبکرؓ کا حضورؐ کو نماز میں دیکھنا	۳۶۲
۲۸۲	کعب بن مالکؓ کا حضورؐ کو نماز میں دیکھنا	۳۶۳
۲۸۳	اس عقیدے کے ثبوت پر کعبہ کا انقلاب	۳۶۴
۲۸۴	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۰	۳۶۵
۲۸۵	وہابی مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کو مٹی کہتا ہے	۳۶۵
۲۸۶	نبی اللہ کا کھانا سو برس تک خراب نہیں ہوا (قرآن)	۳۶۶
۲۸۷	صالح ایماندار قبر میں بھی زندگی بسر کرتا ہے	۳۶۶
۲۸۸	وہابی مکذب حدیث ہے	۳۶۸
۲۸۹	حیات انبیاء علیہم السلام	۳۶۹
۲۹۰	صحت انبیاء علیہم السلام پر الزامی استشہاد	۳۷۳
۲۹۱	گنبد خضرا میں سے اذان اور اقامت کی آواز	۳۷۵
۲۹۲	تیس برس کے بعد صحابی ویسے ہی نکلا	۳۷۶
۲۹۳	صحابی کی قبر میں زندگی	۳۷۷
۲۹۴	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۲	۳۷۸
۲۹۵	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم سے شفاعت چاہنا وہابی مذہب میں شرک ہے	۳۷۸
۲۹۶	یا رسول اللہ کہنے کا ثبوت	۳۷۹
۲۹۷	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۳	۳۸۰
۲۹۸	یا رسول اللہ کہنے سے وہابی شرک بن جاتا ہے	۳۸۰
۲۹۹	گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے	۳۸۲
۳۰۰	وہابی شرک کا گڑھ وہابی شہر ہے	۳۸۴
۳۰۱	وہابیوں کے بڑے کا یا رسول پکارنا	۳۸۴
۳۰۲	وہابی گورو دیتا ہے وہابیت پہ	۳۸۶
۳۰۳	نواب صدیق حسن خان نے صاحب قبر شکافی سے غائبانہ مدد طلب کی	۳۹۱
۳۰۴	وہابی قلعے پر وہابی شرک کا بم	۳۹۸
۳۰۵	وہابی عقیدے پہ وہابی لعنت	۳۹۸
۳۰۶	نجدی وہابی فرقہ یا گاندھی کا وظیفہ پڑھتا ہے	۴۰۰
۳۰۷	یاد رسول منانا کس کی سنت ہے ؟	۴۰۳
۳۰۸	وہابی عداوۃ ۱۴	۴۰۴
۳۰۹	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کو وہابی اختیار میں اپنے سے کم سمجھتا ہے	۴۰۴
۳۱۰	مختار کل کے چند دلائل	۴۰۶
۳۱۱	اللہ تعالیٰ نے مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کو کل میں اختیار کل عطا فرمایا	۴۰۷
۳۱۲	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کو حکومت اور رعایا کا اختیار کل	۴۰۷
۳۱۳	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کو خزائن الٰہیہ پر اختیار کل	۴۰۸
۳۱۴	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۵	۴۰۹
۳۱۵	وہابی مذہب میں حضورؐ کچھ سنوار بگاڑ نہیں سکتے	۴۰۹
۳۱۶	کفار کا عقیدہ کہ حضورؐ کچھ سنوار بگاڑ نہیں سکتے	۴۱۰
۳۱۷	مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کی بھی جانیں بچا سکتے	۴۱۱

نمبر شمار	عنوان	صفحات
۳۱۸	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس کا مالک تسلیم نہ کرنے کی خرابی	۴۱۲
۳۱۹	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ اپنے متبعین کے نفع و نقصان کے مالک ہیں	۴۱۳
۳۲۰	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کا غلبہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے	۴۱۴
۳۲۱	نبی اللہ اپنے نفس کا مالک ہوتا ہے	۴۱۵
۳۲۲	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع قرآن سے	۴۱۶
۳۲۳	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ ایمانداروں کو	۴۱۸
۳۲۴	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ عالمین کو	۴۱۹
۳۲۵	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کا مشرکین کو نقصان دینا	۴۲۰
۳۲۶	مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا فائدہ ایماندار کو مرنے سے	۴۲۱
۳۲۷	صحابہؓ کا نفع و نقصان دینا	۴۲۳
۳۲۸	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کا قبل از وصال و بعد از وصال فائدہ دینا	۴۲۶
۳۲۹	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۶	۴۲۸
۳۲	وہابی مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]	۴۲۸
۳۳۱	حدیث شریف میں سید و مولیٰ کا ثبوت	۴۲۹
۳۳	منافق کو سید کہنا منع ہے	۴۳۰
۳۳۳	اصحاب مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم کا آپکو مولانا کہنا	۴۳۲
۳۳۴	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۷	۴۳۳
۳۳۵	مرزائی الہاموں کی ابتداء وہابیت سے ہوئی	۴۳۳
۳۳۶	وہابی الہامات کا سلسلہ	۴۳۴
۳۳۷	وحی الٰہی کے متعلق خدائی فیصلہ	۴۳۸
۳۳۸	مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۸	۴۴۰
۳۳۹	وہابی اشرف المخلوقات کو تمام کائنات سے حقیر سمجھتا ہے	۴۴۰
۳۴۰	حفظ الایمان کی عبارت کا جواب	۴۴۰
۳۴۱	چارے ذیل کے جوابات	۴۴۱
۳۴۲	اللہ تعالیٰ نے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات سے زیادہ عزت بخشی	۴۴۴
۳۴۳	اولیاء اللہ کا شان رب العزۃ کے نزدیک	۴۴۵
	احوال فرقہ وہابیہ اسلامی نگاہ میں	۴۴۹
۳۴۵	وہابی نجاست ۱	۴۵۰
۳۴۶	وہابیوں کے نزدیک پاخانہ پاک ہے	۴۵۰
۳۴۷	وہابی نجاست ۲	۴۵۳
۳۴۸	وہابی مذہب میں منی پاک ہے	۴۵۳
۳۴۹	منی کے متعلق مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فیصلہ	۴۵۴
۳۵۰	منی کے متعلق خدائی فیصلہ	۴۵۴
۳۵۱	نجس لوگوں سے مسلمانوں کو اجتناب خداوندی	۴۵۶
۳۵۲	پلیدی اللہ تعالیٰ نے بے ایمانوں کیلئے پسند فرمائی	۴۵۷
۳۵۳	وہابی نجاست کا نمونہ ۳	۴۵۸
۳۵۴	وہابی کا وضو بھی وضو شرعی نہیں	۴۵۸
۳۵۵	قرآنی فیصلہ	۴۵۹
۳۵۶	وہابی نجاست ۴	۴۶۰
۳۵۷	وہابی جنبی اذان پڑھتا ہے۔	۴۶۰
۳۵۸	وہابی بلا وضو اذان پڑھتا ہے	۴۶۰
۳۵۹	اذان کا فیصلہ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۶۱
۳۶۰	اصحاب مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ	۴۶۲
۳۶۱	وہابی نجاست کا نمونہ ۵	۴۶۲

نمبر شمار		صفحات	نمبر شمار		صفحات
۳۶۲	وہابی مذہب میں سجدہ تلاوت بلا وضو جائز ہے	۴۶۴	۳۸۶	ناپاک چیزیں استعمال کرنے والے سے اجتناب	۴۸۹
۳۶۳	بے وضو آدمی کے پاس سے قرآن کا ...	۴۶۵	۳۸۷	وہابی نجاست ۱۲	۴۸۹
۳۶۴	وہابیوں کی نجاست ۶	۴۶۷	۳۸۸	وہابی مذہب میں ہندو کے گھر کی چیز حلال ہے	۴۹۰
۳۶۵	وہابی کنویں میں خنزیر کتا وغیرہ گر جائے تو پاک ہے	۴۶۷	۳۸۹	ہندو کے گھر کی روٹی کا خدائی فیصلہ	۴۹۰
۳۶۶	پاخانہ وہابیوں کے مذہب میں پاک ہے	۴۶۸	۳۹۰	ہندو کی شئے کے متعلق احناف کا فتویٰ	۴۸۹
۳۶۷	کنویں کی پاکیزگی حدیث شریف سے	۴۷۰	۳۹۱	مسلمانوں کی پسندیدہ چیزیں وہابیہ کی زبانی	۴۹۱
۳۶۸	وہابی مذہب میں مردہ انسان حلال ہے	۴۷۱	۳۹۲	وہابی نجاست ۱۳	۴۹۲
۳۶۹	اعمار طہور کا حل وہابی امام کی زبانی	۴۷۱	۳۹۳	داڑھی والا مرد غیر عورت کا دودھ پی سکتا ہے	۴۹۲
۳۷۰	پانی کی نجاست وہابی امام کی زبانی	۴۷۳	۳۹۴	وہابی نجاست ۱۴	۴۹۵
۳۷۱	وہابی رجب کا فیصلہ قرآن کریم سے	۴۷۵	۳۹۵	وہابی مرد اپنی بیوی کا بھی دودھ پی سکتا ہے	۴۹۵
۳۷۲	وہابی نجاست ۷	۴۷۶	۳۹۶	خدائی فیصلہ	۴۹۶
۳۷۳	وہابی مذہب میں چوپایوں کا پیشاب پینا جائز ہے	۴۷۶	۳۹۷	وہابی نجاست ۱۵	۴۹۷
۳۷۴	مسلمانوں کی مساجد میں وہابیوں کا داخلہ ممنوع ہے	۴۷۷	۳۹۸	وہابی مذہب میں چوری کا مال حلال ہے	۴۹۷
۳۷۵	وہابی نجاست کا نمونہ ۸	۴۷۸	۳۹۹	چوری کے مال کے متعلق خدائی فیصلہ	۴۹۸
۳۷۶	وہابی مذہب میں گدھا حلال ہے	۴۷۸	۴۰۰	وہابی نماز کے مسائل	۵۰۱
۳۷۷	گدھے کا فیصلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۷۸	۴۰۱	وہابی مذہب میں محراب بدعت ہے	۵۰۲
۳۰	گدھے کی حرمت حدیث شریف سے	۴۷۹	۴۰۲	محراب کا قرآنی فیصلہ	۵۰۳
۳۷۹	وہابی نجاست ۹	۴۸۱	۴۰۳	وہابی مذہب میں شب بیداری اور نوافل بدعت ہے	۵۰۳
۳۸۰	وہابی مذہب میں کچھوا وغیرہ حلال ہیں۔	۴۸۱	۴۰۴	وہابی مذہب میں مرد چاندی پہن سکتا ہے	۵۰۵
۳۸۱	وہابی نجاست ۱۰	۴۸۲	۴۰۵	وہابی نماز کا نمونہ ۱	۵۰۶
۳۸۲	وہابی مذہب میں گھوڑے کا گوشت حلال	۴۸۲	۴۰۶	وہابی ننگے سر نماز پڑھنا افضل جانتا ہے۔	۵۰۷
۳۸۳	وہابی نجاست ۱۱	۴۸۲	۴۰۷	نماز میں سلام کا جواب وہابی مذہب میں جائز ہے	۵۰۷
۳۸۴	وہابی مذہب میں بجو کھانا جائز ہے		۴۰۸	وہابی نماز کا نمونہ ۲	۵۰۸
۳۸۵	بجو کے متعلق قرآنی فیصلہ	۴۸۳	۴۰۹	وہابی ٹانگ کر کے نماز ادا کرتا ہے	۵۰۸

نمبر شمار		صفحات	نمبر شمار		صفحات
۴۱۰	وہابی نماز کا نمونہ ۳	۵۰۹	۴۳۱	انعامی چیلنج	۵۲۷
۴۱۱	وہابی امام بن سکتی ہے	۵۰۹	۴۳۲	قرآنی فیصلہ	۵۲۸
۴۱۲	عورت کے متعلق خدائی فیصلہ	۵۰۹	۴۳۳	نطفے کی لڑکی کا فیصلہ قرآن سے	۵۲۹
۴۱۳	وہابی نماز کا نمونہ ۴	۵۱۰	۴۳۴	نطفے کا اعتبار قرآن کریم سے	۵۳۰
۴۱۴	حرامی وہابیوں کا امام بن سکتا ہے	۵۱۰	۴۳۵	وہابیوں کی دوسری نسل	۵۳۲
۴۱۵	وہابی نماز کا نمونہ ۵	۵۱۰	۴۳۶	وہابی باپ بیٹے کی مشترکہ عورت	۵۳۲
۴۱۶	وہابی مذہب میں مرد و عورتیں نماز اکٹھی پڑھ سکتے ہیں	۵۱۰	۴۳۷	ساس کا قرآنی فیصلہ	۵۳۳
۴۱۷	وہابیہ عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے	۵۱۱	۴۳۸	وہابی کی تیسری نسل	۵۳۴
۴۱۸	وہابی نماز کا نمونہ ۶	۵۱۵	۴۳۹	وہابی اگر ماں بہن سے زنا کرے تو لطف کے بدلے حق مہر ادا کرے۔	۵۳۴
۴۱۹	وہابی نماز میں بھی ذکر سے کھیلتا ہے	۵۱۵			
۴۲۰	وہابی نماز کا نمونہ ۷	۵۱۷	۴۴۰	وہابی کی چوتھی نسل	۵۳۵
۴۲۰	وہابی امام امامت کے ساتھ نماز میں بچے کھلائے	۵۱۷	۴۴۱	سسر نے اگر بہو سے جماع کیا تو بیٹے پر حرام نہیں	۵۳۵
۴۲۱	نماز میں سکون کا فیصلہ نبی کریم کی زبانی	۵۱۸	۴۴۲	قرآنی فیصلہ	۵۳۶
۴۲۲	وہابی نماز کا نمونہ ۸	۵۱۹	۴۴۳	وہابی کی پانچویں نسل	۵۳۷
۴۲۳	وہابی نماز میں چڑیا گھر	۵۱۹	۴۴۴	وہابی کے نزدیک ساس سے جماع	۵۳۷
۴۲۴	نماز کے متعلق خدائی فیصلہ	۵۱۹	۴۴۵	قرآنی فیصلہ	۵۳۷
۴۲۵	فرقہ وہابیہ کا امام بچہ	۵۲۰	۴۴۶	وہابیوں کی چھٹی نسل	۵۳۸
۴۲۶	وہابی نماز کا نمونہ ۹	۵۲۰	۴۴۷	وہابی مذہب میں نانی اور دادی سے نکاح جائز ہے	۵۳۸
۴۲۷	وہابی عورتیں عیدگاہ میں	۵۲۰	۴۴۸	وہابیوں کی ساتویں نسل	۵۳۹
۴۲۸	عیدگاہ میں عورتوں کا فیصلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۵۲۱	۴۴۹	وہابی مذہب میں کنجری بازی جائز ہے	۵۳۹
۴۲۹	وہابی حقیقت کا مختصر نقشہ	۵۲۱	۴۵۰	وہابی مذہب میں عورت فرج میں [illegible]	۵۴۱
۴۳۰	غیر مقلدین وہابیوں کی علیحدہ نسل	۵۲۳	۴۵۱	وہابیہ عورت استمنا کرے	۵۴۲
۴۳۰	وہابی مذہب میں اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے	۵۲۵	۴۵۲	وہابی کی آٹھویں نسل	۵۴۳
			۴۵۳	ایک وہابی تین وہابی	۵۴۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۵۴	قرآنی فیصلہ	۵۴۴
۴۵۵	وہابی کی تیری نسل	۵۴۴
۴۵۶	وہابی بکرہ تین طلاقیں ایک ہی ہے	۵۴۴
۴۵۷	تین طلاقوں کے متعلق قرآنی فیصلہ	۵۴۶
۴۵۸	ایک مجلس میں تین طلاقوں کا وقوع حدیث سے	۵۴۸
۴۵۹	حضور کا فیصلہ ایک دفعہ تین طلاقوں سے عورت حرام	۵۴۹
۴۶۰	حضرت عمرؓ کے زمانے میں اکٹھی تین طلاقوں سے حرام کا فتوی	۵۵۳
۴۶۱	حضرت علی المرتضیٰؓ کا فتوی کہ ایک دفعہ تین طلاقوں سے عورت حرام ہو جاتی ہے۔	۵۵۵
۴۶۲	مغیرہ بن شعبہؓ کا فتوی کہ تین طلاقیں ایک مجلس میں	۵۶۳
۴۶۳	حسن بن علیؓ کا فتوی اکٹھی تین طلاقوں پر	۵۶۴
۴۶۴	حضرت حسن بن علیؓ کا خود عمل	۵۷۲
۴۶۵	ائمہ اربعہ کا اتفاقی عقیدہ اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع پر	۵۷۳
۴۶۶	وہابیوں کی دسویں نسل	۵۷۳
۴۶۷	وہابی مذہب زنا بالجبر جائز ہے	۵۷۴
۴۶۸	وہابیوں کی گیارھویں نسل	۵۷۵
۴۶۹	وہابی مذہب میں سارا حشفہ داخل ہونے سے موجب غسل	۵۷۵
۴۷۰	وہابی جہتابی	۵۷۶
۴۷۱	وہابی مذہب میں عیاشی	۵۷۶
۴۷۲	وہابی چپاتھر	۵۷۶
۴۷۳	ساس کے متعلق قرآنی فیصلہ	۵۷۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۷۴	وہابی ٹوٹکہ	۵۷۰
۴۷۵	وہابی پیغمبر جی	۵۷۹
۴۷۶	وہابی نیا مسئلہ	۵۸۰
۴۷۷	وہابی جہتابی	۵۸۰
۴۷۸	وہابی فرقہ کو چیلنج اور انعام	۵۸۱
۴۷۹	وہابی تطہیر	۵۸۲
۴۸۰	وہابیوں کی حقیقی طہارۃ	۵۸۲
۴۸۱	وہابی مذہب میں مشت زنی واجب ہے	۵۸۳
۴۸۲	مشت زنی کے متعلق وہابی ٹوٹکہ	۵۸۴
۴۸۳	وہابی کی قربانی مرغا	۵۸۶
۴۸۴	وہابیوں کا جنازہ مسجد میں	۵۸۷
۴۸۵	وہابی فرقے کی مختصر تاریخ	
۴۸۶	وہابی فرقہ کی ابتدا اسلام میں	۵۹۱
۴۸۷	اسلام میں وہابیت کا تفرقہ ابن تیمیہ نے شروع کیا	۵۹۲
۴۸۸	ابن تیمیہ نے فقیہ کے شافعی مذہب کا مقلد ظاہر کیا	۵۹۸
۴۸۹	اسلامی حکومت کی طرف سے ابن تیمیہ کو سزا	۶۰۱
۴۹۰	خلاف مذکرہ کو کوشش پر بھی ابن تیمیہ نے مسئلہ نکالا	۶۰۲
۴۹۱	ابن تیمیہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے استغاثے سے انکار کرنے پر اسلامی سزا	۶۰۳
۴۹۲	ابن تیمیہ نے سب سے اول اولیاء اللہ کو گالیاں دیں۔	۶۰۴
۴۹۳	ابن تیمیہ کے آخری لمحات	۶۰۴
۴۹۴	ابن تیمیہ کی گڑی آگے ٹبر گئی	۶۰۵
۴۹۵	ابن تیمیہ کے خلیفے کو اسلامی حکومت کی طرف سے سزا	۶۰۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۹۶	محمد بن اسماعیل یمنی نے ابن تیمیہ مذہب کو پھیلایا	۶۱۰
۴۹۷	ہندوستان میں وہابی مذہب کی ابتداء اور نواب صدیق حسن خان	۶۱۱
۴۹۸	ہندوستان میں علماء کا وہابی بننا	۶۱۳
۴۹۹	ابن سعود نجدی میں وہابیت کا فروغ	۶۱۶
۵۰۰	امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مقام عبرت	۶۱۷
۵۰۱	فرقہ وہابیہ کا تعلق مسلمانوں سے	۶۲۳
۵۰۲	وہابی مذہب میں وہابیہ عورت کا نکاح سنی سے حرام ہے	۶۲۳
۵۰۳	وہابی فرقہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ کے مسلمانوں کو ہندوؤں سے بدتر سمجھتے ہیں	۶۲۴
۵۰۴	وہابیوں کا ضمیر وہابی امام کی زبانی	۶۲۵
۵۰۵	وہابی مذہب میں مقلدین سے میل جول حرام ہے	۶۲۶
۵۰۶	وہابی کی نماز بریلوی کی اقتدا میں نہیں ہوتی	۶۲۷
۵۰۷	تقلید کے متعلق مسئلہ وہابی امام کا فیصلہ	۶۲۸
۵۰۸	مولوی جیداد حد چاپوری کی زبانی	۶۲۹
۵۰۹	ائمہ اربعہ کے اختلاف کا فیصلہ مولوی عبدالجبار کی زبانی	۶۲۹
۵۱۰	ائمہ کے اختلاف کا حل ان کے اکابرین کی زبانی	۶۳۰
۵۱۱	وہابی نگیروں کے اکابرین کی زبانی	۶۳۱
۵۱۲	وہابی پر مسلمان کا خون اور مال ضائع کرنا حرام ہے	۶۳۱
۵۱۳	وہابی شرک و بدعت	۶۳۲
۵۱۴	وہابی مذہب میں اسی کروڑ مسلمان سب مشرک و کافر ہیں	۶۳۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۱۵	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ اپنی امت کے حق میں	۶۳۳
۵۱۶	وہابی فرقہ اولیاء اللہ کے حقیقی دشمن ہیں	۶۳۴
۵۱۷	وہابی اپنے نبی والدین سے بھی محروم ہیں	۶۳۵
۵۱۸	وہابی اور دنیا کا مسلمان	۶۳۵
۵۱۹	وہابی اعتراضوں کے جوابات	۶۳۷
۵۲۰	ذی محرم سے نکاح کا رد	۶۴۰
۵۲۱	ذی محرم سے نکاح کی تعزیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۴۲
۵۲۲	والدہ سے زنا کرنے والے کا فقہی فیصلہ	۶۴۳
۵۲۳	انصاف	۶۴۵
۵۲۴	نجاست چاٹنے کے بہتان کا رد	۶۴۹
۵۲۵	نجس چیزیں کھانے والوں کو فقہی حد	۶۵۲
۵۲۶	منی نجاست غلیظہ ہے	۶۵۳
۵۲۷	آدمی کے درندوں کی منی نجاست غلیظہ ہے	۶۵۳
۵۲۸	[illegible] بالکل پیشاب پلید ہے	۶۵۵
۵۲۹	نجا[illegible] فیصلہ [illegible] ہے	۶۵۶
۵۳۰	نجاست حقیقیہ پانی سے [illegible] ہے	۶۵۷
۵۳۱	لعاب	۶۵۸
۵۳۲	وہابیوں کی [illegible]	۶۵۹
۵۳۳	دنیا میں سچے اور جھوٹے کا خدائی فیصلہ	۶۶۱
۵۳۴	سچے اور جھوٹے کا محمدی فیصلہ	۶۶۱
۵۳۵	اسلامی فتوی	۶۶۳
۵۳۶	مسلمانوں اور وہابیوں کی مسجدوں کا فیصلہ	۶۶۳
۵۳۷	وہابیوں سے برتاؤ	۶۶۴

نمبر شمار		صفحہ	نمبر شمار		صفحہ
۵۳۸	وہابیوں کی مساجد کا شرعی حکم	۶۶۲	۵۴۱	مقیاس وہابیت کے عیب کی رفوائی اشتہار	۶۶۴
۵۳۹	وہابیوں سے رشتہ داری	۶۶۴	۵۴۲	خاتمہ مقیاس وہابیت	۶۶۴
۵۴۰	مسلمان اور وہابی کا قرآنی فیصلہ	۶۶۵	۵۴۳	۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۰ھ	

مناظرِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کی تحریروں کے قیمتی جواہر آپ کی زبان مبارک سے سننے کے خواہش مند حضرات بذریعہ ٹیپ مسحور کن آواز سے دلوں کو منور اور ایمان کو تازہ کریں

موضوعِ تقریر	منٹ	قیمت	زبان
میلاد شریف	۹۰	۴۸/- روپے	اردو
علم غیب علومِ خمسہ	دو کیسٹ ۱۸۰ منٹ	۷۶/- روپے	اردو
شانِ صحابہ	۶۰ منٹ	۳۵/- روپے	پنجابی
ردِ وہابیت و مسائل فقہ	منٹ ۱۲۰ ۲ کیسٹ	۷۰ روپے	پنجابی
معراج شریف ابتدائی حصہ	۹۰ منٹ	۴۸ روپے	